گر کیجیے صید آنکھوں سے مرغ دل
ہے انتظار آپ کو ناحق شکار کا

مجھکو سنا کے کہتا ہے دیکھو ذرا کیسے اپنا منھ
پیاسا ہو جو کوئی مرے بوس و کنار کا

دیکھیں بچا کے جاتا ہے دامن وہ کس طرح
ہونے دو سامنا تو ہمارے غبار کا

یاقوت کا لب باتوں میں تعویز یار کے
یا من چمک رہا ہے اندھیری میں ہار کا

بیمار روز ہوتے ہیں دو چار تندرست
اک یہہ بھی شعبدہ ہے دلا چشم یار کا

آئینہ سان خدا نے بنایا ہے دل کو صاف
ممکن نہیں کہ دخل ہو اس مین غبار کا

کیون کر نہ دل کی لین رخ سیمین یار پہ لطف
دنیا مین مرتبہ ہے فزون مالدار کا

بیتاب کیا عذاب سے محشر کے ڈر ہمین
سایہ ہے سر پہ رحمت پروردگار کا

لب ہے تر نظر آگیا جو خون جگری کا
عالم ورق گل پہ ہے فرد نظری کا

یوسف ہو زلیخا ہو سلیمان ہو کہ بلقیس
ہوگا کوئی ہمسر نہ مرے رشک پری کا

اللہ کوئی دل کی ہمارے نہ بر آئی
یہہ نخل وہ ہے جسمین ہے پھل بے ثمری کا

کہتے ہیں اسے دیکھ کے ہمسایہ ہمارے
دیوانہ یہہ انسان ہے کس شکل پری کا

یہہ پرتوۂ نور کہاں شمس و قمر مین — عالم سے جدا ہے تیری جلوہ گری کا

مجہہ زار سے کہتا ہے وہ منہہ پھیر کے ہر دم — گل ہونا ہی اچھا ہے چراغ سحری کا

ممکن نہین جیتا جو تیری چال کو یاد ے — کیا زرع اوڑائیگا چلن کبک دری کا

بیتاب یہ ظلم اوس نے تو از حد کئے پھر بھی
باقی ہے ابھی حوصلہ بیدادگری کا

گر حرارہ لائیگا نالہ دل رنجور کا — صاف ہو جاویگا پانی دل نت مغرور کا

ہو مبارک حضرت موسیٰ کو جلوہ طور کا — مین تو عاشق ہون تمہارے عارض پر نور کا

دیکھے جو مین اوبہرا اوبہرا اوس سراپا نور کا — جس کسی نے پہل نہ دیکھا ہو تجلی طور کا

خم ہوئی ہے زلف بھی محراب ابرو دیکھ کر — سر بسجدہ جھکا ہے کافر مغرور کا

جان جب جانے لگی عشق قد دلدار مین — دار پر چڑہتا ہمین یاد آگیا منصور کا

بار غم کی کثرتون سے جان پر آ بنی — دم لبون پر آگیا بیگار سے مزدور کا

روتے روتے ہجر جاناں مین ہوئین آنکہین سفید — صاف ہے دہبا ون پہ عالم دانۂ انگور کا

زخم مژگان کہا کے مین رویا تو بولا بس کے یار — نیش کیا کہایا نہ تھا تو نے کبھی زنبور کا

جان جاتی ہی پہنسا دام بلا مین نہ دل
حلقہ زلف رسا پہانسی کا پہندا ہوگیا

روح تازہ پاتی ہین یعقوبان بیمار عشق
یوسف دوران مرا رشک مسیحا ہوگیا

ہوئی نگاہی لاکہہ کی پر کچہہ نشان پایا نہین
کیا بلا موئے کمر بہی بال عنقا ہوگیا

اوس مسیحا دم نے نہلایا جو اپنے ہاتہہ سے
غسل صحت مجہکو میت کا نہانا ہوگیا

محو نظارہ دم بسمل رہا سفاک بہی
اوسکو بسمل کا تڑپنا اک تماشا ہوگیا

اوس رخ شفاف کے حیران کچہہ ہم ہی نہ تہے
روبرو آئینہ جدم آیا سکتا ہوگیا

وہ ہنسا محفل مین غیرون سے بلا بتیاب مین
میرے حق مین برق اوسکا مسکرانا ہوگیا

جسنے سر اپنا اوٹہایا اوسے بے سر دیکہا
خوب قاتل تیری تلوار کا جوہر دیکہا

امتحان مین رہے اغیار سے کسدن پیچہے
تمنے کب معرکہ مین ہمکو بلا کر دیکہا

دیکہی درج لب لعلین مین چمک دانتون کی
کان یاقوت مین جسنے نہو گوہر دیکہا

شعلہ آہ سے آتش جلا ہی دونگا
کہے رکہتا ہون اگر آنکہہ کے باہر دیکہا

یہہ تو کہیئے کہ ہوئی چشم عنایت کسدن
تمنے کس روز مجہے آنکہہ اوٹہا کر دیکہا

رخِ گلرنگ مین آنکھون کا عجب عالم ہے	جیسے دو آہوؤن کو باغ کے اندر دیکھا
اک ہمین کو یہہ نہین عشق مین تیرے گردش	مہ و خورشید کو کھاتے ہوئے چکر دیکھا
شمع رو کیا کہین جو عشق مین تیرے دیکھا	ہم نے وہ دیکھا جو پروانے نے جلکر دیکھا

کس کو بیتاب نہین عشق نے زہ کا اوس کے
جسے دیکھا اوسے ہم نے تہِ خنجر دیکھا

مستزاد

گھر سے باہر کبھی آنیکا وہ دلدار نہیں فکر کرلا کچھ دلا
خانگی شوخ ہے کچھ یوسفِ بازار نہین خام سودا تیرا
کوئی امید برآئی نہ ہمارے دل کی یاس ہی پاس رہی
یہہ وہ ہے نخل لگا جس مین کبھی بار نہین برگِ حسرت کے سوا
جن جزا سے یہہ وہ دیوانہ وسودائی ہوا ایکہ بے موت موا
ہے یہہ آسیب تیرا سایۂ دیوار نہین اسے پری رو بخدا
مارِ گیسو مین چھپا ہے جو دکھا دے صنم اس مین گھبرا نہ بے سم

صبح ہو جائیگی رہنے کی شب تار نہیں صبر کر صبر ذرا

مین تو سمجھا تہا صبا ساتہہ کو تیرے بہتر ہے ہوا او مین ضرر

خاک بہی پہنچی میری تا بدر یار نہیں مفت برباد ہوا

پشت کس کی نہین بیداد سے کی کج تو نے داد کا نام نہ لے

کون ہے جو تیری گردش سے دل افگار نہیں افلاک تو ہی بتا

بوسہ رخسار کا بیتاب کو اب تو دیدو دل نہ آزردہ کرو

ہمکو اقرار سے انکار سزاوار نہیں تم ہو با صدق و صفا

مارا ہے مسیح چشم دل آزار نے کیا
بیمار ہمکو نرگس بیمار نے کیا

کیا جانتے تہے ہنس کے چہٹین گے نہ عمر بہر
یہ پیچ ہم سے گیسوے خمدار نے کیا

مقتل مین ہم کو قتل کیا سب کے پیشتر
احسان تمہارے خنجر خونخوار نے کیا

نازک دماغ ہون جو شہیدون مین کیا عجب
کشتہ تمہاری نازکی تلوار نے کیا

تنہا ہمین کو کچھہ نہین موسی کو بہی صنم
بیہوش تیری جلوہ دیدار نے کیا

ہمراہ لیا نہ آہ اڑا کر غبار کو
برباد ہمکو توسن دلدار نے کیا

کھینچکر سینہ سے اوس ناوک فگن کے تیر کو
لے دلا تیرے نکلجانیکا قابو کردیا

جاتے ہی بیتاب اوس خورشید رو کے صبحدم
گرمیِ فرقت نے میرا سر بہ پہلو کردیا

لچکتے دیکھ کے ہمکو یہہ احتمال ہوا
کمر کو بار تیرے زلف کا وبال ہوا

گھٹایا عشق نے آغاز مین شباب کے جسم
مجھے کمال سے بھی پیشتر زوال ہوا

گیا جو اپنے شہیدون کی گور پر وہ گل
تو اون کی قبر کا سبزہ تلک نہال ہوا

خیال ہی دلِ پر خون مین اوسکے ابرو کا
شفق کے پردہ مین دیکھو نہان ہلال ہوا

اوڑائے ہوش و خرد اوس نے آنکھین دکھلا کے
بزرگ اہل فنون کا وہ خرد سال ہوا

ہمارے پاس جو محفل مین یار آبیٹھا
تو مارے رشک کے غیرون کا غیر حال ہوا

تڑپکے یاد مین دلبر کے جان دی بیتاب
غم فراق کے باعث میرا وصال ہوا

عشق اوس بت کافر کا خدایا نہین جاتا
دل شیشہ ہے پتھر سے لڑایا نہین جاتا

سرمہ کا اوسے ذوق دلایا نہین جاتا
سوتے ہوئے فتنہ کو جگایا نہین جاتا

حیران ہون وہ کیون کر ترے جی مین سمایا
دریا ہی تو کوزہ مین سمایا نہین جاتا

بوسہ نہین دیتا ہے اگر سبزۂ خط کا
کیا زہر بھی ظالم سے کھلایا نہین جاتا

کہنے کو تو کہتا ہون کوئی غیر نہین ہے
پر دل سے میرے اپنا پرایا نہین جاتا

کیا مہ کو کرین اوس رخِ تابان کے مقابل
خورشید کو آئینہ دکھایا نہین جاتا

سر ہوگا قلم تیری ہی تلوار سے قاتل
تقدیر کا لکھا تو مٹایا نہین جاتا

اوس رشکِ مسیحا کا جو قاصد نہین آیا
اے پیکِ اجل تجھسے بھی آیا نہین جاتا

بیتاب جو گذری ہے وہ کہدیتا ہون ولے
ہمراز سے تو راز چھپایا نہین جاتا

وابستہ اوسکی زلفِ گرہ گیر سے ہوا
پہر دل کو ایک سلسلۂ زنجیر سے ہوا

وہ کام تیرے ابروے خمدار نے کیا
اے جانِ جان کبھی نہ جو شمشیر سے ہوا

سلجھانے مین جو اولجھا تو شانہ کو توڑ کر
برہم وہ اپنی زلفِ گرہ گیر سے ہوا

بہولے سے آئی دل کو نہ بیت الحرم کی یاد
جب مین دوچار اک بتِ بے پیر سے ہوا

گھبرا کے خوابِ ناز سے جو نکلا وہ رشکِ ماہ
سرزد یہ جرم نالۂ شبگیر سے ہوا

محرم کے بند ٹوٹے جو دکھلائے یار نے — نادم مین اپنی رات کی تقصیر سے ہوا

شکوہ نہین کسی کا مجھے ہجر یار مین
بیتاب جو ہوا مری تقدیر سے ہوا

در محبوب پر مجھسے رقیب نیش زن بگڑا — تماشا دیکھنا اک شیر سے گرگ کہن بگڑا

خطا سے ناگ ٹہیری گیسوے مشکین مین جب نکلی — وہ آہو چشم بولا جادۂ دشت ختن بگڑا

مثال گندم اسنے آسیا مین سبکو پیسا ہے — وہ آدم کون ہے جس سے نہین چرخ کہن بگڑا

عوض ہارون کے رہتے ہین گلے مین اوس کے ہاتھ سینے — بنی قسمت ہماری رنگ گلہاے چمن بگڑا

کہا مینے بناؤ بس نہ باتین دیدو اک بوسہ — تو ہو کر تلخ مجھسے وہ بت شیرین دہن بگڑا

کیا جو ذکر مجھ سے وحشی نے اوسکی شوخ چشمی کا — دکھا کر آنکھ غصہ کی بیابان مین ہرن بگڑا

نہ باندھ اے بلبل نالان چمن مین آشیانہ تو — نظر آتا ہے مجھکو اندنون رنگ چمن بگڑا

نہین بچنے کا اے **بیتاب** مین اب ہجر جانان مین
نظر آتا ہے مجھکو تن سے دل اور دل سے تن بگڑا

ہنسی کے دانتون کو اگر اوسنے دکھایا ہوتا — برق کو آتش حسرت مین جلایا ہوتا

سچ تو یہ دیدۂ عشاق مین ہوتا اندھیر
لب پہ گر رنگ مسی تو نے جمایا ہوتا

کبھی شانہ سے نہوتی تجھے اوجھن اوشوخ
زلف کیطرح اگر سر نہ چڑھایا ہوتا

پاس آنے سے اگر عار تھی ای غیرت ماہ
دور ہی سے رخِ انور کو دکھایا ہوتا

بل وہ پڑتا کہ لچک جاتی کمر سنبل کی
پیچ گیسو کا اگر اوس نے دکھایا ہوتا

قدر ہوتی جو زمانہ میں ولا الفت کی
بار معشوقوں نے عاشق کا اوٹھایا ہوتا

شبنم آسا مین بھلا کس لیے روتا اے گل
ہنس کے تو نے جو گلے اپنے لگایا ہوتا

ہوتا قسمت سے جو اوس ماہ کا کوچہ مسکن
چرخ بے مہر نے در در نہ پھرایا ہوتا

عشق کا پردہ کبھی فاش نہوتا بیتاب
دل کسی پردہ نشین سے جو لگایا ہوتا

مرضِ عشق مین جب بیکہا سکتا دیکھا
اے مسیحا تیرا آغاز نہ اچھا دیکھا

یہ ادا حوروں مین ہے اور نہ پریوں مین
تیرا انداز صنم سب سے نرالا دیکھا

تیرے بیمار کا ہے ہوش اللہ رے دماغ
آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی سوئے مسیحا دیکھا

بکھرے بالوں مین ترے کان کا بندا دیکھے
شام کو جس نے نہو صبح کا تارا دیکھا

دل دھڑکنے لگا اشک آنکھون مین بھر آئے تیرے
یار سی نزع مین خالی جو سرہانا دیکھا

تیری باتون سی کسی ترس ہراس آتا ہے
ہمنے بھی اے بت ترسا کے زمانا دیکھا

تن بے سر جو تڑپتا ہے گلی مین اوسکے
دیکھکر اوسکو وہ کہتا ہے تماشا دیکھا

تو کہان اور کہان یار کی سلک دندان
دیکھا دیکھا تجھے اے عقد ثریا دیکھا

دیکھ لی سونے کی اوڑتی ہوئی چڑیا ہمنے
سینۂ یار سے آنچل جو سرکتا دیکھا

نور کے سانچے مین ڈھالے ہین سب اعضا تیرے
ایک کو ایک سی انداز مین اچھا دیکھا

سر کے گیسوے شکن تیرے رخسے کافر
صاف کس روز تیرا روئے مصفا دیکھا

لطف صحبت تیرا یاد آگیا ہمکو اے شوخ
شمع و پروانہ کو جب بزم مین یکجا دیکھا

دل چھدا تیر نظر سے تو پکارا وہ ترک
ہمنے کیا خوب اوڑایا یہہ نشانا دیکھا

اے بتو سر بھی جو مین پھوڑون تو تم اف نکرو
سخت ایسا ہی تمہارا تو کلیجا دیکھا

لاکھ چمکائے کوئی تیغ مین ڈرنیکا نہین
یار کی آنکھون کا ہے مینے اشارا دیکھا

زلف کے پھندون مین دیکھے وہ کمر کو تیرے
اے پری جسنے ہنوز جال مین عنقا دیکھا

نملا اوسکا پتا ڈھونڈتے پھرا در کہان

ہمے بیتاب حرم دیکھا کلیسا دیکھا

کسی کا حال ہے یوں اب دگر ہوا جاتا
سنبھالو زلف کا بل پیچ پر کھلا جاتا

نہ پوچھو حال میرا کیوں ہوں میں گھلا جاتا
کسی کی سرمگین آنکھوں پہ ہوں پیا جاتا

سلی ہے رشتۂ سوزن میں گلجھڑی پر لی
ہمارا چاک گریبان اگر سیا جاتا

مجھے جگایا یہ شور رستخیز کا منہ تھا
جو اپنے ہاتھ سے مرقد میں تو سلا جاتا

مرا دل چشم پہ مرتا ہوں تیری مدت سے
کبھی تو آنکھوں کی شوخی مجھے دکھا جاتا

جو ہوتے کشتۂ حلحال ہم حسینوں کے
ہمیں بھی شور قیامت کبھی جگا جاتا

تمہیں تو خنجر مژگاں کا وار کرنا تھا
میں اپنی جان سے جاتا تمہارا کیا جاتا

خوشی میں رنج و غضب کا گلہ ضعیف تر ہے
رہا قفس سے ہوا پر نہیں اڑا جاتا

دلا سمجھ کے قدم کوئے یار میں رکھنا
یہی وہ راہ ہے جس میں نہیں چلا جاتا

ہماری قبر بنائی نہ اوسکی راہ میں کیون
وہ آتے جاتے تو ٹھوکر کبھی لگا جاتا

جہان میں بلا کھون میں یار ہوئے جب آنکھوں کے
میں ان پہ دیدہ و دل آشنہ ہوں بچھا جاتا

تمہارے کوچہ میں کہتا کبھی ادب سے نہ پاؤں
یقین تو یہ ہے کہ میں سر کے بل چلا جاتا

فراق یار میں یہ ضعف کا ہے مجھ پر زور
کہ بیٹھتا ہوں جہاں پھر نہیں اٹھا جاتا

شہید ناز کیا کس کو سچ بتا قاتل
جنازہ کسکا ہے یہ آج کربلا جاتا

خدا کیواسطے جلدی لپیٹو تکیے ست
کمر کا آپ کے عقدہ ہے سب کھلا جاتا

شب فراق سے گھبرا رہا ہے کیوں مہتاب
تیرا تو کام ہے اب صبح تک ہوا جاتا

نوچ کر پر کو تڑپتا ہے کبوتر اپنا
پرزہ کرتا ہے خط شوق جو دلبر اپنا

میں ہوں آشفتہ میرا اور بھی دم الجھیگا
پیچ دکھلائے نہ وہ زلف معنبر اپنا

رخ جاناں کی صفائی کا تو دیکھو عالم
رکھے اب آئینہ تہ کر کے سکندر اپنا

چادر ماہ بچھا دو یہ فلک سے کہدو
سوئیگا آج سر بام سمن بر اپنا

تیغ ابروے صنم کا یہ اشارہ ہے دلا
کاٹیں عشاق گلا آج برابر اپنا

ساتھ غیروں کے جو اوس آئینہ رو کو دیکھا
ہوگیا آج دل صاف مکدر اپنا

آج دیکھے شب ہجر صنم میں مہتاب
کوچ ہمکو نظر آتا ہے مقدر اپنا

وحشت جو کبھی سلسلہ جنباں ہوگا
سے جنون ہاتھہ میرا تیرا گریبان ہوگا

ابر مین برق تڑپتی نظر آئیگی مجھے
زلف میں منھہ کو چھپا کر جو وہ خندان ہوگا

شکل آئینہ مجھے سکتے کی صورت ہوگی
گر کبھی یار میرے سامنے عریان ہوگا

لب جانان کی تصور میں جو مین رؤونگا
قطرۂ اشک ہر ایک لعل بدخشاں ہوگا

زلف و رخ کا جو خیال آئیگا مرقد مین مجھے
رات دن بعد فنا حال پریشان ہوگا

پاؤں پڑتا ہوں مرے سر کو جدا کر تن سے
بار دوش اوتریگا قاتل تیرا احسان ہوگا

کس قدر حسن ترقی پہ ہے بیتاب اوسکا
دیکھہ لیگا جو کبھی آئینہ حیران ہوگا

آگیا جب وہ بیان قتل مین اوسی بیداد کا
چلتے چلتے رک گیا خنجر مرے جلاد کا

باغبان جلدی خبر لے وقت ہے امداد کا
نغمہ سنجان چمن پر وقت ہے صیاد کا

خاک بھی ظالم اوڑا دے اپنے کوچے سے مری
یہہ بھی رہجاوے نہ دل مین حوصلہ بیداد کا

بیٹھوں محفل مین کہ جاؤن کچہہ بھی تو منھہ سے کہو
منتظر کب سے کھڑا ہوں آپکے ارشاد کا

بند کرکے منھہ کیا جو ذبح اوس صیاد نے
رہگیا دل مین ہمارے حوصلہ فریاد کا

دوست بنجاتی ہین دشمن جب بگڑتا ہے نصیب
تیشۂ فرہاد نے پہوڑا ہے سر فرہاد کا

بہول جاویگا تو سب پرواز اپنی مرغ دل
سنتہ ابہی دیکہا نہین شاید میرے صیاد کا

جو ہوا برگشتگی بخت سے میرے ہوا
اے فلک شکوہ نہین مجکو تیرے بیداد کا

ہم تو کیا عاشق فرشتے بہی ہوئے ہین یار کے
ہے غضب کا حسن پرآشوب آدم زاد کا

خار غم کا عندلیب روح کو کہٹکا ہو گیا
یہہ وہ بلبل ہے جسے کچہہ غم نہین صیاد کا

تج کے بہی وعدہ کو پہر کل پہ ایظالم نہ ٹال
توڑنا اچہا نہین ہے خاطر ناشاد کا

آپ اوسکے دام مین بیتاب بیٹہے جاتے ہین ہم
دل دکہانا کب ہمین منظور ہے صیاد کا

حال لاشہ سے عیان ہے کشتۂ بیداد کا
کہل گیا زخمون سی جوہر خنجر جلاد کا

پہر ہوا ہے عشق تیغ ابروے جلاد کا
پہر مجہے ہوسے مژہ نشتر ہوا فصاد کا

کب دل وحشی میرا سنتا ہے پند ناصحان
کیون نہو شاگرد ہے یہہ قیس سے استاد کا

رو کے ہجر یار مین آنکہون نے طوفان کر دیا
گہر اوجاڑا سیل نے مجہہ خانمان برباد کا

خاک ہو جانے پہ بہی حاضر ہون مین تا قدم بت
رہگیا ہو شوق ظالم گر کوئی بیداد کا

دیکھ کر جب کہتے ہیں حسن یار کو اہل نظر
ایک نمونہ یہ بھی ہے اس قدرت ایجاد کا

طائر دل عاشقوں کے رہتے ہیں اسیر
ہے تری زلف سیہ یا جال ہے صیاد کا

بتکدہ میں شور ہے ہر سو برہمنوں کا
نالۂ ناقوس پر دھوکا ہوا فریاد کا

کیوں نہ مجنوں مجھ سے راہ عشق میں جھک کر ملے
پاس لازم ہے ولا شاگرد کو استاد کا

اس کی گر تک ہے مجھکو بولنے پر زور دو
تا ہو دے مجھ کسی کو حوصلہ فرہاد کا

آپڑا ہوں بتکدہ سے دور تھک کے کوئے یار میں
دیکھوں کیا انجام ہو مہتاب اس افتاد کا

ہے چشم نرگسی گل رخسار دلفریب
ہے ہر روش سے حسن کا گلزار دلفریب

تکرار ہے وصال میں ہر بار دلفریب
اقرار سے زیادہ ہے انکار دلفریب

کیوں ہو نہ عاشقوں کو گلا کاٹنے کی ...
ہیں کیا ہی تیرے ابروئے خمدار دلفریب

طاؤس و کبک بھول گئے اپنی چال کو
دیکھے جو تیرے ناز کی رفتار دلفریب

غنچہ سے تنگ ہے دہن تنگ یار کا
ہیں برگ گل سے بڑھ کے وہ رخسار دلفریب

زاہد تو کیا فرشتے بھی ہوں ستہ فریفتہ
ہوتے جو ایسے شعر میں دو چار دلفریب

کہو بیٹھے ہم متاع حواس وقرار و صبر	اے عاشقو یہ حسن کا بازار دلفریب

اوس مین تو ہیچ اسمین ہے بیتاب نازکی
زلفون سے بڑھکے ہے کمر یار دلفریب

رخ اگر اوس برق وش کا دیکھہ پائے آفتاب	ابر کے پردہ مین منھہ اپنا چھپائے آفتاب
آسمان پر عکس روے یار ہے پرتو فگن	چپ رہو ناگفتنی ہے ماجرائے آفتاب
گیسوؤن مین رخ چھپا لو اور پردہ کیا ضرور	لکھا ہے ابر کافی ہین برائے آفتاب
کیا بھلا رخسار جانان سے کریگا ہمسری	ای فلک اپنا ذرا منھہ تو بنائے آفتاب
خاک مین مل جائینگے گردون نشین بھی ایکدن	ہے ثبات ماہ تابان بقائے آفتاب
خاطر نازک کو اے گردون نہو گی اسکی تاب	روبرو اوس ماہ کے کہدے نجائے آفتاب
کب سے ہون نظارۂ رخسار سے حیران نصیب	مین وہ شبنم ہون نہین جسکو بقائے آفتاب
شوق آرایش ہوا ہے میرے رشک ماہ کو	اے فلک کہدے کہ آئینہ دکھائے آفتاب

پوچھتے ہین روز اے بیتاب اگر خور پرست
عارض پر نور جانان کو بجائے آفتاب

کیا دون گا اپنی دل کو مین اے نامہ بر جواب
بہیجا نہ اوسنے اب کے بہی خط کا اگر جواب

طول شب فراق مین حق سے یہ عرض ہے
ہو جاے زندگی ہی مجہے تا سحر جواب

مضمون خط شوق کی اللہ رے کشش
دیکہو وہ دینے آیا مرے آپ گہر جواب

کرنا سوال بوسۂ رخ پر یہ خوب ہے
دیدے کہین نہ صاف وہ رشک قمر جواب

سونا نصیب رات کو کیونکر ہو چین سے
بہیجے نہ میرے خط کا جو وہ سیمبر جواب

کیا شے ہے مال دون مین اپنا نقد دل تجہے
لادے جو میرے خط کا تو اے نامہ بر جواب

ہوتے ہی روبرو تری شہباز چشم کے
اوڑنے سے مرغ عقل کو دیتے ہین پر جواب

ظالم مجہے کہلانا تہا تہوڑا سا زہر بہی
دینا تہا صاف بوسۂ خط سے اگر جواب

بیتاب یہ تیری ہی تقدیر کا ہے پیچ
وہ خط کا بہیجتے نہین جو بیشتر جواب

دل مضطر کو ہے قرار نصیب
ہوا اقرار وصل یار نصیب

زلف مین دل پہنسا کے کہنے لگا
بعد مدت ہوا شکار نصیب

جان دی ہمنے ہجر کے غم مین
نہوا ہمکو وصل یار نصیب

ہوگیا یاد رخ مین جسم حقیر — سوزش گل ہوا ہے خار نصیب

جاکے اوس شاہ حسن کے در پر — آزمانا ہے ایک بار نصیب

بزم عشاق مین وہ گل آیا — بلبلون کو ہوئی بہار نصیب

دل مین اوس کے کدورت آئی حیف — آئینہ کو ہوا غبار نصیب

رات دن ہجر مین تڑپتے ہین — دیکھئے کب ہو وصل یار نصیب

آرزو کب بر آئے اے بیتاب — آزمایا کئے ہزار نصیب

ہے ستم میں یہ نیا ستمگر آپ — جرح کھاتا ہے روز جگر آپ

کہتے ہین جو مژہ کو خنجر آپ — اوسکے دکھلائیں ہمکو جوہر آپ

دین مجھے بھر کے ایک ساغر آپ — لائین اب تو بہت نہ چکر آپ

آج آویگا قاصد دلدار — حضرت دل ہو وین مضطر آپ

مشک کو ہمسری کا دعوی ہے — کھول دین گیسوئے معنبر آپ

ہے خوشی کس سے ملنے کی جو آج — جامہ سے ہو رہے ہین باہر آپ

جذبۂ شوق جب کریگا کشش
آپ سے آئیں گے میرے گھر آپ

فوج مژگاں کی ہے یورش بیہم
کھینچے کیوں ہیں مجھ پہ لشکر آپ

غمزۂ چشم دیہ گر دو بارا ملا
روز بھی دین مجھے مکرر آپ

عاشق دید ہیں دو رویہ کھڑے
قتل کرتے چلیں برابر آپ

میں نہیں کہتا کچھ بھی حسرت دل
وہ کریں جس میں سمجہیں بہتر آپ

پاوں میں بھی مرا ہو دل ایسی
ہاتھ سے میرے پہنیں زیور آپ

جان بسمل میں ہے ابھی باقی
ہاتھ ایک اور چھوڑیں اوسپر آپ

قتل کرنا اگر نہیں منظور
کھول ڈالیں کمر سے خنجر آپ

کیا ہے **بیتاب** کی خطا کہیے
کیوں خفا ہیں غریب پرور آپ

زلف کو چھیڑتے ہیں اکثر آپ
سانپ کا جانتے ہیں منتر آپ

ہم ہیں طیار قتل ہونے کو
ہاتہ میں لیجیے تو خنجر آپ

ہوش میں آیا میں تو بولے وہ
آپ میں آ گئے یہ کیونکر آپ

نیہہ بھی ہے کوئی طور ملنے کا
گھر کے ہم باہر اور اندر آپ

صاف کہیے کہ صاف باتون مین
ہم سے کیون ہو گئے مکدر آپ

دور ہو جاوے سب ابھی رنجش
پاس آوین جو میرے دم بھر آپ

مر چکا ہون مگر تمنا ہے
جی اوٹھون گر لگا ئین ٹہو کر آپ

تیری فرقت مین ہمنے اے ساقی
خون دل سے بھرا ہے ساغر آپ

رخ سے آئینہ کو کیا روشن
وقت کے اپنے ہین سکندر آپ

موت کرتی ہے رخ میری جانب
بھاگتے جب ہین منھہ چھپا کر آپ

تڑپے بیتاب کس لیے دن بھر
آئین گھر اوس کے رات کو گر آپ

نالۂ آتش فشان گر ہے ہوائے عندلیب
خانۂ صیاد نعرون سے جلائے عندلیب

یون نہ صحت پائیگی کہدو کوئی صیاد سے
عشق کے بیمار سے پوچھے دوائے عندلیب

وا اندارے قسمت قفس مین مر گئی رشک کر گئی
فصل گل سے پیشتر آئی قضائے عندلیب

یہہ دعا ہے باغبان سے ہے نہ صیاد سے
یا الٰہی کوئی صدقہ مین چھوڑا ئے عندلیب

سر پٹکتی ہے کبھی اور تڑپتی ہے کبھی — ہمصفیرو کچھ نہ پوچھو ماجرائے عندلیب

غم میں مجھ ناتواں کے ہونگا نہیں وہ اشک ریز — چشم گل سے کب بہا آنسو برائے عندلیب

فصل گل میں شاخ گل پر ہے نشیمن صبح و شام — کیوں نہ گردوں پر دماغ اپنا چڑھائے عندلیب

بندۂ بیدام ہے یہ اوڑ کے جاویگی کہاں — ہے رگ گل بال میں زنجیر پائے عندلیب

چھوڑ دو صیاد صدقہ میں کہ ہے فصل بہار — جان لیتی ہے صدا ہائے ہائے عندلیب

میں فصل گل میں چھوٹی دام سے صیاد کے — اب تو لازم ہے زر گل کو لٹائے عندلیب

جی میں ہے بیتاب دام زلف میں پھنسا کے
طائر جان کو پھنسائیں ہم بجائے عندلیب

رہتا ہے اوس مژہ کا تصور تمام رات — گردن پہ میرے چلتا ہے خنجر تمام رات

دیکھو غرور حسن شب وصل یار کا — سویا کیا ہے تان کے چادر تمام رات

مژدہ صبا سے صبح رہائی کا سنکے میں — تولا کیا میان قفس پر تمام رات

آتا ہے جی میں پوچھوں سر چارہ سے میں — کسکی تلاش میں ہے یہ چکر تمام رات

حیرت گلوں کو دیکھکے بلبل یہ ہے مجھے — آتی ہے نیند کانٹوں پہ کیونکر تمام رات

اوسنے تو کیا نہ پوچھا یہہ دربان ہی کبھی
کس دن کہ ہے تلاش مین ششدر تمام رات

وان چاندنی مین تکیہ ہے زانو پہ رقیب
یہان بہیگتا ہے اشکون سے بستر تمام رات

آتا ہے دہیان پاؤن کا جب تیرا اے صنم
رہتا ہے ہاتھ ہاتھ کے اوپر تمام رات

کروٹ ہی بدلتے لیتے ہوئی صبح ہجر مین
ہمکو ہوا نہ خواب میسر تمام رات

بیداری فراق نے جب سے کیا ہے گھر
رہتا ہے خواب آنکھون کے باہر تمام رات

بیتاب وصل مین بھی نہین غم سے چھوٹتا
رہتا ہے غصہ مرغ سحر پر تمام رات

کہولا نہ اوسنے وعدہ پہ بھی در تمام رات
اندر تھا یار اور مین باہر تمام رات

گر آئیگا نہ آج بھی دلبر تمام رات
کیونکر کٹیگی اے دل مضطر تمام رات

وہ بادہ کش جو بزم مین رندون کے آگیا
چکر مین تھا شراب کا ساغر تمام رات

مہکائے پھر بوسہ جو رخسار یار سے
الجھا کی مجھ سے زلف معنبر تمام رات

کیا حال پوچھتے ہو شب انتظار کا
کاٹی ہے ہمنے آج تڑپ کر تمام رات

اوسکے رخ صبیح کا دہوکا سا ہوگیا
اپنی نظر رہی ہے قمر پر تمام رات

ایدل ولجہہ نہ یاد میں گیسو کے شام سے
باقی پڑی ابھی تو ہے سر پر تمام رات

نامہ لیا نہ اوسنے تو میٹھا ہی رہ گیا
کوٹھے پہ اوس پری کے گیسو تر تمام رات

وہ رشک مہر و ماہ ہمارے گھر آئیگا
کاٹینگے آج چین سے دن بھر تمام رات

کل سے دلکو اشتیاق ہے اوس رشک ماہ کے
اختر میری نظر مین ہے اخگر تمام رات

سودا خیال لفکا ہے شام سے مجھے
گنتی ہے آج دیکھیے کیونکر تمام رات

بیتاب اوسکا سایۂ دیوار جان کر
لوٹا ہے چاندنی پہ برابر تمام رات

آرزو کی جو لب پہ آئی بات
ایک کی اوس نے سو سنائی بات

وصل کی اوسکے جی مین آئی بات
حق نے بگڑی ہوئی بنائی بات

واہ رے تنگی دہانِ یار
غنچہ میں کسطرح سمائی بات

تھا جو منظور ضبط خاموشی
لب لعلین تک نہ آئی بات

اون کے بالوں مین کردیا شانہ
زلف کی سینے سر چڑھائی بات

کب سے یہ صید داغ اسیر ہوا
کس نے بے پر کی یہ اوڑائی بات

کیون نہین لکھتے تم جواب خط — سچ کہو کس نے یہہ پڑھائی بات

جان دیتا ہون بات بات پہ مین — ایسی اوس کی مجھے خوش آئی بات

ذکر غیرون کا میرے سامنے کیا — نہین بھاتی ہے مجھے پرائی بات

سرمہ ہو عشق چشم مین لیکر — طور نے دور کی سجھائی بات

یون ہی بیتاب وہ دہن مخفی
جیسے دیتی نہین دکھائی بات

ترلپ سے آئی کاشانہ پر آفت — پڑی بہو بجال سے خانہ پر آفت

سر مو بھی اگر گیسو سے اوجھا — یقین ہے آئیگی شانہ پر آفت

او بچارا شہر سے صحرا کی جانب — جنون لایا ہے دیوانہ پر آفت

یہی حق سے دعا ہے کتنون کی — کبھی آوے نہ میخانہ پر آفت

بس از مدت جو آیا دور ساقی — رہے گردش سے پیمانہ پر آفت

لیا مین شہر سے نالان سوے دشت — پڑے بستی کے ویرانہ پر آفت

ہوا سے ہو گئی گل شمع روشن

بڑی بیتاب پروانہ پرآفت

اوس مسیحا نے لیا تال مین حنا پیٹ
زلفین پیچے نکر موے کمر نازک ہے
مین وہ دیوانہ ہون تیرا ہی لپٹا سمجہون
بلغ بڑہ جائے کہین بال سے نازک تر ہے

اے اجل اب تو کفن سے رخ بیمار لپیٹ
پیچ میں لین نہ کہین گیسوئے خمدار لپیٹ
اے پری لے جو ترا سایۂ دیوار لپیٹ
یون نہ کچکے سے کمر کس کو تو لے یار لپیٹ

گل تازہ رہینگے نہ عنادل بیتاب
لیگی جب باد خزان دامن گلزار لپیٹ

دیر و کعبہ سے پہر آ گیا باعث
اشک آنکہون سے نے بہا کیا باعث
پاس غیرون کا کیا کیا باعث
دل ہوا کیسے بتون کا بندہ
زلف پرپیچ کا تجہ سے شانہ
باغ عالم مین پاس سیرابی

دل کسی کا نہ ہوا کیا باعث
راز دل چہپ نہ سکا کیا باعث
دور مجہ سے وہ رہا کیا باعث
کفر کعبہ سے اوٹہا کیا باعث
ایک عقدہ نہ کہلا کیا باعث
سرو بیولا نہ پہلا کیا باعث

آتا ہے وقت توبہ گناہونکا جب خیال
کانپ اوٹہتا ہون مین صبا تقصیر کیطرح

آفت کے سلسلہ کا نہ پوچہو جنون مین حال
ہمنے کڑی اوٹہائی ہے زنجیر کیطرح

خنجر بکف وہ آتا ہے مقتل مین بہر قتل
اے عاشقو جہکو خم شمشیر کیطرح

اے آہ کب تلک ہے تیری گوشہ گیریان
آغوش سے کمان کے نکل تیر کیطرح

پیری مین چہوڑ جوش جوانی کے ولولے
پر لاگی کہان سے کمان تیر کیطرح

قابو میں آگیا ہے وہ ابرو کمان اگر
غافل نہ وقت ہاتہ سے دے تیر کیطرح

پیرون کو نوجوانون پہ بیفائدہ ہے رشک
سیدہی کبہی نہو گی کمان تیر کیطرح

بلبل با رنگ عاشق خموشی ہے یکقلم
مجہکو پسند آئی ہے تصویر کیطرح

زنجیر زلف چہیڑ نہ دیوانہ کی طرح
سر چڑہ نہ اوس کے پر صبا شانہ کیطرح

ہے رنگ گندمی پہ تو سودا تجہے دلا
پیسے نہ آسیا فلک دانہ کیطرح

اس درجہ شکل غیر سے وحشت ہے پری
سایہ سے بہی بہڑکتا ہون دیوانہ کیطرح

عاشق ہون شمع ما تن پر نور یار کا
جلنا ہی مجہکو زیب ہے پروانہ کیطرح

سکھانا یون تو بالون کو لپٹنے کو خوب ہے
اولجھے کہین نہ ہاتھہ تیرا شانہ کیطرح

کیا عجب ہے جو دیتے ہیں غیرون کے تباہ
آنکھین تیری پر آب ہین پیمانہ کیطرح

معمور ہے جواب عدم آباد کی ہی سیر
بستی میری نظر مین ہے ویرانہ کیطرح

پگھلا دل و مکان کے تو بولا وہ سنگدل
افسون ہی کوئی ہوگا نہ افسانہ کیطرح

بیتاب ہو رہا ہے یہ حال اوس کے عشق مین
اپنے ہمین سمجھتے مین بیگانہ کیطرح

کون کہتا ہے نہین عشاق کے غمخوار صبح
وصل کی شب جان کی کوہتی ہے طیار صبح

اے مسیحا شام ہی سے کچھہ دگرگون حال ہے
کیا عجب ہے دیکھے گر تیرا بیمار صبح

زلف میں لپٹے نہین ہے اوس روئے صاف پر
شام کو آغوش مین کرتی ہے لیکر پیار صبح

تیرے بیمارون مین ہے اب موت کا بازار گرم
شام کو مرتے ہین دو تو اے مسیحا چار صبح

بال جب سر کے کھینچ گے وہ رخ صفا آئیگا نظر
رات آخر ہوگی تب دکھلائیگی دیدار صبح

چاہیئے رخ کا تصور یاد جسم صفا مین
آئینہ مونہہ دیکھنے کو ہوتا ہے درکار صبح

موت سے ہشیار کر دیتے ہین یون ہوئے سفید
مردم خفتہ کو جیسے کرتی ہے بیدار صبح

یون نہاں زلف رہجاتا ہے رخ کی یاد مین
چور ہو جاتا ہے جیسے رات کا ناچار صبح

مونہہ نہین مہتاب بالون مین چھپا اوس مہ کا
ہیا درشب مین ہے پوشیدہ کئے رخسار صبح

غصہ مین دیکھ لے وہ رخ پر نقاب سرخ
دیکھا نہووے جس نے صنم ماہتاب سرخ

پردہ شفق کا چرخ نے ڈالا ہے ماہ پر
یا روئے یار پر یہہ پڑا ہے نقاب سرخ

چشم سیہ کی یاد مین خون رو رہا ہون مین
کاجل کی کوٹھری سے نکلتا ہے آب سرخ

گیسوئے یار مین نہین موباف لال لال
اے چرخ رنگ بدلے ہوئی ہے سحاب سرخ

ہو موت سیاہ کار پہ امید ہے مجھے
ہو جاؤن گا خوشی سے مین روز حساب سرخ

مل لیجے اپنے کشتۂ رفتار کا لہو
مہندی لسے ہاتھہ کر رہے ہین کیون جناب سرخ

مہتاب آئینہ مین ہے یہہ لالہ رو کا عکس
ہنگام صبح نکلا ہے یا آفتاب سرخ

سب صاف کر دونگا کر ڈالون تیری تعمیر چرخ
ایک دل ہے یہہ میری آہ کی تاثیر چرخ

مین ہون ایک خورشید رو کے تیغ ابرو سے دو نیم
ماہ نو کی کیا دکھاتا ہے مجھے شمشیر چرخ

خاک ہونے پر بھی جگر میں ہون شامل گرد باد
گردش تقدیر سے اب تک گریبان گیر چرخ

دل ہاے آتش افشان سے گرمی ہو کی
آہ کے شعلون سے تپ کر رہ گئی زنجیر چرخ

دیکہ کر اوس نوجوان کو کل میری آغوش مین
کیا ہی بگڑا ہاے مجھ سے رات بھر دلگیر چرخ

تو ہی کہہ کیون بیمار ہین ہم گریبان مسیح دم
ہو جو غائب آنکہ سے دو چاند تسخیر چرخ

اک اک دن دیکہا ہے بیتاب جگر موت کا
گہومتا ہو جو یہ سر پر نہین ہے پیر چرخ

کہو اوس بت کا حال دیکہ آئے قاصد
بہت مجہکو نہ اب ترسائے قاصد

کہو جاکر کوئی پہر آئے قاصد
میرا خود قصد ہے کیون جائے قاصد

وہ کہتے ہین جواب خط کے بدلے
کہو خط پڑہ لیا اب جائے قاصد

مقدر کی ہے ظاہر نارسائی
عجب کیا راہ مین رہ جائے قاصد

پیام یار لاکر گم ہوا ہے
کہان ڈہونڈون مین تجہکو ہائے قاصد

اگر پاس ادب وان پاسبان ہے
کہو خط دور سے دکہلائے قاصد

چمن ہے اوسکے کوچے سے مشابہ
مجہے ڈر ہے نہ دہوکا کہائے قاصد

بجز تکتی آنکھہ ہے دروازے سے میری
یقین ہے آج کل مین آئے قاصد

بھلایا اوس کا پیغام زبانی
غضب تونے کیا کیا ہائے قاصد

جواب خط کا جب کرتا ہے وہ ذکر
تو کہتا ہے کہ مونہہ سے آئے قاصد

مرون گا انتظار نامہ بر مین
رہیگی روح بھی ترسائے قاصد

خط دلدار تجھسے کے کہو یا
کہون یہہ حال کس سے وائے قاصد

لکھون گر خط مین ذکر شوخی چشم
ہرن کیطرح بہاگا جائے قاصد

فدا اوس پر کرون مین جان و دل کو
پیام یار اگر فرمائے قاصد

جواب نامہ مانگا تو وہ بولا
نہ بک بک کے میرا سر کھائے قاصد

مجھے کچھہ اور بھی کہنا ہے اوس سے
سنا کہہ دوڑکے پھر آئے قاصد

دیا خط یار کا غیرون کو تونے
پڑہائی کیون اولٹی پٹی ہائے قاصد

دیا بیتاب گھر بیٹھے مجھے خط
نہ کیونکر اوٹھہ کے چومون پائے قاصد

فغان پہ کاٹیگا جو وقت تو زبان صیاد
ہمارے تیرے خدا ہوگا درمیان صیاد

کچھ اس لیے نہ ہوا تھا مین نغمہ خوان صیاد
سنا کبھی تو مرے غم کی داستان صیاد

لگا کے کان جو سنتا ہے داستان صیاد
اگر تو سمجھا ہے مجھکو فسانہ خوان صیاد

مین مدتوں سے ہوں آوارہ خانمان صیاد
کہاں بتاؤن تجھے اپنا آشیان صیاد

چمن سے دام میں اور دام سے میان قفس
کہاں سے لایا ہے دیکھیے مجھے کہاں صیاد

نگاہ شوق رہا دور سے چمن سے مجھے
قفس سے دیکھتا ہوں اپنا آشیان صیاد

عزیز رکھتا ہے کیون مجھے آب و دانہ کو
مین مہمان ہوں تیرا اور تو میزبان صیاد

مین تیرے صدقے خدا اسی باغ مین مجھے کر دیجے
قفس میں ڈال کے لیجائیگا کہاں صیاد

تو منہ بھی سے کیوں منع مجھکو کرتا ہے
چمن مین آئیگا کیا آج باغبان صیاد

قفس سے کس کو ہے امید یان رہائی کی
خوش ہے آج نہ کل ہوگا مہربان صیاد

چمن کی حد سے نکلکر کہیں نجاؤں گا
اجازت اڑنیکی دے مجھکو مہربان صیاد

قفس میں لاکے سونگھاتا ہے عطر گل ہر وقت
ملا ہے مجھکو نصیبوں سے قدردان صیاد

یہ کیا غضب ہے کہ بلبل کے آشیانے کو
اُجاڑتے ہیں گلستان مین باغبان صیاد

بغیر رنج دئے دوسرے کے کب ہو خوشی
پھنسا کے صید کو ہوتا ہے شادمان صیاد

کرون گا زمزمہ سنجی تو دیکھیو بیتاب
پہرینگا سر پہ لئے دام زلف سان صیاد

چمن کی پوچھتا ہے روز داستان صیاد — قفس مین تڑپتا ہے بلبل سے بوستان صیاد
مین آج سے نہ کرونگا کبہی فغان صیاد — بس اب نہ کہینچ دہن سے میری زبان صیاد
پکڑ کے باغ سے تو لایا ہے یہان صیاد — یہان سے دیکہیے لیجائے اب کہان صیاد
غضب کا ظلم ہے باز آیا مین رہائی سے — نکالتا ہے قفس سے کشان کشان صیاد
خدا کرے مین تیرے ہاتہہ سے نکلجاؤن — میری طرح سے تو کرتا پہرے فغان صیاد
ہوا شوق گلستان مین ہون مین سرگردان — پہریگا ساتہہ میرے تو کہان کہان صیاد
سنائین باتین تجہے مینے تو نے کترے پر — ترا تو ہاتہہ چلا اور میری زبان صیاد
ادا کرا وسکو جو ہے رسم میزبانون کی — مین تیرے آج گہر آیا ہون مہمان صیاد
مجہے بہی شوق اسیری اوڑائے پہرتا ہے — وہین مین جاؤنگا تو جائیگا جہان صیاد
الہٰی خیر ہو بلبل کے آشیانہ کی — چمن مین جمع ہین گلچین و باغبان صیاد
بچہایا جال محبت کا تو نے یہہ کیسا — قفس مین بہول گیا مجہکو آشیان صیاد

بلند و پست جہاں میں جسم سے ہر دست ۔۔۔ رہیگا یہ بھی نہ ہوں نظر سو اسمان صیاد

اوڑا کے کاہ بیتاب کو تو یاتوں میں
جو تو ہے پیر تو ہے وہ بھی نوجوان صیاد

عشق کا نام ہی دنیا سے گیا میرے بعد
پوچھیے سر پر بہہ کسی سے نہ اوٹھا میرے بعد

کوئی ہوگا نہ گرفتار بلا میرے بعد
بل کی لیگی نہ تیری زلف دوتا میرے بعد

ایک میں ہوں کہ جفا کو بھی وفا کہتا ہوں
کوئی بیجا کو کہے گا نہ بجا میرے بعد

اے پری تیرے ہی دامن سے لپٹ جاویگی
خاک میری جو اوڑاویگی صبا میرے بعد

کون تھا وہ حسین بال کہو ئے جس نے
کس پری نے میرا ماتم نہ کیا میرے بعد

خوں بہانے سے نہیں گذریگا کوئی میری طرح
کرنا خونریزی نہ تم ملک حیا میرے بعد

جسکو کہتے ہیں سمندر وہ ہے میرے آنسو میں
ایسا دریا کبھی اومڈا نہ بہا میرے بعد

رحلت ہند سے خواجہ چھوڑ کے وہ مصحف رخ
کوئی کریگا نہیں ایسی خطا میرے بعد

نہ وہ گل ہے نہ وہ گلشن ہے نہ وہ بلبل ہے
پھر گئی کیسی زمانہ کی ہوا میرے بعد

اے بت سنگدل اب دیکھوں تو یہ ترے کو
کون اوٹھاتا ہے ترا سنگ جفا میرے بعد

موںہہ لگاتا تو کہاں جام ساغر ہی کبہی
ساقیا تہہ نہ اوس گل کا پڑا میرے بعد

کون ابرو سے ہوا تیرے مقابل قاتل
کس نے رکہا تہ شمشیر گلا میرے بعد

موشگافان جہاں چین آ آکے موئے
نہ کہلا عقدۂ گیسو نہ کہلا میرے بعد

کبہی بیتاب شگفتہ نہوا دل اوس کا
صورتِ غنچہ وہ دل تنگ رہا میرے بعد

چرخ کیطرح پہرون ہجر مین محزون تا چند
دیکہیے چرخ مین رکہے فلک دون تا چند

ہو مبارک تیرے عاشق کو پریشانی دل
ہاتہہ آئیگا نہ اوس زلف کا مضمون تا چند

بہر دے ساغر کو میرے خیر ہو خمخانہ کی
ساقیا مجہکو نہ دیگا مے گلگون تا چند

طفل اشک آنکہون مین چہوڑا دل وحشی کو
اے پریرو بہرین لڑکے پس مجنون تا چند

تیز رفتاری مین بڑہ جایہ ہے تیری محمل
اے صبا دوڑیگی اوسکے پس گلگون تا چند

دیکہیے کرتے ہین تدبیر کا سامان کب تک
مجہکو دکہلاتے ہین وہ گیسوئے شبگون تا چند

بس اسی سوچ مین رہتا ہون جہکا گردن
دیکہون اوس تیغ پہ لگتا میرا خون تا چند

چہوڑ دنیا کو لگا سوئے خدا دل بیتاب

ریگا حسن پہ اس قحبہ کے مفتون تا چند

تا کے پئے علاج بیمار خواہی آمد — یا بعد مردن ادائے یار خواہی آمد

عہدت غلط برآمد وعدہ خلاف کردی — امروز راست قسما اقرار خواہی آمد

بیرون ز باغ کردم بیگانہ بود سبزہ — گویند بہ سیر گلزار خواہی آمد

غیری ز شپرہ خورشید را نمی بینی — اے کور تو چہ بہر دیدار خواہی آمد

سیر بہار لالہ بیداد بہ گلشن — اے داغ سینہ تا کے بیکار خواہی آمد

یوسف شود بقیمت سودائے چون زلیخا — کامروز بہر سیر بازار خواہی آمد

مغرور کے بقیمت خواہد رسید عالم — چون سایہ تا نہ زیر دیوار خواہی آمد

چون از دم مسیحا زندہ نمی توان شد — بر نعش کشتۂ خود ناچار خواہی آمد

اقرار کردہ گاہے ہم آمدی نہ جانان — شاید کنون برائے انکار خواہی آمد

چون چشم منتظر را فرش رہت نسازم — کہ شنیدہ ام ازین سوائے یار خواہی آمد

بیتاب گرد راہ دنیا گرد اکنون
رین بر سالہ آخر بیزار خواہی آمد

صاف آور جاتا ابھی شکل کبوتر کاغذ
جذبۂ شوق سے پیدا جو کرے پر کاغذ

یک قلم آتش دل سے جو مضامین لکھے
ہو گیا خاک میرے نامہ کا جل کر کاغذ

نہ کیا اوس نے جو تحریر جواب نامہ
قاصدا اوسکو ہوا کیا نہ میسر کاغذ

وہم تحریر جو دہیان آگیا اوسکے رخ کا
رہ گیا ہاتھ مین حیرت سے مین لیکر کاغذ

میرے خط کو نہین کچھ پیک صبا کی حاجت
جذبۂ شوق سے خود جائیگا اوڑ کر کاغذ

خال ہندو کو وہ اس طور سے رکھتا ہے عزیز
جسطرح جانتا ہے حرفون کو زیور کاغذ

طول لکھے جو مضامین محبت آمیز
بن گیا نامۂ شوقیہ کا دفتر کاغذ

دھوئین رو رو کے مین دیدہ کی سیاہی تاباں
اس لیے بھیجتا ہے سادہ ہی دلبر کاغذ

کہول مت ساعد سیمین سے میری جان تعویذ
دولت حسن کا ہے تیرے نگہبان تعویذ

جذبۂ شوق سے مین کھینچ بلاتا ہون اوسے
نہ فلیتہ ہے نہ گنڈا ہے نہ ہے یان تعویذ

خط شوقیہ جو لیلے کے لیے لکھتا قیس
اپنے بازو کے لیے کرتا ہے بخوان تعویذ

دل تو کیا لینے دو سے جاں کی برابر رکھون
اپنے بازو کا اگر دوسے مجھے جانان تعویذ

بہر تسخیر لکھون نام پری تو بے یقیں — ہووے پران روش تخت سلیمان تعویذ

میرے گھر آپ ہو پریون کا اوتار اتیا

کھد و لکھہ لائے کوئی ایسا پریخوان تعویذ

تڑپ مت یکہ غافل سمجھکر — چلے گا خنجر قاتل سمجھکر

رضا جاں اس نہ خاموشی کو ناصح — ہوا ہوں چپ تجھے جاہل سمجھکر

ڈوبا موج دریاے خودی نے — میں غوطہ کھا گیا ساحل سمجھکر

ہے آتش اوسکا ولا دو جا آرزن کا — لڑین آنکھین تو غیر اب مل سمجھکر

جسے کہتے ہیں راہ آمد و رفت — میں بیٹھا ہون اوسے منزل سمجھکر

پریشانی یہ جمعیت ہنسے گی — تو لے غنچہ چمن مین کھل سمجھکر

فراق یار کرتا ہے اشارہ — اوٹھائے کوہ غم کو سل سمجھکر

تڑپ شوق شہادت ہے جو اے دل — کرینگے وار وہ بسمل سمجھکر

مین عاشق ہون جو اون کے سادہ پن کا — لبھاتے ہین وہ میرا دل سمجھکر

نہین جن سایۂ دیوار سے بیہ — لگانا تبہ اسے حایل سمجھکر

ادب کی جا ہے طرف کوچۂ یار
قدم رکھ اس جگہ عاقل سمجھکر

دلا دے گی نتیجہ محنت عشق
نہ چھوڑ اسکو تو لاحاصل سمجھکر

جدا اتھا راستہ دیر و حرم کا
مین دھوکا کھا گیا شامل سمجھکر

عبارت سے نہین مطلب جدا ہے
کتاب دل کو پڑھ عاقل سمجھکر

نہین آسان رہ الفت کا چلنا
پھرے گا بوالہوس مشکل سمجھکر

پڑی ہے سخت حسن و عشق مین جنگ
تو اس جھگڑے مین ناصح پڑ سمجھکر

ہوا کچھ بھی نہ انصاف اے شہ حسن
مین آیا تھا تجھے عادل سمجھکر

ہے ناہموار راہ کوچۂ عشق
قدم رکھنا یہان اے دل سمجھکر

بلا سے جان ہے عشق یار بیتاب
جگہ دینا تھے سینہ مین دل سمجھکر

ہو علیحدہ حشمت دنیا کو ناداں چھوڑکر
اوٹھ گیا عالم سے پریون کو سلیمان چھوڑکر

کیون پھرے در در پئے شیخ و برہمن جان چھوڑکر
مین تو چلتا ہون رہ گبر و مسلمان چھوڑکر

دام مین دیکھا ہو تونے اگر صیاد کو
دیکھ لے آنکھون یہ اپنے زلف پیچان چھوڑکر

بندہ ہوتا ہے یاں تصور و اعتبار جسا رکا — کیوں سنوں میں عطا تیرا او رو قرآن چھوڑ کر

وائے قسمت میں تو تھا محو جمال روئے صاف — جل گیا وہ آئینہ رو مجھکو حیران چھوڑ کر

غیر ممکن ہے ہووے تفرقہ ہم جنس میں — جاتا ہے تکلیف میں انسان کو انسان چھوڑ کر

دیدیا ہے مجھکو شاہ عشق نے جاگیر میں — کہہ دو مجنوں سے نکل جائے بیابان چھوڑ کر

مجھکو ہے اوسکے کبھی ہوگی نہ جمعیت دلا — کیوں پریشان ہوتا ہے زلف پریشان چھوڑ کر

اشک آنکھوں سے نہیں آتے ہیں یہ دو در چوے — لعل جاتے ہیں لئے بازی دبستان چھوڑ کر

جس نگینوں سے کہ تھی زینت مکاں کی حیف ہے — قبر میں سوتے ہیں وہ سب قصر و ایوان چھوڑ کر

تیری آنکھیں ہیں رسیلی ایسی او صیاد خلق — دیکھنے آتے ہیں آہو بھی بیابان چھوڑ کر

جوش دکھلایا بہت تونے جنون تو دیکھیو — لوں گا میں تیرا گریبان اٹھا دامان چھوڑ کر

اس نے بِ دنیا کی جا لا کی کوئی دیکھے ذرا — کافروں کے ساتھ پھرتی ہے مسلمان چھوڑ کر

کب جدا ہوگا مشکل بہت خدا تو او رہے — بحث کیوں کرتا ہے او جھوٹے تو ایمان چھوڑ کر

عشق طوطی کو فقط کہا ہے شیریں کا نہیں — لعل بھی آوارہ پھرتا ہے بدخشان چھوڑ کر

کہول دو دوست کرم اے منعم بیٹھے ہو کیا — ایک دن اوٹھنا پڑیگا سب یہ سامان چھوڑ کر

صورتِ سیماب آنکھوں میں نہیں اکدم قرار
لعل اشک آوارہ پھرتے ہیں دبستاں چھوڑکر

بے نمک قاتل مزہ دیتے نہیں زخم بدن
لے نمکداں ہاتھ میں اب تیغ براں چھوڑکر

عشق گستاخ اب یہہ کرتا ہے اشارہ مجھکو یار
ڈالدے بند قبا پر ہاتھ داماں چھوڑکر

فوج مژگاں کے مقابل ہے اکیلا دل مرا
سامنے سے سور کب جاتا ہے میداں چھوڑکر

عشق کا اور حسن کا روز ازل سے ساتھ ہے
جائے پروانہ کہاں شمع شبستاں چھوڑکر

پشت بر دیوار حیرت سے وہ دیکھو رہ گیا
چل بسا اسکندر آئینہ کو حیراں چھوڑکر

زلف اگر رخ سے نہیں ہٹتی تو اوسکے آسے نہو
ایکدن اوٹھہ جائیگا کافر یہہ قرآں چھوڑکر

چھوڑ جلیتا ب الفت نقش نگار جسم کو
بن رہا ہے شیر قالیں کیوں نیستاں چھوڑکر

ہے نظر ادن ابروؤں پر روئے قاتل چھوڑکر
ماہ نو کو دیکھتا ہوں ماہ کامل چھوڑکر

قتل کر دیتا مجھکو جانا نہ بسمل چھوڑکر
نیم جاں ہوں جائیو اک ہاتھ قاتل چھوڑکر

پہیر رخ عشق مجازی سے حقیقی کیطرف
آ طریق حق پہ اے دل راہ باطل چھوڑکر

دیکھنا میرے ذرا شوق شہادت کا اثر
تیغ آ لپٹے گلے سے دست قاتل چھوڑکر

ہیبت اگر رلب رشک لیلی کا فراق
بہاگ جاوے ناقۂ جان تن کا محمل چہوڑ کر

مین وہ پروانہ ہون کہلا دون جو جا کر بزم شون
آئے اپنے گھر وہ رشک شمع محفل چہوڑ کر

روح آ لپٹے نہ قدمون سے قتیل ناز کے
اس لئے جاتا ہے قاتل نیم بسمل چہوڑ کر

عاشق سنی کبھی ہوتے نہین صورت پرست
شیخ جاتا ہے حرم کو کعبۂ دل چہوڑ کر

بہاگ جاویگا نہ شہباز نگہ سے مرغ دل
آزمالین آپ جب جاہین مقابل چہوڑ کر

تیری دیوارون کا سایہ بہی وجن آئے پری
بہاگتے ہین خوف سے جان اپنی گھائل چہوڑ کر

کوچ دنیا سے کیا بیتاب نے اسطرح
صبح جاتے ہین مسافر جیسے منزل چہوڑ کر

جفا اون پر نجالے دل وفا کر
دغا کرنے دے اوسکو تو دعا کر

بٹھا ہمکو بہی اپنے گھر بلا کر
کبھی تو اے صنم وعدہ وفا کر

پس از مردن غبار دل نکالا
ہماری خاک کو اوسنے اڑا کر

تمہارے چین ابرو کا ہون کشتہ
لگاؤ ٹھوکرین تیوری چڑہا کر

مین عاشق ہون نہین کرنے کا شکوہ
جفا کر اے پریرو یا وفا کر

اوٹھا میری طرف سے دل یہہ اونکا
کہ حرف یار بھی بیٹھے بھلا کر

وہ کشتہ ہون کہ شمشیر صنم نے
سولایا ہے گلے اپنے لگا کر

نہو شانہ پہ کیون شاملگی ختم
سنوارا گیسوؤن کو سر چڑہا کر

بتون کی گر نہین چشم عنایت
نہ مضطر ہو دلا یاد خدا کر

یہہ اوسکے حسن کا ایما ہے اوس سے
اگر عشاق روئین تو ہنسا کر

مبارک اہل دنیا کو ہو دنیا
چلے ہم کوس رحلت کو بجا کر

ابہی طے قصۂ رنجش ہو بیتاب
اگر ملجائے وہ آنکہین لڑا کر

کرے وہ وار کیا جانے کب آکر
کہڑا ہون دیر سے گردن جہکا کر

یہہ ایما زلف سے رہتا ہے اوسکا
لیا کر دل کو اور پہانسی دیا کر

دکہایا آپنی قدرت کا تماشا
خدا نے خاک کا پتلا بنا کر

کہان ڈرتا ہون مین تیغ نگہہ سے
نہ مانو آزما لو تم دکہا کر

تصدق ہون وفاے یار پر مین
بٹہایا مجہکو غیرون کو اوٹہا کر

ہمین مانگوں گا میں اب بوسۂ لب ‏ ‏ بگڑتے کیوں ہین صاحب مونہہ بنا کر

بلا راہِ طلب مین خاک ہو جا ‏ ‏ جو شرطِ عشق ہے اوس کو ادا کر

نہ مانا تو کو جب ابرو سا پایا ‏ ‏ تو اوترا بام سے تیوری چڑھا کر

نہ شانہ ہے کیونکر تو نے ایجان ‏ ‏ بگاڑا زلف کو بے سر چڑھا کر

ذرا دیکھو تو اوس گل کی شرارت ‏ ‏ بتائی راہ مجبکو گھر دکھا کر

تڑپتا ہے تمہارے عشق مین کون ‏ ‏ ذرا دیکھو تو گھر سے باہر آکر

فقیرون کی بھی کچھ سن لے اے شہِ حسن ‏ ‏ کھڑے ہین دیر سے دہونی رما کر

نہ آوے گا کبھی وہ بے مروت ‏ ‏ ترکتا ہے دم عبث ہونٹون پر آکر

رہوں گا رات بھر جیسے بیتاب
وہ سوتے جلتے مین فتنہ جگا کر

تیغ حسن یار کب رقیع نے ماری کھینچکر ‏ ‏ میان سے لائی ہے باہر ادا ری کھینچکر

کوئے جاناں سے تو کھینچا دستِ وحشت مین مجھے ‏ ‏ اب کہان لیجائیگی اے بیقراری کھینچکر

راہ کترا کر مرے گھر کی گیا وہ شہسوار ‏ ‏ لا اودھر اسے جذبِ دل اوسکی سواری کھینچکر

اک جھلکتی ہے بھلا یہہ برق زیر آسمان
پھینکی ہے اوسنے دوپٹہ کی کناری کھینچکر

دیکھکر وہ روے گلشن پھر نہ سکتا ہوں کہیں
باندہ دی غفلت کی شکین ہوشیاری کھینچکر

اے نصیب ہوں کے دن ہوئی جمعیت خاطر نصیب
زلف اوس کافر نے کب اپنی سنواری کھینچکر

پاس آنے سے نہ مجھکو روک تو اے شمع رو
دور سے لایا ہے شوق جان نثاری کھینچکر

فرقت تن کب گوارا روح کو تہی لے قضا
لیچلی ہے جسم سے بے اختیاری کھینچکر

یون ہی مجہہ مجرم سے گر پر وہ رہا تو دیکھنا
ایکدن پہاڑ دونگا مین محضر تمہاری کھینچکر

کب جھکا ہے عہد پیری این بہلا یہہ ضعف
لے گئی زانو پہ سر کو شرمساری کھینچکر

ہر طرف شمشیر ابرو و نگہ کی دہوم ہے
ہمکو بھی دکھلادے قاتل باری باری کھینچکر

غم نکہا مرغ چمن عالم خزان کا دیکھکر
فصل گلکو لائیگی باد بہاری کھینچکر

پھیر مت محروم مجھکو دولت دیدار سے
لائی ہے در پر تیرے امیدواری کھینچکر

کب مژہ اوسکی پھری ہے جانب بیتاب یہ
تیر چشم یار نے ماری ہے تاری کھینچکر

ذبح پیر جس سے کرتا ہے مجھے فریاد پر
آسمان ٹوٹتے تہ او ظالم تیری بیداد پر

آگیا غالب جنون عشق ستم ایجاد پر
پیچ اوس تا مشکلات گردون کا استاد پر

روح کہنے آیا تہا پر چل گئی اوٹہی چہری
صبر مرغان قفس کا پڑگیا صیاد پر

کیا کرنا ہی مجہکو قتل کرکے وہ بہلا
ثبت ہے خون سے شہادت خنجر جلاد پر

ترک ہے بین وصل آئینہ چلنے سے یہان تک ہوتا
کیون کرانہ سب ہے عیب حسن تو بیداد پر

کسطرح پہنچاؤن اپنے ہمصفیرون تک خبر
دوڑتا صیاد ہے لیکر چہری فریاد پر

کم نہو گا شوق نظارہ کا وقت قتل بہی
سر تہ خنجر نظر ہوگی رخ جلاد پر

سنتے ہین صیاد جاتا ہے پہنانے کے لیے
اور آفت آئی مرغ آشیان برباد پر

دلکو کیا بتلائی بہولی راہ کوچے یار کی
آفرین ہے حضرت دل آپکی بہی یاد پر

اوس سے پوچہو کرتے ہیں تعمیر جو قصر و ایوان
تجہے قائم کی ہے یہ بنیاد کس بنیاد پر

نشتر مژگان کو اپنے شوق سے خالق نے اللہ
کون کرسکتا ہے دعوی خون کا فصاد پر

چاہ مین چاہ زنخدان کے ہمارا ہے یہ حال
ہین گرپڑتے نظر سب کتنے نہین افتاد پر

تاکہ فرط درد سے بیتاب ہے اے مرولان
باندہتا ہے کس کے سر الزام لئے صیاد پر

الغرض پہر رکہتا نہین عشاق کی فریاد پر
پہر کمر باندہی ہے اوس نے داد بیداد پر

اسلیے تیغ شہادت مین تڑپتا ہوا دلا
خون میرا ہو ہرے گا خنجر جلاد پر

کیون نہ مجنون کو سبق دون مین کتاب عشق کا
فرض ہے تعلیم شاگرد اے جنون استاد پر

ہر شگوفہ رنگ لاتا ہے نیا اے باغبان
ختم ہین نیرنگیان اس گلشن ایجاد پر

قامت موزون جو گلشن مین ترا یاد آگیا
بے تکلف تار کی بہتی ہوئی شمشاد پر

دیکہنا تاثیر مجہہ بے پر کے نالون کی ذرا
مانگتا ہے حق سے میرے واسطے صیاد پر

فکر تعمیر مکان خانہ بدوشون کو نہین
کیا بنا ڈالین بہلا اس عمر بے بنیاد پر

وصل مین لڑتے ہین صدقہ کر اے جان و جگر
فیصلہ ان کا رہا ہے آپکے ارشاد پر

آنکہہ کے ڈورون سے مرغ دل کو کرتا ہے اسیر
ختم ہے بیتاب صیادی میری صیاد پر

جو ڈالے چادر شبنم وہ تن پر
یقین ہے اوس پڑ جائے سمن پر

چمن مین کس نے جاکر مونہہ کو دہویا
پڑی ہے اوس کہلے چمن پر

ملیحو مرہم زنگار کیا
نمک چہرکو میرے زخم بدن پر

یقین ہے نام رستم کا مٹادو
ستان کیا نام تک ہو لاصم کا
مکدر گرد سے انسان ہنووے
چلی باد خزاں غارت گری کو
نہین مخفی محبت میری اوس کا
وہان ہے اوس پریکو پاس پردہ
جسے دیکھو وہ دنیا پر ہے مرتا
ہوی خوش چشم بھی زخمی نگہہ کی
صدا آتی نہین جو کوہ سے آج

جو آجاؤ تم اپنے بانکپن پر
پڑین پتہر میرے دیوانہ پن پر
پڑے گی خاک لاکہون من بدن پر
قیامت آگی گلہای چمن پر
ہویدا ہے یہہ ہر ایک مرد و زن پر
یہان ہے تیر دستی پیرہن پر
غضب کا حسن ہے اس قحبہ زن پر
چلے تیر کمان ابرو ہرن پر
پڑا شاید کہ تیشہ کوہکن پر

جو چاہو بول لو بیتاب ایکدن
پڑے گا قفل خاموشی دہن پر

کب نظر پڑتی ہے جانان کی دل جانباز پر
یہہ وہ طایر ہے کہ گر پڑتا ہے خود شہباز پر
واہ کیا باتین ہین جادو بیانی کے نثار
دم نکلتا ہے تمہاری نازکی آواز پر

پھٹتے ہین سینہ عاشق حسرت آغوش سیا
کیا ہی جوبن ہے خدایا اوس بت طناز پر

اوڑکے جاتا صحن گلشن تک قفس سے مین ضرور
ہوتے گر صیاد میرے قابل پرواز پر

میرے سینہ مین کھٹکتے ہین وہ مژگان دراز
طایر جان لوٹتا ہے تیر نگاہ ناز پر

لے تاتی کی اگر گلنے مین وہ زہرہ جبین
ہے یقین پردہ خجالت کا پڑے ہر ساز پر

بادپاسے اوسکے پیچھے رہ گیا تو سنرلون
خاک مرغ جان پڑے ایسی تیری پرواز پر

ہر سحر پہلو سے میرا اوٹھکے چلدیتا ہے یار
کیا ہی جی جلتا ہے صبح تفرقہ انداز پر

مردہ زندہ ہوگئے آیا جو چشم یار سے
یہہ وہ جادو ہے کہ سبقت لیگیا اعجاز پر

گرچہ اے بیتاب کہتے ہین مجھے طوطی ہند
ختم ہے شیرین زبانی بلبل شیراز پر

خدا کے واسطے آگھر سے اے حسین باہر
تڑپ رہا ہون پڑا کب سے مین حزین باہر

جو مانگو دل کو تو جان بیٹھین ہمکو گھر بیٹھے
تمہارے حکم سے ایجان ہم نہین باہر

حضور تیغ مسیح عیب بل کا آجانا
نکال ڈالیے ابرو سے اپنی چین باہر

وہ بال بال سنوارین بناؤ کی خاطر
نہون لگے شانہ سے گیسوے عنبرین باہر

جو اوسکو دست جنوں سے بچاؤ ہو منظور — نکل چلے تیرے ہاتھوں سے آستین باہر

فراق یار نکلے گا روح کو تن سے — مکاں سے ہوگا شب ہجر میں مکین باہر

دکھا دو ہم کو بھی خورشید حشر کی صورت — نکالو پردے سے تم روئے آتشین باہر

خدا کے فضل سے بے عیب ہے کلام اپنا — زباں نکالیں دہن سے نہ نکتہ چین باہر

غزل یہ آپ کی بیتاب کہنے گائی ہے

کہ آپ سے ہوئے محفل میں سامعیں باہر

کرتا نہیں لحاظ کوئی رسم و راہ پر — کیا پانی پھر گیا ہے زمانہ کی چاہ پر

کیوں کر غبار دل نہ نکالوں میں کوچہ گرد — لایا ہوں مدتوں میں اوسے آج راہ پر

پھرتی نہیں ہمارے سوا اور کی طرف — قبضہ ہمارا ہوگیا تیغ نگاہ پر

لایا ہے آب و دانہ تیرے گھر میں کھینچ کر — اب بال باندھے تیرے تو صیاد خواہ پر

برباد راہ عشق میں درویش ہے نہیں — مرتے میں تاجدار بھی اوس کجکلاہ پر

کھاتی ہے پیچ و تاب جو لہرا کے بار بار — ناگنی کا ہے گمان تیری زلف سیاہ پر

بیتاب روز ہجر سے گھبرا نہ تو کہ اب

مسلم

ایک سال کا جو وعدہ تہا ٹہیرا ہے ماہ پر

یار کو آغوش مین اپنے سلایا رات بہر
زندگانی کا مزا ہمنے اوٹہایا رات بہر

پنجۂ مرجان سے دست حنائی یار کے
رنگ اپنا خوب مہندی نے جمایا رات بہر

انتظار آمد جانان مین کب آتی ہے نیند
بخت خفتہ نے میرے مجہکو جگایا رات بہر

رخمی تیغ نگاہ ناز اپنا جان کر
چاندنی مین یار نے ہمکو سلایا رات بہر

حسرتیں دل کی نکالین ہمنے کب ائے فلک
وصل جانان کا مزا کس دن اوٹھایا رات بہر

یاد شمشیر نگہ آئی جراحت دیکہکر
زخم خندان نے میرے مجہکو رولایا رات بہر

یہہ ہوئی بیتاب کل اوس گل کے آنیکی خوشی
جامہ مین اپنے نہ مین پہولا سمایا رات بہر

اودہر چہوٹا اودہر آکر لگا پیکان میرے تن پر
کمان ابرو ہوئی ہے ختم تیر افگن پر

دلا شام و سحر کا فاصلہ سب ہو گیا اب طے
لٹک کے آپڑی زلف سیہ رخسار روشن پر

بہار چند روزہ ہے بہلا اسکا بہروسا کیا
تمہین زیبا نہیں ہے ناز بیجا اپنے جوبن پر

جلیگا خانۂ تن آہ سوزان کے شرارون سے
گریگی برق میری ایکدن میرے ہی خرمن پر

کوئی دیکھے ذرا جوبن ہمارے خون کے چھینٹوں کا
گل لالہ کا عالم ہو گیا قاتل کے دامن پر

مثال تیر مقتل میں گئے کلڑے زمین اور اڑ کر
لگے ہیں کیا تیری شمشیر میں محبوب ہر تن پر

نہ کیوں کر گوشۂ غم میں کماں کی طرح چلاؤں
طبیعت آ گئی ہے اندنوں ایک ناوک افگن پر

دم گلگشت اوٹھے وہ نقاب اپنے جو سامنے سے
تو اوڑ چلنے کو لگے بلبلوں سے رنگ گلشن پر

یہیں چھوڑا اسکا کردیا گلتے ہی دو ٹکڑے
تیری شمشیر کا احسان قاتل میری گردن پر

قیامت کا نہ ہے اگر وہ قامت اوز دن
گماں ہے آفتاب حشر کا رخسار روشن پر

یہ کس خورشید رو نے موہنہ کو بالون میں چھپایا
شب تاریک کا عالم ہوا ہے روز روشن پر

نہیں سنتا وہ اے بیتاب نالے اپنے عاشق کا
لگاتا کان کب گل ہے بھلا بلبل کے شیون پر

ولا ایمان مت لانا کہیں شیخ و برہمن پر
گماں ہے ہر کرامت کر یہ تنہا ہو رہے رہزن پر

میری جب آنکھ پڑ جاتی ہے اوسکی چشم و گردن پر
گریباں ہاتھ میں آ رہتا ہے اور اشک دامن پر

تولے ناداں عبث دیکھے ہے جی دینا پر نسا پر
ہزاروں مر گئے کیا کیا کے زہر اس فاختہ زن پر

بچایا ہے بہت غل اتنوا کس نے تیہ خانہ میں
کراتا تھا آخون ایک چھوڑو زنجیر آہن پر

قبا ہر بازیاں گر مین ہی تو دیکھ لینا تم
کماندار اب کمان توڑینگے میرے تیر افگن پر

گہٹا جاتا نہین ہے بے سبب گردن مین اوس وحشت
گریباں کہا رہا ہے دشت کے میرے چاک دامن پر

تکرار اب مرغ دل کا کہیلنا ہے یار پردہ مین
گمان صیاد کے ہو دام کا کیون کر نہ چلون پر

لگا نا موہنہ اپنے تم شوق سے اسکے تو تہیرو
بہار گل مین آجانے دو دختِ رز کو جوبن پر

اوتارا دوش سے مجہہ زار کے بارِ سر سودا
رہیگا حشر تک احسان تیغِ یار گردن پر

کہلا یہہ حال چہرہ کی سفیدی اور سرخی سے
زمانہ کی دو رنگی ختم ہے اوس بت کے جوبن پر

سراپا ناز کی رفتار ہے ہر گام مین اوسکے
گمان باد بہاری کا ہے سب کو اوسکے توسن پر

برابر چند یکدیگر چلی جاتی ہے دونون کی
کبہی توسن ہے شوخی پر کبہی شوخی ہے توسن پر

وہ نالاں ہون میری فریاد سے جو تنگ ہے ذرہ مین
گمان ناقوس کا ہوتا ہے اونکو میرے شیون پر

نہ سمجہین وہ انہ شبنم اسے صیاد اور گلچین
گرے ہین چشم بلبل سے یہہ آنسو گل کے دامن پر

دعائیں مانگتا ہوں رات دن شوق شہادت مین
رواں ہو خنجر بُرّان قاتل میری گردن پر

سوا مرشد کے تو بیتاب جسکی راہ مین افسوس
نہ آیا بعد مردن بہی کبہی وہ شوخ مدفن پر

سینہ سے لگ کے سوتا ہے وہ گلعذار روز
ہم لوٹتے ہیں وصل صنم کی بہار روز

چبھتے ہیں میری آنکھ میں مانند خار روز
مد نظر ہے کاوش مژگان یار روز

آئے اجل جو آتی ہے شب ہائے ہجر میں
دیکھوں کہاں تلک میں ترا انتظار روز

اے دوستو یہ حق سے دعا مانگتا ہوں میں
آیا کرے وہ گھر میں میرے ایک بار روز

سر کاٹ کے گا چھوڑ کے زلفوں کو پیچ و خم
دکھلا رہا ہے گردش لیل و نہار روز

مرنے پہ بھی ہے گردش تقدیر ساتھ ساتھ
رہتا ہے گرد باد ہمارا غبار روز

آتا نہیں جو تجھکو میرے پاس ماہ رو
کرتا ہے مجھ سے کس لئے شب کا قرار روز

لاتا ہوں دام فکر میں مضمون چشم یار
گھر بیٹھے کھیلتا ہوں ہرن کا شکار روز

بیتاب ہے اوسی سے میری لو لگی ہوئی
پہر پہر کے مہر ہوتا ہے جبیں نثار روز

یون غیر کو ہے صحبت دلدار سے گریز
مزدور جیسے کرتا ہے بیگار سے گریز

درماندگی میں ہوتا ہے ساتھی کسیکا کون
کرتا ہے رنگ چہرۂ بیمار سے گریز

ہوگا کبھی نہ جور بت سنگدل سے میں
فرہاد ہون نہین مجھے کہسار سے گریز

اکیلا ان کر ند دن جو طالب دل ہو وہ آہن
عاشق کو کب ہے اپنے خریدار سے گریز

اغیار یون اشارہ ابرو مین ہیلدے
نامرد جیسے کرتے ہیں تلوار سے گریز

تجھکو اسے مسیح نہ پرہیز ہے فقط
کرتی ہے موت بھی تیرے بیمار سے گریز

بہاگین قرار و ہوش نکیون جور عشق سے
کرتی ہے خلق شاہ ستمگار سے گریز

کیونکر مین توڑ دون رشتہ مہر بتان خدا
کسطرح برہمن کو ہو زنار سے گریز

اللہ اور وصل مین نکرو عذر میری جان
جو با وفا ہین کرتے ہین انکار سے گریز

یون حسن یار تہوڑے ہی دن مین ہوا
جیسے بہار کرتی ہے گلزار سے گریز

گو ہے یہی فراق کا صدمہ تو ایکدن
جان حزین کریگی تن زار سے گریز

نبتاب چہوٹتے کا نہین عشق قد یار
منصور نے کیا ہے کہان دار سے گریز

آکے گیسو نے دبایا رخ جانان افسوس
پڑ گیا نیخبہ کفار مین قرآن افسوس

اوس پری کا نہ میسر ہوا دامان افسوس
مفت برباد ہوئی خاک شہیدان افسوس

خط مونڈایا لب جان بخش سے آنے اونے
خضر سے چہوٹ گیا چشمہ حیوان افسوس

لطف جی بہر کے میسر نہوا رخمون کو
رکہدیا ہاتہہ سے قاتل نے نمکدان افسوس

سرح جاناں کا میسر نہوا نظارہ
اپنی قسمت مین نہتی سیر گلستان افسوس

ایک ہی وار مین قتل ہوگیا یار دوسکا
قتل ہونیکا ابہی حوصلہ ہے یہاں افسوس

کبہی ریحاں کبہی گلزار اوسے سمجہے ہم
پڑہ سکے صاف نہ خطِ رخِ جاناں افسوس

دل کو حاصل ہتی تیری مانگ مین خاطر جمعی
کردیا زلف پریشان نے پریشان افسوس

گورسے [illegible] مین سینہ کے کانٹے ہیں ہزار [illegible]
اے کماندار نہ آیا تیر اپیکاں افسوس

ابتو جنگل کے سوا شہر میں لگتا نہین جی
کردیا عشق نے انسان سے حیوان افسوس

دستِ قاتل سے تسنا آئی اپنی بیتاب
پہر گیا سر سے میرے خنجر براں افسوس

یوں جان و دل ہین سینہ مین یکجان کے آس پاس
جسطرح میزباں ہوں مہمان کے آس پاس

سمجہا ہیں قربت دہن و لعل لب سے یہہ
ہے چشمۂ حیات بدخشان کے آس پاس

سبزہ نہیں ہے یہہ دہن یار کے قریب
کائی جمی ہے چشمۂ حیوان کے آس پاس

مرغان نغمہ سنج کو یارب بچائیو
صیاد ہین کمین مین گلستان کے آس پاس

یہ دانت بخط سبز گرد ہے رخسار یار کے
ہوں خار جسطرح گل خنداں کے آس پاس

مطلب نہیں ہے اونکے نہ رونے سے اپنے کام
بجلی سے کچھ غرض ہے نہ باراں کے آس پاس

حلقہ ہے زلف کا رخ روشن پہ اسطرح
جیسے دہواں ہو آتش سوزاں کے آس پاس

افشاں ہے روئے یار پہ اسطرح جلوہ گر
تارے ہوں جیسے ماہ درخشاں کے آس پاس

بیتاب صاحب ملک بدخشاں کی شام ہے
مستی نہیں ہے لب پہ یہہ دنداں کے آس پاس

ظلمت ہما نہ مہ کی ہے انوار کی ہوس
ہے جسکو تیرے سایۂ دیوار کی ہوس

رہتی ہے مجھکو کوچۂ دلدار کی ہوس
ہے دل مین عندلیب کے گلزار کی ہوس

اوٹھا نہ روئے یار سے پردہ حجاب کا
دل مین ہمارے رہ گئی دیدار کی ہوس

قاتل سے تم ہوگا وفا وعدہ قتل کا
گردن جھکائے دیتی ہے تلوار کی ہوس

وحدانیت کا یار کے قائل ازل سے ہوں
یاں دو کی آرزو ہے نہ ہے چار کی ہوس

وقت خرام راہ مین آنکھین بچھائیگا
نکلے گی آج عاشق رفتار کی ہوس

ماتل ہے جذب شوق میرا اوسکو گھر سے یہاں
یوسف کو کھینچی ہے خریدار کی ہوس

گردن نہ میری شوق شہادت سے کیون جھکے
رگ رگ مین ہے بھری ہوئی تلوار کی ہوس

پیری مین اب کہان وہ جوانی کے زور شور
دل ہی نہین رہا جو کرین یار کی ہوس

اکدم بہی اوس کے سینہ سے ہوتے نہین جدا
دیکھے تو کوئی محرم پُر تار کی ہوس

اللہ رے نازکی کہ نہ کچھ زور چل سکا
بیٹھے کو رہ گئی کمرِ یار کی ہوس

کب آنکھ اوٹھا کے دیکھا ہے خنجر کشون نے
کیدن نکالی آپ نے دو چار کی ہوس

شوہر کشی کا اس زنِ دنیا کو فن ہے یاد
بیتاب دل سے چھوڑ دے سردار کی ہوس

مے دیدار سے مست عاشق مضطر مدہوش
آدمی نشہ سے ہو جاتے ہین اکثر مدہوش

کیا عجب چشم فسون گر نے کیا گر مدہوش
سحر انسان کو کر دیتے ہین اکثر مدہوش

وہان اون گیسوؤن کا شب کو تو لانا عنبر
یان رخسار صنم رکھتی ہے دن بہر مدہوش

کون اوس تک خط تو یہ ہمارا لیجائے
مست ہے پیک صبا اور کبوتر مدہوش

حیف اوس مست نے پوچھا نہ کبھی اتنا بہی
مے الفت سے ہے کیون عاشق مضطر مدہوش

گردشِ چشم کسی کی مجھے پھر یاد آئی
پھر مجھے کرنے لگے گردشِ ساغر مدہوش

بند دروازه جو اوس رشک پری کا پایا
ہو گیا گر کے مین دیوانہ پس در بیہوش

مسکراہٹ جو دم رقص تمہاری دیکھی
برق ساں ہو گئے عشاق تڑپ کے بیہوش

دیکھتا آئینۂ رخ کی تمہارے جو ضیا
صاف حیرانی سے ہو جاتا سکندر بیہوش

دوڑ کر بزم مین سینے جو گلے لپٹایا
ہو گیا جوشش غیرت سے سمن بر بیہوش

کیف انگیز جو مضمون مۓ الفت مین
سنکے ہوتے ہین غزل میری سخنور بیہوش

کیا خبر عاشق مضطر کی اوسے غش کی ہو
نشۂ حسن جوانی سے ہے دلبر بیہوش

ضعف سے اوڑنیکی طاقت جو نپائی مینے
ہو گیا وقت رہا جہاڑ کے شہپر بیہوش

دل ہی غش کھا کے نہین نکلا ہے باہر شب ہجر
جاں بھی ہو رہی ہے سینے کے اندر بیہوش

مے کشی کرتا ہے وہ ساتھ ہمارے بیتاب
نشۂ رشک سے ہون غیر نہ کیونکر بیہوش

کر دیا گر دل غمناک کو خوش
تم رہو تا گردش افلاک خوش

وصل کی امید پر فرقت بہی
آیا میٹھے کے سبب تریاک خوش

علق آب وصل سے ناکام ہے
تشنۂ دیدار ہو کیا خاک خوش

بسملِ تیغ نگاہِ ناز ہون ۔
مجھسے ہوگا خنجرِ سفاک خوش

ہے عبث دنیا سے امید وفا
کیا کرے گی یہہ زنِ ناپاک خوش

کنج عزلت سمجھے دیوانے تیرے
ایسا آیا دشتِ وحشت ناک خوش

مست اگر بیتاب کر یادِ کفش
کیا ہین کرہوتاہے یوشاک خوش

دیکھین تو قتل گاہ مین آتاہے کون شخص
اس معرکہ مین پاؤن جماتاہے کون شخص

دیکھون پیام یار کالاتاہے کون شخص
سوتاہوا نصیب جگاتاہے کون شخص

محوِجمال یار کو مطلق خبر نہین
آتاہے کون بزم مین جاتاہے کون شخص

کہتاہے زخمِ دل پہ چھڑک کر نمک کوئی
بیچین کیون ہے شور مچاتاہے کون شخص

آؤ نکل کے گھر سے ذرا باہر اے صنم
دیکھو تو در پہ تمکو بلاتاہے کون شخص

لگتی ہے مہندی پاؤنمین ہاں کس کے ہاتھ سے
رنگ اپنا آج دیکھین جماتاہے کون شخص

کس پر کرین گے وار وہ تیغِ نگاہ کا
دیکھین تو اپنے خون مین نہاتاہے کون شخص

کیا جانے کس کے عشق مین ہستی خراب ہے

بیتاب یہ خاک اڑاتا ہے کون شخص

دلون سے ترک کرین کیسے اہل دنیا حرص
گلے مین ڈالے ہوئے ہے بلا کا پھندا حرص

گذارہ کرتے ہین ایک نان خشک پہ قانع
خدا کے دوست کو ہوتے نہین زیادہ حرص

گلے لپٹتی ہے معشوقہ حسین بنکر
پری کے بھیس مین دیتی ہے مجھکو ایذا حرص

خدا کرے کہ نہ سودائیون کو پھانسی دے
نہ دار بنکے کرے گیسوے چلیپا حرص

یہی سبب ہے جو ہے ارتباط دونون مین
دل حریص تشنہ ہے اور دریا حرص

تمام اہل زمانہ ہین اسکے زیر نگین
لئے ہوئی ہے جہان کا گرا جارا حرص

تمام عمر کٹی مال و زر کے خواہش مین
الہی آئے قناعت کرے کنارا حرص

ہر ایک شے کی تمنا ہے مجھکو لیل و نہار
بنا دیا میرے دل نے مجھے سراپا حرص

خفیف ہوتے ہین پہر پہر کے دربدر مردم
ذلیل کرتی ہے **بیتاب** کو کیا کیا حرص

اکسیر سے نہ ہے زر و املاک سے غرض
رکھتا ہون تیرے کوچہ کی مین خاک سے غرض

مست مے الست ہون مین رند بادہ نوش
کچھہ دخت رز سے کام نہ ہے تاک سے غرض

آئی پسند مجھکو سلامت روی کی چال
مطلق نہیں ہے توسنِ چالاک سے غرض

لاتے نہین خیال مین دنیا کی زرق و برق
مردون کو کب ہے تحفۂ باباک سے غرض

مرہاں تہی پسند ہے مجھ خاکسار کو
وارستہ ہون نہیں مجھے پوشاک سے غرض

کندہ نگین دل پہ ہے نقش وفائے یار
خاتم کی آرزو ہے نہ حکاک سے غرض

دستِ جنون کا رشتہ نہ دامن سے قطع ہو
سوزن کو اس لئے ہے مری چاک سے غرض

دیکھا جمالِ یار جو بے پردہ طور پر
موسیٰ کی نکلے دیدۂ ادراک سے غرض

رہتا ہون مست سایہ میں اوسکے مین ادہ کش
باغِ جہاں مین ہے شجرِ تاک سے غرض

بیدل کے باذن گوشۂ عزلت میں تجھ رہ
بیتاب رکھے نہ گردش افلاک سے غرض

کچھ فکر سے ہے کام نہ تدبیر سے غرض
رکھتا ہون صرف خواہشِ تقدیر سے غرض

ہے کسکو اوسکی زلف گرہ گیر سے غرض
سودا بھرا ہے سر مین نہ زنجیر سے غرض

اون کی نگاہ ناز کا رکھتے ہے اشتیاق
تودے کو دل کے ہے فقط اس تیر سے غرض

اے بارسائی پا کو تیرے کس سے دون مثال
وہ شمع مین نہین جسے گلگیر سے غرض

ہوتے ہی صبح روئے درختان نظر پڑا
نکلی ہماری نالۂ شب گیر سے غرض

کیون کر نہ اوس پری کی خموشی پہ ہون فدا
دیوانہ ہون مین سب ہے مجھے تصویر سے غرض

اک حب میری ہزار پہ بہاری ہے دوستو
صحبت کی آرزو ہے نہ تقریر سے غرض

کیون یار کی نظر نہیں پڑتی میری طرف
صیاد کو تو رہتی ہے نخچیر سے غرض

سودائے عشق ہے جو سرون مین بہر آیا
دیوانون کو ہے زلف گرہ گیر سے غرض

برگشتگی بخت جو ہے آرزو کے ساتھ
نکلی نہ ایک بہی میری تقدیر سے غرض

کیون سنگ آستان ہے نہ بیتاب سر گھسون
اٹکی ہے میری اوس بت بے پیر سے غرض

اے روز وصل آشب ناکام کی عوض
ہو چین کچھ تو ہجر کے ایام کی عوض

دیتے نہین جو آنکھون کا بوسہ مدو حضور
بہتر ہی پھینک دو کوئی بادام کی عوض

مشتاق ہون دو رنگی لیل و نہار کا
دکھلا دو زلف و رخ سحر و شام کی عوض

مجھہ رند بادہ نوش کی بہی نذر ہو قبول
دیتا ہون نقد دل تجھے اک جام کی عوض

تسکین کچھہ تو ہوتی دل بیقرار کو
ایک بوسہ کاش دیتے وہ دشنام کی عوض

بسپہری فلک کی شکایت نہین کسے
دیتاہے رنج کب یہ آرام کی عوض

آتا نہین ہے وان سے تو اے نامہ بر جواب
جاتا ہون آج آپ ہی پیغام کی عوض

بیتاب عشق یار کے آتے ہی مین موا
آغاز ہی نے جان لی انجام کی عوض

ہر وقت رنج دیتے ہو آرام کی عوض
اے مہربان ایسی ہی کس کام کی عوض

قشقہ لگا کے اسنے سکہ بٹھا دیا
ترجیح کفر کو ہوئی اسلام کی عوض

اے مرغ دل نہ خال پہ گر زلف چھوڑ کر
یہہ دانہ جان لیگا ترے دام کی عوض

کس رات اور کون سے دن اوس سے مین ملا
لیتا ہے ہجر یار کس ایام کی عوض

اے بوالہوس یہہ کوچہ جانان کے راہ ہے
رکھنا پڑیگا سر کو یہان گام کی عوض

اک روز گل کہلائینگی یہہ بد زبانیان
بوسے لبون کے لینے مین دشنام کی عوض

بیتاب رخ سے ہٹتی ہے زلف سیاہ یار
ہوتی ہے اب نمود سحر شام کی عوض

باکہ دارم ہس آزاد غرض
ہست مارا دل ناشاد غرض

با منازونه به اوراد غرض	دارم از عشق خدا داد غرض
هست بیش نظرم باغ دگر	نیست با این گل و شمشاد غرض
شه سپرده است بفتر سدم	رفت از فرد بافراد غرض
حیف پرسید نه معشوق گهے	چیست اے عاشق ناشاد غرض
کرد مدہوش چنان بادۂ عشق	شد فراموش همه یاد غرض
برده است اہل جہان را در جاه	کے نظر کرد بر افتاد غرض
خم کنم گردن خود در پیشش	جویم از خنجر جلاد غرض
من نه جستیم ازین قید ہنوز	است با بندۂ آزاد غرض
کرد مے عشق تو کے سنگدلا	چکنم سخت چو افتاد غرض
گہہ نه پرسید شہ حسن افسوس	چیست از ناله و فریاد غرض
نیست آمیزشیم از آتش و آب	دارم از خاک و ہم از باد غرض
زخم مژگان صنم کارم کرد	نیست با خنجر فولاد غرض
لا مکان گر تو مکان را خوانی	افگند باز نه بنیاد غرض

سبق عشق وہم سنام وسحر
نیست اے حضرت استاد غرض

ورثت نون جگرے زشم
نیست باشربت قند غرض

مرغ دل مائل زلف پیچان ہست
دارم از دام تو صیاد غرض

حسرت دیدار تمنا دارم
نیست زین بیش مرا یاد غرض

لخت اے جگر از خنجر چکید
انداریم ز اولاد غرض

کرد انکار ز بوسہ معشوق
غرض من داد چہ برباد غرض

اینست بیتاب شب و روز دعا
گہ نجز یاد خدا یاد غرض

کرو دکھی تو آکے غم نیجان غلط
اقرار کر چکے بہت اے مہربان غلط

رخسار یار چھوڑ کے دیکھوں گلوں کی سیر
ہے صاف یہ خیال ترا باغبان غلط

ہو راہ بر اگر نہ زلیخا کا جذب عشق
کنعان سے راہ مصر کرے کاروان غلط

دل کب نگاہ ناز کا تودہ نشانہ نہین
ایسا گمان کرے ہی نہ ابرو کمان غلط

اک دم میں پھونک دوں گی ترا گھر میں بیقرار
ٹھیرا نہ میری آہ کو اے آسمان غلط

حالِ شبِ فراق جو مینے بیان کیا
جھنجلا کے بول اوٹھے کہ ہے یہ داستان غلط

بیتاب تا نہ پہونچے میرا نامہ یار کبھی
بتلاتا ہے وہ اس لیے نام ونشان غلط

قاصدا کیا لکھون مین رنجور خط
پھاڑتا ہے بے پڑھے وہ حور خط

ہے جواب نامہ کا کسکو خیال
بھیجتا ہے کب بتِ مغرور خط

ہے یقین لکھہ دون جو حال فرط ضعف
قاصدا اوٹھنے سے ہو معذور خط

دیکھا خلوت مین جو تھا یار کو
رہ گیا پاسِ ادب سے دور خط

دیکھئے کب بھیجتا ہے وہ جواب
رٹ رہا ہے عاشقِ رنجور خط

لکھہ دون گر بارِ غمِ فرقت کا حال
ہے یقین اوٹھے نہ بے مزدور خط

ہے عبث بیتاب مجھکو انتظار
بھیجنا اوسکو نہین منظور خط

مجھکو لکھے گا کبھی تو یار خط
بھیجتا ہون اس لیے سو بار خط

وصف لکھے مین جو روے یار کے
بن گیا ہے غیرتِ گلزار خط

ہے کمر بستہ اگر پیک صبا | یاں ہی ہے رکھا ہوا لکھا خط
کیا ہوا لکھا نہ گر اوس نے جواب | اور لیجا قاصد اک بار خط
پاس کے مضمون نے دل کر کے کیا | ہو گیا میرے لئے طومار خط
مین اگر لکھون ہوائے شوق مین | ہوا ہی اوڑ جانے کو طیار خط
وہ صفائی اور وہ جوبن کہان | آگیا رخ پر ترے اے یار خط
بہیجتا ہون جب مین ہمسایہ کے ہاتہہ | پہینکتا ہے وہ پس دیوار خط
قامت موزون ہے سرو باغ حسن | گل ہین رخسارے ترے او خار خط
سایہ سان غلطان ہین دیوانے ترے | بہیج جلدی اے پری رخسار خط
دیکھئے لیکر پھرے کب تک جواب | لیچلا ہے پیک خوش رفتار خط
اوس نے لکھا ہی تو یہہ لکھ جواب | اب نہ مجہکو بہیجنا زنہار خط

اہ ہر لکھتا ہے مجہے بیتاب اگر
بہیجتا مین اور بہی دو چار خط

کیوا ہو دل دیکھکے اوسکا رخ خندان محظوظ | کرتی ہے آدمی کو سیر گلستان محظوظ

نہوا جان جانے کا ذرا اندیشہ
تہا مین اس درجہ تہ حجر تبرّان محفوظ

آج تو شب کو میرے ساتہہ لپٹ کر سو
دولت وصل سے کردے مجھے جانان محفوظ

یک قلم خون جگر لکھ کے لکھی ہین غزلین
شعرا دیکھ کے ہونگے میرا دیوان محفوظ

ایکدن اوسکو بہی تن آئیگا بیتاب یہہ روز
مرگ دشمن پہ عبث ہوتے ہین انسان محفوظ

ہے درخت شکوہ دار طمع
گل کہلاتی ہے بے بہار طمع

آخر کار دے ہے خار طمع
سبز گلشن کی ہے بہار طمع

کبہی رہتی نہین علیحدہ یہہ
ساتہہ پہرتی ہے سایہ دار طمع

کب اوترتی ہے توسن دل سے
رات دن رہتی ہے سوار طمع

ہے گذرگاہ پر قناعت کے
وار سے کہدو جائے بار طمع

لعل و الماس سے مین درگذرا
نکرے مجہکو سنگسار طمع

چہوڑ کر تخت خاک پر بیٹہا
ابتو نکلا تیرا غبار طمع

آئے کیونکر دو نمیشہ قابو مین
دل پہ بیٹہے ہے مثل بار طمع

پیش منعم کروں نہ دست دراز		اتنا رکھے ہے میرا وقار طمع
کیا کہوں حال آرزوؤں کا		دل تو ہے ایک اور ہزار طمع

۱،	نہیں سنتے یاد کی بیتاب توسن دل پہ ہے سوار طمع	

تنگ کرتی ہے بار بار طمع		ہو رہتی ہے گلے کا ہار طمع
کیوں کروں ہو کے ہوشیار طمع		یار کہوتی ہے اعتبار طمع
پھرتے ساتھ ساتھ دام سے		کیا ہیں سبھی ہے شکار طمع
ہے یقین خاک جب نہ حاصل ہو		دل سے پیدا کرے غبار طمع
ہیں بہم دونوں لازم و ملزوم		دل تو صیاد ہے شکار طمع
آخر کار پھانسی دیتی ہے		دار پر کہتی ہے مدار طمع
دل لیا جان لی جگر بھی لیا		تا کجا اے فراق یار طمع
قند کھلا کے زہر دیتی ہے		کرے کوئی زنہار طمع
چین نہیں سکتی مردم دینا		اس قدر لاتی ہے بار طمع

ہم قناعت پرست ہین بیتاب
طامعون کو ہو خوشگوار طمع

صبح بجھتی ہے تو پھر جلتی ہے وقت شام شمع
واہ کیا دکھلا رہی ہے گردش ایام شمع

پوچھتا ہے کون کسکو کام ہو جانے کے بعد
صبح ہوتی ہے بجھا دیتے ہین خاص و عام شمع

یاد گیسو مین تصور چاہیئے رخسار کا
کرتے ہین روشن جہان مین لوگ وقت شام شمع

شعلۂ رخسار سے رہتا ہے روشن مثل روز
شب کو گھر مین کب جلاتا ہے وہ گل اندام شمع

کر دیا اندھیر تیرے گیسوئے شب رنگ نے
روئے روشن کی دکھا دے اے بت گلفام شمع

کیون نہ گھل گھل کر بہے اس رنج مین ناچار
مرتے ہین پروانے جبکہ ہوتی ہی بدنام شمع

تجھکو دیکھین شعلۂ رخسار جانان چھوڑکر
پختہ مغزون سے ہے یہ تیرا خیال خام شمع

رنج روشن طبع سہتے ہین پئے رشتہ غیر
جل کے خود دیتی ہے دیکھو اورونکو آرام شمع

میت پروانہ کو لیکر بغل مین جل گئی
کر گئی ہو کر ستی دنیا مین اپنا نام شمع

ساق پا سے اوسکے اسکو ہمسری کی تھی
رہ گئی بیتاب جلکر اس لیے ناکام شمع

کرتے ہین سلوک عبث اہل دول سے
زیبا نہین کرے جو بشر ت

اوس کمل قد سے سرو تجھے کیا مناسبت
کیوں کر رہے اتنا تولے

مانگا دو بار ابھی کہ نہ تو نے جواب غلط
ہمکو نہیں پسند تیرا نامہ بر دماغ

کرتی نفس حسن جو کہتی ہے اوسکو خلق
اللہ رے غرور کہ ہے عرش پر دماغ

اللہ رے تصور گیسوے عنبرین
خوشبو سے تازہ رہتا ہے آٹھو دن پہر دماغ

ہے مجھ مین اور مین فرق زمین آسمان کا
بیجا نہین کرے جو وہ رشک قمر دماغ

مجھ سے شب وصال کی باتین نہ پوچھیے
سوئے وہ ساتھ پر نہ ملا تا سحر دماغ

مہمان عارضی سے یہہ عالم شباب کا
اس چند روزہ حسن پہ جانان نکر دماغ

بیتاب کوئی تو بھی دکھا جنگ زرگری
سوئے کیوقت کرتا ہے گرمیر دماغ

رہ بلبل گل سے رخ پہ تجھے سیر دماغ
جو اہل زر ہین کرتے ہین وہ بیشتر دماغ

اولتا اثر یہہ ہے مرے عجز و نیاز کا
ملتا نہین ہے یار کا دو دو پہر دماغ

مطلب کے جتنے کام تھے بنجانے آپ سے
تا شتی کو تیرے ضبط کا ہوتا اثر دماغ

کی ہے جو مشق یار مین ایک عمر سے کبھی — موقوف ہو رہا ہے یہان سر بسر دماغ

نیک و بد زمانہ کا مشکل ہے جانچنا — بیجا نہین جو کرتے ہین اہل نظر دماغ

بیفکر ہون زمانہ کی مین اونچ نیچ سے — بستی مین ہاؤن ہین نہ یہان اوج پر دماغ

بیتاب تنگ ہون مین غمون سے دہر کے
فکرون نے کر دیا میرا زیر و زبر دماغ

پیدا کرے گلون سے صباحت ہزار باغ — گلچین بہار حسن کا ہے تیرے یار باغ

دخل خزان ہے اسمین کبھی اور کبھی بہار — دکھلا رہا ہے گردش لیل و نہار باغ

ہے دل مین اس کے گرد کدورت بھری ہوئی — رکھتا ہے خاکسارون سے تیرے غبار باغ

اے باغبان مجھے تو نہین خار و خس پسند — شفاف و صاف چاہیے آئینہ وار باغ

وہ باغ حسن دوست ہے طالب ہون جسکا مین — کس کام کے جہان مین اگر ہین ہزار باغ

شاید شگفتہ غنچۂ خاطر ہو سیر سے — دیکھ آؤن جی مین آتا ہے اکبار باغ

گلہائے زخم لائے ہین رنگت بہار کی — داغون سے بن گیا ہے مرا جسم زار باغ

آنکھ آئینہ مین رخ پہ پڑی ہے نگار کی — یا آئے دیکھنے کو غزال تتار باغ

رخسار یاد ہے جو گلوں سے شگفتہ تر — تکتا نگاہِ شوق سے ہے بار بار باغ

اوس گل کے غنچہ میں ہوں صبا رنگ باختہ — صدقہ بہار ہوتی ہے جس پر ہزار باغ

ہر شاخ پر ہے دام رگ گل بچھا ہوا — مرغ چمن کا کھیل رہا ہے شکار باغ

پہولے سے رنگ بو پہ نہ دل کو لگا یو
بیتاب ہے جہان کا ناپائدار باغ

کیا آپ ہی کریگا ہملا اے نگار باغ — پیدا تو کرے حسن کی تیرے بہار باغ

آئے پسند کیا مجھے اے گلعذار باغ — سینہ مین داغ عشق ہین یہان ہزار باغ

بوجھ جھومتی نہیں یہ پہولون کی ڈالیان — ہوتا ہے تجھ پہ اے گل رعنا نثار باغ

آنکھون کا فرش راہ مین اوسکے بچھاؤنگا — سنتا ہون آج جائیگا وہ گلعذار باغ

کس سرو قد کے آنیکی ہے خوشی ہر آج — پہولا نہین سماتا ہے جو اسے بہار باغ

کی سیر ہر روش کی رہا خوش چلی ہے — اے باغبان رہیگا تیرا یادگار باغ

رو رو کے ہے آبشار کے مجھ پر کھلا یہ حال — بیشک کسی کی یاد مین ہے اشکبار باغ

سیر چمن مین ساتھ نہو جب وہ گلعذار — کھٹکے نہ کیون نظر مین مرے مثل خار باغ

نرگس کی آنکھ سے جو ہے حیرت دیکھتا
شاید کسی کا کھینچا ہے انتظار باغ

بیتاب گل پہ قطرۂ شبنم نہین ہین یہ
رویا ہے پھوٹ پھوٹ کے بے اختیار باغ

ہے ترے ہاتھ اب میرا انصاف
جب تو کر بندۂ خدا انصاف

پوچھو منصف مزاج سے جا کر
ہے میرے درد کی دوا انصاف

بوسہ غیرون کو گالیان ہمکو
یہ بھی ہے کوئی تم لقا انصاف

تنگ ہون ہاتھ سے زمانہ کے
کس کے ہاتھ ہے میرا انصاف

خوش ہوا مین جو قتل تو نے کیا
تیرا اچھا ہی ہے بجا انصاف

کیون نہ اوس بت کے ہجر مین تڑپون
اے خدا تو ہی کر بھلا انصاف

پاس تیرے رقیب کو دیکھون
کیا بتا ہے یہی تیرا انصاف

تمکو کس نام سے پکارون مین
بے مروت کہون کہ نا انصاف

فصل گل مین کیا ہے قید مجھے
دل مین صیاد کر ذرا انصاف

عمل نیک مین یہی دو باتین
خیر پوشیدہ بر ملا انصاف

ہٹ دہرم ہوتے ہیں جو بت بیتاب
کیا زمانے سے اوٹھ گیا انصاف

یارب وہ آئے عاشق بیزار کیطرف
عیسی کا ہو گذر کہیں بیمار کیطرف

آفت ضرور آئیگی مرغان باغ پر
صیاد آج جاتا ہے گلزار کیطرف

ہے صاف ہم سے چشم عنایت پہری ہوئی
پہر پہر کے دیکھتے ہیں وہ اغیار کیطرف

کروٹ میرے نصیب نے لی آج شکر ہے
انکار سے جھکے ہیں وہ اقرار کیطرف

بیٹھا خوشی سے دہوپ میں آ کے غیرت پری
جاتا ہوں کب میں سایۂ دیوار کیطرف

درد دل حزیں کا کرے کون اب علاج
مایل ہے طبع یار تو آزار کیطرف

اللہ رے شوق دید جھپکتی نہیں ہے آنکھ
ہے ٹکٹکی بندہی تیرے رخسار کیطرف

بیتاب شوق قتل نہیں ہے تو کس لیے
گردن جھکی ہے خنجر خونخوار کیطرف

اجی کیا ہجر میں مرجائے عاشق
نہیں منظور کو پروائے عاشق

یقین ہے ابر کو شرمائے عاشق
اگر اشکوں کا مینہ برسائے عاشق

نہ دل جوئی نہ الفت کے اشارے — بتون کے عشق سے باز آئے عاشق

غرض کیا ہے اسے دیر و حرم سے — دل معشوق مین ہے جائے عاشق

خیال یار بھی دیتا نہین ساتھ — کہو پھر کس سے دل بہلائے عاشق

تیرے کوچے کے لاکھون راستے ہین — بھلا کیون کر نہ دھوکا کھائے عاشق

جنازے پر بھی آوین گے نہ وہ تو — بلا سے اون کے گر مر جائے عاشق

پری شیشہ مین اوترے گی نہ ہرگز — خیال خام ہے سودائے عاشق

تماشائے پری گر دیکھنا ہے — کہو دیوانہ بنکر آئے عاشق

تیرے کوچہ مین ہے شور قیامت — سنے گا کون وان غوغائے عاشق

ہزارون ہوتی ہین فرمائشین روز — کہان سے گنج قارون لائے عاشق

اشارہ کرتی ہے برق تبسم — تڑپ جتنا تڑپا جائے عاشق

یہ بحر عشق ہے بیتاب پر شور
مجھے ڈر ہے نہ غوطہ کھائے عاشق

کاٹین گے گلا ابروئے خمدار کے مشتاق — اک عمر سے ہین خنجر خونخوار کے مشتاق

سکتا جو ہوا دیکھتے ہی مجھکو وہ بولے
تھے آپ ہی آئینۂ رخسار کے مشتاق

دکھلا دے ہمین جلوۂ حسن رخ پر نور
ہین کب سے کھڑے ہم ترے دیدار کے مشتاق

چلئے پے گلگشت ذرا صحن چمن مین
ہین کبک و دری آپکی رفتار کے مشتاق

کیا بیٹھے ہو بیتاب چلو جانب صحرا
ہین آبلۂ پا خلش خار کے مشتاق

پوچھتے کیا ہو مجھسے کیا ہے عشق
ظلم ہے قہر ہے بلا ہے عشق

جان لیتا ہے اژدہا بنکر
سب بلاؤن مین بد بلا ہے عشق

آخر اے جان تو جنگی تن سے
کیون مین کہتا نہ تہا قضا ہے عشق

میری گردن سے لاگ ہے اسکو
سر پہ خنجر لئے کھڑا ہے عشق

نہین انسان کو اس سے بہتر شغل
عاشقون کا تو مشغلا ہے عشق

غم فزا ہو نہ عاشقون کا کیون
درد دل کے لئے دوا ہے عشق

ہے اسی سے بناء ظلم و ستم
سچ تو یہہ ہے بانی جفا ہے عشق

راز الست کھلا جو اشکون سے
میرے رونے پہ ہنس پڑا ہے عشق

دیکھیے کب کنارہ ہو اس سے — بحر غم مین پہنسا رہا ہے عشق
جان سے بڑھ کر عزیز ہے مجھکو — دل کا مطلب ہمیں دیتا ہے عشق

سے اجل ارتا ہے اے بیتاب
ملک الموت سے سوا ہے عشق

معلوم جسکو ہو وے نہ مطلق نشان تلک — پہونچے وہ کس طرح سے تمہارے مکان تلک
اے عندلیب الفت گلشن کہان تلک — صیاد آن پہونچا ترے آشیان تلک
لکہے ہین کیا قلم جو مضامین قد یار — شہرہ زمین شعر کا ہے آسمان تلک
ایدل بتا زمین پہ ہے کون جلوہ گر — کسکا چمک رہا ہے یہ نور آسمان تلک
سوز تپ فراق نے مجھکو جلا دیا — اللہ رے ضبط آف بہی نہ آئی زبان تلک
ناصح نہ روک دیکھکے میری دوا دوش — دوڑونگا دوڑا جائیگا مجھسے جہان تلک
صیاد پہر نہ بیچ نہ دکھلا چمن مجھے — مینے تو کی نہین کبہی ظالم فغان تلک
بلبل نہ جیسے ہی ساتھ اودڑا کر تو لے پری — دوڑا پہرون مین سایہ کے پیچھے کہان تلک

بیتاب کو نزہ آب کا ہی دیگا بن بی

پہونچایا جس نے دانہ کو تیرے دہان تلک

آتش رخ سے ہو کب یہ دل مضطر ہلاک
آگ سے ممکن نہین ہووے سمندر ہلاک

حیف بت سنگدل تو نے خبر تک نہ لی
سخت ہوا ہجر مین عاشق مضطر ہلاک

ہو رہی ہے زندگی ہجر صنم مین وبال
پھر خدا اے اجل آ کے مجھے کر ہلاک

یاد دلا کر تیری ملتے کی افشان مجھے
کرتے ہین اے ماہ وش رات کو اختر ہلاک

یار کی میری طرف رہتی ہے ہر دم نگاہ
کیون نہ کرے غیر کو رشک کا خنجر ہلاک

کیون نہ ہون رفتار سے مردہ دل ناتوان
مورچہ ہو جاتے ہین چال سے اکثر ہلاک

ہے نہین مقسوم مین بوسہ دندان یار
ہوتا ہے بیتاب کیون نہ تو اے گوہر ہلاک

تعجب کیا جو پہونچون سیمبر تک
خدا بے زر کو پہونچاتا ہے زر تک

فضیلت نکتہ کی ہے نکتہ ور تک
ہنر کی قدر ہے اہل ہنر تک

دکھاؤن گا لٹکنا تیرا اے زلف
جو میرا ہاتھ پہنچے گا کمر تک

ہوا مین انتظار نامہ بر مین
خبر پہونچی میری اون کی خبر تک

سہون گا مین تو ہوگا خشک دریا
یہہ سیلابی ہے میری چشم تر تک

گئی سینہ سے سنتی ہی نکل جان
سفر میرا ہوا اون کے سفر تک

بہت کوئی نہ دام زلف مین بھر
یہہ تہی کالی بلا میری سر تک

گیا مین جان سے فرقت مین ہیہات
نہ لی اے بیخبر تونے خبر تک

وبال جان ہوا فن زلف
رہا مین شام سے مضطر سحر تک

ترے در سے جو مین گھبرا کے بہاگا
پہنچنا ہو گیا دشوار گہر تک

وبال دوش نازک ہو رہے ہین
ابھی پہونچے نہین گیسو کمر تک

جو یاد آتا ہے ہنسنا اوسکا بیتاب
تو رویا کرتا ہون دو دوپہر تک

دکھلائے اپنے شعلہ رخ کا جو یار رنگ
اوڑجاے صاف شمع کا پروانہ وار رنگ

کب گل مین روئے یار سا ہے آبدار رنگ
دکھلائے پہول پہول کے یون وہ ہزار رنگ

وہ ہیہ لگا رہے گا نہ چہوٹے گا حشر تک
دامن ہمارے خون سے نہ اوڈہوا رنگ

وہ بے نقاب آئے جو گلشن کی سیر کو
اوڑجاے روئے گل سے ابہی بہار رنگ

سرمہ کے بدلے یار کی آنکھوں میں جگر گیا
لایا ہے بعد مرگ ہمارا غبار رنگ

فرقت کی شب کبھی تو کبھی دن وصال کا
دکھلا رہا ہے گردش لیل و نہار رنگ

شوخی تو دیکھنا میری اوس شہسوار کی
کہتا ہے اپنے خون سے میرا راہ پر رنگ

شبنم نہیں ہے گل پہ پسینہ رخ نگار
بہتا ہے پانی ہو ہو کے بے اختیار رنگ

اوس برق وش کو رخ سے اوٹھنے تو دو نقاب
اوڑ جائیگا گلون کا برنگ شرار رنگ

پڑجائے عکس گر رخ پرنور یار کا
پریوں کے رخ سے ہوئے جدا سایہ وار رنگ

اللہ رے نزاکت جانان کہ روز وصل
چہرہ کا اوڑ گیا دم بوس و کنار رنگ

وہ گلعذار آئیگا یا جان جائیگی
لائیگی کچھ تو آج شب انتظار رنگ

خون شہید ناز کے طرح سے وہ
بیتاب جسکے پا میں وہ مہندی کا بار رنگ

کب مین ہوتا ہوں دشت گردان تنگ
کرتے ہے وسعت بیابان تنگ

پھولین اس درجہ موسم گل میں
بلبلون کو ہوا گلستان تنگ

تشنگی خون سے تیر کی نہ گئی
جا نہ سے ہے جگر مین مہمان تنگ

برق سان ہجر مین طپیان ہون آپ — نکرے مجھکو ابر باران تنگ

روز اوڑتے ہین دھجیان اسکی — میرے ہاتھون سے ہے گریبان تنگ

ہے جڑاؤ یو عشق ذررون سے — قاف مین ہون کہین نہ پریان تنگ

ایک ہی آہ مین جلادونگا — نکرے مجھکو چرخ گردان تنگ

سب بلاؤن سے بد بلا ہے عشق — ہین اس آسیب سے پریخوان تنگ

دہن تنگ سے ہے تنگ عبث — دیکھ ہے غنچہ گلستان تنگ

جلوہ گر ہے جو مصحف رخ پر — خال ہندو سے ہین مسلمان تنگ

اوس چہلاوہ پہ جا پڑی جو نظر — آہوون کو ہوا بیابان تنگ

میرے آغوش مین نہین دلدار — نکرے موسم زمستان تنگ

وسعت عشق کا نہ پوچھو حال — جان سے دل ہے دل سے ہے جان تنگ

دیکھئے کب وصال ہو مہتاب
کر رہا ہے فراق جانان تنگ

گیسوئے یار پر فدا ہے دل — مبتلائے غم و بلا ہے دل

اوس سے کہتا ہے سرگذشت اپنی — پائون پڑکر منا رہا ہے دل

یہ بتادے پلک کے آنکھوں سے — قطرۂ خون ہے اور کیا ہے دل

کیون نہ رکہون عزیز جان کی طرح — ناتوانی کا آسرا ہے دل

عشق مین کب کسی کی سنتا ہے — اپنے مطلب کا آشنا ہے دل

لئے پہرتا ہے بحر ہستی میں — جسم کشتی ہے ناخدا ہے دل

نہین بہلائے سے بہلتا تو — کیا تجھے آج ہو گیا ہے دل

عشق ہے اسکو مہ جبینون سے — خوب صورت کا آشنا ہے دل

چہوڑ دے عشق گیسوئے پیچان — کس بلا میں تو مبتلا ہے دل

بازآیا نہ یاوہ گردی سے — سخت بے شرم و بیحیا ہے دل

پیچ لکہا ہے اس کی قسمت مین — مائل گیسوئے دوتا ہے دل

ہو نہ نعمت جہان سے سیر — کیسی یہہ تیری اشتہا ہے دل

عشق مژگان یار مین بیتاب
مجھ سے برگشتہ ہو رہا ہے دل

جیے یا دام مین مر جائے بلبل ‏ نہین صیاد کو پروائے بلبل

اشارہ ہے یہی باد خزان کا ‏ چمن کو چھوڑ کر اوڑ جائے بلبل

گلون سے اسکو ہے امید الفت ‏ خیال خام ہے سودائے بلبل

غضب ہے فصل گل مین قید ہونا ‏ قفس مین سر نکیون ٹکرائے بلبل

کریگی حشر برپا دیکھہ لینا ‏ غضب ہے آہ جان فرسائے بلبل

نہ مرتی ہے نہ چھٹتی ہے قفس سے ‏ پڑی ہے کس بلا مین ہائے بلبل

جہان مین عاشق و معشوق ہین ایک ‏ فدا ہین گل پہ تم شیدائے بلبل

نہین آنے نہ دے صیاد اسکو ‏ خطا پر ہے چمن مین رائے بلبل

رہا ہو موسم گل مین جو بیتاب
قفس مین کس لیے گل کہلائے بلبل

بگڑی ہوئی ہے مجھسے جو تقدیر آج کل ‏ چلتی نہین ہے میری کوئی تدبیر آج کل

سودائے زلف یار ہے اسکا عجب نہین ‏ پڑجائے میرے پاؤن مین زنجیر آج کل

باہر نکلنا ترک کیا اوس نے یک قلم ‏ رہتا ہے گھر مین صورت تصویر آج کل

اوس نوجوان سے کس نے مجھکو چھڑا دیا
مجھسے پھرا ہے کیون فلک پیر آج کل

کرتے نہین اشارۂ چشم اب کسی طرف
رہتا ہے اون کی میان مین شمشیر آج کل

مین اونکو بھیجتا ہون نہ وہ مجھکو خط کوئی
میری اور اون کی ترک ہے تحریر آج کل

مجھکو نگاہ و ناز سے وہ دیکھتے ہین کب
چلتے کہان ہین سوئے ہدف تیر آج کل

رخ کسطرف کو ہے صف مژگان یار کا
کیا جانے کون ہے ہدف تیر آج کل

بیتاب قیدخانہ کو آباد چل کے کر
ویران پڑا ہے خانۂ زنجیر آج کل

تمام شد ردیف لام
[illegible]

آگئی یاد جو اس آئینہ رخسار کی شکل
جوش حیرت سے ہوا صفحۂ دیوار کی شکل

معرکہ مین کبھی شمشیر جو چلتے دیکھی
پھر گئی آنکھ مین تیغ نگہ یار کی شکل

حسن مین حضرت یوسف سے کہین بہتر ہے
دیکھ لو جس نے نہ دیکھی ہے مرے یار کی شکل

چوکڑی بھول گئے دیکھ کے رفتار تیری
نظر آتی ہی نہین آہوئے تاتار کی شکل

مجھکو سوز تپ فرقت نے گھلایا ایسا
چار ہی دن مین ہوا سوکھ کے مین خار کی شکل

جان تو ہوش مین ہے مردہ سا پڑا ہے ابتک
اے مسیحا ہوئی ہے تیرے بیمار کی شکل

چشم نرگس پہ ہوا مجھکو یقین اے بیتاب
ہے بعینہ یہہ مرے دیدۂ بیدار کی شکل

عشق سے جسم کو جلائین گے ہم
آگ اس خاک مین لگائین گے ہم

باغ مین اوس پری کو لائین گے ہم
رنگ رخسار گل اوڑائین گے ہم

موقع وقت جب کہ پائین گے ہم
یار اغیار کو بنائین گے ہم

اوس مسیحا سے جی لگائین گے ہم
زندگی کے مزے اوڑائین گے ہم

رائیگان جائیگی نہ محنت دل
دیکھہ لینا جو کچہہ دکھائین گے ہم

ہوگا جب دل سا پیشوا ہمراہ
راستا خضر کو بتائین گے ہم

زلف کافر سے بچ گئے تو صنم
خال ہندو پہ زہر کھائین گے ہم

حضرت دل تلاش جانان مین
آپ کی طرح کہو جائین گے ہم

دیکھنی ہے تری کشش اے دل
ایکدن تجھکو آزمائین گے ہم

چھوڑ دو ہمرہو ہمارا ساتھہ
کون جانے کدہر کو جائین گے ہم

اے حنا سرخرو نہوگی تو
رنگ اپنا اگر جمائین گے ہم

آپ کی دیکھ لین گے ہشیاری
کیا کبھی آپ مین نہ آمین گے ہم

بیوفا ہے ولا زن دنیا
آنکھ اب اور سے لڑامین گے ہم

ساتھ ہوگی نہ جب تلک تقدیر
باز تدبیر سے نہ آمین گے ہم

دیر وکعبہ مین تجھکو ڈھونڈین گے
یار تیرا پتا لگامین گے ہم

دیکھ لینا تعلیون کا آل
آسمان کو زمین دکھامین گے ہم

پوچھتے کیا ہو حال آمد ورفت
جیسے آئے تھے ویسے جامین گے ہم

فیصلا اون سے گھر مین کرلین گے
وہ ہین اور او نہین سنامین گے ہم

جو کیا حکم کے خلاف کیا
کیا قیامت مین مونہہ دکھامین گے ہم

ناز کرتی ہے اتنا کیون دنیا
ساتھ لے تو نہ جامین گے ہم

عشق رکھے گا زندہ جاوید
موت کی تہوکرین نہ کھامین گے ہم

شب فرقت ہے اور بیتابی
آج کس کو گلے لگامین گے ہم

یارب ان غولون سے بچا مجھکو
کہتے ہین راستہ بہولامین گے ہم

آج اوس شعلہ رو کے گھر جا کر
دل کی ساری جلن بجھامین گے ہم

ہے سلامت جنون تو دامن دشت — تیری بھی دھجیان اوڑائینگے ہم

نازکی نے اگر اجازت دی — زیور گل اوسے پہنائینگے ہم

مرگیا مین تو وہ پری بولی — کس کو دیوانہ اب بنائینگے ہم

دی اجازت اگر نزاکت نے — آنکھہ مین تو سما جائینگے ہم

ہمکو کیون چھیڑتے ہو جلنے دو — دیکھو کہو لی کھری سنائینگے ہم

کہیے جانان سے جوش وحشت مین — جائینگے بھی تو پھر نہ آئینگے ہم

کیون منڈاتے ہو خط نورس کو — کہیے پھر کس یہ زہر کھائینگے ہم

تو بھی بیتاب اپنے دل کی کہہ
وہ تو کہتے ہین صبح جائینگے ہم

ہے گل امید گر روئے صنم — بوستان فیض ہے کوئے صنم

حضرت موسیٰ سے چلکر پوچھہ لو — سامری ہے چشم جادوئے صنم

خال کو کیون کر بھلا ہندو کہون — درمیان ہے مصحف روئے صنم

دیکھیے رات آدھی ڈھل گئی — تا کمر پہونچے ہین گیسوئے صنم

کیا سبب جو مجھ سے وہ راضی نہین
مین تو رہتا ہون رضا جوے صنم

کٹ رہے مین سر پہ سر عشاق کے
چل رہی ہے تیغ ابروے صنم

ہڈیون پر اپنے جب پڑتی ہے آنکھ
یاد آتا ہے سگ کوے صنم

جان تک ترسا کی لیگا ایک دن
ہے وہ کافر خال ہندوے صنم

ایک تلوار اور عاشق سینکڑون
دیکھنا ہے زور بازوے صنم

مسند شاہی سے بہتر ہے کہین
جاے تکیہ ہو جو پہلوے صنم

کسطرح بیتاب ہون تشبیہ مین
گل سے رنگین ہے بہت روے صنم

کہان ہر روز ڈھونڈین کو بکو ہم
کرین کیون کر تمہاری جستجو ہم

مقدم جانتے ہین دین کی خاطر
نہ دینگے بہر دنیا آبرو ہم

حنا سے سرخ ہون اتہہ اوس پری کے
نہ کیون پامال کرین اپنا لہو ہم

ہمین ہے شوق مے نوشی تو اک دن
کرینگے بیعت دست سبو ہم

مبارک عندلیبون کو ہو گلزار
چلے باغ جہان سے مثل بو ہم

تلاش یار مین کیا کیا نہ بہٹکے
پہرے دیوانہ بن کر چار سو ہم

بظاہر گرچہ ہے آنکہون سے غائب
کرین گے اوس کی کر کی جستجو ہم

جسے ہر وقت ہو ضبط خموشی
سنین اوس بت کی کیونکر گفتگو ہم

جنون کے ہاتہ سے تنگ آ گئے ہین
کرین کب تک گریبان مین رفو ہم

یہہ ہے عشق کمر مین حال بیتاب
ہوئے ہین لاغری سے مثل مو ہم

زلف اوس کافر کی سلجہاتے ہین ہم
آپ اپنے سر بلا لاتے ہین ہم

بن گئے سالک طریق عشق کے
خضر کو بہی راہ بتلاتے ہین ہم

واہ رے تاثیر عشق چشم مست
جامہ سے باہر ہوئے جاتے ہین ہم

رعب حسن یار کہو دیتا ہے ہوش
جاگنے کے وقت سوجاتے ہین ہم

ہین ازل سے بستۂ زنجیر زلف
تیرے دیوانے تو کہلاتے ہین ہم

کہہ رہی ہے گردش چشم صنم
آسمان کو چرخ مین لاتے ہین ہم

حسن بے پردہ دکہا دو اک نظر
آپ کی تصویر کہچواتے ہین ہم

پانون پڑکر کیون نہ لائے یار کو — ہاتھ اب مل مل کے پچھتاتے ہین ہم

کیا کرین گے دولت و جاہ و حشم — گور مین دنیا و دون جاتے ہین ہم

رات دن فرقت مین نیند آتی نہین — گیسو و رخ کی قسم کہاتے ہین ہم

دیکھین لیجا دے ہمین بربادی کہان — کاہ کی مانند اوڑے جاتے ہین ہم

دیکھہ مت اے یار غیرون کیطرف — مارے غیرت کے مرے جاتے ہین ہم

زندگی پر ناز ہے کس کو یہان — آئے تھے کل آج اوٹھے جاتے ہین ہم

پھونک ڈالا جسم عشق یار نے — آگ مین اپنے جلے جاتے ہین ہم

تو تو ہے حق مین ہمارے آسیا — گردش گردون پسے جاتے ہین ہم

ایسی جلدی کیا ہے اے روح روان — جسم کہتا ہے رہے جاتے ہین ہم

دیر مین تو وہ صنم ملتا نہین — اب حرم مین ڈہونڈہنے جاتے ہین ہم

ابر رہ جاتا ہے منہہ تکتا ہوا — اشک جب آنکہون سے برساتے ہین ہم

یا الہی کون آکر لے گیا — دل کو سینہ مین نہین پاتے ہین ہم

کچھہ نہین تیری ضرورت ناصحا — دل کو اپنے آپ سمجہاتے ہین ہم

چھوڑ کر اسلام کو بیتاب آج
رام ایک بت کے ہوئے جاتے ہین ہم

کجا شد دل که وقتِ رخصتِ جانان نمی بینم
دلِ پُردرد یکسو در تنِ خود جان نمی بینم

ز بالای روش هستی نه جا اندر چمن داری
کجائی ای گلِ رعنا که در بستان نمی بینم

بیا پیش جبهه سائی چون میسر نیست بیکار است
نبرم چون سرِ خود را که در سامان نمی بینم

علاجت گویم ای بیمار کن پرهیز را عادت
که در علمِ طبابت به ازین درمان نمی بینم

بافتا دست اینک بر دامان از غرفهٔ چشمم
کجا شد طفلِ اشکِ ما که در دامان نمی بینم

بیا دل همرهم تا در روم زین پرده ها بیرون
که جز تو آشنائی خود در یاران نمی بینم

ازان بنواختم ناقوسِ عشق اندر کنشتِ دل
که مثلِ او بتِ کافر بکفرستان نمی بینم

نگاهم جا گرفته با نگاهِ رشکِ آهوئی
کنون من جانبِ آن نرگسِ مستان نمی بینم

بموجِ بحرِ پرآشوب هجرانت گرفتارم
بگیر ای آشنا دستم که خیرِ جان نمی بینم

همین آواز لیلی میدهد از غرفهٔ محبس
کجا هستی تو ای مجنون که در زندان نمی بینم

مدارا ایدل سیان قسمت به چشم بی زینها
که من این مردمی در چشمِ بخشیان نمی بینم

بگو نہ ورد ہم من نسبت با کوچۂ جانان
کہ ہستا ایش ترا اے روضۂ رضوان نمی بینم

دہم در عشق چون از گفتت ایمان من مومن
کہ این قول ترا آیا در قرآن نمی بینم

اگر داری عزیزش زود برخیز و تلاشش کن
کہ یوسف را من اے یعقوب بہ کنعان نمی بینم

ببر دارمنانہ ام عتاب اور او رغلانیدہ
رقیب یار را ہم من کم از شیطان نمی بینم

دب قسمت لگی تیغ انکے دم تیغ دو دم سر مین
ہمارا نام ہی لکھا گیا قاتل کے دفتر مین

نہین اوٹھتا کسی کے بے او ٹھائے ہجر لاغر مین
لگے تصویر کا عالم ہوا ہے میری پیکر مین

چھپا اوس سبب سے در در خاک چھانی نگیا حشر
خدا جانے ابھی لکھا ہے کیا کیا کچھ مقدر مین

دماغ جان ہوا تازہ نہ اکدن عطر بیز سے
تمہاری زلف کی خوشبو نپائی عود و عنبر مین

اگر دریائے قلزم مارتا ہے موج دامن میں
بہند اشک کا پانی بھی بھرا ہے دیدۂ تر مین

رہون گا زندۂ جاوید مرکر بھی قیامت تک
عطا آب بقا حق نے کیا ہے اوسکے خنجر مین

نہ دو دشنام بوسون کی عوض لیتا نہیں سے
ملا نا زہر کا اچھا نہین ایجان شکر مین

مین کہتا تھا نہ تجسے لے نہ اے شانہ بہت بل کی
او لجھکر رہگیا آخر کو اوس لف معنبر مین

صفت لکھنی جو تھی منظور اوس کے چاہ غبغب کی
کیا ہمنے وضو غوطہ لگا کر آب کوثر مین

مثال گردش پرکار ہے گردش میرے پامین
کرون کاٹے مین اپنے نون جہانکو ایک چکر مین

ذرا اے میکشو دیکھو مچلنا دختر رز کا
سبو سے آئی شیشہ مین گئی شیشہ سے ساغر مین

وہ منکر بندگی سے ہو نہین جسکو تعلق کچھہ
ہمارا چہرہ تو لکھا ہوا ہے اون کے دفتر مین

میری اور اوس پری پیکر کے ہے اب ربط و ضبط ایسا
بہم شکر ہو جیسے شیر مین اور شیر شکر مین

عبث ہے منعمو تمکو بہروسا جاہ و ثروت کا
زمانہ کا دگرگون رنگ ہو جاتا ہے دم بہر مین

دکھایا ہے یہہ دن قسمت نے وہ تشریف لائے مین
چراغ آمد وہے شام روشن ہے میرے گھر مین

بہلا صیاد مین کیونکر نہ پہنستا دام مین تیرے
قفس کا آب و دانہ بھی تو لکھا تہا مقدر مین

نظر پڑتے ہی سیدہی ہو گئین مژگان برگشتہ
غضب آیا وہ صف بندی ہوئی ترکون کے لشکر مین

پسند خاطر نازک نہین آرایش ظاہر
تکلف جو کہ سادہ پن مین ہے کب ہے وہ زیور مین

لئے زلفون کے بوسے ہمنے آج اک لیکے وعدہ پر
پہنسائے دیکھنا بیتاب ہو سانپ ایک منتر مین

بن گئے جان کا وبال ہمین
اسے پری تیرے بکھرے بال ہمین

اوس سہی قد نے ڈالکر سایہ
باغ مین کردیا نہال ہمین

پڑگئے پینس کے جان کے لالے
عشق گیسو ہوا وبال ہمین

تیغ ابرو جو اوس نے چمکائی
سب سے پہلے کیا حلال ہمین

مارڈالا فراق نے اوسکے
نہ میسر ہوا وصال ہمین

دل نے کھایا نہ گیسوؤن کا پیچ
کیا بچایا ہے بال بال ہمین

رات دن بھولتا نہین کافر
زلف و رخ کا تیرے خیال ہمین

دیکھا چلتے جو کبک کو ہمنے
آگئی یاد اوسکی چال ہمین

لی تعلی کی تو بھی او بتام
دیکھنا ہے تیرا کمال ہمین

پیچ سے گیسوؤن کے ڈرتے ہین
اس بلا مین خدا نہ ڈال ہمین

شرم ہے مہر خاموشی لب پر
کرنے دیتے نہین سوال ہمین

ہم تو ہین تیری چال کے عاشق
شوق ہے یار پس ڈال ہمین

کبک و طوطی بہت نہ چل نکلین
یاد ہے اوسکی بول چال ہمین

پاشکستہ ہین ہم تو اے وحشت
کوئے جانان سے مت نکال ہمین

کروف آج کل کے وعدہ کو — کل پہ پھر آج بھی نہ ٹال ہمین

ہے گرہ بارہوین مقدر کی — سخت بھاری ہے ابکال ہمین

مرتے ہین اوس پہ ایک مدت سے — زندگی کا نہین خیال ہمین

ایک چپ ہے ہزار پر بھاری — کب پسند آئی قیل و قال ہمین

کس کو تو چاہتا ہے اے بیتاب — نہین معلوم تیرا حال ہمین

اے دل تجھے کیا بتاؤن کیا ہون — تو درد ہے مین تیری دوا ہون

قاتل سے جو دور رہ گیا ہون — بسمل کیطرح تڑپ رہا ہون

کہہ دو نہ دکھائے آنکھ نرگس — مین عاشق چشم سرمہ سا ہون

زنجیر ہے عشق گیسوؤن کا — ایک دام بلا مین مبتلا ہون

دل مانگ مین ہے نہ زلف مین ہے — شانہ سے عبث اولجھ رہا ہون

کچھ کعبہ و دیر مین نہین فرق — دونون کو مین ایک جانتا ہون

کیون آنکھون مین ہو جگہ نہ میرے — مین سرمۂ چشم آشنا ہون

کرتا ہون بدر کدورت دل — آئینہ کو صاف کر رہا ہون
کہتا ہے وہ زہر لیکے کہا لو — جب بوسۂ خال مانگتا ہون
دیکھو میرے قلب کی صفائی — آئینہ اوسے دکھا رہا ہون
اک مہر لقا کی جستجو مین — خورشید کی طرح پہر رہا ہون

بیتاب بتاؤن کس کا عاشق
مین آپ ہی اپنا مبتلا ہون

تنہا ہون نہ یار سے جدا ہون — وہ مجھ مین اوس سے مین ملا ہون
دنیا کے نہ دین کے کام کا ہون — پھر کون مرض کی مین دوا ہون
اوس شوخ کا کہتا ہے یہ جلوہ — ہر رنگ میں ہون مگر جدا ہون
گمراہ نہ رہبری کا محتاج — ہادی نہ کسی کا پیشوا ہون
دونون سے مرا جدا ہے مذہب — نہ رند ہون مین نہ پارسا ہون
نرگس تری قسم کہ اوسکی — مین کشتۂ چشم سرمہ سا ہون
بیتابی دل ذرا تو دم لے — تدبیر وصال کر رہا ہون

چھٹتی نہیں دائرہ کی گردش ۔ پرکار کی طرح پھر رہا ہون

ہے روز ازل سے ساتھ باہم ۔ وہ میرا مین اوسکا آشنا ہون

دیکھو مجھے رحم کی نظر سے ۔ بیکس ہون مین بندۂ خدا ہوں

پاتا ہون جہان مین اپنا جلوہ ۔ جب آپ کو خوب دیکھتا ہون

یہہ بھی تو مین اب تلک نہ سمجھا ۔ مین کون ہون یارب اور کیا ہون

تلوار لئے کھڑا ہے قاتل ۔ مین موت کی راہ دیکھتا ہون

اس چاند سی شکل کے مین صدقے ۔ عاشق تیرا یار مہ لقا ہون

مدت سے لڑی ہوئی ہین آنکھین ۔ وہ مجھکو مین اوسکو دیکھتا ہون

ڈوبے نہ کہین فلک کی کشتی ۔ طوفان سے بپا مین رو رہا ہون

ہے یاد خدا مین ذکر دنیا ۔ بیداری مین خواب دیکھتا ہون

امید پہ سایۂ کرم کے ۔ دروازۂ یار پر پڑا ہون

بت کرتے ہین جب غرور ناحق ۔ مین قدرت حق کو دیکھتا ہون

بیتاب رہون نہ کیون پریشان

میں والۂ گیسوے دوتا ہون

ہمکو گر پوچھے وہ کیا کرتے ہین
قاصدا کہیو دعا کرتے ہین

وصل کی اون سے جو کل ٹھیری تھی
آج وعدہ وہ وفا کرتے ہین

ہے نصیبون مین جو گردش لکھی
دشتِ وحشت مین پھرا کرتے ہیں

دہن یار کے ہیں عاشق ہم
غنچہ سان تنگ رہا کرتے ہین

تیرے ابرو کے اشارے اے ترک
بخدا کار قضا کرتے ہیں

پاس عاشق کے وہ کب آتے ہین
دور سے دیکھہ لیا کرتے ہین

تو وہ معشوق ہے عاشق تیرے
جان و دل تجھپہ فدا کرتے ہین

جان بلب کیون نہون اغیار کہ ہم
لب بلب اوس سے رہا کرتے ہین

منع کرتے نہیں تم غیرون کو
میرے رونے پہ ہنسا کرتے ہین

یاد رخ مین تیرے اے طفل حسین
ہم گلستان کو پڑھا کرتے ہین

اک پریزاد کے پیچھے پیچھے
سایہ کی طرح پھرا کرتے ہین

داسِ گل کی روش اے بلبل
ہم گریبان قبا کرتے ہین

دام کاکل سے ہین آے بیتاب
دیکھیے کب وہ رہا کرتے ہین

بادۂ عشق پیا کرتے ہین
رند ہین مست رہا کرتے ہیں

کون کہتا ہے برا کرتے ہین
جو وہ کرتے ہین بہلا کرتے ہین

میرے پہلو سے اوٹھاتے ہین اوسے
جسم سے جان کو جدا کرتے ہین

ہجر مین موت کے جو ہین خواہان
زیست سے تنگ رہا کرتے ہین

یاد دلواتے ہین تیرے رخسار
مہر و مہ داغ دیا کرتے ہین

عشق کا زلف کے کیا حال کہین
پیچ پر پیچ پڑا کرتے ہین

ناز و انداز و ادا سے قاتل
دل کو چور نگ کیا کرتے ہین

گھر میرے آتے ہین وہ غیر کے ساتھ
مونگ چھاتی پہ دلا کرتے ہین

بستر اب ہے در جنت کے قریب
تیرے کوچہ مین رہا کرتے ہین

دم نظارہ پہسلتی ہے نگاہ
مونہہ کو حیرت سے تکا کرتے ہین

جنکو معلوم پتا ہے گھر کا
وہ تجھے ڈہونڈ لیا کرتے ہین

ہم بکے الفتِ جسمِ خاکی — آج خالی یہہ سرا کرتے ہین
زلفِ شبگون کو تیرے اے کافر — روز ہم یاد کیا کرتے ہین
دیکھکر مستون کا تیرے عالم — ہوش عالم کے اوڑا کرتے ہین

واہ رے خوبیِ قسمت بیتاب
ہم وفا اور وہ جفا کرتے ہین

کیا قیامت دمِ رفتار کیا کرتے ہین — گرم وہ حشر کا بازار کیا کرتے ہین
جال ہم فکر کا طیار کیا کرتے ہین — مرغِ مضمون کو گرفتار کیا کرتے ہین
دیکھیے تن سے جدا ہوتا ہے سر کس کس کا — تیر وہ خنجرِ خونخوار کیا کرتے ہین
گیسوؤن مین وہ پھنساتے ہین دلِ سودائی — جعلسازی سے بازار کیا کرتے ہین
پیستے ہین دلِ عشاق کو مانند حنا — ناز کیا دمِ رفتار کیا کرتے ہین
چھوڑ دیتے ہین جو زلفون کو وہ رخسارون پر — روز روشن کو شب تار کیا کرتے ہین
سحر سے کم نہین انکھون کے اشارے جس سے — تندرستون کو وہ بیمار کیا کرتے ہین
دیر سے ہین ہدفِ تیر نگہہ کے مشتاق — ہم تلاشِ لبِ سوفار کیا کرتے ہین

تیز ہے دستِ جنون جامہ دری پر یانتک
چاک ہم دامنِ کہسار کیا کرتے مین

آبِ شیرین سے جو وہ چاہ ذقن خالی ہے
شور ہم تشنہ دیدار کیا کرتے مین

قم باذنی سے جلا دیتے ہین وہ مردونکو
کام عیسی کا لبِ یار کیا کرتے ہین

ذائقہ قندِ مکرر کا ہمین ملتا ہے
وہ جو لکنت دمِ گفتار کیا کرتے ہین

یان تو لب پر ارنی کی ہے صدائے بیتاب
لن ترانی کی وہ تکرار کیا کرتے ہین

وہ نیا شعبدہ ہر روز کیا کرتے ہین
کام بجلی کا تبسم سے لیا کرتے ہین

سرمہ آنکھون مین لگا وینہ سو جہا ہین اوسے
مردمِ دیدہ بھی اندہیر کیا کرتے ہین

گہر مین اوس شوخ کے جانے نہیں پاتے جب ہم
مثل سایہ پس دیوار پھرا کرتے ہین

اونکو آتا ہے نظر عکس جمالِ جانان
دل کے آئینہ کو جو صاف کیا کرتے ہین

چوم لیتا ہون جو گیسوے سر بازار کبھی
مجھپہ سودائی کی پھبتی وہ کہا کرتے ہین

دیکے بوسہ وہ لگے کہنے مت یا تیم عصر
ہم یہہ خیرات سدا نام خدا کرتے ہین

دلِ عاشق کا اوڑاتے ہین نشانہ پیہم
کب وہ تیر نگہہ ناز خطا کرتے مین

اوس سے کہدے کوئی بیمار تیرا مرتا ہے
جو کہ درد دل عاشق کی دوا کرتے ہین

شب فرقت مین بجا رہتے نہین ہوش و حواس
جنسے امید وفا تھی وہ دغا کرتے ہین

کون ہوتا ہے سر حرف خطا آزادی سے
دیکھیئے قید سے وہ کسکو رہا کرتے ہین

اندنون تیرہے شمشیر ستم اے بیتاب
ہاتہہ عشاق پہ وہ صاف کیا کرتے ہین

گردش ہمیں سے ہے پتلیون کو چشم یار مین
سوئے ہوئے ہین جو کہ ہی آہو تتار مین

مختار آپ اپکو مین عشق یار مین
قابو مین دل ہے اور نہ جان اختیار مین

نکلے گی روح اس تن خاکی سے ایکدن
کب تک نہان سوار رہیگا غبار مین

کاٹا کسی صفائی سے قاتل نے سر میرا
دہبہ تلک لگا نہین خنجر کی دہار مین

ہو جائے سبز نخل تمنائے دل ابہی
مہندی لگانے پاؤن اگر دست یار مین

پتہر پڑین فراق کے صدمون پہ اے صنم
تا چند سر کو پہوڑون شب انتظار مین

افشان نہین ہے زلف پریشان مین جلوہ گر
تارے چمک رہے ہین یہہ شب تار مین

کیونکر نہ خار دل مین چبہے اوسکے تنگ سے
وہ بو کہان ہے گل مین جو ہے جسم یار مین

صبح شب وصال جب اوٹھتا ہون خواب سے / مونھہ دیکھتا ہون آئینۂ روے یار مین

تڑپون مثال ماہی بے آب ہجر مین کیون / وہ بحر حسن آئے جو میرے کنار مین

مارے فراق سے کہ جلاوے وصال سے / مختار ہے وہ اوسکے ہے سب اختیار مین

زیر دہن یہہ خال ذقن مین ترے نہین / بیٹھا ہے خضر چشمۂ حیوان کے غار مین

سمجھا نہ صاف ہونی اوسکی مین صاف صاف / تقدیر کا نوشتہ ہے خط غبار مین

کچھہ گل ہی پر نہین ہے اوسے ذوق بلبلو / یکتا ہے خوبرو میرا سو مین ہزار مین

دامن کو ٹکڑے ٹکڑے کرون گا مین اے جنون / اولجھا اگر نہ ہاتھہ گریبان کے تار مین

مہندی نہین لگائی ہے صیاد نے مرے / رنگین کیا ہے ہاتھون کو خون شکار مین

اس مشت خاک کو مرے یارب بچائیو / بیطرح آج یار بھرا ہے غبار مین

دیر و حرم مین بھی کہین لگتا نہین پتا / یارب مین ڈھونڈون یار کو اب کس دیار مین

کس غیرت بہار کے آنے کی ہے خوشی / پہولے نہین سماتے ہین گل شاخسار مین

ایفاے وعدہ گر نکیا تونے مجھسے یار / مرجاؤن گا تڑپکے شب انتظار مین

یون ہی درازی شب ہجران رہی اگر / دیکھین گے صبح حشر ترے انتظار مین

کیا جانے روح جسم میں کسطرح پہنس گئی
ہوتی نہیں ہے بند ہوا تو غبار میں

دیکہوں نہ کیسے میں رخِ رنگین یار کو
کرتے ہیں لوگ سیر گلستاں بہار مین

دل سے خیالِ یار کو کرتا نہین جدا
ساحل کیطرح رکہتا ہون دریا کنار مین

دیکھے نگاہِ لطف سے یار کیطرف
یہہ مردمی یہہ بات کہان چشمِ یار مین

داماں یار سے ہے لپٹنے کی آرزو
اب تک ہوا بہری ہے ہمارے غبار میں

بیتاب یادِ زلف میں آنسو نہین رواں
موتی پرو رہا ہون میں اشکون کے تار مین

عمر ناداں کہوتے ہیں بیفائدہ تدبیر میں
مٹ نہیں سکتا جو لکہا ہے خطِ تقدیر مین

صحبتِ پیران جوانون فیض سے خالی نہیں
یہہ کمان کا زور ہے جو دیکہتے ہو تیر میں

اے جنون بند سلاسل کی جو ہین ڈیلی کڑی
روز غل رہتا ہے برپا خانۂ زنجیر مین

عاشقون مین عاشقِ جانانہ ہے میرا لقب
جان مینے کہوئی ہے عشقِ بتِ بے پیر مین

مین وہ وحشی ہون کہ زلفون پر اجارہ ہے میرا
اے جنون ملکِ ختن تک ہے میری جاگیر مین

گر پڑیگا خانۂ تن یہہ ٹہہرنے کا نہین
ہے عبث معمار دل اسکی لگا تعمیر مین

اوسکے زخمی کو دوا ممکن ہے اور یہہ لاعلاج | فرق بین ہے تیرے ابرو مین اور شمشیر مین

تجہہ لب شکر زبان شیرین کلامی ختم ہے | ہے مزا قند مکرر کا تیری تقریر مین

کشتۂ تیغ نگاہ یار ہون مین تیرہ بخت | لکہی ہے میری شہادت سرمہ کی تحریر مین

جسم مین آئے روح توانائی ہے کسکے حکم سے | شمع روشن کی ہے کسنے خانۂ تصویر مین

پیاس بہی بیتاب کی قاتل بجہا دیگا وہی
آب کو پیدا کیا جسنے دم شمشیر مین

جانا تمہارا موت کے آنے سے کم نہین | سکتا سا ہو گیا ہے میرے دم مین دم نہین

مضمون تیری کمر کا فراموش ہو گیا | دو دن کی زندگی مین تلاش عدم نہین

پیچہے کو کہینچتا ہے یہہ کسکا جذب عشق | بڑہتا سمند یار کا آگے قدم نہین

بوسون کے دینے مین تو تکلف ہے آپ کو | دین نقد دل کو مفت مین ایمان وہ ہم نہین

جانے دون کیسے یار کو پہلو سے اپنے مین | دنیا مین کسکو جان کے جانیکا غم نہین

پاے حضور پر نہین کسکا سر نیاز | وہ کون ہے کہ آپکا جسپر کرم نہین

دم مارتا نہین جسے ڈستی ہے بڑہ کے یہہ | زلف سیاہ یار بہی افعی سے کم نہین

کسی نے مگر کھینچی ہے شمشیر آبدار | گردن ہماری آج بلا وجہ خم نہیں

ساقی مگر دریغ تو بیتاب کے لیے
اک ساغر شراب ہے کچھ جام جم نہیں

بڑہتی مگر ارا شب دہان میں | ہوا وہ جو نہ تھا وہم و گمان میں
نہیں جس پر جانتا ہندوستان میں | تیرے عالم کا شہرہ ہے جہان میں
دہوان اوٹھتا ہے آہون کا شب و روز | بھری ہے آگ جسم ناتوان مین
نکل آتا ابھی وہ گھر سے باہر | اثر ہوتا جو عاشق کی فغان مین
تیری تقریر سے طوطی ہوا چپ | زبان گویا نہ تھی اوسکے دہان مین
ہوا برسون میں حاصل وصل دلبر | بہت مشکل سے آئی جان جان مین
نہیں سرخ اشک میر زرد رخ پر | طلا شنجرف ہے یہہ زعفران مین
ہوا ٹکڑے دل باتون سے اوسکے | غضب کی کاٹ ہے تیغ زبان مین

پری رخسارون کے آنے سے بیتاب
پرستان کا ہے اب عالم مکان مین

دام بلا مین کون ہے جو مبتلا نہین — خالی وہ سر کہ جسمین تمہاری ہوا نہین

ایذاے عشق یار کی حالت نہ پوچھیے — وہ درد دل دیا ہے کہ جسکی دوا نہین

بوسہ تمہارے خال کا کیونکر نصیب ہو — قسمت مین مجھہ مریض کے حب شفا نہین

آئی بہار رند مین پیاسے شراب کے — ساقی غضب ہے شیشہ کا مونہہ تک کھلا نہین

سچا نہین جو دیتی ہے پھانسی کمند زلف — عاشق ہین اس سے بڑھکے ہماری سزا نہین

اے آہ بیکسی مین میرا کچھہ تو ساتھہ دے — تیرے سوا کسی کا مجھے آسرا نہین

شرط وفا یہی ہے کہ اقرار وصل مین — آوے زبان پر نہ بتا مہ لقا نہین

کھاتی ہے خود اولجھنے سے جھٹکے تمہاری زلف — شانہ کی اسمین بال برابر خطا نہین

حیرت ہوئی ہے جب سے اونہین اپنے حسن پر — آئینہ کو وہ بھول کے بھی دیکھتا نہین

اندھیر سادگی مین وہ کرتے ہین روز و شب — سرمہ سے اون کی آنکھہ کبھی آشنا نہین

بیتاب یا وضع جدائی سے ہے عجب
ابتک چراغ زیست ہمارا بجھا نہین

ربط اگلا سا ہم سے یار نہین — وہ محبت نہین وہ پیار نہین

صاف کسواسطے وہ یار نہین
میرے دل مین تو کچہ غبار نہین

کس جگہہ اور کہان وہ یار نہیں
ہوتین وہ آنکہین جو دو چار نہین

آج کا کام چہوڑ مت کل پر
زندگانی کا اعتبار نہین

ہائے کسطرح دل کو سمجہاؤن
بہیجا خط بہی اب تو یار نہین

جسم بیجان کو دیکہہ کر سمجہا
اسپ تو ہے مگر سوار نہین

عیب سے کوئی بہی نہین خالی
اور اگر ہے تو غیر یار نہین

مان لیتا مین وعدہ کل کا مگر
بیقراری کو تو قرار نہین

جسکو دیکہا وہ تیر خوردہ ہے
کون اوس آنکہہ کا شکار نہیں

میرے مرنیکا کر نہ یار افسوس
یہان کسی کا بہی اختیار نہین

یاد گیسو مین کیون نہ دل تڑپے
ابر مین برق کو قرار نہین

کیون سرہانے طبیب بیٹہے مین
کچہ مجہے تپ نہین بخار نہین

کسطرح او بہلے دل کو سلجہاؤن
ہاتہہ مین تیرے زلف یار نہین

سینہ کیا جان و دل کہوگی پار
مژہ یار سے کٹار نہین

سامنا ابر نوبہار سے ہے — ٹوٹتا آنسوؤن کا تار نہین

میری اوسکی صفائی ہو کیونکر — نکلا دل سے ابھی غبار نہین

آنکھین در پر لگی ہی رہتی ہین — کس گھڑی تیرا انتظار نہین

یار ہے سب کسی کا آشنا وہ — آشنا غیر کا وہ یار نہین

کچھ نشان بہی بتادے اپنا یار — نام کا تو تیرے شمار نہین

جہانکتا کوچۂ بتان نہ کبھی — کیا کرون دل پہ اختیار نہین

ہے خرابات کی ہوس باقی — ابھی اس نشہ کا اوتار نہین

رات دن گہٹتا بڑہتا رہتا ہے — ایک عالم پہ روزگار نہین

ایجنون اتنا جوش مت دکھلا — یہان گریبان مین کوئی تار نہین

نشہ عشق یار مین ہون مست — نا صحا مین شراب خوار نہین

ہوتے تجھسے کہین زن دنیا — ایسی قحبہ کا خواستگار نہین

ابہی اوس رخ پہ خط نہین آیا — باغ تو ہے مگر بہار نہین

بکتا رہتا ہون مثل دیوانہ — شعر گوئی مرا شعار نہین

دل کو مانگا تو وہ لگے کہنے | کیا تجھے میرا اعتبار نہین

بلکہ غزل اور قافیہ مین زمین
ایسی بیتاب پیچدار نہین

ماہ تو ہے پر آفتاب نہین | کیا کرون جام کو شراب نہین
کہولون وصلت مین بہی نقاب نہین | اتنی اے یار مجہکو تاب نہین
کیا نکیرین مجہہ سے پوچہین گے | میرے ذمہ کوئی حساب نہین
تجہکو کیون کر کہین نہ طوطی ہند | گفتگو کا تیرے جواب نہین
ہوا مرید اپنے مرشد دل کا | قائل قول شیخ و شاب نہین
آگے رخساروں کے تیرے چکین | مہر و مہ میں یہہ آب و تاب نہین
سینہ ابھرا نہین ابھی اوس کا | بحر تیرے مگر حباب نہین
لاکہون تیغ نگہہ کے کشتہ ہین | ایک دو چار کا حساب نہین
چین پیشانی رخ جانان | ہے خدا کا غضب عتاب نہین
کیا ہی کہیلا ہے مرغ دل کا شکار | چشم جانان کم از عقاب نہین

آج تمنا کو بھی دیکھ لیا
قامت یار کا جواب نہین

کرنا عشق ذقن سمجھ کے دلا
یہہ وہ ہے چاہ جسمین آب نہین

مصحف رخ کی ہے تلاوت فرض
اس سے بہتر کوئی کتاب نہین

بیٹھیے رکہیے لگا قیامت تک
نشۂ عشق ہے شراب نہین

آئے پردہ سے کسطرح باہر
دیتا رخصت اوسے حجاب نہین

پہر وہی انتظار کا ہے طور
پہر یہہ آنکھہ آشنائے خواب نہین

ہوس حظ نفس چہوڑ دے دلا
عالم شیب ہے شباب نہین

ہوش عالم کے یار نے کہوئے
کون ہے جو کہ مست خواب نہین

کیا کرون نامہ بر بتا تدبیر
یار تو بہیجتا جواب نہین

کیون مژہ لخت دل سے خالی ہے
کیون میرے سیخ پر کباب نہین

بچنا مشکل ہے مرغ دل تیرا
یار کی آنکھہ ہے عقاب نہین

کسطرح مین شراب کو چہوڑون
چہوڑتی مجھکو یہہ شراب نہین

تیز توسن کو جتنا چاہے کر
چہوڑتا مین تیری رکاب نہین

دل کے آئینہ مین ہے اوسکی شبیہ
کوئی پردہ کوئی حجاب نہین

دیکھتا کیا ہے چشم نرگس کو
ہے یہہ وہ آنکھہ جسمین خواب نہین

دل کا مضمون بہت ہی مشکل ہے
پڑہے کوئی یہہ وہ کتاب نہین

ہے قصور اپنی آنکھہ کا بیتاب
رخِ جانان پہ تو نقاب نہین

جواب نامہ لکھکر یہہ ستم ہمپر وہ کرتے ہیں
بجائے گوشۂ خط پر کبوتر کے کترتے ہین

وہ دیوانون کو سایا اپنے بہلا لگ چلنے دین کیونکر
پری ہین سایۂ انسان سے پرہیز کرتے ہین

پریشانی کا عاشق کے ہوا کب غم حسینون کو
بلا سے کوئی بگڑے اونکے گیسو سنورتے ہین

گیا مین دیکھنے مانند موسے طور پر کس دن
عبث نظارۂ دیدار کی تہمت وہ دہرتے ہین

نمونہ آفتاب حشر کا ہے حسن بے پردہ
نکل جاتی ہے جان جب دن چمک کر وہ نکھرتے ہین

اگر معشوق سرگردانی عاشق سے بیغم ہے
تو پہر کسکی پریشانی پہ یہہ گیسو بکھرتے ہین

لگاتے ہین رسیلے آنکھہ پر مینہ آپ کیون سرمہ
غضب کا سامنا ہے اور بہی اندہیر کرتے ہین

مقابل آئینہ رکھکر لیا ہے ہاتھہ مین شانہ
وہ گیسوئے پریشان اپنے ہی دم مین سنورتے ہین

ڈراتا ہی عذاب حشر سی کس کو تو اے واعظ
تیری یہان کون سنتا ہی یہان ہم کس سے ڈرتے ہین

اوسے معلوم کیفیت زلال و ورد کی ہوگی
جو اپنے ساغرِ دل کو مئی الفت سے بھرتے ہین

لگایا کرتی ہین چشم سیہ مین سرمہ پر سرمہ
یہہ بت نام خدا اندھیر پہ اندھیر کرتے ہین

نکلنا مہر کا ہوتا ہے ثابت برج آبی سے
لگاکر غوطہ وہ جسوقت دریا سے ابھرتے ہین

مزاج اوسکا میری جانب سی آخر کردیا برہم
مین کہتا تھا نہ ای بیتاب گیسو نے کان بھرتے ہین

جب وہ محفل مین راگ لاتے ہین
چٹکیون مین مجھے اوڑاتے ہین

مجھکو راہ حرم دکھاتے ہین
راہزن راستہ بہولاتے ہین

خط کو رخ سی وہ کب مونڈاتے ہین
زنگ آئینہ سے چھڑاتے ہین

دانت وہ موتیون کو دکھلاکر
آبرو خاک مین ملاتے ہین

کیون نہ کیفیت شراب ملے
وہ ہمین ہم اونہین پلاتے ہین

حیف جو یار کل تلک تھے ساتھ
آج ہم سے وہ چھوٹتے جاتے ہین

ڈھانپنے کب وہ رخ ہین بالون مین
چاند کو ابر مین چھپاتے ہین

خیر مین گذرا شور و نالہ سے — آیا ب کیون یہہ شر اوٹھاتے ہین

بوسہ جب رخ کا مانگتا ہون مین — آئینہ مجھکو وہ دکھلاتے ہین

ہاتہہ گیسو پہ میغ ڈالون گا — آپ کیون پیچتاب کھاتے ہین

پھر کے دیر و حرم سے حضرتِ دل — دیکھیے کس طرف کو جاتے ہین

حال اون گیسوؤن کا مت پوچھو — سانپ کیطرح کاٹے کھاتے ہین

دیکھہ لینا کسی طریق سے ہم — راہ پر آج اوسکو لاتے ہین

یہہ نئی دل لگی نکالی ہے — وہ بگڑ کر مجھے بناتے ہین

شانہ کرتے نہین وہ زلفون مین — دل میرا جال مین پہنساتے ہین

منزلِ عشق کرتے ہین وہ طے — دل کو جو پیشوا بناتے ہین

راہ الفت کے جو کہ سالک ہین — خضر کو راستا بتاتے ہین

کیون نہ خط بھیجکر دلاوین یاد — آپ تو ہم کو بہول جاتے ہین

جب مین کرتا ہون شمع و گل کا وصف — ہنستے ہنستے وہ لوٹ جاتے ہین

خط میرا پڑہ کے یار کہنے لگا — ایسے فقرون مین کب ہم آتے ہین

کرنا جو کچھ ہو کرلے اے بیتاب
دن جو باقی ہین گذرے جاتے ہین

نیند سے اون کو ہم اوٹھاتے ہیں
فتنۂ خفتہ کو جگاتے ہین

ہوش مین کب بھلا ہم آتے ہین
بیخودی کے مزے اوڑاتے ہین

ساتھ گلشن مین اوسکو لاتے ہین
ہم بھی ایک تازہ گل کھلاتے ہین

لب جان بخش پھر دکھاتے ہین
پھر ہمیں مار کر جلاتے ہین

پیستے ہین خرام ناز مین دل
وہ ہمیں خاک مین ملاتے ہین

دیکھنے کی نہ آرزو کرنا
ہم دلاور کی سمجھاتے ہین

روشنی طور کی ہے مد نظر
آنکھ پھر اون سے ہم لڑاتے ہین

ارنی ہے زبان پہ یہان جاری
لن ترانی کی وہ سناتے ہین

پوچھیو اس نشان سے وان قاصد
کون مردون کو یہان جلاتے ہین

کیا کرین لیکے ایسے سامان کو
جمع کرکے جو چھوڑ جاتے ہین

خیر وہ مانگتے ہین غیرون کی
بیٹھے بٹھلائے شر اوٹھاتے ہین

آمنے میں نہین ہو دیں ہیہ حسن
جلّا دترا ہوا جڑ ہاتے ہین

رخِ روشن پری سا دکھلا کر
مجہکو دیوانہ وہ بناتے ہین

تخت زر پر جو سوتے تھی کل تک
آج اونھین خاک مین سلاتے ہین

وعدۂ وصل کب کیا پورا
روز جھولی وہ قسمین کھاتے ہین

ہاتہہ جب ڈالتا ہون گیسو پر
بیڑیان پاؤن مین پہناتے ہین

بد زبانی کا پڑگیا ہے مزا
رات دن اونکہیان سناتے ہین

جال وہ گیسوؤں کا دکھلا کر
مرغ دل کو مرے پہنساتے ہین

کیا خطا مجہسے کیا ہوئی تقصیر
پاس بٹہلا کے کیون اوٹھاتے ہین

بہول کر بہی جو رخ نہین کرتے
پہول مرقد پہ کب چڑہاتے ہین

ایک امید برنہین آتی
روز قسمت کو آزماتے ہین

خفگی کا سبب نہین کھلتا
آستین مجہپہ کیون چڑہاتے ہین

کب پیام آپ نے مجہے بہیجا
ایسی بے پر کی کیون اوڑاتے ہین

ابتو گہر مین بہی وہ نہین ملتا
روز جاتے ہین اور پہر آتے ہین

مردم غیر کی طرح بیتاب
آنکھین اب مجھسے وہ چھپاتے ہین

نرگس ہی خجل چشم بیمار اسے کہتے ہین
دم بند ہے طوطی کا گفتار اسے کہتے ہین

غش کھاکے گرا بھی تو معشوق کے قدمون پر
بیہوش اسے کہتے ہین ہشیار اسے کہتے ہین

قتل اوسنے کیا مجھکو تلوار سے فرقت کے
جلاد اسے کہتے ہین خونخوار اسے کہتے ہین

ہے عشق جنازیکے ہمراہ پس از مردن
چھوٹا نہ مرے پر بھی آزار اسے کہتے ہین

ابرو کے اشارون نے جو رنگ کیا دل کو
تلوار اسے کہتے ہین اور وار اسے کہتے ہین

بیہوش ہون پر یاد جانان سے نہین غافل
خفتہ اسے کہتے ہین بیدار اسے کہتے ہین

ظاہر مین وہ بیگانہ باطن مین یگانہ ہے
اغیار اسے کہتے ہین اور یار اسے کہتے ہین

کہتے ہین کہ آونگا پہر کہتے ہین کون آتے
اقرار اسے کہتے ہین انکار اسے کہتے ہین

تہا عرش پہ سر جنکا وہ خاک پہ بیٹھے ہین
اقبال اسے کہتے ہین ادبار اسے کہتے ہین

دل لیکے وہ کرتے ہین عشاق کی دلجوئی
دلبر اسے کہتے ہین دلدار اسے کہتے ہین

مرتا ہون جو مین تمپر تم بھی ہو فدا مجھپر
جانباز اسے کہتے ہین دلدار اسے کہتے ہین

جب روح لگی جلنے کچھ بس نہ چلا تن کا
مجبور اسے کہتے ہین ناچار اسے کہتے ہین

مردہ کیا جالون سے زندہ کیا باتون سے
رفتار اسے کہتے ہین گفتار اسے کہتے ہین

صحرا دیا میر بعد اس عشق نے مجنون کو
جاگیر اسے کہتے ہین سرکار اسے کہتے ہین

بیتاب بوجھا وٹھا اغیار سے الفت کا
مزدور اسے کہتے ہین بیگار اسے کہتے ہین

ادا سے دل کو جاں کو ناز سے برباد کرتے ہین
یہ بہت نام خدا کیا کیا ستم ایجاد کرتے ہین

بھلا کب ہم صفیر اس وقت مین امداد کرتے ہین
اسیران قفس بنیادہ فریاد کرتے ہین

کف افسوس کو ملتے ہیں پہردن کنج خلوت میں
فراموشی کو تیری جسگھڑی ہم یاد کرتے ہین

صبا کے ساتھ شاید داس جانان تلک پہونچے
ہم اپنی خاک کو اسواسطے برباد کرتے ہیں

نہ کیونکر ختم ہو ساری جہان کی اونپہ نیرنگی
نئے غمزے نئے عشوے وہ روز ایجاد کرتے ہیں

مرید اسکے ہوئے ہین ہم بھی اپنے مرشد دل کے
بجالاتے ہین جو جو کچھ کہ وہ ارشاد کرتے ہین

کہیں ہم حال کیا اونکی عنایت او غصہ کا
کبھی وہ شاد کرتے ہین کبھی ناشاد کرتے ہین

ہمارے گھر سے جاتے ہین وہ سوئے خانۂ غیر اب
اسے ویران کرتے ہین اوسے آباد کرتے ہین

صبا سے کہتے ہین وہ اپنے کوچہ کی صفائی کو
ہماری آج مشتِ خاک کو برباد کرتے ہین

اوجاڑا کرتے ہین صیاد میرے آشیانہ کو
یہہ ظالم مدتون کی محنتین برباد کرتے ہین

دیا کس کس کے سر کے کاٹنے کا حکم ہے اوسنے
کہ خنجر اپنے اپنے تیز سب جلاد کرتے ہین

بہوؤن پر تیغ کا جلاد کے ہوتا ہے جب عالم کا
تو مژگان پر گمانِ نشترِ فصاد کرتے ہین

مشابہ ہے بہت یہہ قامتِ موزون جانانسے
چمن مین اس لیے نظارہ شمشاد کرتے ہین

بیکر عین فصلِ گل مین لیجاتے ہین گلشن سے
غضب کا بلبلون پر ظلم یہہ صیاد کرتے ہین

ہماری خاموشی کا تجھکو شکوہ ہے عبث ناصح
تو کیا جانے کسے ہم چپکے بیٹھے یاد کرتے ہین

سنانِ عشق کے بیتاب بس وہ وار سہتے ہین
جگر کو اپنے جو اس جنگ مین فولاد کرتے ہین

کب حال یہان فراق مین نوع دگر نہین
کس دن تمہاری یاد مین جان ہونٹھ پر نہین

بیدرد کی مژہ پہ تو لختِ جگر نہین
یہہ نخل وہ ہے جسمین گلِ سرخ و تر نہین

کب شکلِ یار خواب مین پیشِ نظر نہین
کس دن خیال اوسکا یہان رات بہر نہین

اون گیسوؤن کا رخ سے سرکنا محال ہے
اے دل یہہ رات وہ ہے کہ جسکی سحر نہین

بیری مین بار عشق اوٹھاؤن مین کسطرح
وہ دل نہین وہ جان نہین وہ جگر نہین

کیون کرکہون کہ ڈہل گئی آدہی شب وصال
پہونچی ابھی تو زلف سیہ تا کمر نہین

مرجاؤن گا تڑپ کے امید وصال مین
ہان ہے خدا کیواسطے ظالم مگر نہین

اوجس سے کام ہے نہ بلا کا ہے سامنا
سودائے زلف یا نہین دردِ سر نہین

کیا جاوے دل یہ آن بنے گی کہ جان پر
تیرِ نگاہِ نازِ صنم بے خطر نہین

دے مار سرکو اے دلِ آشفتہ عشق مین
اون گیسوؤن کا بوسہ میسر اگر نہین

پنہان ہے گیسوؤن مین رخِ روشن صنم
ابر سیاہ سے ابھی نکلا قمر نہین

تیری سی چال تو ہال ڈرائی تو کیا ہوا
وہ آنکھ آہوؤن کی نہین وہ نظر نہین

کیون جلدی اتنی کرتے ہو گھر جانیکے لیے
ایجان ابھی تو بولا ابھی مرغ سحر نہین

نازک کمر سے یار کی دون کسطرح مثال
چیتے کی گو کمر ہے مگر وہ کمر نہین

تازہ کرم سے آپکے ہی گلشن جہان
وہ نخل کونسا ہے کہ شاداب تر نہین

سیدھا ہے راہ عشق سے اوس گھر کا راستہ
واللہ کچھہ بھی پیر نہین اور خطر نہین

فیض بہار سے ہین گل غنچہ مالدار
ایسا ہے کون اتہہ مین جسکے کہ زر نہین

دیر و حرم کے پھیر سے باہر نکل ولا / جس گھر کو ڈھونڈتا ہے تو یہ وہ تو گھر نہین

عشاق کی ہی فکر مین مصروف روز و شب / کھٹکا ہے کون اوسکو کسی کی خبر نہین

بستر اوٹھاؤن منزل دنیا سے کیون نہ مین / مہمان سرائے راہ ہی کچھ میرا گھر نہین

ہی شہر خامشان بھی عجب جائے خامشی / مطلق یہان کسی کو کسی کی خبر نہین

بیہوش عشق یار مین ہین جان دل تو ہون / مین کیا کرون کہ مجھکو تو اپنی خبر نہین

بیتاب میرے دل کو ہوا ہے وہان کا عشق / مطلق جہان خیال و گمان کا گذر نہین

یار کو صبح کی ہونے کی خبر کرتے ہین / کیا غضب وصل کی شب مرغ سحر کرتے ہین

ہو سو ہو ہم تو بس اب عشق کمر کرتے ہین / جانب ملک عدم آج سفر کرتے ہین

انتظار آپ کا آنکھون سے اوڑاتا ہی نیند / جاگ کر ہجر کی شب روز سحر کرتے ہین

ای پری کیا ہی خوش اوقات ہین وہ دیوانے / جو سر زلف مین ونرات بسر کرتے ہین

منھ نہ پھیرینگے کبھی جور و جفا سی ہرگز / ہم بھی پتھر کا تو اب جگر کرتے ہین

سایہ سان پھر کے صنم سر کو بہت جھکے ہو پڑے / اب تو دیوار سے رخ جانب در کرتے ہین

تونے تو آہ تلک بھی نہ کبھی کی ورنہ
یہہ وہ نالے ہین کہ پتھر مین اثر کرتے ہین

جز تری جلوہ سرا دکھلائی نہین دیتا ہے
چشم وحدت سے جدہر یار نظر کرتے ہین

زلف کے سودے مین سر پٹکتا تہا ایکدن پر
اس خطا پر وہ قلم اب میرا سر کرتے ہین

سینہ کیا پہلوئے دل کے بھی ہوا کرتے ہین پار
کب نشانہ کو خطا تیر نظر کرتے ہین

روز اے پردہ نشین چاک گریبان کر کے
دامن اشکون سے تری یادین تر کرتے ہین

ہم تو ان حضرت دل کے ہین مطیع فرمان
رخ اودہر کرتے ہین یہ حکم جدہر کرتے ہین

روز دکھلاتے ہین پستی و بلندی جہان
حضرت دل مجھے اب سیر و زبر کرتے ہین

تلملاتے ہین کبھی گیسو کبھی رخ دکھلا کر
یون ہی ہر روز وہ اب شام و سحر کرتے ہین

روز محروم پھراتے ہیں در جانان سے
کب غریبون کی یہہ دربان خبر کرتے ہین

مہر سے ذرہ جدا ہو نہین سکتا بیتاب
ہم بھی پھرتے ہیں ادہر رخ وہ جدہر کرتے ہیں

اشک بیری کی زمانہ کو خبر کرتے ہین
مجھکو رسوا یہہ میرے دیدۂ تر کرتے ہین

گردش چشم فسون گر سے بچانا یارب
یہہ وہ آہو ہین جہانا دیکھو جو سر کرتے ہین

ای بتو تم تو ذرا بھی نہ پسیجے ورنہ
نالۂ دل سے پتھر مین اثر کرتے ہین

کثرت رنج و غم و اشک کا مت پوچھو حال
خشک کر کر کے گلا آنکھ کو تر کرتے ہین

دیکھنے والون سے تم چھپ نہین سکتے ہرگز
صاف نظارۂ رخ اہل نظر کرتے ہین

مست ہین بادۂ نخوت سے یہہ گیسو والے
کب ہمری حال پریشان پہ نظر کرتے ہین

روبرو ہوتے ہین اوس بادشۂ حسن کے جب
ہم دل و جان و جگر نذر نظر کرتے ہین

صاف آئینہ مین ایک بال سا پڑ جاتا ہے
رخ کے جب وصف بیان مین ہم یاد کمر کرتے ہین

دام مین دیکھا تھا اک روز پھڑکتے مجھکو
اس خطا پر وہ جدا بازو سے پر کرتے ہین

بحر پوشون کو مبارک ہے دریای طمع
ہم تو ایک آب کے کوزہ مین گذر کرتے ہین

مفلسی مین مجھے لیجاتے ہین پیش منعم
ہاتھہ کا پاؤن مجھے دست نگر کرتے ہین

یاد گیسو مین رخ صاف کا کرتے ہین بیان
شام کیوقت تماشائے سحر کرتے ہین

شال زربفت مبارک ہو امیرون کو دلا
ہم تو کملی مین فقیرانہ گذر کرتے ہین

جان و دل سبھی سمجھتے ہین سواد و لت کو
اسقدر ناز عبث صاحب زر کرتے ہین

وہ نظر اس لئے مردم سے چراتے ہین کہ یہہ
آنکھہ مین دیکھتے ہی دیکھتے گھر کرتے ہین

تجہے گر پوچہے وہ بیتاب ہمارا کچہ حال
کہیو دنیا سے تیرے غم مین سفر کرتے ہین

جلوہ گر بزم مین حضور نہیں
آنکھہ مین عاشقوں کے نور نہین

بہیجا خط وہ رشک حور نہین
قاصدا تیرا کچھ قصور نہین

دوڑ کر پاس آہی پہنچون گا
ایسے کچہ مجہسے آپ دور نہین

خام کاری سے دل نہ پختہ ہوا
آتش عشق کا قصور نہین

دیکہتے بہی نہیں اوٹہا کر آنکہہ
اتنا زیبا تمہین غرور نہین

سچ تو اے بت یہ ہے خدا کی قسم
تجہسا معشوق دور دور نہیں

شیشہ مے کو طاق پر رکھدو
لطف پینے کا بے حضور نہین

مثل پروانہ آپ جلتا ہون
شمع رویون کا کچہہ قصور نہین

ایک جام اور بہر کے دے ساقی
مجہکو اب تک ہوا سرور نہین

ساتہہ لوں کس کو کس سے کہینچون ہاتہہ
کون سی شے ہے جو ضرور نہین

ہیں کس پر نظر عنایت کی
کون منت کش حضور نہین

وصف جنت کا ختم کر واعظ — مین تو مشتاق حسنِ حور نہین

ٹوٹ جانے دو خم جو ٹوٹ گیا — شیشۂ دل تو چور چور نہین

جو ہے وہ مفتری ہے دیکھہ لیا — کس کی نیت مین یہان فتور نہین

سارا عالم ہے بندۂ درگاہ — کون ہے جو سگِ حضور نہین

گھر کا اپنے نشان بتادے یار — نام کی تو مجھے ضرور نہین

نور سے سایہ گو جدا ہے ولا — پر جدا سایہ سے تو نور نہین

مہہ کو تیرے رخ سے کیا نسبت — لاکھہ چمکے مگر وہ نور نہین

جرم سارے معاف کر دیگا — کون کہتا ہے وہ غفور نہین

سب مین جلوہ تمہارا یکسان ہے — کون سا کوہ کوہ طور نہین

دیکھہ سکتا نہین مین اے بیتاب
جلوۂ یار کا قصور نہین

تیر عاشق پہ نگاہون کے لگاتے جاؤ — اے کمان دار نشانی کو اوڑاتے جاؤ

ٹھوکر ایک مرقد عاشق پہ لگاتے جاؤ — چال سے حشر کا انداز دکھاتے جاؤ

سرخ میں مجھ سے نہ آنکھوں کو چراتے جاؤ — اے صنم آخری دیدار دکھاتے جاؤ

ایک چپ کا ہی سرو ہی کا لگاتے جاؤ — باغ تو جاتے ہو یہ گل بھی کھلاتے جاؤ

لیے ہو جو دل و جان و جگر و صبر و قرار — چار دیوار عناصر کو بھی ڈہاتے جاؤ

بیوفائی کا طریقہ نہیں اچھا پیارے — سیکھ لو راہ وفا راہ پہ آتے جاؤ

چھوڑ کر مجھکو سکتا تو نہ جاؤ صاحب — ہاتھ تلوار کا ایک اور لگاتے جاؤ

پھر یہ دیدار خدا جانے میسر کب ہو — مل گئے ہو تو صنم آنکھ لڑاتے جاؤ

ہم وہ سالک ہیں تیری راہ محبت کے صنم — خضر کہتا ہے مجھو راہ بتاتے جاؤ

آنکھ مرقد سے میرے پھیر کے جاتے ہو کدھر — پھول دو چار کسی دن تو چڑھاتے جاؤ

شور محشر کا گماں ہوتا ہے وقت رفتار — یوں چھڑوں ہے تو چھڑوں کو نہ بچاتے جاؤ

حیف شمع تو ابھی فرش پہ بیٹھی بھی نہیں — موت کہتی ہے بچھونے کو اٹھاتے جاؤ

یوں نہ بیہوش مجھے چھوڑ کے جاؤ صاحب — لخلخہ زلف معنبر کا سونگھاتے جاؤ

ہم سے تنے ہیں جو ابرو تو اشارے بھی کرو — کھینچ لی ہے جو کمان تیر چلاتے جاؤ

کوچۂ یار کی اے خضر ہے ہمکو بھی تلاش — کس طرف جاتے ہو ہمکو بھی بتلاتے جاؤ

عاشقو ہونا ہے منظور نظر گر تمکو
آنکھ مین سرمہ کی مانند سماتے جاؤ

سیر صحرا کو جو جاتے ہو تو اے خوش چشمو
آہوون کو بھی ذرا آنکھ دکھاتے جاؤ

پائے نازک سے اگر کرتے نہین ہو پامال
دونون ہاتھون سے میری خاک اوڑاتے جاؤ

گر و ابرو کے اشارہ مین مژہ کو شامل
ساتھ تلوار کے خنجر بھی چلاتے جاؤ

کیف بادہ تو نہین نشۂ عرفان سے تو
ایسے بیہوش ہو ہوش مین آتے جاؤ

بدلو تیور بھی صنم عین شکر رنجی مین
آنکھ پھیری ہے تو منھ کو بھی بناتے جاؤ

ساتھ تابوت کے آئے تو نجاؤ پھر کر
گور مین لاشۂ عاشق کو سلاتے جاؤ

خاک رہنے کا نہین زیر زمین بھی جز خاک
منعمو گنج نہان کو بھی لٹاتے جاؤ

لعل لب کے جو تصور مین ہو گریان بیتاب
لخت دل اشکون کے ہمراہ بہاتے جاؤ

تماشا اپنے بسمل کا ستمگر دیکھتے جاؤ
تڑپتا کسطرح ہے یہ زمین پر دیکھتے جاؤ

میرے باغ جگر کی سیر دلبر دیکھتے جاؤ
کھلے ہین ایک سے گل ایک بہتر دیکھتے جاؤ

جفا و جور خوبان ستمگر دیکھتے جاؤ
گذرتی ہے جو کچھ قسمت سے سر پر دیکھتے جاؤ

عیادت کو نہیں کہتا مگر اتنی گذارش ہے
ادہر سے جاؤ تو مجھکو بھی دم بھر دیکھتے جاؤ

کرو بجر خدا اکبار سے جو زنگ عاشق کو
ذرا تیغ نگہ کے بھی تو جوہر دیکھتے جاؤ

چمن میں چل کے دکھلا دو نہیں ہے تاب تنہا
کھڑے ہیں منتظر سرو و صنوبر دیکھتے جاؤ

ملے ہو قسمتوں سے راستے میں بعد مدت کے
بچاؤ آنکھ پہ پھیرے بندہ پرور دیکھتے جاؤ

ذرا سا بھی تمہارا دیکھنا عین عنایت ہے
یہ کب کہتا ہوں مجھکو آنکھ بھر کر دیکھتے جاؤ

گریباں گیر الفت سے عبث دامن چھوڑاتے ہو
ابھی تو کہتے تھے آؤ میرا گھر دیکھتے جاؤ

سر رہ کوئی بھی مانع نہیں نظارہ بازی کا
مجھے بھی دیکھنے دو تم بھی لیکر دیکھتے جاؤ

تہ و بالا زمین آسماں یا دونوں عالم ہوں
تمہیں کیا تم تو نیچے نگاہ اوپر دیکھتے جاؤ

عیادت نرگس بیمار کی کرنے جو آئے ہو
تو سنبل کا بھی سب حال ابتر دیکھتے جاؤ

گنہگار وہیر ہماری کسقدر گٹھری گناہونکی
اوٹھا کر بوجھہ تم بھی اپنے سر پر دیکھتے جاؤ

جبر غبغب کی الفت میں کنوئیں جھانکے ہیں کس کس نے
تمہاری چاہ کا ہے کون خوگر دیکھتے جاؤ

یہ کب کہتے ہیں بیماران الفت دیر تک ٹھیرو
جو آنکلے ہو بہولے سے تو دم بھر دیکھتے جاؤ

چلے تو ہو میرے پہلو سے اوٹھکر پاس ٹھیرو نکے
کہینگے آج ہم شکوونکے دفتر دیکھتے جاؤ

یہہ کیا اندھیر ہے موسیٰ ہی کی آنکھیں کو روشن
ادہر بھی غیرتِ خورشید انور دیکھتے جاؤ

صفِ مژگان ہے استادہ پئے خونریزیِ عاشق
کوئی دم مین یہہ اب چلتے ہین خنجر دیکھتے جاؤ

کھڑے ہین منتظر عشاق شمشیر نگہہ قاتل
انہین تیغِ نظر سے تم برابر دیکھتے جاؤ

تماشا دیدنی ہے آپکے دیوانون کا صاحب
اوڑاتے کس طرح ہین خاک سر پر دیکھتے جاؤ

غبار دل نکالو دل کے تم بیتاب سے اپنے
نہو بہرِ خدا ایسے مکدر دیکھتے جاؤ

دشتِ مین اوس شوخ کو جانے تو دو
آہو دل کو آنکہہ دکھلانے تو دو

سرمگین آنکہہ اون کو دکھلانے تو دو
عین اشارے مین غضب ڈھانے تو دو

دشتِ غربت مین مجھے جانے تو دو
بیکسی مین ٹھوکرین کہانے تو دو

دیکہہ لونگا ابر باران کی جھڑی
چشم گریان کے حضور آنے تو دو

اوس زبانِ چشم سے چشم و زبان
پیچھے لڑنا پہلے ملجانے تو دو

صاف اوڑ جائینگے شمعون کے دہوئین
شعلہ رو کو بزم مین آنے تو دو

غیر سے ملنے کی دونگا مین سند
یار کو جہوٹی قسم کھانے تو دو

ملنے کا بھی کوئی نکلیگا طریق
راہ پر اوسکو ذرا آنے تو دو

دیکہیں وہ کیونکر نہ لکہینگے جواب
خط ہمارا اون کو پڑہولنے تو دو

پیچھے جان لیجیو پہلے اے جانِ جہان
روح کو تن سے نکلجانے تو دو

بے غبارِ دل میرا کہدون گا صاف
رُخ پہ اون کے خط نکل آنے تو دو

جوہرِ اینار بھی کھل جائیں گے
یار کو تلوار چمکانے تو دو

دل کی کھل جاوین گی سب کیفیتین
ساغرِ مے اون کو پی جانے تو دو

بیٹھ جاوین گے کلیجا تھام کر
لاشہ میرا اون کو اوٹھوانے تو دو

دل تو کیا جان بھی کرین گے ہم نثار
یار کا قاصد کو خط لانے تو دو

رفتہ رفتہ کھینچ لیں گے ہاتھ بھی
گوشہ گیر و پاؤن پہیلانے تو دو

ابرِ باراں مُنھ تکے گا دیکھنا
مینھ ذرا اشکون کا برسانے تو دو

دل کی اولجھن بھی نکل جائیگی سب
کاکلِ پیچاں کو سلجھانے تو دو

عاشق و معشوق مین کرنا تمیز
ایک دل دونون کو ہوجانے تو دو

رخ کا بوسہ ایک لونگا اور بھی
اون کو قرآن مجھسے اوٹھوانے تو دو

بل نکل جاوے گا سارا سانپ کا / خم اوسے گیسو کا دکھلانے تو دو

دیکھیو ہون گا کسطرح سلتے نہین
آنکھ بیتاب اون سے لڑجانے تو دو

آؤ میرے گھر یہہ کسدن یار کا ارشاد ہو / شاد کب تک دیکھئے اپنا دلِ ناشاد ہو

اے جنون اوس گل سی گھر میرا کہین آباد ہو / اپنا ویرانہ بھی رشکِ گلشنِ نوشاد ہو

اے صبا جولان یہان پھر توسنِ جلاد ہو / آرزو ہے اپنی مشتِ خاک پھر برباد ہو

ہون ازل کے تیرہ دل روشن کہان اصلاح سے / کسطرح سرمہ سے بینا کورِ مادر زاد ہو

اوس جوان کا قد اگر دیکھے تو شکلِ چرخِ پیر / سرو قیدِ راستی سے باغ مین آزاد ہو

دیکھیے کب معرکہ یہہ طے ہو مدت سے ہے شوق / تیغ ہو گردن ہو مین ہون خنجرِ جلاد ہو

اے پری رو تیرا دیوانہ سب بہولا ہوا / نے قسم دیر و حرم کا راستہ گر یاد ہو

حرف آیا دل پہ تو اوس سے معلم نے کہا / نام کو شاگرد ہو تم پر بڑی استاد ہو

تیغ ابرو کی تری کہینچے کبھی تصویر تو / کیا تعجب ہے قلم گر خامۂ بہزاد ہو

شوق اوڑنیکا ہوا ہے توسنِ دلدار کو / دیکھیے کس کس کی خاک اب اے صبا برباد ہو

دیکھ سکتا ہی ہیں صحبت گل و بلبل کی یہ
جلد نابینا الٰہی دیدۂ صیاد ہو

سہل کرتی کان رکھیں گر یہ نالو پہ آج
کلھنے فردائے محشر زاہدون کو یاد ہو

جیتے جی ہونا رہا مشکل ہی بند عشق سے
یہ نہیں وہ قید ہی جسکی کوئی میعاد ہو

ای سمند یار کر ہر ہر قدم پر شوخیان
خاک ہو کوئی بلا سے تیرے پا برباد ہو

پاؤن کی زنجیر میری ڈھیلی کر دے یا کڑی
مین نہین وہ جسکے لب پر نالہ و فریاد ہو

دیکھتے ہی ہین تو میں آنکھیں چورا کر دیکھتے
داد وہ دیتے ہین جسمین کچھ نہ کچھ بیداد ہو

میں وہ بلبل ہون کہ یکسان ہے مجھے شاد و غم
شاخِ گل ہو ای صبا یا خارِ صیاد ہو

قتل ہی آخر کیا شمشیر تیز مجھ سے
ای صنم واللہ اب سمجھا کہ تم جلاد ہو

کرتی ہے رسوا یہ ای بیتاب دختِ رز ہمین
کس توقع پر بھلا اس کا کوئی داماد ہو

تشبیہ دون نہ رخ سے تیری ماہتاب کی
دکھلاؤن کیا چراغ بھلا آفتاب کو

قہرِ خدا سنا ہی بتانِ حسین کا قہر
آتا ہے جی مین چھیڑ کے دیکھون عتاب کو

اللہ رے پاسبانی بیداری فراق
آنا محال آنکھون مین ہے دزدِ خواب کو

گیسوئے یار سے جو اوڑا مشک کا دہوان
مٹی کیا پسینہ نے عطر گلاب کو

چہاتی جو سخت پکڑی تو بولا وہ بحر حسن
کیا سنگ آپ سمجھے ہوئی ہین حباب کو

کہائیگا اوسکے زیر قدم حشر ٹہوکرین
آنے دو راہ پر تو سمند شباب کو

آتا ہے دور اپنا بھی اس دور چرخ مین
کہدو بھرے پیالون مین ساقی شراب کو

انگیا ہے تر پسینہ مین اوس بحر حسن کی
دیکھا ہے ہمنے پانی کے اندر حباب کو

اے زلف یار ہوکے تو برہم رولا ہمین
برسائے پانی کام یہی ہے سحاب کو

صاحب شب وصال ہے کیسی حیا و شرم
پردہ کہان کا دور کرو اب حجاب کو

اندہیر دن دہاڑے نکر میری جان پر
اے رشک مہر رخسے اولٹ دے نقاب کو

اے شہسوار حیف اوڑا دن مین سر پہ خاک
اور ہو نصیب پائے حنائی رکاب کو

بہنتا ہے دل تو بہتے دی آتش مین عشق کے
بیتاب آنچ کرتی ہے پختہ کباب کو

کیون نہ دو ٹکڑے کری تیغ حسد اغیار کو
یار سے الفت ہی ہمکو ہے الفت یار کو

کیا ہوا سونپا اگر جان و جگر دلدار کو
اختیار اپنا سبھی دیدیتے ہین مختار کو

حیف یہان تو سے جہکا ہے اشتیاق قتل مین
وہان اجازت کہینچے دیتی نہین تلوار کو

ای پری بہر خدا پردہ سے آ باہر ذرا
ایک مدت سے ترستے ہین تیرے دیدار کو

دم ۲ دلجہتا ہے پر نظارۂ رخسار صاف
ای صنم سر کا دی رخ سے گیسوے خمدار کو

مار کہا پیچ سے آخر عدم کی راہ مین
گیسوؤن کا بل ہوا موی میان یار کو

ہوگیا دیوانہ جسپر پڑگیا اے قصر یار
سمجہے ہم سایہ پری کا سایۂ دیوار کو

ہوگئے دیوانے دونون عشق زلف یار مین
توڑتا ہے شیخ سبحہ برہمن زنار کو

ہوگئی اپنی رسائی گر در دلدار تک
ایکدن پردہ اوٹھا کر دیکہہ لینگے یار کو

بعد مدت منہہ سے بولا وہ شوخ لالہ رو
باغبان نے آج کہولا ہے در گلزار کو

ہوگئی ثابت اگر تاثیر اپنے آہ کی
ایکدن سیدا کرینگے جسخ کجرفتار کو

آگ لگ اوٹہے ابہی پہک جائے تڑپے مل مجہے
برق سے نسبت جو دون برق نگاہ یار کو

آنکہہ یا چشم جانان مین جہپکتی ہے نہین
نرگس بیمار کہیئے دیدۂ بیدار کو

روبرو آوے نہ میرے چشم گریان کے کبہی
آبرو رہنی جو ہووے ابر دریا بار کو

یاد ابروے صنم مین رات بہر آئی نہ نیند
رکہہ لیا جبدن نہ مینے زیر سر تلوار کو

صاف کرکے وہ صف عشاق کو کہنے لگا
کیون کہین دیکہا تہا یون چلتے ہوئے تلوار کو

یاد دلواتی ہی ہونٹون کی مسی اون کی ہنسی
ابر مجہپر کہینچتا ہے برق کی تلوار کو

پہینکدے ای بوالہوس جلتا نہین گر بار عشق
کیون لئے پہرتا ہے ناداں سر پہ اس بیگار کو

مجہکو تو بیتاب یوسف کا پتا ملتا نہین
چہان مارا مینے سارے مصر کے بازار کو

حیرت سے صاف دیکہہ کے رخ اپنا یار کو
کرتا ہے زنگ آئینہ آئینہ دار کو

اللہ رے اضطراب شب انتظار یار
دم بہر نہین قرار دل بیقرار کو

تلوار کی ہے کون سی تجہکو احتیاج
ابرو کا ایک اشارہ ہے کافی ہزار کو

رہنے دے اپنی بزم مین مجہہ زار کو صنم
دی ہے جگہہ خدا نے بہی گلشن مین خار کو

اوس بت نے یون چہپائی ہے دلمین ہماری چاہ
جسطرح سنگ رکہتا ہے پنہان شرار کو

کب کا غبار دل مین تیرے تہا چولے صبا
برباد کردیا میری مشت غبار کو

کیا مرغ دل کو میرے پہنساتا ہے پیچ مین
آتے بلا کے پیچ مین گیسوے یار کو

دندان دکہلا کے منہ میرے بحر حسن نے
آب آب کردیا گہر آبدار کو

اوس ماہ وش کو دیکھ کے جو چاک چاک ہے
تشبیہ ہے کتان سے گریبان کے تار کو

افتادہ ہے زمین پہ جو دیوانوں کی طرح
سایہ ہوا ہے سایۂ دیوار یار کو

گیسو میں اوسنے دل جو پھنسایا تو کیا عجب
صیاد کا ہے کام پھنسانا شکار کو

دنبالہ سرمہ کا نہیں آنکھوں میں یار کے
گھوڑا لگا ہے ابلق لیل و نہار کو

حیلہ ہے مدتوں سے مسیح عندلیب روح
دکھلادے باغ حسن کی اب تو بہار کو

کھونا گلے کو تونے گریبان تو دیکھیو
ٹکڑے کرونگا میں بھی تیرے تار تار کو

آخر بدن سے چھوٹ گئی روح ہجر میں
رو کے رہے پیادہ کہاں تک سوار کو

حال سیہ آئینۂ رخ پہ جلوہ گر
دیکھو حلب میں نافۂ مشک تتار کو

تقدیر دیکھنا جو کبھی بھول سے کر آئے
بیتاب بھول جاوہ میرے مزار کو

تعشق ہے رخ روشن سے اوسکے زلف پیچاں کو
تعجب ہے کہ ہندو کر رہا ہے حفظ قرآں کو

ابھی حاصل ہو جمعیت میری روح پریشاں کو
اگر لادے صبا اوسکی شمیم زلف پیچاں کو

دکھاتا ہی نہیں وہ رشک مہ چشم فتاں کو
جواب صاف عیسی نے دیا بیمار ہجراں کو

کنوئیں جھکو آئیگی غیرت عزیز و ماہ کنعان کو
دکھا دیگا میرا یوسف اگر چاہِ زنخدان کو

جو یاد آتی ہے تیری چشم رشکِ دیدۂ آہو
تو رو رو کر بہگو دیتا ہون دامانِ بیابان کو

تمیز ان کے کرے امتیازِ نیک و بد دونون
خدا نے اس لیے بخشے ہین ہوش و عقل انسان کو

عبث ہوتا ہے برہم مجھسے بے سبب اولجھتا ہے
چھوا کب مینے اے کافر تیری زلفِ پریشان کو

جلایا آتشِ حسرت مین مثلِ شمع سر تا پا
دکھا کر یار نے دستِ حنائی شاخِ مرجان کو

نہ نکلا پر نہ نکلا کی بہت جراح نے محنت
محبت ہے جگر سے میرے تیر افگن کے پیکان کو

بہلا الفت جو اوس سے کی تو تہنے کیا برائی کی
زمانہ مین ہوا کرتا ہے انس انسان سے انسان کو

ہوای دہر سے محفوظ ہے دل اہلِ خلوت کا
نہین صرصر سے کچھ خطرہ چراغِ زیرِ دامان کو

تڑپنا بہول جائے وصاف لینا برق اے مہوش
دکھا دی مسکرا کے تو جو اپنے برقِ دندان کو

ستارو سے کہے ذرا کہدو کہ تمکین اب مقابل میں
چنا ہے آج اوس مہوش نے پیشانی پہ افشان کو

ہماری خاک اوڑتی ہی ہو اکیطرح جا لپیٹی
بچایا لاکھ اوس شاکِ پری نے اپنے دامان کو

خوشی سے ہے خوشی اور غم سے غم ایذا سے ایذا ہے
غضب کا ربط و ضبط اس جسم سے ہے دیکھنا جان کو

لگی کرنے جو وہ دعوی خوش چشمی تو جانان نے
دکھائیں خوب سی آنکھیں غزالانِ بیابان کو

نمی ہے آنکہہ میری ہی نہین بیتاب کب اوسپر
ستارے دیکھیو مین آسمان سے اوسکی افشان کو

حیلہ مژگان سے دکھاتا خنجر فولاد کو
کہیں ایجاد ستم ہے اوس ستم ایجاد کو

آشیانہ پھونکتے ہین فصل گلمین تو
آگ اے صیاد لگا دے تیرے بیداد کو

یار تیرا تو نشان مجھکو کہین ملتا نہیں
ڈھونڈھ مارا میں نے سارے عالم ایجاد کو

گر یہی ہے زمزمہ سنجی تو اک دن دیکھنا
دام میں لا دینگے مرغان چمن صیاد کو

قدرت حق سے ہین یہ اربعہ عناصر ایک جا
کون دیکھے ہے ایسا ربط اضداد کو

تیرے ہونٹ موتی ہیں اغیار سے فرمائشیں
کب بجا لایا نہیں میں آپکے ارشاد کو

کر دیا صورت پرستی نے ہمیں ہی سے دور
عاشق بت ہو گئے بھولے خدا کی یاد کو

اپنے اپنے رنگ میں ہین مست کعبے و حرم
کون سنتا ہے بھلا بلبل کی بیان فریاد کو

روح و تن مین کیوں جدائی ڈالتی ہے اے اجل
کس لئے کرتی ہے ویران خانہ آباد کو

وار مژگان کے لئے اکثر دل صد چاک پر
تیغ نے سینے سے لگایا خنجر جلاد کو

دیکھکر مجھکو قفس مین اڑ گئے سب عصفیر
مین مشکل میں نہ ہو بچا کوئی بھی امداد کو

یہہ خراماں ہے چمن مین اور وہ ہے پابگل
سرو قد سے میری کیا نسبت بھلا شمشاد کو

مدتین گذرین نہین لیتا خبر تک بھی کبھی
کیون بھولائے بیٹھا ہے تو یار میری یاد کو

گرد کیپ عشاق ہین اوس سرو قامت کے صبا
قمریان گھیرے ہوئے ہین باغ مین شمشاد کو

کیا پڑا ہے وہم مین یا خام کے تو اوٹھہ دلا
سوچتا الفت مین کوئی بھی نہین افتاد کو

کسطرح بیتاب ہے ہوئے الفت تن اوس سے جو
سمجھے ہین اکثیر مشت خاک بے بنیاد کو

پیچ گیسو کا پھر کھلا دیکھو
کس پہ آوے گی یہہ بلا دیکھو

قدرت ذات کبریا دیکھو
بت بھی بن بیٹھے ہین خدا دیکھو

دل سوئے بت کدہ چلا دیکھو
خضر بھولا ہے راستا دیکھو

خنجر یار پھر کھچا دیکھو
آئی عاشق کی پھر قضا دیکھو

دیکھتے کیا ہو بحر و طوفان کو
ناخدا او سوئے خدا دیکھو

سرخ سے زرد ہو گیا گلشن
کیا تھا اور ہو گیا یہہ کیا دیکھو

دام مین فصل گل کی دیکے خبر
چھیڑتی ہے مجھے صبا دیکھو

دست بالا ست جاکے لپٹی ہے — عاشقو شوخیٔ حنا دیکھیو

نا تلو زیست پر جو نازان — سب پہ موجود ہے قضا دیکھیو

دیکھنی ہے جو صبح و جنگ کی سیر — ملکے تم آنکھ کو ذرا دیکھیو

وہ رہی ہے ہوا ہے دامن مین — خاک کا میرے حوصلا دیکھیو

وہ محبت اب اون کو ہمت نہین — ابتدا دیکھیو انتہا دیکھیو

رعد اور ابر کی ہوا ہو گی — اثر نالہ و بکا دیکھیو

یاد وہ خوار وہ برق سان تڑپو — وہ چلی آتی ہے گھٹا دیکھیو

عاشقو پیش بت کرو نالہ — تم بھی ناقوس بھی بجا دیکھیو

لب بحر اوس نے بال کھول دئے — گھاٹ پر گھر گئی گھٹا دیکھیو

اوسکے دامن سے لگکے چلتی ہے — باغ مین جرأت صبا دیکھیو

کر دیا پانی پانی قلزم کو — چشم گریان کا ماجرا دیکھیو

باغ مین ہنس پڑا وہ غنچہ دہن — کیسے تنگو نکو کھلا دیکھیو

کیسے کیسے گلے مین فضلے گل — جیبا و قدرت خدا دیکھیو

خاک میری وہان سے پھر آئی
کیسی اولٹی چلی ہوا دیکھو
بیوجہ کیون ہے مجہپہ قہر وغضب
جرم دیکھو میری خطا دیکھو
چل بسی روح جسم خاکی سے
ہوگیا دم نیں کیا سے کیا دیکھو
صورت نقش پا سے گلی مین اب
آکے بیٹھا ہون تم اوٹھا دیکھو

رحم کرنے کا وہ نہین بیتاب
اشک بھی آنکھ سے بہا دیکھو

باغ جاتا ہون اوس نگار کے ساتھہ
سیر کرتا ہون مین بہار کے ساتھہ
بلبل باغ آرزو ہون مین
ایک دل ہے میرا ہزار کے ساتھہ
ہنستے ہین وہ ہمارے رونے پر
برق ہے ابر نوبہار کے ساتھہ
ہر کاب اوسکے خاک ہے اپنی
ہے پیادہ روان سوار کے ساتھہ
غیر ہے دلربا کے پہلو مین
گل کو دیکھا ہے ہمنے خار کے ساتھہ
چھر گئی ہمرہ مژہ وہ نظر
تیغ بھی چل گئی کٹار کے ساتھہ
چھوڑین کب ہمرہی غبار دسوار
ہے غبار اوسکے وہ غبار کے ساتھہ

عشق کیون نہ باندہے زلفِ رخ — عشق ہے اوس کو چشمِ یار کے ساتہ

اوڑگئی روح رہ گیا قالب — کیا پیادہ چلے سوار کے ساتہ

پنجہ کرتا ہون شعرون سے مین — کشتی لڑتا ہون روز چار کے ساتہ

جیب کا تار ٹوٹتا ہی نہین — نکلا آتا ہے تار تار کے ساتہ

جوش مستی کا ہے جوانی تک — نشہ ہوگا ہرن اوتار کے ساتہ

عشق مین کب کا جل بسا ہوتا صبر — سینے رکھا ہے مار مار کے ساتہ

سیکھہ عشاق سے طریقۂ عشق — ہوے اے خام پختہ کار کے ساتہ

وہ سوار آیا تو مثالِ غبار — ہم قدم ہونگا راہوار کے ساتہ

کام رکھہ ایک سے زمانہ مین
دوڑ بیتاب مت ہزار کے ساتہ

دار پر کھینچیے روا ہے یہہ — عاشقِ زلف کی سزا ہے یہہ

کب جگا خون دل بہلا ہے یہہ — نخلِ مژگان مین لگ کہلا ہے یہہ

اوس مسیحا بیان کا بینا — تپِ فرقت کی بس دوا ہے یہہ

جو پہنا اپنے سر پہ کھیل گیا
دام گیسو نہین بلا ہے یہہ

کب بہلا چہوڑتا ہون عشق صنم
لاکہہ ناصح سے کہے بُرا ہے یہہ

نہ لگاوٹ پہ اوسکی جا اے دل
کہے رکھتے ہین ہم دغا ہے یہہ

وہ اودہر دم ادہر ہوا رخصت
غم فرقت نہیں قضا ہے یہہ

ہے نظر اوس کی خاک پہ میرے
تیر رو تو وہ کا سامنا ہے یہہ

سرو قدون کا سینہ اوبھرا ہے
نخل شمشاد یا پہلا ہے یہہ

سبکو خلوت مین حال دل کا کہا
نہین بیگانہ آشنا ہے یہہ

ایک آتا ہے ایک جاتا ہے
سچ ہے دنیا نہین سرا ہے یہہ

کیون نہ دم زن نہ راہ عشق مین ہون
کوئے جانان کا راستا ہے یہہ

واہ کیا ہی نکل گئی تن سے
روح ہے یا کوئی ہوا ہے یہہ

کیون نہ خط رکہین سر پہ آنکہون پر
یار کے ہاتہہ کا لکہا ہے یہہ

یہان تو آنکہون کی راہ دم نکلا
ہے گمان اونکو تاکتا ہے یہہ

فخر نیتاب کو ہے شاہوں پر

کوچہ یار کا گدا ہے یہ

مزہ دکھاتی ہے غصہ میں تند خو تیری — لڑائی صلح سے بہتر ہے جنگجو تیری

خوشا وہ آنکھ کیا جس نے تیرا نظارہ — خوشا وہ کان سنی جس نے گفتگو تیری

خدا کے واسطے ناصح نہ مغز خالی کر — میں سن چکا ہوں بہت ایسی گفتگو تیری

جو وعدہ کرتا ہے حیلوں میں ٹال دیتا ہے — مجھے پسند نہیں خو یہ حیلہ جو تیری

مٹا نہ سینہ سے اے داغ ہجر تو اب تک — کہاں تلک کروں اشکوں سے شست و شو تیری

تصور آتا ہے پھر مجھ کو یار تیرا ہے — دھری ہی رہتی ہے تصویر روبرو تیری

سنا ہے نام ترا جب سے یار ہرجائی — تلاش کرتا ہوں میں جب سے کو بکو تیری

نسیم عطر میں کب اتنی ڈوبی ہی تھی — کھلی ہے آج مگر زلف مشکبو تیری

مجھے بتاتا ہے باتوں میں پیش غیر اکثر یار — بگڑ گئی ہے بہت ان دنوں میں خو تیری

مزاج کو نہ شب وصل میں کرے برہم — الجھ رہی ہے بہت زلف مشکبو تیری

نہ آیا آج بھی وعدہ پہ تو اگر اے یار — کریگی قتل مجھے تیغ آرزو تیری

بدن میں روح ہے بے غیرت نسیم بہار — کہ بند ہو گئی غنچہ میں آ کے بو تیری

پھرا ہی کرتے ہین رات چرخ پہ مہ و مہر
کسے نہین ہے زمانہ مین جستجو تیری

دماغ چاہیئے ای غیرت چمن ورنہ
وہ گل ہے کونسا جسمین نہین ہی بو تیری

مقام شکر ہی ناداں بہت غنیمت جان
جو اس زمانہ مین رہجائے آبرو تیری

تیری تلاش مین پھرتے ہین کافر و دیندار
ہر ایک کو ہی زمانہ مین جستجو تیری

مزے وصال کے بیتاب اوڑا جی بھر کے
بر آئی آج ہی مدت مین آرزو تیری

اوڑ کے جائیگا کہان دن سے اگر دیکھین گے
طائر دل تیری ہم بازو پر دیکھین گے

ای جنون پردہ کرینگے یہہ کہے رکھتے ہین
وصل کی شب جو گریبان سحر دیکھین گے

تن بلبل مین نہ صیاد نے جب پائی جان
بولا بیرحم کہ اب نوچ کے پر دیکھین گے

اوڑ کے صیاد کہان جائینگے مرغان ہوا
پر نہ مارین گے اگر تیر مین پر دیکھین گے

رات دن اوسکا تصور ہی مین کہتے ہین ہم
اپنے خورشید کو اب آٹھہ پہر دیکھین گے

حیف یہان جسم مین باقی نہین قطرہ خون کا
آنکھین کہتی ہین کہ ہم لخت جگر دیکھین گے

رو کے ہم تجھکو بھی کھینچین گے نفس فرقت مین
ایکدن تیرا بھی ای آہ اثر دیکھین گے

یہ تو ممکن نہیں آنکھوں سے نظر ہو تو جدا
ہم بھی دیکھیں گے اور ہر آب ہدہر دیکھیں گے

ای پری سایہ ہو آسیب ہو جو جائے سو ہو
جیسے یہ جان جیتیگا تیرا گھر دیکھیں گے

ڈہونڈہتے کعبہ و بتخانہ مین جا دین ادہر
لے دلا آج تیرا کہنا بھی کر دیکھیں گے

زور و زاری کو دامن گے حسین ابتاب
شکل دکھلائین گے جب ورت زرد دیکھیں گے

کہہ دو صیاد سے جفا نہ کرے
نوچ کر پر مجھے رہا نہ کرے

کیون تیری زلف کہون مین دام
حلبازی میری بلا نہ کرے

آ لگے یا الٰہی سینہ پر
تیر جانان کہین خطا نہ کرے

دلشدہ دل لے کے دی تسلیم زلف
اچھا سودا ہے کیون جبا نہ کرے

مین ہون بیمار چشم جانان کا
کہہ دو عیسیٰ میری دوا نہ کرے

توڑ ڈالے کلائی گل کی شاخ
خون بلبل کا کیون حنا نہ کرے

سرو قد تیری گرم رفتاری
شور محشر کہین بپا نہ کرے

بل دکھاوے جو تو کمر کا اسے
پیچ پھر گیسوئے دوتا نہ کرے

کعبۂ دل کو چھوڑ کر اے بت — تجھکو سمجھون خدا خدا نہ کرے

سچ کہا ہے کسی نے ای صاحب — بے مروت کو آشنا نہ کرے

رنگ یکسان نہین زمانہ کا — کیا کرے کوئی اور کیا نہ کرے

کرتے ہو سب سے جو دغا یہ دغا — دیکھنا کوئی بد وسا نہ کرے

چال وہ چل جو ہر روش ہو بھلی — کوئی شکوہ کوئی گلا نہ کرے

دوست دشمن اگر ہون ملکر ایک — ایک سے ایک پھر لڑا نہ کرے

اک زمانہ تمھارا شاکی ہے — تا ابید رد ہو خدا نہ کرے

مصحفِ رُخ کا ہون مین سودائی — عشقِ گیسو مری بلا نہ کرے

دل جو دیتے ہو تو سمجھ کے دو
کہین **بیتاب** وہ دغا نہ کرے

جہان دیکھو وہی جان جہان ہے — عیان ہے گو رباطن سے نہان ہے

مکان کہتے ہین جسکو لامکان ہے — نشانِ نام نامِ بے نشان ہے

تفاوت ہم مین اور اوسمین کہان ہے — فقط پردہ دوئی کا درمیان ہے

جو کنہ نام سے وہ بے نشاں ہے ۔ مکان کے بعد آخر لامکان ہے

قفس مین بھی نہین ایک حرف بولیں ۔ گلستان بلبلون کو بر زبان ہے

اوسی کو سیر گلشن کا اوٹھا لطف ۔ صبا کیطرح جو داماں کشاں ہے

صبا لیتی نہین نقد دل وجان ۔ نسیم زلف کا سوداگراں ہے

وہی جز میں سمجہ لیتے ہیں کل کو ۔ ورق پر جسکو دفتر کا گماں ہے

جز اوکے راز اوسکا کون جانے ۔ کہ جسکے کن سے یہہ کون ومکان ہے

تواضع سرکشو واجب ہمین گر ۔ جھکا پیش زمیں کیون آسمان ہے

سمجہ کر کھول اے بلبل پر وبال ۔ قفس نزدیک ہے دور آشیان ہے

یگانہ چشم وحدت میں ہیں سب ہین ۔ کسے بیگانہ کہتے ہو کہان ہے

نہیں یہان سنگ سے خالی کوئی بت ۔ ور دل جسم خاکی جاں نہاں ہے

مکین اوسکو کہے کونین مین کون ۔ مکاں جسکی نظر مین لامکاں ہے

قفس مین یاد کرکے سیر گلشن ۔ تڑپتی عندلیب خستہ جاں ہے

شفا تمھارے سے پاتے ہین بیمار ۔ مرا یوسف مسیحائے زمان ہے

ملاکو ر واعظ کا سنان سے
ہمارا پیر طاقت مین جوان ہے

گگر بوتے ہین سب قدرت اوسی کے
یہہ عالم باغ ہے وہ باغبان ہے

سلو طعن ہے ابر سیہ پر
تبسم برق پر خندہ زنان ہے

دل گوشۂ پہلو سے باہر
لگاتا تیر وہ ابرو کمان ہے

ہم دنیا مین کشتی ہے جو اوقات
اجل اس حال پر خندہ زنان ہے

ذرا دیکھو تو جذب عشق صادق
پے قیس روان لیلی دوان ہے

غضب ہے خون ہمارا کرکے ظالم
مٹاتا اب ہے اپنے رنگ پان ہے

جب پہلے مرگیا مرنے سے اپنے
اوسی مردہ پہ زندہ کا گمان ہے

عجب ہے یہہ دورنگئ زمانہ
کوئی ناکام کوئی کامران ہے

کمر کے لین مگر بوسۂ خال
کرین کیا مصحف رخ درمیان ہے

نہین حکمت سے خالی کوئی شی یہان
عبارت ہے عیان مطلب نہان ہے

سیہ اژدر ہے یا ہے رات کالی
بلا کا اوس کے گیسو پر گمان ہے

نہین ہم دیکھتے وہ دیکھتا ہے
ہمارے اوسکے پہلون درمیان ہے

تنک کرایکدن ہوگا سبکسار
جسے بار اپنی ہستی کا گراں ہے

نہین صورت کوئی معنی سی خالی
صدف کے پیٹ مین گوہر نہان ہے

میں اون آنکھوں کا ہون بیتاب کہ جنسے
ٹپکتی جس سے چشم آہوان ہے

وان تو شغل حیا پرستی ہے
آنکھ یان دید کو ترستی ہے

کیسی زور ون پہ تنگدستی ہے
ہم ہیں اور روز فاقہ مستی ہے

رات دن فکر تن پرستی ہے
نیستی پر گمان ہستی ہے

دیکھلو نور حسن کا عالم
روشنی چہرہ سے برستی ہے

آہ پر آہ کھینچتا ہون مین
آگ پر آگ یان برستی ہے

فکر عالی ہے مررعہ مضمون
آسمان سے زمین برستی ہے

جیتو مونسے عیان ہے طراری
شوخی گفتار سے برستی ہے

کیون نہ پیدا ہون اب نئے مضمون
بدلی یان فکر کی برستی ہے

پھر کہان دن شباب کے ساقی
سب جوانی تلک یہہ مستی ہے

کون سنتا ہی تیری اے ناصح — اندنون زور دشور سنی ہے

ہون چپ راست کی صفین ہشیار — پہنکتا تیغ وہ دو دستی ہے

کون ہوتا ہے وقت بد مین شریک — ابر روتا ہے برق ہنستی ہے

کہچکے رہ جاتی ہے جو ای قاتل — کیا تیری تیغ مجہکو کستی ہے

چوڑ رہتے ہین رات دن ساقی — ختم آنکہون پہ تیرے مستی ہے

کیسا آباد ہے یہہ ویرانہ — کیسے ویرانہ مین یہہ بستی ہے

کر نہ ویران جسم خاکی کو — اے اجل روح اسمین بستی ہے

مول لے لے متاع الفت کو — جان دینے پہ بھی یہہ سستی ہے

چرخ پر خاک اوڑکے جا پہونچی — اب بلندی پہ اپنی پستی ہے

بوے گیسوی عنبرین کو نسیم — نقدِ دل لیکے دی تو سستی ہے

دیکہتا ہون ہر ایک شی مین اوسے — یہہ بھی حسنِ خدا پرستی ہے

زندگی پر جو اپنی نازان ہین — موت ہستی پہ اونکے ہنستی ہے

جاے عبرت ہے شہرِ خاموشان — داغ دیکہو یہہ عدم کی بستی ہے

جیتے جی مرنے کی تمنا ہے
زندگی موت کو ترستی ہے

مغتنم جان صحبتِ احباب
یہہ بھی ایک اتفاق ہستی ہے

نہین یکسان ہی جنس بازاری
کوئی مہنگی ہے کوئی سستی ہے

قفس تن بلا کلہے جنجال
کیون تو اے روح آپ پھنستی ہے

موت آتی ہے عمر ہوکے تمام
نیستی کو بھی قید ہستی ہے

پھاڑتا جیب کوہ کیا فرہاد
یہہ جنون تیری تیز دستی ہے

کر دیا بادۂ الست نے مست
اب تو زور دون یا اپنی مستی ہے

فکر عالی سے ہی عروج سخن
عرش پر انس زمین کی بستی ہے

آدمی آپ کو نہ کھینچے دور
اسکی ہستی کی کون ہستی ہے

بچنا زلف سیہ سے اے بیتاب
یہہ وہ ناگن ہے اوڑکے ڈستی ہے

آنکھہ غصہ سے جو الفت کی دکھائی ہوتی
صلح کی صلح لڑائی کی لڑائی ہوتی

ہے یقین جذب شہادت جو دکھاتا مین کبھی
تیغ جلاد کی بے کھینچے کھیچ آئی ہوتی

چلتی مقتل مین اگر تیغ نگاہِ قاتل
صفِ عشاق کی دم بہر مین صفائی ہوتی

کبھی وسعت جو دکھا دیتا دلا تو اپنی
دونون عالم مین مجھے تیری سمائی ہوتی

کیا ہوا ہاتہہ اگر تیرا پڑا تھا اوچھا
ایک تلوار صنم اور لگائی ہوتی

آنکھہ نرگس کو جو گلشن مین دکھا دیتے تم
محوِ حیرت تھی اوسی چشم نمائی ہوتی

شمع فانوس کلائی کو تیری کہتا مین
آستین سے جو نہ باہر نکل آئی ہوتی

دیکھتے دیدۂ وحدت سے اگر اہلِ نظر
صورتِ یار انہین آنکھون نے دکھائی ہوتی

ہے یقین پہنکتا گر اور طرف بہی وہ تیر
اسطرف دل کی کشش کہینچ کے لائی ہوتی

چشم ادراک اگر ہوتی مجھے بھی حاصل
طور سے دور کی مجھکو بھی سجھائی ہوتی

خاطرِ یار سے ملنے پہ بھی نکلا نہ غبار
دل مکدر تھا تو کیا خاک صفائی ہوتی

دیکھتے چشم سخن گو سے جو بیمار کو تم
بات کی بات دوائی کی دوائی ہوتی

رخ کو ڈہانپا تہا تو لٹکا کے دکھاتے گیسو
دن گھٹایا تہا تو پھر رات بڑہائی ہوتی

ہے یہہ سب گردشِ ایام کی خوبی ورنہ
آنکھہ اوس شوخ نے کیون مجھسے پھرائی ہوتی

ہنس کے گر چہرۂ روشن سے اولٹتے وہ نقاب
ابر سے برق تڑپ کر نکل آئی ہوتی

بات موںہہ سے جو نکل آئی تیری خوب ہوا — وہن تنگ مین کسطرح سمائی ہوتی

نامذلے کوئی کہدیتا ذرا بجبر خدا — میری کشتی بھی کنارہ پہ لگائی ہوتی

مثل یعقوب صبا ہوتا دماغ اپنا تر — بواگر میرے یار کی لائی ہوتی

بانی ظلم و ستم ہوتا نہ اے بت تو اگر — بخدا تیری طرف ساری خدائی ہوتی

خار اوس رشک چمن کو جو نہ ہوتا مجھسے — یا در گل میری تربت پہ چڑہائی ہوتی

ہوتا دربان سے اگر رابطہ حاصل بیتاب
در محبوب تک اپنی بھی رسائی ہوتی

پوچھتے کیا ہوا ہے بسمل کی — رہ گئی دل مین آرزو دل کی

کیون نہ ھیشہ ہو ماہ کامل کی — داغ دیتا ہے روشنی دل کی

دیکھتے کیا ہو حال قبلہ نب — ہے تڑپ اس مین صید بسمل کی

واقف کوئے یار ہون یا خضر — یاد ہے مجھکو راہ منزل کی

کس سے الفت ہے کس سے نفرت ہے — کون جانے صنم تیرے دل کی

دیر مین اوسکا جب لگا نہ پتا — راہ لی ہمنے کعبہ دل کی

آگیا یار میرے گھر از خود — دیکھو تاثیر جذبۂ دل کی

سوچ کر رکھنا کوئے عشق مین پاؤن — ہے یہی راہ پہلی منزل کی

جا پہنچتا کبھی کا مین وان تک — گر ہی تونے کھوئی منزل کی

خضر نے راہ اپنی چل پان سے — راہ رو کو خبر ہے منزل کی

ہے وہی سالک طریقت عشق — فہم ہے جسکو حق و باطل کی

یار کو دیکھتا ہے خواب مین روز — ہوشیاری تو دیکھو غافل کی

چھوڑ دین ساتھ میرا حضرت خضر — مجھکو کافی ہے رہبری دل کی

سب کے رو دیکھتا ہے اگر ناصح — کون سنتا ہے ایسے جاہل کی

ہوگا محشر مین بھی وہی حامی — جسنے آسان ہر ایک مشکل کی

میری قسمت پلٹ گئی دیکھو — تیغ اولٹی پڑی ہے قاتل کی

سر بکف دیر سے کھڑا ہون آج — راہ مین دیکھتا ہون قاتل کی

چل بسی روح خانۂ تن سے — گل ہوئی شمع آج محفل کی

غوطے بحر خودی مین کھاتا ہون — دور قسمت سے ہے مجھسے ساحل کی

وہ پری اوڑکے نرم سے جلدی
جان تھی جو کہ ساری محفل کی

حیف برگشتگیِ طالع نے
ساری محنت ہماری زائل کی

کھیلتا حال یہ کیون مین سوالی
سیہ طا گیسوؤں سے مارل کی

باعثِ رونقِ جہان تو ہے
تجھسے زینت ہے ساری محفل کی

زخم کاری کی ہے ہوس مجھکو
تیغ اوچھی پڑے نہ قاتل کی

چہرۂ یار دیکھ اے بیتاب
شکل بالکل ہے ماہ کامل کی

آنکھ نرگس کو وہ دکھا بیٹھے
دلِ بیمار کو دکھا بیٹھے

جب بگڑ کر وہ منہ بنا بیٹھے
داغ مہتاب کو لگا بیٹھے

یہاں کھڑے یوں روتے ہین عاشق
وہاں لگاتے ہین وہ حنا بیٹھے

کیسی تڑپے ہے ابر مین بجلی
وہ جو کل شب کو مسکرا بیٹھے

میرے دل کو وہ ملکے زیرِ قدم
نقشِ پا کیطرح مٹا بیٹھے

دیکھے دھوکا وہ تیغ ابرو کا
تیر مژگان ہمین لگا بیٹھے

کسقدر مجھسے ہے گریزاون کو
جب گیا پاس وو رجا بیٹھے

کیا عجب ہے جو اپنے بسمل کو
تیغ قاتل سے گلے لگا بیٹھے

بوسہ جہک جہک کے رخ کا لیسے لگے
کیا گیسو کو سر چڑہا بیٹھے

صبح جاتے ہی تیرے ہم آگے گل
شمعِ زندگی بجہا بیٹھے

ہم بھی گردن جہکا دین آے قاتل
تیغ ابرو جو سر اوٹھا بیٹھے

بوسہ مانگا جو روے روشن کا
آئینہ وہ مجھے دکہا بیٹھے

بچ گیا مرغِ دل جو ناوک سے
دام گیسو مین ہم پہنسا بیٹھے

مین یہہ سمجہا قمر ہے بدلی مین
وہ جو گیسو مین منہہ چہپا بیٹھے

آج بیتاب میری پیاس کو وہ
آب شمشیر سے بجہا بیٹھے

ابروسے کررہے ہو اشارے نئے نئے
تلوار کے ہین واریہہ پیارے نئے نئے

ہنگام رقص لیتے ہین بسطرح جی میرا
ناز و ادا کرشمے تمہارے نئے نئے

افشان جبین جو چہرۂ رنگین پہ یار نے
دیکھی شفق مین ہمنے ستارے نئے نئے

تیر نگاہ ناز کو ہے صید دل کی تاک
ابرو کے ہو رہے ہیں اشارے نئے نئے

معشوق ڈھونڈ لیں گے کوئی ہم بھی دوسرا
عاشق ہوئے جو لوگ تمہارے نئے نئے

فرقت کی آگ نے جو کلیجا جلا دیا
نکلے دل و جگر سے شرارے نئے نئے

سوجھی ہے بات بات میں جل آ بیاں میں
انداز اوس پری کے ہیں سارے نئے نئے

بیتاب زلف یار کے سودے میں آج کل
پڑتے ہیں پیچ دل پہ ہمارے نئے نئے

کیا دل میں سمائی ہے تمہارے کئی دن سے
کیوں گھر میں نہیں آئے ہمارے کئی دن سے

کتنا ہے کہ رہتا ہے گلا دیکھ بیا ہو
جسطرح ہیں ابرو کے اشارے کئی دن سے

گیسو کے تصور میں جو آتے ہیں نظر سانپ
نیند آتی نہیں خوف کے مارے کئی دن سے

بیٹھا نہیں پیشانی پہ وہ ماہ انبیاں
دیکھے نہیں گردوں پہ ستارے کئی دن سے

ہو کیا گذر راو آ بحر لطافت کا کسی دن
استادہ ہوں دریا کے کنارے کئی دن سے

کس کشتۂ کاکل کا رکھا سوگ مری جان
بکھرے ہوئے ہیں بال تمہارے کئی دن سے

دکھلا کے ذرا منہ کو کسی دن تو ہنسا دو
روتا ہوں کھڑا در پہ تمہارے کئی دن سے

قاتل تیری مژگان کا تصور نہین جاتا
گردن پہ میری چلتی ہین آرے کئی دن سے

بیتاب گیا سر سے گر زلف کا سودا
پھر تو ہو جو زنجیر اوتارے کئی دن سے

عشق زندان مین بھی دامنگیر ہے
زلف مین دل پاؤن مین زنجیر ہے

کیا ہی وہ قاتل ہے کیا بے پیر ہے
ہر جوان جسکے تہ شمشیر ہے

سبزۂ خط سے عبث دلگیر ہے
سرخطِ تقدیر کی تحریر ہے

کاٹ ڈالون آپ اپنے سر کو مین
دردِ سر کی اب یہی تدبیر ہے

کیون مکدر ہے تو اے آئینہ رو
صاف کہدے کیا میری تقصیر ہے

دیدے اپنی تیغ میرے ہاتھ مین
قتل کرنے مین اگر تاخیر ہے

ہے تجھے صورت پرستی سے جو کام
کیا دلا تو عاشق تصویر ہے

عشق مین زر کے نہین حاجت کچھے
خاک ہو جا بس یہی اکسیر ہے

ماہ نو پر پڑ گیا عکسِ شفق
مین یہہ سمجھا خون بھری شمشیر ہے

کیا پڑا ہے این وان کے وہم مین
ہے کمان جسکی اوسی کا تیر ہے

کیون کرا ہی زندان مین نکلون دلا	پانون مین میرے کڑی زنجیر ہے
اے پری انسان کو ذلت سے بچکہ	حسرت آدم کی یہہ تصویر ہے
وان طلائی طوق گردن میں پڑا	یہان ہمارے پانون مین زنجیر ہے
یہان تو نقش اوٹھنے کا سامان ہوچکا	کب تلک آوینگے وہ کیا تاخیر ہے
رات دن اوسکے تصور سے ہے کام	صفحہ دل پر یہی تصویر ہے
ہے اوسکے ہات میری موت بھی	جسکے قبضہ مین ولا شمشیر ہے
سربکف مین بھی کھڑا ہون دیر سے	دست قاتل مین جو وان شمشیر ہے
کیون نہ دو ٹکڑے کرے وہ اک اک بات مین	چلنے مین اوسکی زبان شمشیر ہے
لے لیا کرتا ہون دل سے مشورہ	مین مرید اوسکا وہ میرا پیر ہے
قتل کرنے کون بیباک ہے جراح	ہر طرف یہہ شور دار وگیر ہے

جل رہا ہون شمع سان مہتاب مین
آہ پنہان کی بھی کیا تاثیر ہے

برق سان مسکرا دیا کس نے	خرمن دل جلا دیا کس نے

داغہای زخم کے اپنی بناؤن بدہیان
پہول لہا دین اگر اوسکے گلے کے ہار کے

عاشق پردہ کی دیکہی چشم وا تو بول اوٹہا
بس یہی ہوتے ہین نقشے طالب دیدار کے

حور و غلمان آتے ہین بہر تماشا ای پری
ہم وہ دیوانے ہین تیری سایۂ دیوار کے

بند ہوتی ہے نہین اللہ ری تیرا انتظار
دیدۂ بیدار گویا رخنہ ہین دیوار کے

لاکے قبضہ مین دل عشاق کا کرتی ہے خون
وار چلتے ہین بہوون سے زلف نے تلوار کے

وہ لگاوٹ تیر چلاتا پہری گوشہ مین تو
سیہ اشارے مین تیری چاب کمان یار کے

بولے وہ دیکہو جو بے برسات کے مینہ کی جہڑی
ماجرے ہین یہ کسی کی چشم دریا بار کے

ہاتہہ مین لاتا ہون یون وقت تصور زلف کو
سانپ کو لاتے ہین بس این جیسے منتر مار کے

بیٹہے بیٹہے سب گذر جاتی ہی شب سونا کہان
بخت خفتہ ہین ہمارے دیدۂ بیدار کے

ساتہہ گیسو کے لنگ کردے ای بلیات آج
صاف بوسے لیلئے آئینۂ رخسار کے

گذر کے بتکدہ و کعبہ دل مین ہم آٹہہرے
مسافت راہ کی جب طے ہوئی منزل جا پہونچے

کیا کچہہ بہی نہ میرا پاس مجہسے دور جا ٹہہرے
جو تیری تجلی میری محفل مین آیا گر تو کیا ٹہہرے

چلے تو تھے حرم کو کوچۂ جاناں میں آ ٹھیرے
ارادہ تھا کہاں کا اور کہاں ہم دیکھو جا ٹھیرے

تماشے دیکھنا ہی شوق تو وقت گرم رفتاری
تیرے عاشق نہ ٹھیرے آپ ہی ہم نقش پا ٹھیرے

ملا ہے راستے میں چلتے چلتے بعد مدت کے
الٰہی دیکھیے اوس بیوفا سے آج کیا ٹھیرے

بہی انصاف فردائے قیامت ہو گا کس لینا
حساب اوس دن کے ہم ٹھیرے وہ بالکل بے خطا ٹھیرے

شکایت کی جو بے جا بیوفائی کی تو وہ بولے
کسی اب اور کو ڈھونڈو اگر ہم بیوفا ٹھیرے

خدا کو سب نے بندوں پر رحم او تم میں بے رحمی
میں بندہ تیرا ہوں تم اے بتو کیونکر خدا ٹھیرے

نہیں ہم دو بات کر لوں گر ذرا تم سے بہ ہمہ
اگر تو بیقراری تو مری خاطر ذرا ٹھیرے

کہا سب نے بوتا قاصد ٹھیرا ہو رستے میں
تو بولا اوس وفا قاصد نہ ٹھیرے ہم ہوا ٹھیرے

اگر اس بادشاہ حسن ہوتا ٹھیرنے واقف
تیرے دیوار کے سائے تلے اگر ہما ٹھیرے

ہمیں سودا ہوا دونا اپنی جان پر کھیلا
تمہارے کاکل پیچاں ہمیں سر کی بلا ٹھیرے

نہیں بتایا کیا ہم حال انجام محبت کا
جو ٹھیرے تم ہمارے آشنا نا آشنا ٹھیرے

یہ جو مردان دہری میں بڑھکر تو نہیں ہے
مسلم ہے تو موحد معتبر تو نہیں ہے

پہلو میں مرے مسکن دلبر تو نہیں ہے
جسگھر کو میں سمجھا تھا یہ وہ گھر تو نہیں ہے

چہرہ سے ہیں آثار کدورت کے عیاں صاف
کچھ آپ کا دل مجھ سے مکدر تو نہیں ہے

ممکن ہے تصور میں ہر اک سمت رسائی
یہ طایر دل بسمل بے پر تو نہیں ہے

کاہش مہ کامل کو ہوئی یار کے رخ سے
کیوں کر نہ گھٹے حسن میں بڑھکر تو نہیں ہے

اک جست میں ہو جاؤں گا اس پار او ظالم
دیوار تیری سد سکندر تو نہیں ہے

نالوں سے بھی سینہ کے ہوا پر نہوا نرم
دل ہی بت کافر ترا پتھر تو نہیں ہے

موتی کیطرح ہیں صدف چشم میں پنہاں
اشک آنکھ سے میری کوئی باہر تو نہیں ہے

افسوس ہے میں بھی ہوا پر دھا کبھی نم سے
پھر کوئی عاشق مضطر تو نہیں ہے

پروین یہ فلک صاف یہ ہوجاتا ہے گا
اور ماہ کا آویزہ گوہر تو نہیں ہے

تمثال وجود دیکھا ہے تو ہو بلبل جان
یہ ہیں تیرے قد کی برابر تو نہیں ہے

تعریف ہو ادا اسکی کہا کر تو مت دل
اور حسن کے مقابل نہیں گل تر تو نہیں ہے

لیتا ہی ہو دل چھین کے اک چشم زدن میں
اے شوخ تیری آنکھ فسوں گر تو نہیں ہے

کیوں کہتا ہوں سر کو لئے عزت مہیم
سر زیر تیری کا سر کا سایہ تو نہیں ہے

چکر مجھے کیوں دیتا ہے دور فلک پیر
گردش میں مرے بخت کا اختر تو نہیں ہے

کیا سیر کروں کھول کے دل باغ جہاں کی
ہستی میں مرے گل کی روش زر تو نہیں ہے

پھرتے ہیں تصدق کے لئے گرد کسی کے
بے وجہ مہ و مہر کا چکر تو نہیں ہے

آتے ہی نہیں راستی پہ راہ کجی سے
پہ زلف پریشاں تیری خود سر تو نہیں ہے

جان پر نہیں ہوتا کوئی کاٹا ہوا اسکا
یہ زلف سیہ آپکی اژدر تو نہیں ہے

بیتاب تو ہر جا ستے دل کیوں نہیں رہتا
دریا ہے تو ہو تیرا یہ گھر تو نہیں ہے

وصل کی شب تو نے دکھلا کر تن عریاں مجھے
صاف آئینہ کی صورت کر دیا حیراں مجھے

کیا کریگا ہمسری اوس غیرت خورشید سے
منھ تو دکھلائے ذرا اپنا مہ تاباں مجھے

خط کے آتے ہی دیا بوسہ دہن کا یار نے
خضر کے باعث ملا ہے چشمۂ حیواں مجھے

موسم برسات میں بے یار بجلی سے برق حسن
کم نہیں آب دم شمشیر سے باراں مجھے

تو ہو جا دین ابھی اندوہ و غم سے الفلک
پاس بٹھلا لے جو اپنے وہ مہ تاباں مجھے

کیوں گماں سوسن پہ گوہر ہائے شبنم کا نہو
دل کے مسی لب پہ دکھلائے جب دنداں مجھے

مین ابھی وسنے پنایا یا تھا کہ اوسکی منہ دیا	کیا ہی قسمت نے دکھائی برقِ باران مجھے
اکیجا جب لعل و گوہر دیکھتا ہون دوستو	یاد آجاتے ہین اوسکے وہ لب و دندان مجھے
اشتیاق ایسا شہادت کا کہ خود کاٹون گلا	سونپ دے ہی قاتل جو اپنا خنجرِ بران مجھے
برہمن کہتا ہے وہ روے کتابی دیکھکر	مصحفِ رخ کے لئے کہو نا پڑا ایمان مجھے
پہروں ہی روتا ہون اوس سے ہوتس مین ملکر گلے	وصل مین جب یاد آتا ہے غمِ ہجران مجھے
خال ہندو پوجتا ہون مصحفِ رخ چہوڑکر	ہے بجا کافر کہین گر صاحبِ ایمان مجھے

چہیڑتی رہتی ہے ابیات ستر کیطرح
خون رولاتی ہی بہت وہ کاوشِ مژگان مجھے

نہ کی تعریف گیسوے دوتا کی	خطا کی ہم نے اے کافر خطا کی
اولجھکر کب نہ شانہ نے خطا کی	کھلے کس دن گرہ زلفِ دوتا کی
نہ واقف صدمۂ فرقت سے تھے ہم	خبر دنیا مین کس کو ہے قضا کی
گھلین گی ہڈیان خود سوزِ غم سے	عبث ہے جستجو ہمکو ہما کی
رہا سرسبز نخلِ باغِ فرقت	یہہ تہر اشکِ سرخ اکثر بہا کی

ہین بے چارہ درد محبت
دوا کیا ہوئے درد لا دوا کی

سیاہی زلف شبگون مین ہین یہہ
اندہیری رات ہے ملک خطا کی

ہوئے کس کے ہوا خواہی مین برباد
ہماری خاک مدت تک اوڑا کی

رہے بیگانہ نا دانی سے اپنے
نہ دیکھی ہم نے صورت آشنا کی

ملی وہ وان یہان ٹکڑے ہوا دل
غضب جنبش ہے ابروئے دوتا کی

لگایا عطر گل بالون مین اوسنے
طلب ہے سنبلستان مین صبا کی

جو آیا بھی تو وقت نزع آیا
وفا تو دیکہنا اوس بیوفا کی

یہہ وہ پیکان نہین جو جائے گھر سے
خدنگ یار نے سینہ مین جا کی

پسے ہر ہر قدم پر سینکڑون دل
قیامت چال نے اوسکے بپا کی

نہ وقت نزع جا بالین سے میرے
قسم ہے ای صنم تجہکو خدا کی

محبت مین ہین دینی پڑی جان
نہ سوجھی ابتدا مین انتہا کی

درازی رات کی دلوائی ہے یاد
پریشانی تیری زلف دوتا کی

پسے دلہائے مردم مثل سرمہ
غضب گردش ہے چشم دلربا کی

بتاتا ہوں مین اے بیتاب اکسیر
بت سیمین بدن کے خاک پا کی

ہم رند ہین مطلب نہین کچہہ دیر و حرم سے
ناحق کی ضد اِن شیخ و برہمن کو ہم سے

تو عاشق مردہ کو جلاتا ہے کرم سے
ہے زندگی ای رشک مسیحا تیرے دم سے

سنبل کو گلستان مین بہت غور سے دیکہا
پیچ و دل آویز نہین زلف صنم سے

الله رے قاتل تیرے ہاتہون کی صفائی
صاف ایک جہان دم مین کیا تیغ دو دم سے

رہنے سے نہ مطلب ہے نہ طالب ہون مین اسکا
آیا ہون فقط سیر کو دنیا مین عدم سے

تعریف کیا کرتا ہے واعظ عبث اسکی
بہتر ہے کہین کوئی صنم باغ ارم سے

جب حسن جہان سوز کی لکہتا ہون مین تعریف
شعلے دم تحریر نکلتے ہین قلم سے

رکہا کرو یکسان نظر لطف و عنایت
کچہہ مجہکو زیادہ سے ہے کام اور نہ کم سے

لکہا ہوا تقدیر کا مٹتا نہین ہرگز
ماتھے کو رگڑتا ہون تیرے نقش قدم سے

ایکدم مین طلسمات جہان کہل گیا اونپر
رندون نے تیرے چہین لیا جام کو جم سے

مجمع ہے نہ رندون کا نہ ہو حق کی صدا ہے
تھی زینت میخانہ جہان مین تیرے دم سے

خاطر سے دل کی ہمین لازم ہے حسینو | بالا ہے اسے معنی بڑے ناز و نعم سے

بام و در و دیوار شاہد ہے سراپا | کوچہ ترا ملتا ہے بہت باغ ارم سے

ہر چند گنہگار ہے بیتاب مگر یار

بخشش کا سہارا ہے تیری لطف و کرم سے

ہوگیا حیرت کا نقشہ یاد روی یار سے | صورت آئینہ لگ کر رہ گیا دیوار سے

شاد ہوں دید ہلال ابروی خمدار سے | کٹ گیا ہر روز کا غم مغربی تلوار سے

تیغ خونریز ملبہ یا ابروے خمدار سے | قتل وہ کرتا ہے دیکھین ہمکو کس تلوار سے

مجنون ہون مین اوس پری کا والہ و دیوانہ ہون | بچکے جن چلتا ہے جسکے سایۂ دیوار سے

جتنے بوسے دوگے لیلوں گا خوشی سے جان | مجھکو حجت سی ہے مطلب اور نہ تجھے تکرار سے

کیون نہ آوے صوفیوں کو حال ابر بط نواز | آتی ہے آواز ہو حق ساز کے ہر تار سے

رو دیکھی کرتا ہے تیری ختم کل ہوتی نہیں | یار ہے انکار بہتر ایسے تو اقرار سے

دیکھیے اگر دکھاتا ہے وہ کب چشم سیہ | ٹکٹکی باندھے ہوئے ہین روزن دیوار سے

زلف کو سرکا کے بوسہ لیلیا رخسار کا | قبضہ و دل پر کیا چھپا نشتر انداز سے

کیا نزاکت ہی جھکی جاتی ہی مثلِ شاخِ گل
بوجھ ہی نازک کمر پر موتیون کے ہار سے

جانِ شیرین عشق کی تلخی مین کھونی شرط ہے
آتی تہی آواز یہہ فرہاد کو کہسار سے

دل سے اوسکے دہو دیا تا تیر گریہ نے غبار
ہو گئی آئینہ سان اپنی صفائی یار سے

انتظارِ وصلِ جانان میں ہوا دنیا سے کوچ
لالہ سان ہم داغِ حسرت لیگئے گلزار سے

یون ہماری آنکہہ مین چبہتے ہین وہ مژہ
جسطرح ہوتی ہی ایذا آبلہ کو خار سے

بوسۂ عارض نہ دینا ہو تو بس کہدو نہین
ہے جوابِ صاف بہتر روز کے اقرار سے

تیری صیادی کے ای کافر زمانہ سے جدا
طائرِ دل کو پہنسایا گیسوون کے تار سے

آج گلشن کیطرف جاویگا وہ خورشیدِ حسن
ہون گے مالا مال عاشق دولتِ دیدار سے

آگیا جو یار کے وصفِ سراپا کا خیال
کر دیا کاغذ مرصع کلکِ گوہر بار سے

گردنِ بلبل پہ کیا صیاد نے پہیری چہری
خون کا ایک دریا رواں ہے جانبِ گلزار سے

کیون نہ ہم گل کی روش پہولے پہرین اے عندلیب
عین گلشن مین ہوئے ہین ہم بغل ہم یار سے

طائرِ دل تیری شامت آئیگی اکدن ضرور
بچ کے جائیگا کہان تیرِ نگاہ یار سے

غیر حال اپنا ہے کیون کر نہ ای بیتاب اب

یارکو الفت ہوئی ہے اندنون اغیار سے

ڈرو عاشق کی آہِ پر اثر سے
ابھی تک خیر ہے باز آؤ شر سے

نہین واقف ہین ہم اوسکی کمر سے
خبر کیا پوچھتے ہو بے خبر سے

صبا وہ دن دکھا وین چمن مین
اودہر سے ہم وہ رشکِ گل اودہر سے

رگِ جان کو بہت منہے تتو لا
مشابہ ہے تیری نازک کمر سے

جفائین جہیلتا ہوں رات دن مین
بڑا ہے کام کس بیدادگر سے

کہان وہ رخ کہان گیسوی شکین
نہین کچھہ شام کو نسبت سحر سے

شرارت دیکہا اوس شعلہ رو کی
کیا باہر بلا کر ہمکو گھر سے

نہ برہم ہو چہوے گیسو جو مینے
خطا بھی ہوتی ہے اکثر بشر سے

بڑہے اوتنی ہی جتنی خرچ کیجے
کوئی دولت نہیں بہتر ہنر سے

ملا ہے صدلی زنگون کا مضمون
بہت کاوش نہایت دردِ سر سے

سیہ ہے موجود وہ معدوم بتیاب
نہین کچھہ بال کو نسبت کمر سے

جھانکین گے صنم جتنے کوئین چاہ جھکالے
ہم ایسے زنخدان کے نہین چاہنے والے

فریاد یہ کرتا ہی چھری کے وہ حوالے
بیرحم کے پنجہ مین تو اللہ نہ ڈالے

یہہ پیچ تو چلتے نہین گیسوے صنم پر
سنبل سے کہو اور کوئی پیچ نکالے

دیکہا جو کبہی جانب محرم تو وہ بولا
چڑیا یہہ نہین وہ کہ جسے کوئی اوڑالے

کس ناز سے تلوار کو کہینچا ہے کمر سے
قاتل کے مری ناز ہین دنیا سے نرالے

یہہ برق کی شمشیر نہین ابر سے نکلی
پردہ سے مرے یار نے ہین ہاتہہ نکالے

ایدل یہہ شب وصل نہ کل ہوگی میسر
جو کچہہ کہ اوڑانے ہین مزے آج اوڑالے

وان فرط نزاکت سی تو اوٹہتی ہی نہین تیغ
اور شوق شہادت مرا کہتا ہے اوٹہالے

قطعہ

دیکہو کوئی اہل الفت صادق کے اثر کو
زندان مین جو مجنون کو پڑے ضعف کے لالے

کہنے لگی غش کہا کے یہہ لیلی کوئی کہدے
زنجیر کڑی پاؤن مین خداوند ڈالے

اعضا کے تغیر کا عبث کہاتے ہین ہم غم
ہون گے دہن گور کے اکروز نوالے

کیا خوش ہون لگا ہی مجہے بیطرح یہہ ڈہرکا
وہ آج کے بہی وعدہ کو پہر کل پہ نہ ٹالے

واعظ سی کہو ہونا جو ہویگا وہ ہوگا
ناحق مجہے اندیشۂ فردا مین نہ ڈالے

ای شیخ وہاں خاک بھی کچھ ہوگا نہ ماحصل
جاتا ہے جہاں طرف کو تسبیح سنبھالے

باقی ہیں فقط پانچ ہی دن ہفتہ میں نادان
پینا ہو جو کچھ پی لے جو کھانا ہو سو کھالے

استادہ ہیں عشاق جھکائی ہوئی گردن
کہدو کوئی قاتل سے کہ تلوار نکالے

کیا سہل ہے اوس کو جسے سوتوں کا جگانا
لے سوتا ہوں اے شور قیامت تو جگالے

افسوس ولا وعدۂ امروز کو بھی وہ
کرتا ہے پھر اب حیلۂ فردا کے حوالے

بیتاب میں دیوانہ ہوں اوس شک سے کہ یکتا
جو سایہ بھی اپنا کبھی انسان پہ نہ ڈالے

مسجد ہے مسلمان کی تو ہندو کے شوالے
معبد رہ جاناں میں ولا اور بنالے

عاقل سے کوئی کہدو کہ اب ہوش سنبھالے
جلاد اجل آتا ہے تلوار نکالے

ہے سوختہ جانوں کے اگر قتل میں سرگرم
قاتل تری تلوار میں پڑ جائیں گے چھالے

کھلای مجازی و حقیقی کی حقیقت
زانو پہ جو تو شیخ ذرا سر کو جھکالے

بل کر کے نکل جاتے ہیں جب لیتا ہوں کف میں
زلفوں نے تمہارے یہ نئے پیچ نکالے

بند ایکدن آخر تو یہہ ہونی ہے دہن میں
جی کھول کے اب جتنی زباں چاہے ہلالے

کیون ملنگتے پھرتے ہین گدا انکے یہہ در در
کیا ہاتھہ پھیلا کو یون پاؤن نکالے

نسبت تیری ابروسے ذرا بھی نہین اوسکو
کہدے مہ تو منہہ کو گریبان مین ڈالے

پھرتا ہون تصدق کے لئے گرد رخ یار
اب گیسوی کافر کی بلا میری بلا لے

دفتر یہہ گناہون کا کسی روز کھلے گا
وہ راز نہین یہہ کہ جسے کوئی چھپالے

کیا کیا میرے رونے پہ ہنسی آتی ہے اونکو
بیدرد کے پالے کبھی اللہ نہ ڈالے

اوسے ملنے کا ہین کچھہ بھی مزا عشق بتان مین
ناحق کا اگر روگ لگانا ہے لگالے

اے بوالہوس عشق صنم بارگران ہے
یہہ بوجہہ نہین وہ کہ جو جاہے سو اوٹھالے

وہ ہم سے جدا اور نہ ہم اوس سے جدا ہین
نماز تو بیفائدہ کے جو ڈھیلالے

حاصل ہوئی کیفیت جام مے دیدار
ایک نشۂ الفت نے بھرے جا پیالے

بیتاب اگر فکر شکم ہوتی ہے ارج
کیون اسکو تو کرتا نہین قسمت کے حوالے

لگے ہاتھہ گیسو نے زمانے سے
لئے رخ کے بوسے سحر کی دعا سے

کھا مینے اوڑسے ہین گیسو بلا سے
تو بل کرکے بولا تمہاری بلا سے

وہ دل لے کے جان کا بھی خواہان ہوا ہے ہوئے آشنا کیسے ناآشنا سے

نجات ابد بھی وہی دے گا ہم کو بچائے گا جو موج بحر ضلالت سے

میری حالت نزع کو سن کے بولا مرے یہ جسے کوئی میری بلا سے

ستمگر بھی ظالم ذرا دیکھتا جا کیا نیم بسمل جو بانکی ادا سے

خدا چاہتا ہے تو لاتے ہیں اوسکو خوشامد سے منت سے اور التجا سے

عذاب جہنم اوسی کے لئے ہے جو دنیا میں غافل ہے یاد خدا سے

غضب ہے تڑپتے ہیں ہم تو گلی میں وہ کوٹھے پہ چڑھتے نہیں ہیں حیا سے

ابھی سر کو اپنے خوشی سے جھکا دیں جو پھانسی دو تم اپنی زلف دوتا سے

میرے سر کو کاٹا تو پاؤں سے ٹھکرا چلو ہاتھ اوٹھاتے ہیں ہم خون بہا سے

نگاہ غضب سے وہ پھر دیکھتے ہیں ڈرلتے ہیں پھر ہمکو تیر قضا سے

محبت کا ہے رشک گر مرد و زن کو ہماری بلا سے تمہاری بلا سے

کہا میں مرتا ہوں تجہیز تو بولا یہہ فقرہ بھی خالی نہیں مدعا سے

یہی سوچ رہتا ہے نازک کمر پہ نہ پڑ جائے بل بار زلف رسا سے

جو اپنا تھا غیر اوسکو سمجھا کئے ہم — رہی ہم کو بیگانگی آشنا سے

ہی عرضِ بیتاب ہے دست بستہ
عطا ہے جو گذرو ہماری خطا سے

اگر وہ زلف کو رخ سے ہٹاتے — اندہیرے مین اوجالے کو دکھاتے
وہ مشتاقِ شہادت ہین جو پاتے — گلے ہم تیغ قاتل کو لگاتے
اثر کچھہ فتنہ و شر مین جو پاتے — فلک اہلِ زمین سر پر اوٹھاتے
اگر چشمِ عنایت ہمپہ ہو تی — تو کیون وہ دیکھہ کر آنکھین چراتے
وہ مردود جہان ہین ہم کہ اون کو — جو آتی یاد بھی تو بھول جاتے
دکھاتے ہم کو اوجِ چرخِ چارم — مسیحا تھی اگر کوٹھے پہ آتے
تمنا تہی وہ مثلِ شبنم و گل — رولاتے غیر کو ہمکو ہنساتے
جو ہوتا شوقِ آرایش بشر کو — مہ و خورشید آئینہ دکھاتے
خدا گر جیوہ ہی کرتا عنایت — تو پھر ہم آپ مین برسون نہ آتے
سمجھتے فرق گر شام و سحر مین — تو کیون بالون مین وہ منہ کو چھپاتے

جو منظور ہوتے ہم اوس کے
تو قتل سر تا آنکھون مین سامنے

سبب اپنا خون بہانے کا تو تھا
کہ ہم کو قتل کر کے مسکراتے

سیما کہتے ہے بیتاب ہم بھی
اگر وہ لب ہمارے کام آتے

جان لی پازیب کی جھنکار نے
کی قیامت یار کی رفتار نے

مار ڈالا ابروے خمدار نے
کر دیا چورنگ اس تلوار نے

روک رکھا یار کو اغیار نے
گل کو گھیرا ہے ہجوم خار نے

جی لیا ہر روز کے اقرار نے
مار ڈالا اشتیاق یار نے

کھل گئے بس معنیِ الانتظار
مار ڈالا اشتیاق یار نے

خاکدان دہر مین تیرے لئے
خاک اوڑائی ہے در و دیوار نے

مل گئے بتیمین شیخ و برہمن
رشتہ جوڑا کافر و دیندار نے

پیچ اوسکا بھی بلا کا پیچ ہے
مار ڈالا گیسوے خمدار نے

آنکھ کھلنے پہ کھلا عالم کا حال
خواب دیکھا مردم بیدار نے

مرد موا اندھیر سے مہ نے کیا
ہوش کھوئے چشم مست یار نے

تیر مژگان دیکھ کر بہاگا جو غیر
قہقہہ مارا لب سوفار نے

چشم گویا نے نہ لب کہنے دئے
بند عیسی کو کیا بیمار نے

اب نہین کھلنے کی یہہ مہ کی جھڑی
تار باندھا آنسوؤن کے تار نے

خار گلکو داغ لالہ کو دیا
باغ مین یہہ گل کھلائے یار نے

تو وہ بت ہے ای صنم نام خدا
تجھکو پوجا کافر و دیندار نے

دل شکستہ زلف نور رخ سی ہے
توڑ ڈالا کفر کو دیندار نے

چھٹ گئی بیتاب سے دنیای دون
خار بلبل کو دیا گلزار نے

ایک مدت سے ہجر دلبر سے
موت اس زندگی سے بہتر ہے

کون بار آئے بادہ نوشی سے
کس کو یان خوف روز محشر ہے

لب لعلین ہین یا عقیق یمن
دانت ہین یا کہ سلک گوہر ہے

بادہ نوشی کے دن پھر آپہونچے
ہم ہین ساقی ہے اور ساغر ہے

اے صبا کہیو زلفِ جانان سے — حال سودائیوں کا ابتر ہے

قابلِ سیر ہے میرا دیوان — بلکہ ایک عاشقی کا دفتر ہے

کیوں نہ زلفِ سیاہ کو چھیڑوں — سانپ کا یاد مجھکو منتر ہے

کر لیا رام سارے عالم کو — چشمِ بت یا کوئی فسون گر ہے

تیرے کوچہ سے کعبہ ہو یا دیر — دونوں کا فاصلہ برابر ہے

پھرتا ہوں ساتھ ساتھ ساقی کے — مثلِ ساغر مجھے بھی چکر ہے

کیوں کرا دوں آنکھوں سے بچے کوئی — ایک ساحر ہے ایک فسون گر ہے

اسکو کہتے ہیں مے کی کیفیت — کف میں ساغر بغل میں دلبر ہے

ایک حباب کی راہ سے بیتاب
کیوں تو اس چار سو میں ششدر ہے

اجل کا آنا ہے پیغام کام ہوتا ہے — دو روزہ زیست کا جھگڑا تمام ہوتا ہے

خدا کا خاص جو گھر تھا وہ عام ہوتا ہے — بتوں کا کعبۂ دل میں مقام ہوتا ہے

روش روش یہ صبا فرشِ گل بچھاتی ہے — پھر کس کے آنے کا آج اہتمام ہوتا ہے

خدا نے چاہا تو پہنچینگے پاس ہی جا کر
ابھی تو دور سے اپنا سلام ہوتا ہے

مٹاتے ہیں ورق دل سے نقش الفت کو
جدا نگین سے میرا آج نام ہوتا ہے

شب وصال میں کچھ عطر کی نہیں حاجت
شمیم زلف سے تازہ مشام ہوتا ہے

پہناؤگے کسے گیسو سنوار کر صاحب
یہ کس کے واسطے طیار دام ہوتا ہے

نکلتی ہے تن بسمل سے جان اے قاتل
جو نا تمام تھا وہ اب تمام ہوتا ہے

مسافرانہ گذارہ ہے اہل دنیا کا
سرائے دہر میں کسکا قیام ہوتا ہے

جھپک جھپک کے ملاتے ہیں برق حسن سے آنکھ
مصوروں کو بھی سودائے خام ہوتا ہے

خدا کے واسطے آ دیکھنے کو اے بے رحم
تیرے فراق میں اب اپنا کام ہوتا ہے

لہو رلاتی ہے ہر وقت چھیڑ مژگاں کی
جگر کے زخموں کا کب التیام ہوتا ہے

کتاب نثر میں بھی ایک کہنی ہے بیتاب
ابھی تو نظم ہی کا انتظام ہوتا ہے

ختم سب تجھ پر صنم عشوہ و رعنائی ہے
ایک عالم تیرے عالم کا تماشائی ہے

دیکھتا آئینہ وہ محو خود آرائی ہے
آپ ہی اپنے تماشہ کا تماشائی ہے

عشق میں جامہ دری داخلِ دانائی ہے
مجھکو دیوانہ جو کہتا ہے وہ سودائی ہے

کشتۂ چشمِ صنم ایک بھی زندہ نہوا
اے مسیحا یہہ تیری کیسی مسیحائی ہے

بیٹھا اولجھا ہے شانہ سے وہ گیسو کی عوض
دیکھنا کس کی بلا کس کے یہہ سر آئی ہے

برہمن تو ہی بتا کون سے ہے دیر مین وہ
ایک مدت سے تلاشِ بتِ ہرجائی ہے

دیکھیے ہوتا ہے کیا حال شبِ فرقت مین
آج کیطرح طبیعت میری گھبرائی ہے

ابر تاریک سے ایک چاند نکل آیا ہے
زلف یہہ کس نے رخِ صاف سے سرکائی ہے

دیکھیے کٹتے ہین خنجر سے گلا کس کس کے
آج پھر لشکرِ مژگان مین صف آرائی ہے

ٹھوکروں سے تیرے ہو جاتے ہیں مردے زندہ
چال ہی یا کوئی اعجازِ مسیحائی ہے

چوکڑی بھول گئے آہوے صحرائی
چال کس شوخ نے اپنی انہین دکھلائی ہے

دونوں عالم میں نہین تجھسے کوئی یا جانی
یار اس پر بھی تجھے دعوی یکتائی ہے

کون یکس مجھے کہتا ہے میرے ساتھ تو یہان
آہ ہے نالہ ہے غم ہے شبِ تنہائی ہے

بوسے گیسو کے سوا تازہ نہوگا یہہ دماغ
کیون نسیم سحری ناک میں دم لائی ہے

دور سے گلشنِ ایجاد کو دیکھ او نادان
کیسی صناعی ہے کیسی چمن آرائی ہے

چاندکے رخ پہ پڑا ہے یاریہ کیسا دہبا ہے — منہہ ملا کر کہین منہہ کی تو نہین کہائی ہے

دیر کیا مجہکو تو اب تک وہ کسی جانہ ملا
جسکو بتیاب تو کہتا ہے ہرجائی ہے

راستہ رندون کو میخانہ کا بتلاتا ہے — جہومتا سامنے وہ ابر چلا آتا ہے
قلزم قدرت حق جسم مین لہراتا ہے — یہہ وہ دریا ہے کہ کوزہ مین سما جاتا ہے
زلف کو جب رخ روشن سے وہ سرکاتا ہے — ابر سے چاند نکلتا نظر آجاتا ہے
شوق دیدار مین آنکہین بہی ہین پتہرا جاتی — اتنا کیون آبِ تر سابجے ترساتا ہے
جاے عبرت ہی تماشاے جہان گذران — آکے بیٹہا تہا جو کل آج اوٹہا جاتا ہے
میرے پہلو سے تو اوٹہنے کا نہ سوچو پہلو — یان کلیجا بخدا منہہ کو چلا آتا ہے
دیکہو برگشتگی بخت کی میرے اثر — آتے آتے وہ صنم راہ سے پہر جاتا ہے
لالہ رویون کی محبت سے بچانا یارب — داغ یہہ وہ ہے کہ سینہ مین جو رہجاتا ہے
برہمن دیکہی ہین مینے بہی بہت تصویرین — کیا تماشا تو بتون کا مجہے دکہلاتا ہے
تجہکو کیا ڈہونڈہ نکالیگا وہ اے پردہ نشین — ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے جو آپ ہی کہو جاتا ہے

اہل نظارہ پسے جلتے ہین سر کیطرح ۔۔۔ گردش چشم سے کیون اتنا غضب ڈہاتا ہے

بیوفا ہوتے ہین معشوق زمانہ ناصح ۔۔۔ خود سمجھتا ہون مین تو کیا مجھے سمجھاتا ہے

کیوں نہ دریاے تعلق سے کنارہ کش ہون ۔۔۔ بحر تجرید کا لہرا مجھے لہراتا ہے

بہر گیا اسکے صنم پوچھو نہ طالع کا حال ۔۔۔ یہہ وہ بدبخت ہے جو جاگ کے سو جاتا ہے

کیون نہ روے پہ میرے ہنس پڑے وہ غیرت ماہ ۔۔۔ گریۂ ابر فلک برق کو تڑپاتا ہے

کیسی دلچسپ گلستان عدم کی ہے سیر ۔۔۔ یان سے جو جاتا ہے وہ پھر نہین آتا ہے

جامۂ زیست نہ کیون کر ہو میرے بر مین تنگ ۔۔۔ یار اب بدقبا غیر سے کہلواتا ہے

بخدا اپنا او دہر رخ بھی نہین کرنے کا ۔۔۔ مجھسے بیتاب وہ قرآں جب اٹھواتا ہے

زلف کو رخسار پر لٹکاے ۔۔۔ اک جگہ شام و سحر دکھلاے

حضرت ساقی کرم فرماے ۔۔۔ مے کی کیفیت مجھے دکھلاے

جی میں ہے اشکون کا مینہ برساے ۔۔۔ آج ساون کی جھڑی لگ جاے

لب کے مسی دانت پر دکھلاے ۔۔۔ ابر مین بجلی کو پھر تڑپاے

حضرت خضر اسطرف بھی آئے
گمرہون کو راستہ بتلائے

بل مین آجائے گی اے جان کمر
یون نہ گیسو کی طرح بل کہائے

آپ کو کیا گر کوئی بیمار ہو
آپ تو آنکہون سے آفت ڈہائے

کیون میرا نا محرمون مین ہو شمار
بند محرم مجہسے گر کہلوائے

دیر و کعبہ سے تو پہر کر آگیا
لو کدہر کو جاؤن اب فرمائے

کیجیے گرد کدورت دل سے دور
صاف مثل آئینہ ہو جائے

یا وہ گردی سے نہین پہرتا ہے دل
تا کجا نادان کو سمجہائے

ٹیڑہی ترچہی چل چکے چالین بہت
اب تو راہ راستی پر آئے

وہ تصور مین ہی تو آتا نہین
کون سی صورت سے دل بہلائے

مین تو ارنی کا ہون عاشق جہسے آپ
لن ترانی کی نہ لیجئے تانے

شوخ چشمی کر رہا ہے آپ سے
آنکہہ نرگس کو ذرا دکہلائے

آہ سرد و گرم یہ کہتا ہے وہ
ٹہنڈی گرمی اور کو دکہلائے

آپ غیرون سے نکین ہم آپ سے
خیر سے کچہ ہوش مین تو آئے

اپنے گذشتہ کا بہلا افسوس کیا — تہامے سینہ کو نقش اوٹھواے

تاکجا بیتاب اجل کا انتظار
جی میں ہے اب جیسے جی مرجاے

یون نہ صاحب بزم سے اوٹھہ جاے — بات کیا ہے مجہسے تو فرماے

گیسوؤن کو چہرے سے سرکاے — ہوچکی اب رات دن دکھلاے

شل موسیٰ مجہکو مت ترساے — اے صنم دیدار اب دکھلاے

پہیرے دیر وحرم سے رخ دلا — اس دوراہہ کی نہ ٹہوکر کھاے

ہو نہ برہم آپ کا نازک مزاج — اولجھی ہین زلفین بہت سلجہاے

یار کے آنے کا بھی ہوگا علاج — حضرت دل آپ مین تو آے

کوئی اچھا یا کوئی ناساز ہو — آپ کو کیا آپ اپنی گاے

سچا وعدہ آپنے کس دن کیا — بس بہت جہوٹی نہ قسمین کھاے

تیز رفتاری مین ٹہوکر کا ہے خوف — دیکہیے صاحب نہ منہہ کی کھاے

حسب مرضی جاتا ہون غم رہتا ہے ساتھ — یاالہی کس طرف کو جاے

آپ کی تیغِ نگہ کی دہوم ہے ۔ جو ہر اوسکے مجھکو بھی دکھلائے
جانبِ بتخانہ یا سوئے حرم ۔ کسطرح کی راہ کون فرمائے
کشتۂ رفتار ہون مین آپ کا ۔ لاش میری پاؤن سے ٹھکرائے
ہجر مین کیون کر نہ رووُن ناصحا ۔ کیا کرون مین آپ ہی فرمائے
حضرتِ دل دیکھئے ہوتا ہے کیا ۔ اتنا مت گھبرائے رہجائے
جی مین ہے دروازہ تو کھلتا نہین ۔ سر کو اب دیوار سے ٹکرائے

کیجئے بیتاب پر اک وار اور
چھوڑکر بسمل اوسے مت جائے

پوچھتے کیا ہو بحرِ فرقت کی ۔ موج ایک ایک ہے قیامت کی
یہہ جو کہتے ہو کیون محبت کی ۔ سچ ہے صاحب بڑی حماقت کی
کیون نہ سمجے یہ بات قسمت کی ۔ ہے یہہ تحریر کلکِ قدرت کی
سیکہے لو رسمِ ادمیت کی ۔ چہوڑ دو عادتین ظرافت کی
کس بہروسے پہ خلد کی ہے امید ۔ کون سی بندگی کی خدمت کی

کیوں رواں ہوں نہ جسم سے جانیں — چال چلتا ہے وہ قیامت کی

جسکو دیکھو وہ تشنہ ہے اس کا — چاہ کس کو نہیں ہے دولت کی

دوپہر میں ہمارے گھر سے بچاؤ — دھوپ پڑتی ہے یار شدت کی

شاخ امید ہو گئی سرسبز — خوب بارش ہے ابر رحمت کی

دیدۂ دولت سراپا حاضر ہوں — آرزو ہے تمہارے خدمت کی

کوہ غم سر پہ لے لیا اے دل — کیوں نہو واہ خوب ہمت کی

اسکے کوچہ میں ہے گذر اپنا — سیر کرتا ہوں باغ جنت کی

دیکھ تو سوئے عالم بالا — دھوم ہے کس کے قد و قامت کی

آئے بالین پہ میرے نزع کے وقت — یہہ بڑی آپ نے عنایت کی

لیٹو سینہ سے لب کے بوسے دو — لو نہ بجھے بہت نزاکت کی

پھیری محبت سوں نے جو مجھسے آنکھ — یاد آئی وطن میں غربت کی

بعد میرے نہ پوچھے گا کوئی — ہو گئی مٹی خراب الفت کی

بوالہوس کو ہوا ہے عشق صنم — دیکھو ہمت تو پست ہمت کی

آنکھ پھیری یار لی پڑ گئی سوی اغیار | پھر سے گل کو محبت ہوئی خارون کی

شمع محفل کو شبستان مین میرے دخل نہین | روشنی کافی ہے ان چاند سے رخسارون کی

دم نکلتے ہی ہوا خانۂ تن کی برباد | خاک اوڑتی ہے در و بام کے دیوارون کی

دل ہونیکا تیرا ہاتھ سے بقدر شوق | بہتری حقیقتی نہین مقتل سے گنہگارون کی

جامہ زیبی پہ بہت ناز ہے تجھکو اے گل | تو نے دیکھی ہے کہان قطع طرحدارون کی

اے صنم کیون نہین مجھ زار کی لیتا تو خبر | فکر رہتی ہے مسیحا کو تو بیمارون کی

قتل کا حکم جو قاتل نے دیا مقتل مین | کیا سنا تھی یہی الفت کے گنہگارون کی

توڑ ڈالا قفس تنگ کو مینے صیاد | دیکھ ہوتی ہے تڑپ ایسے گرفتارون کی

آئینہ خانہ مین کر لیجیے سراپا پہ نظر | دیکھنی ہے جو تجھے وضع طرحدارون کی

میری ثابت قدمی دیکھ لے ٹھہرا دے تھے | تمکنت مٹ گئی اک آن مین کہسارون کی

سنتا ہون حشر مین وہ عام کرینگے دیدار | انتہا دیکھنی ہے یار کے اقرارون کی

ظلم پر ظلم تو کرتا ہے مگر اے ظالم | آہ پڑ جاے نہ تجھپر جگر افگارون کی

ہو سکی کچھ بھی نہ میرے خفقان کی تدبیر | ہوشیاری نہ چلی ایک بھی ہشیارون کی

تنگ بیزنگ لفظ کے نہ کیون آئینہ آب

دل مین الفت تو سمائی ہے طرحدارون کی

[illegible]

نے اوس بت سے آشنائی کی — جس نے دل لیکے بیوفائی کی

کی مطلق نہین صفائی کی — خاک وہ دیکھ نے گدائی کی

ے پہلو سے وہ نہین سر کے — روح نے جسم سے جدائی کی

ت تنگ دِل جو پہنچے فرق نہین — زلف تک تو بڑی رسائی کی

مد نکلا ہوا نہین چھپتا — کیا ضرورت ہے خود نمائی کی

ن وہ ہون سالک طریقت عشق — خضر نے جس کی پیشوائی کی

ی صاف رخ پہ زلف محیط — شام نے صبح پر چڑھائی کی

خ گل سے بہی ہی سوا نازک — دہوم ہے آپ کی کلائی کی

ہ دیکہتا ہے وہ ہر دم — فکر رہتی ہے خود نمائی کی

ست سب جتنے تھے ہو گئے دشمن — باوفاؤن سے بے وفائی کی

نخل آرزو سر سبز — بارہا قسمت آزمائی کی

لے حلقہ کر گیسو — رشتۂ زلف کہاں رسائی کی

آپ پھرتا ہے بھولا بھٹکا خضر — اس نے کب میری رہنمائی کی

ہے عیاں چہرہ سی کدورت دل — کیا لیا کرتے ہو صفائی کی

رات زلف کی آئی گذرا دن — سایہ نے دھوپ پر چڑھائی کی

طالب حق وہی ہی جس نے شیخ — کعبۂ دل تلک رسائی کی

دیکھو تشخیص ان طبیبوں کی — کیا تھی بیماری کیا دوائی کی

واہ رے صلح چار ہوتے ہی — آنکھوں کو پڑ گئی لڑائی کی

ہاے افسوس کشور دل پر — لشکر غم نے پھر چڑھائی کی

سوئے بھی ساتھ وہ تو پھیر کے منھ — یہہ بھی ہے ایک ادا جدائی کی

بوسہ ایک دید حسن کی خیرات — شرم رکھو لو میری گدائی کی

کیوں سلے عیش کا نہ مجھکو جہیز — زن دنیا سے کتخدائی کی

ہوتے ہیں تار تار پردۂ دل — دھوم ہے تیری خوش نوائی کی

دیکھو مجھے یہہ تحیۂ دنیا — چھٹ گئی سب لئیے پارسائی کی

پہونچا خلوت سرا‌ئے جانان تک
واہ رے دل کہان رسائی کی

دل نے دکہلائی راہ کوئے صنم
خضر نے میری رہنمائی کی

دین و دنیا سے کہو دیا مجہکو
واہ کیا خوب آشنائی کی

ایک بیتاب کیا ہے دینے نے
جس سے کی اوس سے بیوفائی کی

رہیگی تا بروز ہجر جانی
میری ارنی تمہاری لن ترانی

دلا ہے روح سے تن کی روانی
یہی تو اس گھڑی کی سب کمائی

گھر آیا میرے وہ خورشید ثانی
فلک کی اندنون ہے مہربانی

نہ کم چشمی سے دیکہو آنسوؤن کو
برستے کا یا نسون اس ریا کا پانی

نہین مدنظر گر قتل میرا
بہوءین کسواسطے مین تم نے تانی

لب جان بخش جو سینگے شب وصل
پئینگے چشمۂ حیوان کا پانی

سنا فرہاد کا نامے نہ قصہ
سنی ہین مدتون ایسی کہانی

رہائی کبھی دیگا قفس سے
دیا ہے جس نے دانا اور پانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

١

تصرف طبع میں ہی کیا فروغ حمد یزداں کا | جو لب نیر اعظم ہی مطلع میری ایماں کا

مری تحریر میں پنہاں ہی شعلہ سوز پنہاں کا | صریر خامہ سی پیدا ہی شور اسنگ افغاں کا

ہوا ہی مرغ دل کو میری شوق وادیگی گلستاں کا | کہ گلہائی مضامیں میں ہی جلوہ رنگ حیراں کا

عبث ہی گام فرسا پیک فکر نارسا میرا | نہیں ہی مرحلہ طی کرنا آساں حمد یزداں کا

تو او اندیشۂ دشوار عرفاں کچھ سمجھ ابھی | نہیں آساں نہیں مشکل سمجھنا رمز آساں کا

یہ ہی پرواز اوج سدرہ منزل اوسکی بیبالی | نہیں بیجا تڑپنا مرغ شوق فکر انساں کا

کھلی کیا حال غواصاں بحر فکر سی آب | ولی باعرفاں اس تری پائی فلک کا

زباں کو نطق بخشا چشم کو بخشی ہی بینائی | بیاں ہو ناطقہ سی کیا تری قدرت کی احساں کا

وہ دریا ایک قطرہ ہی تری دریائی رحمت سی | حباب اوٹھا ہی جسمیں گنبد گردوں گرداں کا

تری غم ہی کا غم تو دختر طیموس کہتی تھی | تری جلوہ ہی کا جلوہ تھا جلوہ ماہ کنعاں کا

ترا غم باعث تسکین مجنوناں بیدل ہی | ترا سودا ہی باعث شوخی چشم غزالاں کا

کہیں بلبل کو تو نے گل کا دیوانہ بنایا ہے
کہیں جانباز قمری کیا سرو گلستاں کا

شرر اک آتش رخ ہے تو قہر سے تیری
نسیم مہر سے اک برگ گل ہے باغ رضواں کا

حلاوت پر رجوع فقرا ہے اسم اعظم ہے
گل گلزار سے ہے تازہ تر خار اس بیاباں کا

فدائی روسیہ کو رحمت احمد سے گردانا
خداوندا کروں کیا شکر تیری لطف احساں کا

۳

ہے دم فکر سخن جو ذکر الا اللہ کی
گویا ہے ہر مصرع برجستہ نعرہ آہ کا

حمد یزداں سے نہیں خالی کوئی مضموں یہ
کلام خیر توت ہے خدا کی راہ کا

زنگ غفلت کی لئے صیقل ہے یہ ہر کلام
ہادی صادق ہے ہر مضمون آل اللہ کا

خالصاً للہ لکھا ہے جو لکھا ہے کلام
کیوں نہ ہو مطبوع خاطر ہر گدا و شاہ کا

فکر وہ جس لئے پیدا ہوا ہے خلق میں
محو دنیا میں نہ ہو دنیا کے عز و جاہ کا

روشنی گور تیرہ کو یہ کافی ہے چراغ
داغ ہے دل میں اگر تیری خدا کی چاہ کا

ہے جو محرور محبت ہم مقام محشر ہے
داغ جسکی دل میں ہے ہم مرتبہ ہے ماہ کا

منزل خوف و خطر میں ہو نہ آسایش نہ کیا
جسکے جیباں ہے ستون ہاں آہ کی خرگاہ کا

کیوں نہ اب پیری میں ہو پیر طریق درد دل
ہے فدا شائق طفلی سے غم جانکاہ کا

۴

میں محو ہوں محبت رب العباد کا
پروا معاش کی نہ مجھی غم معاد کا

یارب یہ آرزو ہے کہ بھولوں ہر ایک بات
دی دل کو میری ہیاں فقط اپنی یاد کا

غافل مآل سے ہے جو ہر افسردہ کو
شکوہ و شکر ہے دل غمگین و شاد کا

دل میں اگر تری شرر سوز غم نہیں
پتھر ہے تیری ذات سے جوہر جماد کا

خاک فنا میں ملگیا جملہ مواد عیش
یا تھا وہ شور انجمن کیقباد کا

مردود اس طمع نی نہ کس کسکو کردیا
ایسان ملک زری ہوا ابن زیاد کا

قادر جو تجھپہ ہم مین ہمہ تن صلاح مین
ای نفس دون تو بھی تو ہی بانی فساد کا

حل کیا دقیقہ ہای گزین کر رہا ہون مین
مجکو سخن مین مرتبہ ہے اجتہاد کا

کافی ہی لطف دست فدا میری واسطی
بیجا ہے رنج غیر سے کے بغض و عناد کا

مطلع مین جو مذکور ہی محبوب خدا کا
لولاک لما خطبہ ہے دیوان فدا کا

دنیا سی غرض مجکو نہ عقبی سی خبر ہے
مین عاشق شیدا ہون رسول دوسرا کا

سرسبز جو زرد وس ہی اس رنگ روش پر
رضوان یہ شگوفہ ہی مدینہ کے ہوا کا

سو باغ جنان بخش دی جا ہی جسی دم مین
شمہ ہے یہ مولا کی مری جود و عطا کا

لکھتا ہون مین مدح حبیب کف پای مبارک
ہاتہ آیا ہی مضمون ید بیضا کی ضیا کا

حامی ہی مرا ختم رسل شافع محشر
اصلا نہین کچہ مجکو خطر روز جزا کا

ہی سمت مدینی کے رخ مرغ دل اپنا
منہ جانب قبلہ کی ہو جون قبلہ نما کا

خالق ترا مداح ہے یا سرور عالم
پھر حوصلہ کسکو ہے تری مدح و ثنا کا

نعلین اوٹھانیکی ہی اور سی کو حسرت
مشتاق مسیحا ہی تری بوسہ پا کا

قو به ہی کھا اوسکو جو ہمپایہ گردون
سر عرش پہ ہے آپکی کوچہ کی گدا کا

پامال کیا ہی تری گھوڑی کی سمون نے
کیون سطح منقش نہو اس چرخ دوتا کا

ایمان جسی کہتی ہین وہ حب نبوی ہے
ہی دین مبین نام محمد سے ولا کا

شاہا نہین تو محض خدا تو مدینہ
مختار ہی ہے خانہ رب دوسرا کا

تیرے ہی لیے فرش زمین حق نے بچھایا — باعث ہی تو ہی چرخ مقرنس کے بنا کا
ہی عرش زمین کو بھی تو شرف ذات سے تیری — تیری ہی سبب تو ہی یہ رتبہ بطحا کا
کیا تاب جو خورشید قیامت بھی دیکھے — دن حشر کی سایہ جو ملا تیرے لوا کا

ہین دونو یہ مداح رسول دوسرا کے
کیا رتبہ ہے دارین مین حسان و فدا کا

یہ فیض نعت ہی اوس گوہر تاج رسالت کا — کہ ہر مصرعہ مرا طرہ ہی دستار فضیلت کا
یہ ہنگامہ ہی دل میں گرمی شوق زیارت کا — کہ جسم زار خاکستر ہی آتش ہای حسرت کا
ظہور ذات اقدس تب فروغ بزم امکان تھا — اثر پیدا نتھا جب حضرت آدم کی خلقت کا
زمین شعر ہی کیونکر ہم عروج شعری گردون — رقم مضمون کیا ہی مینے کسکی شان رفعت کا
الہی ملک دو آبہ غرق ہو مانند یونان کے — اگر بحر عرب مین مجکو جوش آ جای رقت کا
مثال برق ہی بیتاب پہلو میں دل مضطر — یہ مجکو شوق ہی وصل ابر باران رحمت کا
صدا ای یا محمد کیون نہ سینہ سی سدا نکلے — بجان ہون شیفتہ میں اوس حبیب غیرت کا
نہیں ہے تاب مجکو شوق دیدار منور مین — الہی کل کی بدلی آج ہی ہو دن قیامت کا
فدا ہون محو ہون بیخود ہون عشق محمد نام شیرین پر — یہ عالم ہی دل غمناک کو شوق زیارت کا
چراغ روشن اسم مبارک پر ہون پروانہ — یہ ہنگامہ دل تفتہ مین ہی سوز محبت کا
سونی پر بھی صدای یا رسول اللہ نکلیگی — زبان پیدا کریگا شکل سوسن سنگ تربت کا
مری خاک جدا ریگ صحرای مدینہ ہے — اثر بعد از فنا کیا منتشر ہی جذب الفت کا

کلام اپنا فدا تعمیر ہی طہ و یسین کے
زبان کو اپنی شیوہ ہی ثناخوانی حضرت کا

۶

ذرہ کو اپنے مرتبہ ہے آفتاب کا — دل ہی مرا مقام غم بوتراب کا

ای پایہ ناشناس ہی کیا نسبت ہلال — خورشید بوسہ زن ہی رکاب جناب کا

ہی وقف منقبت سخن اپنا کسیکو آج — کیا حوصلہ ہی میری غزل کی جواب کا

عزت ہو آسمان کی جو دُن نسبت ہلال — رتبہ ہی یا علی وہ تمھاری رکاب کا

ذرہ ہی مہر چہرۂ انور کے روبرو — مہ خوشہ چین ہی آپکے گرد نقاب کا

مین خاکسار خاک در بوتراب ہون — کچھ غم نہین ہی مجکو زمین کے عذاب کا

محسود حسد دبیر سپہر برین ہون مین — لکھتا ہون وصف شاہ فلک انتساب کا

ازبسکہ وصف شہ مین سخن آبدار ہے — ہر لفظ پر گمان ہے مری در ناب کا

روز جزا ذریعہ والا ہی یا علے — مجکو ذرا بھی خوف نہین ہی حساب کا

ای شہ یہ آرزوی دل دردمند ہے — جاروب کش ہون مین مزار جناب کا

کرتی ہین حفظ اسکو فدا ساکنان عرش
کیا رتبہ ہے تری غزل لاجواب کا

۷

مطلع ہی تاب نعمت رب جلیل کا — دیوان مرا جواب ہی خوان خلیل کا

ہوگا عبیر خلد موئے پر مرا غبار — مین ہون فریفتہ کسی چشم کحیل کا

دیوان مرا ہی نسخہ درمان درد دل — مین چارہ گر کلام سے ہون ہر علیل کا

تعظیم میری کعبہ دل کی ضرور ہی — کافر مآل ورنہ ہی اصحاب فیل کا

پیری مین ساز و برگ سفر کا درست کر — نادان قریب وقت ہی کوس رحیل کا

فیض و نوال شاہ سے میری جہان مین — سرسبز آج بخت ہی زرع و نخیل کا

ہر کام احتیاط و دیانت کے ساتھ ہو — تجکو فدا خطاب ملا ہے وکیل کا

۸

لکھا مینی جو مضمون شگفتہ حسن جاناں کا — برنگ برگ گل رنگین ورق ہی میری دیوان کا
کسی لی بھی جہان مین بہتی دریا دن کو روکا ہے — علاج ای چارہ گر مشکل ہی ہی چشم گریاں کا
اگر ہی زن کف عیسی مین کیوں غش ہو پیلا — مری زخم جگر کا کیا کوئی ٹوٹا ہی پہر ٹانکا
وہ ہین ہم سخت جان ای قاتل نہ خوکر لب اپنا — گلا دم بند کر دیگا تری شمشیر بران کا
جو ہی شیرین کلامی اد ا ہین خسرو ہندی — سخن سنجی شوخی مین بت ناظم ہی شیروان کا
موہس وزر سے وہ خاک سی اوڑتی ہی صحرا مین — فقط تھا قیس کا دم باعث رونق بیابان کا
موئی پر شوخی وحشت کی میری منزلت دیکھو — غبار خاک اپنا سرمہ ہی چشم غزالاں کا
زبردستی نگاہ بدلی کیا تہمت لگاتا ہی — ٹھکانا ہی کوئی کافر تری بہتان طوفان کا
ہمیشہ سی زمانہ اچھی لوگوں کو ڈھونڈتا ہی — کنوین گر نیکی قابل تھا عزیز وہ ماہ کنعاں کا
مجھی بیکام رونی ہی ستمگر یا ترے ہنسی سے — نمونہ ہوں ازل سی مین ہمہ تن برق و باراں کا
حذف ہفت آسمان ہی شادمین ہین تیری کوچہ کے — بہار ہشت جنت خار و خس ہے تیری ایوان کا
نہین کچہ مجکو اس وحشت سرا مین ننگ عریانی — ملی ہی ستر عورت کم ہی کیا دامن بیابان کا

عوام الناس نیا جانتی ہین قدر کیا اپنی
سخندان ہی سمجھتا ہی قدر رتبہ سخندان کا

۹

سراپا ہوں ہیولا حسرت و افسوس و ارماں کا — اگر جو ہر ہی میری ذات ناکامی و حرمان کا
دلا ہر طرب یاس پر ہی لازم شکر یزداں کا — زبان خشک پر شکوہ عطش ہی چشم گریاں کا
خدا روز قیامت خیر ہی یا ہم ہجران کا — حساب حشر قصہ ہی مری حال پریشان کا
یکایک گھر ترا جنت ہی اور تو حور جنت ہی — یہ کوچہ ہی گلستاں اور تو جلوہ ہی گلستاں کا
لگی ہی آگ گھر مین جلوہ حسن برشتہ سی — خدایا گئے میری روزن دیوار سی جہانکا

ہوئی ہین بعد مردن بسکہ داغ آتشین تن — نظر آتا ہی عالم قبر مین تجھ چراغان کا

تری تون ہی کا زمرۂ صد سالہ زندہ ہین — دہان بی نشان تیرا اگر چشمہ ہی حیوان کا

سمجھ بہر خدا اب تو کہ تجھکو دی ہی جسکے کافر — متاع صبر و ہوش و عقل مایہ ہی ایمان کا

اگر ہی تو بھی لاتقنطوا من رحمۃ اللہ سے
فدا ورنہ ٹھکانا کچھ نہین ہی میری عصیان کا

مطلع

شب تیرہ مین جو بوسہ ملا لبہای جانان کا — مگر ظلمت مین پایا مینی ساحل آب حیوان کا

مین ہون جو دستمال جور اوس طفل دبستان کا — مرا دیوانہ پن کیا باب پنجم ہی گلستان کا

مین ہون مجروح سنگ سختی شبہای ہجران کا — نہایت طول ہی قصہ مری حال پریشان کا

ملا ہون جب سے مین دولت سرا اپنے کا دربان — یکسان ہی گمان علیین کو مجھپہ رضوان کا

تری رفتار مین گر ہی روش کبک خرامان کے — طبیعت مین مری انداز ہی چالاکی تیر و کمان کا

جو رو وُن گا تو عالم غرق ہو گا مثل طوفان کے — مری قسمت کا عالم ہی یہ معنا منہ ہی طوفان کا

شب وصل صنم ٹھہری گی تو سب یہ ان کی پہلے — گلا میرا کٹے وو لگا شام کو مرغ سحر خوان کا

میرا نکہت اگین ہی جو یہ شوریدگی میری — مین دیوانہ ہون کسکی بو ہی زلف عنبر افشان کا

مناسب ہی کبھی فکر سخن کا نام جب لینا
فدا پہلی تو تو شائق ہو لی کا وثر جان کا

مطلع

مریض غم کو نسخہ ہی نظارہ روی جانان کا — پسینا سبزۂ خط مین نہین ہی بت ہی ریحان کا

وہ کافر ہو کہ جسکو ایکدم بھی نیند آتی ہو — خدا کا لا کری منہ اپنی ضیم شبہای ہجران کا

بیان کچھ یہ کا کیا کبھی غم فرقت مین اوس بت کے — دُبائی میری جوش اشک سے خطہ ہی یونان کا

یقین ہی گر تھی مضمون اوسکا دہی آگ نامہ مین — جو لکہدون حال کچھ اوس شعلہ رو کو سوز پنہان کا

ملیحان جہاں کی شور تری الفت جو ہی دل مین
مری زخم جگر کو شوق کیا کیا ہی نمکدان کا

وہی ای محتسب کہ جو آپکی نسبت ہی ستی ہین
جو لکھا شیخ نی یہ تذکرہ قاضی ہمدان کا

بہت خون جگر کہا یا لکہی ہین ہم رنگین سے
کیا ہی جمع صاحب ای فدا ترتیب دیوان کا

۱۴۱

خدایا کیا ٹھکانا ہی مری طغیان عصیان کا
نگاہ ہی ہی دامن تر مری پاکی دامان کا

نہین ہی فرق اصلا آہن و آئینہ میں ور
فقط علم و ادب نادان ہی جوہر بہت انسان کا

خرد کچھ اور شی ہی دولت دنیا دگر شی ہے
اگر قارون ہی مجنون لیکن نہین قائل مین نادان کا

نہ پڑھ وہ شعر ترتیب و سیہ شعرین مری ہمدم
بیان گویی سے کیا کرتے طوطی خوش الحان کا

مرا جوش جنون کیفیت نور تری عشرت ہے
ہلال عید گویا خار ہی میری بیابان کا

کر حسرت اور زمزم انسان سے زیادہ شی نہین کوئی
اوٹھایا یوسف مارک بدن نے رنج زندان کا

بتار نگین محل گویا سیہ خانہ مرا یار
جو کہا کر یار وہ بت رنگون نیو آر جانکا

مری دیوانگو مور روم دیوان فغانی ہے
کہ اکثر جا بجا لکھا ہی مضمون اوس سوزان کا

نمک کیونکر نہو اوسکی کلام لذت آمین
فدا ہی ای حسین خوان محمد مصطفی خان کا

۱۴۲

الہی فکر کو دی میری بہرہ فکر حسان کا
زبان کو کر عطا رتبہ زباندانی سحبان کا

سخن کو مرتبہ دی میری او دہر سخندان کا
شرف دیوان کو دی دستان کہ تسجان کا

گہر ریزی میرا تبہ دی قلم کو ابر نیسان کا
جو شہرہ ہند مین میری ہو ہر جا گو خراسان کا

زمین پر بوجھ ہی بار الہا ذات سی میری کے
ہوا ہی یہ میری سقدر انبار عصیان کا

خدایا مجکو سبب جو اوس سی بچا لینا
بزلف پاک احمد صلعم ہو میرا بال بھی بانکا

مری ہی تس حبیون من خضر کی خدمت سے نسبت ہے
کہ بیت المقدس نام ہی میری بیابان کا

فدا آیا نہ بتان سے خدا دل سی ہلا و تم
ہوا ہی شوق پیدا آپکو گر یا قرآن کا

۱۴

رتبہ اپنا رتبہ بستان سی نا لا ہو گیا
مین گدا مشہور دنگی کو حتی الا ہو گیا

نطق شیرین کو دکن کا آہ و نالہ ہو گیا
بلبلون کا طوطیون مین بول بالا ہو گیا

اُبلی آنسو تعلق شب جو تس حسرت سے مری
رشک دریای محیط اشکون کا نالا ہو گیا

ہی ایک غول بیابانی مہا دیوای صنم
تحکو صحرائی جنون گویا شوالہ ہو گیا

نقد جان بربا دیگر عشق مین سودا ہوئی
دم نکلنا اپنا سینے کا دو والہ ہو گیا

بسکہ مجہ میکش کا اڑون بخت نا فرجام
ہاتھ مین آکر مرے اوندہا پیالہ ہو گیا

خلعت داغ جنون ہی خلعت دہ پارچہ
مجہ گدا کی واسطے کمبل دو شالہ ہو گیا

دشت مین جیتا ہی آزاد نہ غم کہا کر لدم
تیرا مجنون خلق و عالم سے نرالا ہو گیا

روتی روتی غم مین تیری ہو گئی اندہی آنکہین
دام گیسو دین آہو کو جالا ہو گیا

کیا شگوفہ شاخ گلکون نے کہلایا ہی مری
ای صنم پیدا بیان نرگس سے لالا ہو گیا

وصل کی شب ہو گیا بخت سیہ دشمن مرا
قدرت حق ہی کہ اندہیرا اوجالا ہو گیا

جانب تمتا دکیون دیکہا تہا مینی باغ مین
بدگمان مجہسی وہ شوخ سر بالا ہو گیا

باری درد دل کو ہی کچہ شعر خوانی سی شفا
نسخہ دیوان مجہی طبیب کا رسالہ ہو گیا

سرد مہری تا رب زبس لرزان ہون میں
آج کل مجکو وطن اپنا ہمالا ہو گیا

گرچہ ارباب سخن تلمیذ رحمن ہین فدا
بندہ شاگرد خداوند تعالی ہو گیا

۱۵

وارد گلزار جو وہ سرو بالا ہو گیا — داغ ہر گل ہو گیا گلزار لالا ہو گیا

اوڑ گئی بے زری فلک کی سحر کی شب ہی تھی — باعث بربادی چرخ اپنا نالا ہو گیا

وصل کی شب اسقدر روتی وہ ہجر غیر مین — آنسون سی اونکی سیراب دوشالا ہو گیا

منی کیون اوس رشک گل کی قد کو دی تشبیہ سرو — رہ پست ہی تیرا جو وہ شمشاد بالا ہو گیا

کیون شب وصل عدو یار ہین تو نیہی صبح — کیا رخ مہ ایسی وہ دل سی کالا ہو گیا

اونکو ہر ہر بات مین کاہی ہین کیا کیا حجتیں — خط مرا گویا کہ منطق کا رسالا ہو گیا

قید ہون زندان غم مین جب سے دیکھا ہی گلو — مجکو طوق آہنی صوفی کا مالا ہو گیا

جب وہ رشک مہر آیا نور رخ سی صبح سال — خانۂ تاریک مین میری اوجالا ہو گیا

حال عسرت مین کوئی خویش بہوئی ہو آ — کار انساں جب سا ہر غیر سالا ہو گیا

جار مین دنیا ذرا اتنو سیہ کاری کو چھوڑ — سر سپیدی سی ترا پیری مین کالا ہو گیا

حجرۂ مقصود کی میری کشایش ہی محال — طالع بد اپنا بے کنجی کا تالا ہو گیا

کھل گیا حال جہان بالکل ولایت لتہ لگے — جام جسم مجہ رند کو مئی کا پیالا ہو گیا

کیا ترقی دسرل ہی توامان ہر مین — دہرم سالا جنگلی تہا اونکی کسالا ہو گیا

آج کل پایا ہی کیا بیحیائی نی رواج — پارسا بہی اندنون گویا رزالا ہو گیا

مرگیا انکو فدا بس دور ہی سے دیکھکر
نشتر موئی مژہ اوسکو تو بھالا ہو گیا

۱۶

کو با غماز غزل خوان کو ہی ای جان کرنا — فکر اشعار بیان غم نہان کرنا

وصف گیسوی بت رشک گلستان کرنا — شکل سنبل ہی مضامین کو پریشان کرنا

تیر تجکو ہی عبث غنچہ پران کرنا — قتل میرا نگہ تیز سی جانان کرنا

صعوبت حسن کو بیقدر کی کرتا ہی
در پہ اپنی نہ مقرر کبھی دربان کرنا

کس لئی ربط مری دست کو گریبان مین ہی
کسکو بہاتا ہی مرا چاک گریبان کرنا

عمر سب قیس نی صحرا ہی مین کاٹی ناچار
سخت دشوار ہی شہرون کو بیابان کرنا

چرخ کو کچہ نہین آتا ہی یہ ایک آتا ہی
وصل کی شب کو ہماری شب ہجران کرنا

لعل و گوہر سی سخن کو ہی مری نسبت خاص
شیوہ اپنا ہی بیان لب و دندان کرنا

عشق کو یاس ہوئی روز ازل سی لازم
عاشقونکو ہی عبث شکوہ حرمان کرنا

کیجو برہم نہ دلا اونکا مزاج نازک
ہی دم صور وہان نالہ و فغان کرنا

لکھنا توصیف ملاحت تری اے اسیر الم
زخم دل کا ہی معانی کو نمکدان کرنا

جلوہ داغ جگر ہی جو موئی پر باقی
ای صبا خاک مری نذر گلستان کرنا

قاصد اس بات مین پوشیدہ ہی کچہ حکمت عشق
ظاہر اوس سے نہ مرا حال پریشان کرنا

سہل جان دینا ہی غم مین تری مر نہ سکا
سخت دشوار ہی دشوار کو آسان کرنا

ذکر الطاف صنم سی مجھی قوت دنیا
حالت یاس مین ناصح نہ ہراسان کرنا

کیا ہی مشکل جو مری خاک کو اکسیر کری
مورچہ کو بھی آسان ہی سلیمان کرنا

عید قربان کو بھی جب اپنی گلی وہ نہ لگے
کیون فدا اوس پہ دل و جان کو قربان کرنا

۱۷

جسکو دلدار سمجھتے تھے سو دلبر نکلا
چارہ گر ہم جسے سمجھی تھے فسونگر نکلا

سرمۂ چشم بت شوخ کو سمجھا مین مسی
جس سے تیغ نگہ ناز کا جوہر نکلا

موتیا کا جو وہان عطر ملا اوس بت نے
صدف چشم سے یہان دانہ گوہر نکلا

بانکپن کم ہوا ہی مد خط سے اونکا
بعد مدت کے خم زلف معنبر نکلا

خاک جو شوق شہادت میں ہوئی پامال
سبزہ تربت سے مری صورت خنجر نکلا

خوں کی یہ داغ نہیں مضطرب ہیں گل یا قاتل
تیرا دامان ہی مری خون کا محضر نکلا

کیا نہ آئیگا گواہی بت شیریں حرکات
دیکھے کہا کہا کہ تری بزم سے اکثر نکلا

حسرت قد میں تری سینہ گلزار سے آج
صورت آہ رسا سرو و صنوبر نکلا

اتو جاؤنگا فدا بلدہ دہلی کو ضرور
آج تک گو نہ وطن سے کہیں باہر نکلا

۱۸

دل پس از مرگ بھی محو قد دلبر نکلا
جای سبزہ مری تربت سے صنوبر نکلا

مصحف روی صنم جس کا دم نکلا
صورت حضرت یوسف کی برابر نکلا

سمجھا میں جسے نرگس کو بیاض اشعار
خط لب مطلع ابرو سے جو بہتر نکلا

قد ترا ای حسین جس قیامت ہی مگر
سرو سمجھے تھے جسے فتنۂ محشر نکلا

چین لینی دیا کب دل نے ہوتی یہ مجکو
بارہا کنج لحد سے میں تڑپ کر نکلا

نیش عقرب نظر آیا وہ زمیں پر مجکو
تب ہجراں جو فلک پر کوئی اختر نکلا

میں جو مرتا تھا صنم خط معنبر پہ ترے
خاک کی بدلے مری گور سے عنبر نکلا

ابتدا میں بھی میں گو فکر بہت کرتا تھا
شعر اچھا یہ مرے طبع سے کمتر نکلا

ای فدا تو ہی سے آئینہ تاباں یہ ہوئی
بعد مدت کے مری طبع کا جوہر نکلا

۱۹

ظالم پسند کن نہو قطع امید کا
مجھ سی حقیر و لاغر و ناکام صید کا

پانی ہوتی ہی جنس عناد و دغل رواج
بازار گرم دیر میں ہے مکر و کید کا

کیا ہی عجب جو بوسہ کا دی مالی لیننت
جسکا مریض ہوں میں وہ لڑکا ہی سید کا

یکساں ہی روز و شب مری بخت سیاہ	کسکو ہی اب تمیز سیاہ و سپید کا

ذکر غم و الم میں فدا کی مثال و
کلام اس مباحثہ میں نہیں بکر ذرا کا

	۲۰	
مجکو اپنا پتا نہیں ملتا		جبکہ وہ دلربا کہیں ملتا
جانی انسان تیغ ناگنی کی راہ		کب تلک پہ بہلا نہیں ملتا
دین ایماں دولت دنیا		حق تعالی سے کیا نہیں ملتا
عید کی دن بہی اپنے کاہی		مجہی وہ خوش ادا نہیں ملتا
تیر اپنا تو کیا کہ یار ترے		خط کا بہی دعا نہیں ملتا
ہی عجب کارخانہ قدرت		بہید اسکا ذرا نہیں ملتا
دیک کی ہے سمور پا انداز		ایک کو بوریا نہیں ملتا
نکہت زلف کا دماغ ترے		ای بت دلربا نہیں ملتا
ہی ہماری تلاش میں تستانا		ورنہ کیونکر خدا نہیں ملتا
عمر گذری ہی جستجو میں ایام		پر وہ نا آشنا نہیں ملتا

خاک ڈالو تلاش زر پہ فدا
تمکو جبر و پیا نہیں ملتا

	۲۱	
ہی تخلص جو نام ہے اپنا		اپنا تنسہ کلام ہے اپنا
غیر بہی اب غلام ہے اپنا		بت بخوبی جو رام ہے اپنا
ہم ہیں بلبل تو یار ہی صیاد		زلف پیچیدہ دام ہے اپنا
جب سی مرتا ہوں حسن پر تیرے		زندہ دل جان نام ہے اپنا

ہوئیں برباد روانی لک جیون — وحشت میں انتقام ہی اپنا
بنکی ہم نامہ چلے ہیں آپ — لے پر اپنے پیام ہی اپنا
اوسکے ماننے کو غیر کے در پر — کیون نجاؤن کہ کام ہی اپنا
لیلی اونکے کنیز ہے یارو — اور مجنوں غلام ہی اپنا

ای فدا ہی ہے مجکو خون جگر
دل صد پارہ جام ہی اپنا

۲۲

کچھ رقم گر وصف زلف پر شکن ہو جائیگا — سنبل افشان سر بسر میرا سخن ہو جائیگا
ود عزیز مصر محبوبی اگر آیا کبھی — محبس یوسف مرا بیت الحزن ہو جائیگا
سرو قد یوں ہی جو چلتا رہا گل تر اگر — خار کی مانند خشک اپنا بدن ہو جائیگا
وصف چشم شوخ کا آیا اگر مجکو خیال — مرغزار طبع میں شعر آہوی ختن ہو جائیگا
گر یہی حالت رہا جوش جنون بعد از فنا — پارہ پارہ کنج مرقد میں کفن ہو جائیگا
کیا ہوا ہو خشتی کس لیلی منش کو دیکھکر — تب تمہارا بانکپن دیوانہ پن ہو جائیگا
نقد جان کو تا ہی دل دینا تساع حسن کی — مفت میں جان کا سر تیغ جان من ہو جائیگا
بیلے جیسا لگا ہی مجکو فکر شعر کا — بسکہ لاغر خون کھا کھا کر دل آدم ہو جائیگا

کیا تامل اوسکے جھنکار میں ہی روز شمار
ای فدا جز خاک راہ دشمن ہو جائیگا

۲۳

جلوہ آرا گر وہ شوخ گلبدن ہو جائیگا — خار و خس سب گھر کا میری نسترن ہو جائیگا
نتیجہ مضمون سی میری بسکہ ہونگی گل کلام — لفظ خارستان ہا صد چمن ہو جائیگا
بادہ گلرنگ اگر غزل پر لفظ ناموزوں — انطباع خاطر ہر مرد و زن ہو جائیگا

نکتہ سنج طرز فیاضی میں ہونگا گر کبھی
نسخہ دیوان جواب ملدس ہو جائیگا

طلسم کو میری بنات النعش کا ہی تتبع
گر کاہوں گا نثر پروین پرن جائیگا

وہ گہر ریز بلاغت ہوں کہ مجھ بعد مرا
انتخاب نسخہ بحر عدن ہو جائیگا

اگر کیا شاید جو میری تہمت وحشت تاک میں
ہیکل لیلی نقش مجنون ہر ان جائیگا

وہ بت گل رو اگر بن جا ترا کو جائیگا
صحن گلشن دشت بند ابن کا بن جائیگا

کی نہانی میں جو گلی تو نے ای شیرین دہن
شربت مصری تمام آب ہو جائیگا

گر سفر میں لوٹی زلف عنبر افشان کو لدی
وادی غربت گر دشت ختن ہو جائیگا

گر سنا اسنی کلام پر فصاحت کو تری
ای فدا اسحبان اہل بی سخن ہو جائیگا

۲۴۴

فکر عقبی میں ترسم گرچہ سخن ہو جائیگا
ای فدا مقبول رب تو وطن ہو جائیگا

اس بہار چند روزہ پر نہ بھول اے بلبل
یہ گلستان مسکن زاغ و زغن ہو جائیگا

جدت نشو و نما ی دار فانی پر نہ بھول
قصہ یہ افسانہ دیر کہن ہو جائیگا

اس قبا ی پرنیان پر آج کیا نازاں ہے تو
ایکدن قامت ترا زیب کفن ہو جائیگا

آج کیوں محو تن آسانی ہے نازاں اے سکندر
خاک یہ گل ناز پرورده بدن ہو جائیگا

غش ہی کیا گلکاری ایوان کو تسک پر ام
ایکدن بالکل خرابہ یہ چمن ہو جائیگا

موت جب دم آگئی او ہائل قرص غنا
سب تہ و بالا جلوس انجمن ہو جائیگا

دن قیامت کی خرابی لائیگی حرص ہوا
رشتہ طول امل تجکو رسن ہو جائیگا

بید بنجائیگی یہ تیری ستون روشنی
یہ ہری [illegible]

منحرف ہونا ترا ظالم طریق شرع سے
باعث ناراضی [illegible] ہو جائیگا

کیا تجھی وجہ تفاخر ہی لباس فاخرہ
خاک اکدن سب یہ جسم و پیرہن ہو جائیگا

مہرہ ہو جائیگا اکدن لقمۂ مالِ حرام
سامنے کا منہ تجکو خود تیرا دہن ہو جائیگا

گر یہ طرزِ وعظ ہی تو ای فدا دیوان ترا
تحفۂ بزمِ بزرگانِ زمن ہو جائیگا

مشتم

ہی ہر اک لخت جگر لعلِ بدخشاں اپنا
رشکِ صد معدن یاقوت ہی دامان اپنا

کیوں ہے یہ محو خریداری دُرِ مکنوں
دیکھ آئینہ میں کافر دُرِ دندان اپنا

لخت خستہ کی ثنا میں جو لکھی ہین مینے
نسخۂ خواب پریشاں ہی یہ دیوان اپنا

بلبلِ نغمہ سرا میں نہیں ہوں ہی مرے حسین
کوچہ رشکِ گلستاں ہی گلستان اپنا

غم مرا درد زلیخا سے زیادہ ہی بہت
کم نہ کچھ محبس یوسف سی ہی زندان اپنا

تذکرہ ہی مرا ہر سرو جواں کی لب پر
فاختہ ای طفل ہوا ہی غم پنہاں اپنا

گر داوس گھر کی نہ غیروں کو پھٹکنے دیتا
کرتا وہ بت جو مقرر مجھی دربان اپنا

یہ سمجھ رکھا ہے اکروز ہی مرنا برحق
خوف دکھلاتی ہی پھر کیا تپ ہجران اپنا

رنج تکلیف نہ کچھ سفرِ حج کی مجھے
کعبہ ہے قبلہ میں کوچہ جاناں اپنا

شعر پڑھتا ہوں جو اوس شوخ کی بزم میں اکثر
نام عالم میں ہی مشہور غزل خواں اپنا

رہگئی دل میں ہماری ہوس دستِ رسا
ہو نہ پایا تھ میں اوس بت کے گریباں اپنا

ہین مری ملنے کی مشتاق فدا اہلِ سخن
جا بجا پہونچا ہی جیب کر جو یہ دیوان اپنا

م

ماہ کنعاں سی فروزاں کبھی زندانی نہوا
جلوہ گر یار سوی کلبۂ احزاں نہوا

رنج ناکامی سی کس روز میں گریاں نہوا
غنچۂ آرزو اپنا کبھی خنداں نہوا

میں ہی کمبخت نہ ڈوبا یہ نہ ڈوبا لیکن
کیا مری چشم سی برپا کوئی طوفاں نہوا

فکر معشوق رہی نسکر سخن پر غالب
ہم ہوئی ختم مگر ختم یہ دیوان نہوا

گذری ہین تیس برس عمر کی ناکامی مین
حاصل اکروز مرا کام دل و جان نہوا

ذات انسان مین ہو ہمت کی مگر استعداد
کونسا کام ہی مشکل کہ پہر آسان نہوا

رہگئی جوش جنون مین یہی حسرت کہ کبہی
چاک اوس بخیۂ رنگین سی گریبان نہوا

دفعتًہ مرگیا مین غم سی تری تشکر خدا
جان محزون کو مری تیسک تیسان نہوا

کیا شتہ بار کریگا اسی لکہ لکہ کی **فدا**
کوئی طوفان ہوا یہ ترا دیوان نہوا

۲۷

تو باغ جہان مین گل رعنا ہوا پیدا
گویا مین ترا بلبل شیدا ہوا پیدا

جز نام صنم اور نہ کچہ ہی مری لب پر
اب ہجر مین گویا یہ وظیفا ہوا پیدا

آج آمگا یار سفر ی مجکو یقین ہے
کچہ رات سی دل کو مری ہڑکا ہوا پیدا

ہر شمع پہ مرتا ہون ہر اک گل پہ فدا ہون
جانباز کبہے کوئی نہ مجہسا ہوا پیدا

کل تونی جو کچہ کان مین دشمن کی کہا تہا
اس بات کا ارمان مجہے کیا کیا ہوا پیدا

اس عشق مین ہمنے تو کبہی چین نپایا
ہجران کا سدا وصل مین کہٹکا ہوا پیدا

مجبور ہون اس دل کی لگانی ہی مین ناصح
جوہر ہی مری ذات مین ایسا ہوا پیدا

ہر کام سی غفلت ہی بجز فکر مضامین
جب سی کہ مجہے شوق سخن کا ہوا پیدا

اب نام سی صہبا کی جو آزردہ ہو حضرت
کہنی کہ **فدا** کب سی یہ تقوی ہوا پیدا

۲۸

بت قاتل نے جو گردن پہ تبر کو کہا
سجدۂ شکر مین مینی وہین سر کو کہا

محتسب بھی ہی مئی عشق سی اوسکی مخمور — پاک اوسنی نہ کسی فرد بشر کو رکھا

شوق نظارۂ جانان سی تری پر آنسو — واہ شدا گور مین بھی دیدۂ تر کو رکھا

باز آئیگا وہ کب غیر کی گھر جانی سی — گو کہ مینی قدم یار پہ سر کو رکھا

ہی بتوں کی یہ عبث سنگدلی کا شکوہ — آہ مین میری خدا نی نہ اثر کو رکھا

کبھی صورت کسی ڈھب سے نہیں کاٹی گئی تی — کیا خدا نی شب غم مین نہ سحر کو رکھا

آج کیا جلنیگے کوچہ سی تمہاری آنکھی — طاق نسیان پہ بہت روز سی گھر کو رکھا

کیا مصیبت ہی دم قصد رہا خالی ہاتھ — توسنے دنیا مین نہ کچھ زاد سفر کو رکھا

آیا جو صرف کیا سیمبروں مین ہمنے
ای فدا اسنے اپنی کیسے زر کو رکھا

۲۹

تفویض کارساز ہی ہر کام آپکا — کیون نیک ای فدا نہوا انجام آپکا

ٹوٹا مری تڑپ سے جو ہاتھ نہ تار جان — شرمندہ ہون خراب ہوا دام آپکا

کفر اختیار کر لیا ہی دین کو چھوڑ کر — ای شیخ ہمنے دیکھکر اسلام آپکا

اس کمترین پر نظر لطف چاہیی — بندہ ہے یہ غلام دلارام آپکا

تم سو ہو یون کنار عدو مین آرام خفیف — جاسکے گا سدا یہ بندۂ ناکام آپکا

خنجر کا زخم کاسہ سر بھی جدا ہوا — جمشید کام آیا نہ کچھ جام آپکا

تم ای فدا بہشت برین مین ہو جا گزین
زندہ کلام سے ہے مگر نام آپکا

۳۰

جہان مین ہمنی آکر کیا نیا پایا — نشان لیکن محبت کا نیا پایا

بہ آسکی اپنی دل سی دور کر کر — یہان ہمنی کسی اچھا نہ پایا

اسی غم سی کہی جون سایہ فتادہ
زمین نے جو ترا ستعایہ نپایا

گشت کعبہ و دشت و چمن میں
کہان یارب ترا جلوہ نپایا

خبر لا کون یاران عدم کی
کسی زندہ نی وہ رستا نپایا

رہی نالان سدا بلبل چمن مین
فراغت گل کی صحبت کا نپایا

چھپایا ہمنی یہ سوز نہان کو
کسینی راز غم اپنا نپایا

بہت دیکھی اگرچہ مصر و بازار
کوئی یوسف مگر تجسا نپایا

یہ دنیا واقعی ماتمکدہ ہے
نشان یان عیش و راحت کا نپایا

خوشامد ہر طرح سی کی لیکن
مزاج دلبر رعنا نپایا

اسی حسرت مین جان آئی لبون پر
مگر لب کا تری بوسہ نپایا

بجز رنج و تعب ہمنی جہان مین
اثر آرام کا اصلا نپایا

ملی مجکو جو آہ حسرت آگین
کسی بلبل نی یہ نغمہ نپایا

فراغت زیست کا ای ذوق تیری
نپایا ہمنے دادردا نپایا

فدا شاگرد ہو تم شیفتہ کے
کسی ہم فن نے یہ پایا نپایا

۳۱

نگاہان کیون نہ شیخ پر ہی پارسا کا
یہ تخم برمین ہے گویا ریا کا

زلیخا حیرت یوسف کو بہولی
اگر دیکھی جمال اوس مہ لقا کا

کفن زیبا ہے مجکو ارغوانی
ہوا ہون دیکھکر عالم حنا کا

نہین سگ طفلان دہر کا غم
مین خادم ہون در شیر خدا کا

مگر نسبت باندہ جو تیری پر ایسی
ستمگر خوف کر روز جزا کا

نہیں سب ے آہ و گریہ مجکو آرام | مین خوگر ہون اسی آب وہوا کا
صنم بہر خدا چل دو قدم ساتہ | مین کشتہ ہون تری رفتار پا کا
تب غم ہی کی ایسی طول و تیرہ | مین عاشق ہون تری لف رسا کا
مری اب مدد گی بس لیجئے آپ | صنم بندہ ہون مین اہل وفا کا
ہوا کہانی مین کیا دیکہین تجہی خاک | تری گہوڑی مین عالم ہے ہوا کا
سراپا شوخ ہے بجلی کی تصویر | صبا نقشہ ہی اوسکے باد پا کا
خدا کی واسطے گہونگٹ اوٹہا دو | نقط کافی ہے اک برقع ہوا کا
عبث ہے تجکو دل دینا جفا جو | نشان دل مین نہین تیری وفا کا
روا ایسا نہین ہی ظلم کافر | یہ بندہ بہی تو بندہ ہی خدا کا
عدو بت ہے جو میری تلخکامی | مین ہون بیار کس شیرین ادا کا
ہمیشہ عمر ناکامے مین گذری | مین کیا قایل ہون تاثیر دعا کا

فدا دنیا ہے گویا دام تزویر
جہان بازار ہے اہل دغا کا

۲۲

شوق دیدار پری مین مجکو سودا ہو گیا | دیکھ دل اوس غیرت مہ کو مین سودا ہو گیا
بسکہ ہی امادہ خانہ خرابی جہان | ساری عالم کو مری رونے کا رونا ہو گیا
ہی بہت مشکل جوانمردی سرای دہر مین | جو یہان آیا غلام زال رعنا ہو گیا
حسن موزون نی تری موزون طبیعت کر دیا | شاعری کا غم مین تیری مجکو دعوا ہو گیا
ہو گیا تیری دہان بی نشان کا جسکو غم | غم وہ کہا کہا کر حریف ذات عنقا ہو گیا
تاڑ لیتے ہین نگاہ شوق کو اہل نظر | تب مین تجکو دیکھکر محفل مین سودا ہو گیا

کس مزی کے ساتہ فرمایا تہا دل یار نی — غیر کی ساتہ اوسکو لیا تاثر قلبا ہوگیا

ایک بوسہ کی طلب مین کسقدر بگڑی وہ رات — ساری ہمسایون مین چلانی کا غوغا ہوگیا

پان کہا کر غیر پر اوسنی جو پہینکا پیک کو — خون مرا تکلیف حسرت سی کلیجا ہوگیا

کیون ہی چپ ورنہین کرتی ہو خضر کیون علاج — کیا مری بالین پہ تمکو اے مسیحا ہوگیا

آب آتش رنگ ہی ہم قیمت آبحیات — میری میخواری سی ایسا قحط صہبا ہوگیا

کیا گلہ ہم عاصیان روسیہ کا اے **فدا**
جبکہ تجسا پارسا اوس بت کا شیدا ہوگیا

٢٣

خوف رسوائی مری دل سی جو زائل ہوگیا — عشق مین جوہر مرا اب فرد کامل ہوگیا

لیلی گلرنگ کا وارد جو محمل ہوگیا — سب غبار دشت مجنون تنگ محفل ہوگیا

باری مجنون کو ملی صحرا نوردی سی نجات — تیرا دیوانہ جو پابند سلاسل ہوگیا

پار بیڑا ہوگیا بحر غم دارین سے — فضل یزدان حال انسان کے جو شامل ہوگیا

ملگیا باری خدا مجکو غم اصنام مین — نور ایمان کفر کی ظلمت سی حاصل ہوگیا

کیا مری ذکر جنون سے اہل دل محظوظ ہین — گویا افسانہ مرا دیوان بیدل ہوگیا

بچگیا گرداب بحر ہجر سی مین وصل مین — حلقۂ آغوش جانان مجکو ساحل ہوگیا

بت پرستون سے ہی واعظ آج سرگرم نزاع — کیا خدا کی شان ہی ملا بہی جاہل ہوگیا

جب رہا ناقص نہ ہرگز قابل حرص شباب
گویا پیری مین **فدا** اب پیر کامل ہوگیا

٢٤

کیا تڑپنا دیکہکر میرا وہ گھبرا جائیگا — سامنی قاتل کی خود مجسی نہ تڑپا جائیگا

کیا یہ پیمان رفا واعظ بتونکی ساتہ ہی — روزہ کیون ماہ مبارک مین نہ توڑا جائیگا

ناصح نادان عبث کہتا ہی پیرو سامنی
کب بہلا باتوں کا اوسکی جیسی آیا جائیگا

اوسکی محفل مین ملا قسمت سی جو پر بیٹہنا
تا قیامت مجہسی اب وہان سی نہ اوٹہا جائیگا

کیا میں تڑپوں جب زبران قاتل کی تلے
دیکہکر مجہکو تڑپتا وہ تو گہبرا جائیگا

گر خیال آیا وہان تیری ادا و نازکا
قبر سی کافر مرا لاشہ نہ تہاما جائیگا

پیکر تصویر بنتا ہوں میں اوسکی سامنے
گنجفہ کب ساتہ اوسکی مجہسی کہیلا جائیگا

گر رہا بعد فنا بہی دوستو فیض شراب
قبر مین لاشہ مرا کیونکر دبا جائیگا

یہ توکرتی ہیں ستم پہر اسکی کوچہ میں کوئی
کیا دل شیدا کو اپنی خاک ملا جائیگا

کہینچی یارب بیان شوق کا ہی حوصلہ
سامنی کب اوس بت کافر کی لایا جائیگا

لب کو دیکہتا ہی تیا کب حسن ناحق ہی یہ شوق
بوسہ اوس خط رشید عارض سے مانگا جائیگا

ہی عبث عشق بتان کی آرزو ای شیخ وقت
بوجہ اس آفت کا کب تمسی سنبہالا جائیگا

آہ میری مو حسن بحرانی کا ہی کوچ
دل تری زلفون کا فراب مکالا جائیگا

ناتوانی ہاے یہ عالم ہی کہ جانا ہی محال
اوسکی کوچہ تک کبہی مجہسی نہ پہونچا جائیگا

ساتہ گو ڈری کی نہیں لگتی نسیم صبح بہی
کس کا اب تو خ مین پہر مجہسی بہاگا جائیگا

بسکہ شوق دید ہی بیٹہ جائیگا بسکہ مزار
وہ بت کافر مری تربت پہ گر آ جائیگا

خط تو اپنا پہونچ جائیگا مگر ہی انتظار غم
قاصد بیچارہ ناحق جان سی مارا جائیگا

عاشق گل کا وحشت سی ٹہہرنا ہی محال
لاکہ گو دیوانہ زنجیرون سی باندہا جائیگا

گرکشش موقوف ہی پرآہ تو مجبور ہون
نالہ مجہسی ضعف کی باعث نہ کہینچا جائیگا

شوق دیدار بتان کا ہی جو مجہکو اشتیاق
جو نہ ہوگا قابل دیدن وہ دیکہا جائیگا

ای فدا مس کر نہ تو محفل میں اوسکی ہاتہ
دوسرا یا نازان باتون سی تہرا جائیگا

٣٥

ہی دل سوزان کلیا کب مرا ساطور کا
ایک نی دل سوزان مرا زخمی ہی ستا طور کا

مرگئی پر بھی نہ اوسکی رنگمانی کم ہوئی
مجہر لبک کا فر کو شک ہی عاشقی حور کا

تیر ہی موی قر کان سی جو ای کینہ جو
دل مرا ار کوشش ہوا ہی خانہ زنبور کا

قیس کو مجنون بنایا عشق پر نیرنگ سے
کوہکن کو کام بخشا ہی کہین مزدور کا

گر ہوا جانی ہیں قفسہ ہی ہان قصہ تمام
لب پہ دم ہی درد دوری آتری مہجور کا

بسکہ مین لاغر ہوا سودا ہی لف یار مین
مجکو کام اژدہا گویا وہان ہی مور کا

لیگیا جو فوق استادان اہل فرس سے
ہی نظیری نام وہ شاعر ہی نیشاپور کا

کر دیا کس برق آتش نی دیکھ کے گویا کلیم
سوچ طوفان ہی مگر جو دی یہ شعلہ طور کا

زخمی ہون گر دن کا تیری ہی بت خورشید رو
مجکو ہی تیار مرہم صبح کے کافور کا

مین جو شاعر ہون لکھ بیٹہا شعر کا مترک سے
داخل کیا ہی بزم مین تیری مری کور کا

تہی جو یکتای زمان سودا و ناسخ ای فدا
مین بہی ہون پیرو انہین دو شاعر مغفور کا

٣٦

ہی جو روئی مین خیال اوس نرگس مخمور کا
اشک کا ہر دانہ ہے گر انگور کا

قربت جانان سی جو مجھ نارسا کو بعد ہے
ہاتہ آتا ہی مری مضمون بہی اکثر دور کا

شمع کی پتی کا ہی مرہم کی پتی پر گمان
سوز کیا کیجے بیان زخم دل مہجور کا

شمر کب ہی اپنا جدا کب ہی یقین بار سے
بت بہی پوجا ہمنی تو پوجای بتکدے کا

عاشق و معشوق ملتی ہین طفیل تیرگی
رکہی حق قائم جدا پردہ شب دیجور کا

کچھ نہ فرق آجائیگا شان اکت مین تر سے
لب پہ دم ہی حیل ذرا کافر تری مہجور کا

اشک خون مین رات دن جاری ہی ای پیمہو مین
چشم گریان پر مری کیونکر نہو ناسور کا

ہمکو داماں ہی عبث اس مالک دولت پر گھمنڈ
دیکھ پامال فنا سر قیصر و فغفور کا

سنگریزی گور کی جب لا ایچ ہیں اگر
خاک جسم جم مگر سرمہ ہے چشم کور کا

صفحۂ ہستی سی میری فتنی تقدیر نے
حرف چھیلا ہی سقر رخاطر مسرور کا

حسن کی بازار میں میری ہی جنس ناروا
کون مہوش مشتری ہے اب مری کالو کا

کب ہمارا اختر بخت سیہ روشن ہوا
کب ملا ہی ہمکو بوسہ عارض پر نور کا

دل کا لگنا تھا کہ رسوائی زمانہ ہو گئے
جا بجا ہی آج کل چرچا مری مذکور کا

فرق آجائی نہ شان گرم طبعی مین فدا
قافیہ باقی نہ رہجائی کہین تنور کا

۳۷

دیکھکر مین سبزۂ رخسار بیدم ہو گیا
حسرت نظارہ گلہ وہ بھی ہمدم ہو گیا

بڑھ گیا جوش جنوں اتنا تو بارے ان دنوں
ناصحان پند گو کا حوصلہ کم ہو گیا

صاف آتا ہی نظر سارا طلسمات جہاں
ہر حباب بحر مجھکو ساغر جم ہو گیا

آسمان ہنسنی لگا ایک آنکھ رو نہا سایۂ روز
شب جو مین آشفتۂ گیسوی پرخم ہو گیا

ناخن سینہ خراش غم ہی ہجراں مین ہلال
مجھکو ماہ عید بھی ماہ محرم ہو گیا

کیوں نہ اب بڑھکر کہین ہمکو جانشین جم
خوف رسوائی جو تھا دلمین سو وہ کم ہو گیا

کسقدر حال جہان مین ہی تغیرات دن
شب تھا کچھ عالم سحر کچھ اور عالم ہو گیا

جلگیا مین غیر کو بزم صنم مین دیکھکر
روضۂ خلد برین مجکو جہنم ہو گیا

رحمت حق کا خیال آیا جو بزم بادہ مین
ہر پیالہ مجکو جام آب زمزم ہو گیا

حاسد مردود سی خالی نہ آئی کوئی جا
خلد مین شیطان عدوی جان آدم ہو گیا

غم مین اوس سرو قد دیوان خوبی کی فدا
سب مراد فرش شکیبائی کا برہم ہو گیا

۳۸

بل بی جوش گریہ خود مین ڈوبکر گم ہوگیا
اشک کا دریا بھی دریای قلزم ہوگیا

تیری آنکہ اسقدر بیقدر و ناموزون ہوا
ہر درخت بوستان اپنا ہیزم ہوگیا

زخم دل ہنستے ہین میری مسکرانی سی ترتی
میری پہولون کو صبا تیرا تبسم ہوگیا

دونو عالم سی ہوا مین بیخبر پیکر تیرا لب
میکدہ کا خم بہی افلاطون کا خم ہوگیا

بسکہ خوش الحان ہون مین ورسعیت مین فدا
لب پہ آیا جو مرے نالہ ترنم ہوگیا

۳۹

مردہ جی اوٹھے جو تو محو تکلم ہوگیا
معجزہ عیسےٰ کا تیری سامنی گم ہوگیا

خندۂ دندان نما کو کیون نہ سمجھون زہر خند
سم قاتل مجکو قاتل کا تبسم ہوگیا

دیکہ ای کم بین مری والا نگاہی کا مقام
جب میں رویا اشک کا ہر قطرہ انجم ہوگیا

تیسری دن قبر سی آیا ہون زندہ ہو کر آج
یار کا قل پڑہنا سوم مین مجہی قم ہوگیا

ایسی حسرت پنجروزہ پر نہ بہولو غافلو
جسکی ہوتی تہی جہنی کل آج جہلم ہوگیا

گو بہت سیدہا کیا مینی پہ ٹیڑہا ہی ہا
مدعی بی ادب بہی کتی کی دم ہوگیا

پائی بیچارہ نی تشویش دو عالم سی نجات
خمکدہ میکش کو افلاطون کا خم ہوگیا

سوز غم مین بنگیا گلشن کدہ آتشکدہ
جہا ئیبیلے کا مجہے اپنا رہیزم ہوگیا

کسکی آواز قدم نی کر دیا ہی بیقرار
کسکا بجہوا میری جان کو نیش کژدم ہوگیا

بسکہ طوفان طوالت مین سخن ہی مرا
موجۂ فکر رسا کو کیا تلاطم ہوگیا

ای فدا خادم ہون مین وس شہسوار قدس کا
فخر دوش عرش جسکی گہوڑی کا سم ہوگیا

۴۰

تج اشک جو چشم بت بی پیر سی ٹپکا
کیا رنگ اثر نالۂ شبگیر سی ٹپکا

جیب سی تری خشک ہوا خون ہر اک بار
ہر قطرۂ وہ جس کو کہیں اشک دگرسی ٹپکا

یاقوت و عقیق و در و مرجان ہی نکلتی
ہو تری زخمی کا اگر تیر سی ٹپکا

اک تیر سا سینی میں لگا یار و زمیں کی
آنسو ہی وہیں دیدۂ تصویر سی ٹپکا

بہزاد نی مہ زار کا نقشہ جو بنایا
لوہو تری کشتی کا جو شمشیر سی ٹپکا

اک زلف سیہ اکیا گرتی ہی زمیں پر
کچھ اب عرق زلف گرہ گیر سی ٹپکا

کل سے اکا صنم زہرا و گلناب مجھی دکھلا
جو جبہ تری حسن کی جلوہ سی ہی ناز
زردنس ہی ستارہ تری تنویر سی ٹپکا

گویا ہی فدا رنگ چمن بزم سخن مین
کیا رنگ شقایق تری تحریر سی ٹپکا

۴۱

مرا اس بت کی نظارہ میں کب کگ گلشن کا
لب شیرین سی آلودہ ہی گلبرگ سوسن کا

یہ عالم ضعف ہجران ہی اس پر وش کا
کہ جو سکا ہی گردن میں مری گویا ہی سوسن کا

نمونہ ہو بہو ہی بیستون و زخمہ کی بن کا
یہی ای قاصد جانان تیا ہی سری سکن کا

یقین کیونکر ہو زلف سیہ تیری ناگن کا
سر آہ رنگ کا فرشانہ صندل میں ہمن کا

خدا کی جسم ترا سیم ساوہ سی نیا ہی
مگر دل کہ تری کہا ہی کافر سنگ و آہن کا

مولہو جسکی سر مژہ مداکا ہی لیکن
جہان مین شور برپا مری ہانی کی شیون کا

یہی ہی آرزو شطرنج بازان محبت کی
کہ زیر خنجر قاتل ہو مہرہ اپنی گردن کا

دہلون ترباد ان آہ و سوزان کا لگا
نگہبان بیا نہین بیت الحزن پر میری گلشن کا

لب خندان کا اک ہنسی ہو بوسہ لیا ہم
جگر پھٹ جائیگا اس صدمہ حسرت سے دشمن کا

مجھی کیو نکر کوئی ہی شرح تیری ان دا یون سی
مری آنکھ نہین کسکی ہی دنہا لیا وہ دیکھا

ہوئی دم کا ہون مین مہمان اے جان تن غم سے
سبق از بر ہی طفل جان کو میری لفظ وتن کا

ز صد ر اگر وہ مین داد تیری ظلم کی پائی
وسیلہ ای شوخ اک باقی رہا ہی خاص کشتن کا

ڈرا آنکہہ کا شکل ہی خدنگ تیر و نیزہ سی
جگر ہوتا ہی تشنہ اس کی مین سامہ ہہمن کا

نہیں گر رنگ بیتابی تو دل مین جلوہ شوخی
وہ بت دیوانہ ہی کیون سیر انداز طسدن کا

نشی مین چور ہی وہ ساقی خونریز میخواران
خدا حافظ ہی بزم بادہ مین مینا کی گردن کا

فدا کیا رخ تارہ ہی سواری مین جنبت کی
عجب ہے یاد ہی اوس شوخ کو گہوڑی پر اسکا

۱۴۲

دل جو غیرونکی طرف اوس بیوفا کا بٹ گیا
اس سبب سے دل ہمارا اوس ہمدم سے ہٹ گیا

گو نہیں تاب و توان مجہ مین مگر جرات تو ہے
پہلوان عشق کے آگی سے کب مین ہٹ گیا

یاد ہین باتین تری مجکو زمان حسن کی
کو ولی کتنا تہا جیسی وہ زمانہ کٹ گیا

عشق کو سینہ مین میری کیا رہا ہی چند گو
تہا جو کچہ خون جگر آنکہونکو سو وہ بٹ گیا

دلمین اپنی بعد مردن بہی ہی یہ باقی غبار
جو مری تربت پر آیا خاک مین وہ اٹ گیا

کل جو وہ نکلی تہی مری محلی مین منہ ہنسنی لگا
صدمہ حسرت سی دشمن کا کلیجا پہٹ گیا

رعب اوس بت کا یہ غالب ہی کہ میرا نامہ
وس قدم کو ہی بت قاتل سی آگی رٹ گیا

حسن کی تیری صنم وہ گرمی بازار ہی
نرخ کالا ہی جمال یوسفی بہی گہٹ گیا

چہوڑ دی اب بہی مین ہون قربان تیری ای فدا
کسقدر نادان تو اس فکر سخن مین لٹ گیا

۱۴۳

کیا ہو مجہ سوختہ غم کا بہلا دل ٹہنڈا
دوست دشمن کا ہی تجہسے ہوا دل ٹہنڈا

غیر دریا مین نہاتا ہی بت شوخ کی ساتہ
یا خدا ڈوب مری تب ہو مرا دل ٹہنڈا

بسکہ جلتا رہا ایک عمر میں ای شمع مزاج
کبھی وو دم کو بھی تجسی ہوا دل ٹھنڈا

کیوں نہ جل جاؤں مین آتش میں کہ غیار کا ہا
گرم لطفی سی وہ رکہتی ہین سدا دل ٹھنڈا

آتش شوق شہادت مین جو جلتا تہا مدام
آج آب دم خنجر سی ہوا دل ٹھنڈا

آج کس طرح غیرونکو جلایا تجنے
اب تو تیرا ہوا اوس بت نی کیا دل ٹھنڈا

شمع کافور کی لازم ہری تس سی تسمیم
کر کبھی سوختہ سینون کا صبا دل ٹھنڈا

مہر و کہتی ہین تجہے کچہ تو دکہا اپنا اثر
یعنی کردی میرا ای آہ رسا دل ٹھنڈا

میری آب سخن تازہ کا شہرہ جو سنا
لکھنو مین ہوا آتش کا فدا دل ٹھنڈا

۴۴

خار گلشن سی تری جامہ کا دامن ٹہنگیا
پیرہن یوسف کا گویا ای سمن تن ٹہنگیا

کب تبسم کرتا تہا مین چاک گریبان کا لب
کیون ورق دیوان کا ہنگام نوشتن ٹہنگیا

شوق نظارہ موی پر ہی یہ مجہ دل شکن
آتی ہی اوس بت کی میرا اشک بذمن ٹہنگیا

تا نہو تصدیعہ صد چاک گردن دوست کو
نامہ اپنا لکھتی لکھتی شفق سن ٹہنگیا

کیا کرین زور آزمائی میکشی پر ساقیا
سب مزاج آتا رہا جو ابر بہمن ٹہنگیا

بسکہ تہا حیرت سی خیرہ دل شیدا دو نیم
سنگ مرقد بہی ہمارا بعد مردن ٹہنگیا

کیا خطا صادر ہوی اللہ کا فر عفو کر
دل جو تیرا ہمسی ای طفل برہمن ٹہنگیا

بسکہ اوس شیرین ادا کی خو سے بیگانگی
شیر جسکی بات سے ہنگام نخستین ٹہنگیا

دشنۂ ابرو تہا گویا مصرعہ موزون مرا
جس سی حاسد کا جگر وقت شنیدن ٹہنگیا

خود بخود اچھا ہوا جو دل ہمارا ہٹ گیا
لطف میخواری نہین جو ابر بہمن ٹہنگیا

کیا یہ میدان محبت سخت ہے تا گردنی
ای فدا یہان ہر دو سہراب و بیژن ٹہنگیا

٤٥

کیا دفور گریہ سی میری مرا گھر بہگیا — شہر سارا بہگیا صحرا برابر بہگیا

بیکسی کی شرم رکھ لی دیدۂ تر نی مری — اشک کی نالہ مین لاشہ گہر سی باہر بہگیا

نامۂ غم مین لکھا تھا مینی کر دینی کا حال — قلزم حسرت مین کیون میرا کبوتر بہگیا

بعد مردن بھی گداز دل کا باقی ہی اثر — میری تربت کا پگھلکر سنگ مرمر بہگیا

گلگئی ہی آبرو تیکہ سبھی خاک مین — بحر بیقدری مین ہیبت سی یہ جوہر بہگیا

کیا کریگا خون دل تو میرا ای رنج فراق — خون دل کب کا براہ دیدۂ تر بہگیا

مین جو رویا ہون غم زلف معنبر مین تری — دشت وحشت سی مری ہر بار و اژدر بہگیا

بسکہ اعمال زبون سی اپنی مین نادم ہوا — خوی غیرت سی مری میدان محشر بہگیا

چشم تر نی بی سر و سامان مجکو کر دیا
ای فدا سارا اثاث البیت ما بر بہگیا

٤٦

اشک سی میری غبار کوی جانان بہگیا — لی ترا کحل الجواہر چشم گریان بہگیا

دشت وحشت مین مجھی تھی جوانی ای جنون — جوش گریہ سی مری سارا بیابان بہگیا

دفتر گردون ڈبویا میری موج اشک نی — غرق ہونی مین عطارد ہی تو کیون بہگیا

جا بجا لکھا تھا ہر یک بحر مین گریہ کا ذکر — کب تلک بہتا نہین آخر کو دیوان بہگیا

باغ جنت مین جو رویا ہون فراق یار سی — غل ہی ارباب جنان کا یہ کہ رضوان بہگیا

اچھی تھی گر نحت شفقت کی میری سر نوشت — کیون مری ونی سی طفلی مین دبستان بہگیا

جبکہ جوی شیر کا اجرا نہ سیل آیا نظر — خون ہمہ تن ہو کی فرہاد پریشان بہگیا

کسقدر دنیا مین دریائی فنا ہی موج زن — دیکھ ای غافل کہان تخت سلیمان بہگیا

ای فدا سامان نخوت سی خدا کو نا پسند — دیکھ کیونکر لشکر فرعون و ہامان بہگیا

۴۷

ہو گالی تری منہ سی کہانے لگا — وہ مصری کی کوزی چبانے لگا
مجھی کیا نصیں دیر مین نور حق — حرم کیون مین ای شیخ جانے لگا
مین رونی لگا زخم پہٹنے سگے — جو وہ غنچہ لب مسکرانے لگا
ہوا گرم صحبت جو غیرون سی وہ — مجھی سوز حسرت جلانے لگا
کیا اوسنی قتل رقیبان تو مین — لہو چشم ترسے بہانے لگا
خدا مجکو دی دست دل ہی بچانے — بہت اب یہ کافر ستانے لگا

فدا اچہبہ بتان بندہی سگے
جو گہر اونکی مین آنے جانے لگا

۴۸

آفت ہی خرام اوس پری کا — محشر ہی قیام اوس پری کا
آتا ہی خیال زنگ جانان — کیا لکھون مین نام اوس پری کا
شیطان کا جبالہ ہے مقرر — کیا زلف ہی دام اوس پری کا
کیا شیخ ہی بندہ اوسے — زاہد ہی ہے رام اوس پری کا
ہوجاتا ہون مثل برق بیتاب — سنتی ہی مین نام اوس پری کا
اعجاز ہی سحر ہی فسون ہے — ہر ایک کلام اوس پری کا
پیغام اجل تہا جان کو میرے — پہونچا جو سلام اوس پری کا
واعظ مرادل اگر ہے بندہ — مین خود ہون غلام اوس پری کا

کچہ دور نہین فدا چلو جلد
ہی پاس مقام اوس پری کا

۴۹

دین وایمان نہین جاہد قرآن ہونا — سخت دشوار ہی انسان کو مسلمان ہونا

کس طرح چین سے مین کنج لحد مین سوؤن — اوسکی عادت ہو گئی ہمخواب رقیبان ہونا
ایک بد عہد ہے تو ہے ترا آنا معلوم — تیری وعدہ پہ عبث ہمکو ہے نازان ہونا
رائیگان ہو گئی اس فن مین مری عمر عزیز — نہین ہے بازیٔ اطفال سخندان ہونا
باب رحمت مری دیر ہو گشادہ یارب — چاہتا ہون در اصنام کا دربان ہونا
دل سے کیون جائے خط و زلف بتان کی الفت — لکھ گیا ہے مری قسمت مین پریشان ہونا
کسکا یہ بخت رسا ہے جو ملے یہ رتبہ — فخر انسان ہے سگ کوچۂ جانان ہونا
رحم کر رحم کہ ہے موجب خوشنودی حق — اے صنم ملتفت حال غریبان ہونا

ہے وہ موجود جو لکھا ہے تری قسمت مین
محض بیجا ہے فدا اتنا کی ویران ہونا

۱۵۰

جی ہے اپنا اگر اس غم مین نکل جائیگا — کیا مزاج اوس بت بیدرد کا بدل جائیگا
گر یہی حال ہے انداز و ادا کا تیرے — جان مضطر کا مری تن سے نکل جائیگا
اسقدر نم ہے زمین میری سرشک تر سے — پانو اب گاو زمین کا ہے پھسل جائیگا
جان نکل جائیگی گویا جسد وادی سے — نجد کی بن سے اگر قیس نکل جائیگا

گو فدا یارسی تو آج بگاڑ آیا ہے
بچیا آج نجائیگا تو کل جائیگا

۱۵۱

وصل کی شب بھی ہمین یار نے سونے نہ دیا — اوس جفا کار کی تکرار نے سونے نہ دیا
دھیان مین اپنی رہی کسکی وہ جعد شبرنگ — کہ مجھی رات شب تار نے سونے نہ دیا
فکر سودا مے زلیخا جو رہی یوسف کو — حسن کی گرمئ بازار نے سونے نہ دیا
دھیان مین نرگس بیمار کی کب آنکھ لگی — رات بیمار کو بیمار نے سونے نہ دیا

ای فدا اکار وکالت مین کسی تب مجھکو
فکر بیدا ای دربار سے سونی ندیا

۵۲

شب ہمین وعدہ دلدار نی سونی دیا
یار کی آہکی انتظار نی سونی ندیا

پاس او ماہ جبیں کی مجھی سوسن کہی
اپنی اس بخت سیہ کار نی سونی ندیا

چھیڑ کرتا رہا شوخی سی وہ تا ترتیب ازل
مجکو اس دولت بیدار نی سونی ندیا

جاگ کر ہی سدا کاٹی ہین شبہا ای فراق
عمر بہر حسرت آعیار نی سونی ندیا

محو ایسا رہا فکر سخن رنگین مین
شب مجھی سیر چمن زار نی سونی ندیا

شب خوشامد مین بسر ہو گئی لیکن مجھکو
پاس اپنی بت عیار نی سونی ندیا

کسکو آرام ملا شور فغان سی میری
مجھکو کیا رات غم یار نی سونی ندیا

ظلمت گور کا کیا خوف رہا رات مجھے
تیرگی ہای شب تار نی سونی ندیا

سب لی سونی دیا پاس ہی یہ کیسی رات ہمین
ای فدا فکر اشعار نی سونی ندیا

۵۳

ہاتھ سی کہانا زدہ بی شکن جاتا رہا
گویا قبضہ سی مری ملک ختن جاتا رہا

تلخکامی تی کیونکر ہوں مین تسم کہا کر موا
ترش ہو کر مجھی وہ شیرین دہن جاتا رہا

صفحۂ ہستی سی میرا مٹ گیا کیا نقش بیت
جوہر سیدا دی چرخ کہن جاتا رہا

ملگیا نیا بقا مین کیف جنش کیسا
سب اجل کی ساتھ رنگ انجمن جاتا رہا

ابروی نکتہ سنجی خاک مین ملجا گئی
ای فدا مجکو اگر سوز سخن جاتا رہا

۵۴

حسن تلاش یار مین اپنا قصور تہا
پایا اوسی قریب جو ظاہر مین دور تہا

جلوہ تہا نور تہا کہ تجلی طور تہا — حضرت کا جسم تہا کہ خدا کا ظہور تہا

دوڑا جو آب آہن تیشہ مین کوہ کن — دشوار جوی شیر غناسی عبور تہا

فکر سخن کا ہی مجہی وسوسہ نہ حوصلہ — جبتک یہ بات کہنی کا اصلا شعور تہا

کہتی کمان کیا وہ ابرو جان کی آپکو — اس حسن چند روزہ یہ کتنا غرور تہا

ہجران مین جسم سی مری طوفان تہا جوش نہ — سینہ حریف گرمی نار التنور تہا

ثابت ہوا قصور وفا و قصور فہم — سچ ہے کہ شکر و شکوہ بیجا ضرور تہا

کچہ پاس تہا نہ کوچہ لیلی کا قیس کو — دیوانہ تہا کہ دوست کی منزل سی دور تہا

اب ذبح کرکی لی تو حکی آپ امتحان — فرمائیے وفا مین مری کچہ قصور تہا

میدان جنگ عشق کا مجنون تہا بیر اگر — فرہاد بہی نبرد محبت کا سور تہا

قسمت کو حوصلہ نہین درکار کچہ فدا
پایا وہ ہمنے کام کہ خاص نشور تہا

۵۵

ای ستمگر رحم تیری ذات سی جاتا رہا — تب مین یہ صدمی محبت مین سہیتا رہا

تم وہان سوئی کنار غیر مین آرام سے — مین یہان شب بہر غم حسرت سے انگر آتا رہا

حسرت وصل بتان مین عمر سب آخر ہوئی — آج کل کی وعدہ پر مین دل کو بہلاتا رہا

یہ بہی شان کبریائی ہی چہ جائی شکوہ ہی — مین ترا اور تو سدا غیرون کا دم بہرتا رہا

ای فدا گرچہ تو لی دنیا مین نہ کی فکر معاد
رات دن ای روسیہ مین تجکو سمجہاتا رہا

۵۶

ہی فرض خدا کا نام لینا — ہر دم یہ زبان سے کام لینا

او محو غرور خود نمائی — بندہ کا [illegible] سلام لینا

پی چک فدا شراب ہوی شام سی سحر
کیون وقت تنگ کرتا ہی میرے نماز کا

کاآمر

۶۴

ہی دور اسی مکان سے تحیر ساز کا
ڈر ہی ہوا مین تیری کبوتر کو باز کا

سب دل کو اپنی خطرۂ طوفاں یاد ہی
ہی ناخدا خدا اجو ہماری جہاز کا

مجکو نہیں کسی سی کسی کام مین غرض
محتاج ہون مین پرورش کارساز کا

چرکین کی فکر شعر ہی ناپاک تہی بحال
مضمون لکہا سخن مین جو بول و براز کا

تصویر یار سی مری تسکین محال ہی
دیوانہ ہون کسیکی مین انداز و ناز کا

قلیان دیاں کی بہی تواضع رہا نہین
کیا کیجیے گلہ فلک حقہ باز کا

ای مدعی بہ حاتمہ حسد یارۂ فدا
ہی زیب آستین سخن کی طراز کا

۶۵

ستانا مجکو ایسا ای ستمگر کب مناسب تہا
ستم بندہ پہ کرنا بندہ پرور کب مناسب تہا

صنم یہ تازیانہ بہر تسدید نزاکت ہی
تری طرہ کو کہنا مار و اژدر کب مناسب تہا

ہوا تہا مین تو رسوا ایز نکرتا تہا اوسی سو
لگانا کوچۂ جانان مین بستر کب مناسب تہا

کیا کیون حضرت ہابیل کو قتل آپ ہی صاحب
ستم بہائی پہ اتنا ای برادر کب مناسب تہا

کیا ہی تو نی پیدا کیا یہ سامان خود آرائی
بنانا آئینہ کا ای سکندر کب مناسب تہا

ترا قامت ہی طوبیٰ ای بہار خلد رعنائی
رقم کرنا تجہی مثل صنوبر کب مناسب تہا

فدا ہی طول اتنا کون کرسکتا ہی نقل ایسی
فراہم کرنا یہ دیوان کا دفتر کب مناسب تہا

۶۶

دنیا کا جو ہمنے حال دیکہا
ہر حال ہین اختلال دیکہا

یون ہمنی بہت حسین دیکہی — لیکن تجہے بےمثال دیکہا
اوس تنگ جمن کا گہر ہی گلشن — دیکہا جسی رہان نہال دیکہا
سوچی کہ ہی مہر مین سیاہی — چہرہ پہ جو اونکے خال دیکہا
کیا زیر شکم کمر کو دیکہا — آئینہ مین گویا بال دیکہا
دنیا مین جنو درنج و غم سی — ہر شخص کو پایمال دیکہا

شاید کہ فدا کا آگیا یار
کل ہمنی اوسی بحال دیکہا

۴۷

تا چند گلہ کیجیے بیداد بتان کا — چاہا جسی ہمنی وہ ہی دشمن ہوا جان کا
مطلب ہی فدا کچہ جو یہان کا نہ وہان کا — کر ذکر سخن دور یہ قصہ ہی کہان کا
ممکن نہین وہ شوخ جو منہ مجکو لگا لی — معلوم ہی اوسکو کہ مین عاشق ہون فلان کا
واعظ مری تم حال سی واقف نہین شاید — مرشد مری بندہ ہون مین اک پیر مغان کا
بیگانہ کیا دونو جہان سی مجہی غم نی — ہی آٹہ پہر مشغلہ اک آہ و فغان کا
دیکہا اوسی جس شخص نی بس ہوگیا طالب — مطلوب ہی وہ شوخ ہر اک پیر و جوان کا
کیا بات کرون تاب نہین جنبش لب کی — دشوار ہی اظہار محبت کے بیان کا
کیا آون نظر ضعف سے صحرای جنون مین — دیوانہ ہون مین اک صنم موی میان کا
ترچہی جو نگاہون نی کیا تیر کو سیدہا — بل ابروون نی تیری نکالا ہی کمان کا
دنیا مین نہ دین ہاتہ لگا اور نہ دنیا — افسوس ہوا مین نہ یہان کا نہ وہان کا

واسوخت فدا ہی مرا ہر شعر برشتہ
ہین سوختہ ہون سوز غم شعلہ رخان کا

دولت کی نہین سامنی عزت کی حقیقت
خواہان ہی سدا خلق مین توقیر کا دانا

تیسست تا تأمل مین ہی کیا آب خدایا
سرسبز ہوا جوہر شمشیر کا دانا

یہ طرہ خمدار ترا دام بلا ہے
یہ خال سیہ گویا ہی تسخیر کا دانا

میسان سہے مری دیدہ نمناک کا نقشہ
گوہر ہی مری اشک کی تصویر کا دانا

ہر شعر ہے میرا در دریای معانی
کیون ہو نہ ثنا خوان ہی تحریر کا دانا

ہی بیش بہا نافہ آہوی ختن سے
نانا ہی تری خال سی جو قیر کا دانا

دلتی ہی فدا دیدہ بینا سی ملا یک
روز ازل حضرت شبیر کا دانا

۶۱

ہنگامہ سنا ہی گویا خفا ہو نا یار کا
دورہ کا ہی مقدمہ جھگڑا یار کا

محفل مہک رہی ہی پسینی سی یار کے
محتاج کون ہی بیان عطر بہار کا

اوس نسخہ کی کاتب کا ہی بیابان چمن خیال
ہر خار دشت مجکو ہی کا ماستار کا

قطری ہین موی شستہ مین یا زہر مار کے
گیسو مین شانہ ہی کہ یہ کفچہ ہے مار کا

وحشت مری موی یہ دستور ہی ولی
البتہ سدراہ ہے پتھر مزار کا

بوالی ہین کسیکی وقت اور کچھ نکے ہم
سودا ہماری سر مین ہی سیب و انار کا

کیون ای فدا کلام مین میری نمک نہو
لکھتا ہون وصف حسن ملیح نگار کا

۶۲

ریگ روان مین جلوہ ہی تگ بہار کا
گلبرگ نام ہی مری صحرا کی خار کا

کیا جانی کوی مرتبہ مجھ خاکسار کا
سرفقدان پہ ہی مری مشت غبار کا

کیا سہم ہی واعظا گنہ بیشمار کا
بندہ یہ روسیاہ ہی آمرزگار کا

کیا لکھوں ایک سوز دل داغدار کا　　عالم تمام تن میں ہی نخل چنار کا

قاتل تصور ہے مری جان نزار کا　　لو ہاں مگر برا نہیں تیرے کنار کا

کافی ہی دام کاکل صید بیقرار کا　　قاتل کو میری شوق اگر ہی شکار کا

کیا اعتبار ہستی ناپایدار کا　　الحق زیست قطرہ شبنم ہی خار کا

وردو زبان مین جلوہ ہی رنگ بہار کا　　گلبانگ آہ ہی مری نغمہ ہزار کا

مین محو ای فدا ہون جو آہنگ یار کا　　پردہ ہی میری گوش کا پیرو دستار کا

طالب ہون آبرو کا جو اہل کلام میں　　مین تشنہ کام ہون سخن آبدار کا

آب دہان نہین مگر آب حیات ہی　　ورد زبان جو نام ہے پروردگار کا

پہلائی خاک سامنی شیرین کی کوہ کن　　دامن ذرا فراخ نہین کوہسار کا

بیواسطہ سوال تو قطعاً حرام ہے　　مردون کو ناگوار ہی لینا ادھار کا

تکیہ نکر قیام جہان خراب پر　　کیا اعتبار زندگی مستعار کا

تائید غیب ہی مری فکر بلند کو　　ہی نام عقل کل مری آموزگار کا

فرہاد کو جو کوہ کنی کا رہا خیال　　دندان غم سی کاٹا ہی پتھر مزار کا

کلفت مین تیری باتی ہین ہم رنگ صد سرو　　تو ای فدا فریفتہ ہی کس نگار کا

۴۳

اظہار اونکی آگی ہی مطلب کی راز کا　　ہنگامہ آج گرم ہے ناز و نیاز کا

جولانگہ ادا مین مری شہسوار پاس　　گھوڑا جو غمزہ کا ہی تو کوڑا ہی ناز کا

ہی عزم طوف کوی بتان مجکو واعظا　　گویا ہون مین غریب سبیل حجاز کا

آزادی غنا سے نصیبہ محال ہے　　پابند جبتلک ہے تو زندان آز کا

دشمن سی ہو اخذہ ہی میرا ای چرخ کچھ انتقام لینا
میں قبلۂ عاشقاں ہوں ای قیس تعظیم سے میرا نام لینا
لجای جو زر کی بدلی ہی مفت دیوان مرا لا کلام لینا
تاکید ہی ناز کی نگہ سے خنجر کا ترہ سی کام لینا
رہتی نہیں تاب اونکی آگے ہمدم مجھے آپ تھام لینا
منہ پہلی تو پاک کرلے واعظ پہر نام شراب و جام لینا

ہی کافر بت پرست کافر
کوئی نہ فدا اکا نام لینا

۵۷

شب یار جو بی نقاب نکلا میں سمجھا کہ آفتاب نکلا
کچھ پوچھا جو اوسنی حال میرا منہ سی نہ مری جواب نکلا
پہلو میں مرے جلا یہ تیر پیکاں کی جگہ کباب نکلا
وابند قبا ہوا جو تیرا دل کا مری پیچ و تاب نکلا
ہم سمجھی تھے شیخ کو جوانمرد ڈاڑہی میں مگر خضاب نکلا
سمجھا اوسی دوست میں جو دشمن محفل سے تری شتاب نکلا

دیوان ترا فدا جو دیکھا
ہر شعر پر انتخاب نکلا

۵۸

کافر تری کان میں ہے بالا یا ماہ کی متصل ہے ہالا
منہ کرچلا ای فدا میں کالا اللہ سی ہی شرم کہنے والا
ڈس جائیگا جان ناتواں کو چوٹی ہی تمہاری ناگ کالا

بیتاب جو تم ہو گئی غم آج عدو مین — اس بات کا کیا مجھپہ بھی الزام نہوگا

بوسہ جو دہان غیر کو تم دوگی دہن کا — اس بات کا کیونکر مجھے الہام نہوگا

ہو جاینگا خورشید حیات اپنا لب بام — گر شام کو وہ جلوہ گر بام نہوگا

کرتی ہین سیہ وقت کی آنیکو جو وعدہ — پھر شرط یہ کرتے ہیں کہ جو کام نہوگا

صبح ہوگا وہ کب مجھسا سیہ روز سیہ بخت — جسکو کہ غم زلف سیہ فام نہوگا

مین ہی نہین تنہا ستم دہر سی نالان — وہ کون ہی جو ستائی ایام نہوگا

یہ حسن پرستی کا دلا شوق برا ہی — اچھا تو کچھ اس شوق کا انجام نہوگا

بیماری دل سی مجھے صحت نہین ممکن
جبتک کہ تمام اپنا **فدا** کام نہوگا

۱۷

ہمنی قتل اپنی جفا کش کو نہ کمتر دیکھا — اور نہ بیداد گر اوس بت کی برابر دیکھا

ہوس کیون چرخ پہ بہرام فلک گر ہمین — کیا کہین قاتل مجھسکا خنجر دیکھا

مانع روشنی شمع نہین ہی فانوس — صاف ہمنی تمہین اس پردہ کی اندر دیکھا

گھاٹ دریای شہادت کی لگایا مجھکو — آج ہمنے تری تلوار کا جوہر دیکھا

اثر برق ہی کیا شوق بتان مین صاحب
دیکھا جب تمکو **فدا** ہمنی تو مضطر دیکھا

۱۷۲

نہ سینی سی غم نکلا نہ دل ستی الم نکلا — آخر اسی قضیہ مین اپنا تو یہ دم نکلا

ہر چند بہت چاہا پہونچون تری در تک مین — پر ضعف کی باعث سی گھر ستی قدم نہ نکلا

روز آتا ہی آنکھون سی گریہ مین بجای اشک — یون فصد مین خون میری فصاد ہی کم نکلا

اوس شوخ جفا جو کو بلوایا جو گل در پر — نکلا بھی تو کیا نکلا کرتا ہوا رم نکلا

اب لخت دل آتی ہیں اسکو نکی جو لبیس
جوہر ترا البتہ اسی دیدۂ نم

کیا جوش ہی کہ یہ کا ہو ہوئی فراہم اسک
کچھ لہر نہین نکلی گھر سی مری یہ

ہی مجھی ہی ہم اوسکو کیا جانی حد اوز
وہ عہدہ جو از بس غیرون سی نہ

شب آئی وہ گھر میری لیکن نہ مجھی بایا
تقصیر ہی کیا اونکی بخت اپنا ذرہ

ہرچند بہت دیکھا نامہ مرا محشر مین
کچھ بھی نہ فدا باری جز شوق صنم نکلا

۱۶۷

صبر رخصت ہوا مضطر دل رنجور ہوا
رات جو عزم سفر کا تری مذکور ہوا

شکر حق ہے کہ ہوا دار پر اپنا معراج
حاصل عشق بتان رتبۂ منصور ہوا

مین اسی ہڑکی سی مرتا ہون کہ پہر لیگا کون
بوسہ دینا ہی مجھے اوسکو جو منظور ہوا

قبر مین بیچ ہون تصور سی ترے اجسام
ولولہ شوق کا کب بعد فنا دور ہو

ثمر شجر مین ہی لذت سیب فردوس
وصف سیب ذقن یار جو مذکور ہو

قبر مین چین نہ دیگا دل مضطر مجکو
دفن اگر کوچے مین تیری نہ یہ رنجور ہوا

جوہری جانتی ہین قدر جواہر کی فدا
یہو نجکر لکھنؤ دیوان مرا مشہور ہوا

۱۶۸

پہر کسی وجہ زجینا مجھے منظور ہوا
دشمن جان جو مرا وہ بت مغرور ہوا

پانی پانی وہین وہ خوی خجالت سی ہوئے
چاہ کا میری جو اوس بزم مین مذکور ہوا

وای قسمت کہ وہ آئی بھی تو کس وقت آئے
جبکہ مین روشنی چشم سی معذور ہوا

چل کی صورت کو ذرا دیکھ لی اور وہ کھلائے
سرد ابھی تو نہ ترا بسمل رنجور ہوا

یہ شکایت مری بیجا ہی سلف سی تا ہی
مہر ورزی کسی محبوب کا دستور ہوا

تو اگر بت ہی تو مین ہون ترا کافر
پارسا مین ہی ہون تو کاش اگر جو ہوا

شوق نظارہ نی دی ہین مجہی ایسی آنکہین
دیکہ لون گا جو کسی پردہ مین مستور ہوا

کیا نرالی شان ہی سب بندے مین تیری لیکن
کوئی مرحوم ہوا اور کوئی مقہور ہوا

نزہا عشق جوانی جو فدا پیری مین
بڑا جگر اتنا کہ ہمی سے مری دور ہوا

۷۵

ہر بشر کی ساتہ پہلی رنج و غم پیدا ہوا
جو ہوا پیدا یہان با چشم نم پیدا ہوا

پارسا و رند سب دیوانی ہین اوس شوخ کی
آفت دوران جہان مین وہ صنم پیدا ہوا

کر چکا ہون منزل نیرنگی الفت جو طی
میری ہر ہر نقش پا سی جام جم پیدا ہوا

وصل کی شب ہم سحر ہوتی ہی نور ا مر گئی
وہ قلق دل کو ہماری صبحدم پیدا ہوا

کچہ نہین فکر معیشت مجکو فکر شعر مین
مین جہان مین شاعر عالی ہمم پیدا ہوا

حافظ و ناصر ہی تو ہر حال مین انسان کا
ساتہ بندون کی ترا فضل و کرم پیدا ہوا

نظم معنی کا قلمرو ہی مری زیر قلم
خاص میری واسطی گویا اقلیم پیدا ہوا

تو اگر پیدا ہوا ہی ای پری جادو نگاہ
مین بہی دیوانہ ترا جادو رقم پیدا ہوا

کیا بڑا دیوان کہا تونی ذرا سی عمر مین
تجہا گویا ای فدا دنیا مین کم پیدا ہوا

۷۶

غیرون کی جو ہمراہ وہ آیا لب دریا
جون برق کی تا آتش مجہی کہایا لب دریا

جلوہ نی خط مہر بنایا لب دریا
وہ غیرت خورشید جو آیا لب دریا

اوس شوخ کو مینی جو نہ پایا لب دریا
دریا ہی سرشک اور بہایا لب دریا

غیرونکو ہوتی موج روان برق جہان سوز
اوس شوخ نی مجکو جو ہنسایا لب دریا

ان بلاؤں سی میرے — اوس شوخ نی مجکو جو ڈالا
اوس بت کا پرستار ہوا ما و خدا بھی — کس کس کا نہ ایمان گنوایا لر

کیا تمنی پڑھا شعر فدا اسد ہے پانی
کیا نغمہ داؤد سنایا لب دریا

رات اوس ماہ کا کس کو نظارا ہوا — میری ہی بخت کا روشن یہ ستارا ہوا
کون سا غمزدہ دنیا سے گیا ہی ناکام — حیف حاصل نہ ہوا
مرض عشق کا کیا چاک معالج ہو طبیب — کہ مسیحا سی بہا اوس درد کا چارا ہوا
یہ خبر سخت مرا کیا و سینہ بروز ہوں مین — کہ مری عہد میں روش کوئی
ہوتی ہے اہل المعرفت کی حقیقت معلوم — آتش ہم کا سقر کوئی
میں نہ ہر چند رہا اوس ہم خوبی سی کیجا — دل بیتاب کو بہری یہ کنارا ہوا

اور دنیا مین قدر ہی نہ وفا کا ہم کہاں
ہم ہوئی جسکے یہاں پر وہ ہمارا ہوا

اثر نالۂ سوزاں سو اتھا سو ہوا — موم سنگ دل جاناں تھا
کر گیا کوچ بس اب قافلۂ حضرت عشق — کعبۂ دل مرا ویران
وہ پری روحونہائی کو گیا ہی دل اک — قصر حمام پرستان
بید ظہرک آج اوسی حال سنایا ہمنی — کار و شوار جو آسان ہوا تھا
آمد فصل نی کیا چاک قبائی گل کی — چاک ناصح کا گریبان ہوا تھا
محکو وس شوخ نی بیجا ہی عنایت نامہ — مشتعق حال غم پرسان ہوا تھا
پڑگئی ہیں ترمری جوں کی وہی قاتل — محضر اپنا تر ا دامان ہوا تھا

اسکے اطفال و معلم ہیں وہان خاک نشین | اسکو جیا اوسر

پھر فدا نے غزل تازہ اسی طرز مین ادا
شعر کہتا ہے تجھے آسان نہوا تہا سو ہوا

۷۹

اوہ خواری کا جو سامان نہوا تہا سو ہوا | اس قدر تر مرا داماں نہوا تہا سو ہوا

جوش وحشت کو یہ طغیان نہوا تہا سو ہوا | طی کبہی دشت و بیابان نہوا تہا سو ہوا

آج اوس شوخ نے کہینچا ہے جسے قشقہ | بندہ بت جو مسلمان نہوا تہا سو ہوا

وحشت ہے میری جو خون کف پاسے نکلیں | گل کبہی خار بیابان نہوا تہا سو ہوا

مر گیا ہون طالب بوسہ مین سکر اقبال | لطف اونکا ستم جان ہوا تہا سو ہوا

اک ہے جوش جنون مین یہ اوڑا گئی ہی | شہر آباد جو ویران نہوا تہا سو ہوا

اب تو بس رونی سی باز آ کہ ڈوبا ہی جہان | جو کچہ اے دیدہ گریان نہوا تہا سو ہوا

ہوگیا درد جدائی مین مرا آج وصال | مختصر قصہ ہجران نہوا تہا سو ہوا

فصل گل مین مجھے کیون قید کیا ہائے صیح | غنچہ سان تنگ جو زندان نہوا تہا سو ہوا

میہماں ہی مرا وغیظ وہ بت حور سرشت | گہر مرا رضوان نہوا تہا سو ہوا

کیا مری طبع **فدا** اور جواب سودا
ذرہ جو مہر درخشان نہوا تہا سو ہوا

۸۰

حال دل ہمنے کچہ عجب دیکہا | وصل مین بہی بصد تعب دیکہا

تیری محزون کو کسقدر ہی نحیف | بات کرنے مین جان بلب دیکہا

کوچہ غیر کی طرف تمنے | کچہ سبب ہی نہ بی سبب دیکہا

ہجر مین ذکر کیا ہے راتون کا | دن کو دیکہا تو مثل شب دیکہا

لوگ کہتی ہیں دیکھکر مجکو | دیکھا غمناک ہکو جب دیکھ
سوا اور روکو مرے آرام | تو علے آپکا مطلب دیکھ
بیقراری تھی ہی کیوں ای دل | جانب غیر اوسنی کب دیکھا
ای تیزی جہاں ہیں ہی تمائم | کم کوئی صاحب ادب دیکھا

نہ گیا کیوں مگر فدا اسکو
بار ہا عازم عرب دیکھا

۸۱

عالم حسن جو وہاں رہا | ناز و غمزہ کا بہی نشان نرہا
قتل بہی کر چکے مرا کبہی | ابتو باقی کچھ امتحان نرہا
اختر بد کو دیکھکر اپنے | شوق دیدار مہ رخان نہ رہا
کوی جاناں و دست و منی نہ | عمر بہر میں کہاں کہاں نرہا
جیبی و ناہی جوش سیل سرشک | کوئی ٹہیک کوی مکان نرہا
غم نہیں اب تمہاری چتونی کا | کہ وہ سوز غم نہان نرہا
کسی صورت مجہے نہیں آرام | وصل میں کیا یہ دل تپان نرہا
ہجر میں کیا بیان دور وصال | وہ ستاری وہ آسمان نرہا
شیب میں اب کہاں وہ لطف شباب | وہ بہار اور وہ سمان نرہا
بدگمان ہیں سب از کی الفت سے | کوئی غمخوار و مہربان نہ ہا

کیا ہیں وصف وہاں یار لکہوں
ای فدا کوئی نکتہ دان نرہا

۸۲

دن مری آنکھوں میں مثل شب دیجور تہا | دل شیدا کو جو شوق رخ پر نور تہا

زیست بھر مجکو رہا درس الم ہی گر / نسخہ عمر میں نقطۂ دل سرور نتھا

آپ بدنامی سی گھبراتی ہین یا حق صاحب / قسی کیا پہلے مرا حال یہ مشہور نتھا

سفر جان کا تھا گو یا تری چلنے یہ مدار / موت تھی میری ترا عزم سفر گر منظور نتھا

غیر سے تو کہ پکارا تھا نہ کہتی تم ہاں / گر جلانا مرا اے جان تمہیں منظور نتھا

چھپتی پھر کر آیا تھا جو پوشاک و شوخ / گرد پھر کوں یہاں صورت زنبور نتھا

تھی تو طالب تری سب یہان پہ پری خوت مین / مضطرب میری سوا کوئی بھی مجبور نتھا

ہاتھ پہلا کی غضب غیر بھی ما نگی چھالی / اس تہیدست کو کیا آسا بھی مقدور نتھا

بزم اغیار مین پیتی تھی جو تم رات صنم / تھا مرا خون جگر شربت انگور نتھا

دشت عبرت مین مرے دستی تھا جب کہ گرید / زیر پا کب مری تاج سر فغفور نتھا

شوق تھا بیخودی نشئہ مضمون کا کمال / بادۂ مشق سخن سے جو میں مخمور نتھا

میری ہمنام ہوئی اور بھی تو سخن / جام فکر اونکا یہ میری طرح معمور نتھا

بلبلان چمن زار پہ حسرت تھی مجھے / نغمہ سنجون مین مرا نام جو مشہور نتھا

خارج از عشق فدا لکھنا ہی تو شعر بہت / پیرو تو جسکا ہے اونکا تو یہ دستور نتھا

۴۳

کیون نہو گردن پہ میرے جور قاتل فدا / میں تو ہر ہر زخم پہ کرتا ہوں جان و دل فدا

بس کہ دامن وارد محفل ہوا تھا ست وہ / جان و دل ہی ہو گئی بس سب کے سب محفل فدا

دعوٰی بوسہ جو مانگا میں نے فوراً دی بیا / کیون نہوتا ادس بت بادل پہ میں سایل فدا

کم کہیں دنیا کی نفرت ہوتی ہی یاد آن سے / لا کہ جان سے گو کہ ہو عالم یہ سو جاہل فدا

عید قربان رہتی ہی ادس بت کے کوچہ میں مدام / روز ہوتے ہیں ہان جانہای صد بسمل فدا

دی گئی پہولون کا گجرا اور حمائل ہوگئی — کیون نہ اوسکے گلرو پہ ہو جان و دل اپنی فدا

کس عمدگی زمیں سخت میں گروہ غزل
آسمان شاعری کا ہی سہ کامل فدا

۴۴

قیس وفرہاد تو تہی کوہ و بیابان پہ فدا — دل دیوانہ ہے میرا رہ جاناں پہ فدا

لیلائی حل لعت لکہی ہی زہبگ پیچ — کیوں نہوں اہل سخن حضرت برہاں پہ فدا

ہوں مین قربان تیغ نگہ ناز صنم — عید قربان ہی مری سر یہ حیران فدا

ہم فدا ہیں خط و گیسو ولب جانان پر — خضر بیچارہ ہی ایک چشمہ حیواں پہ فدا

بسکہ خون رو رو کی سرخ اسکو کیا ہی ہمنے — اتنہ ہوتا ہی شفق بہی مری اماں پہ فدا

عشق بازی کی جو مضمون لکہی ہیں مینی — ہونگی عشاق مری دفتر دیواں پہ فدا

مین ہی قربان نہین کچہ اوسکی لب خندان پر — ہی وہ محبوب بہی مجہ عاشق گریاں پہ فدا

درس مین رکہتا ہی اپنی جو وہ طفل پری — کیون نہ جان نہیں سعدی کی گلستان پہ فدا

ہیں نہ موسی ہی فقط شیفتہ باتونکی تری — جلوۂ طور بہی ہی چہرۂ تاباں پہ فدا

میں ہی کچہ دشت نوردی نہیں سودائی — آبلی بہی ہیں مری خار مغیلاں پہ فدا

ہی حقیقت مین مجہی مرتبہ حر حاصل
ای فدا ہون مین جوان شہ مردان پہ فدا

۴۵

نہین مجکو تاب حرکت نہ سکت کا ہی یارا — تری گردش نگہ نی مجہی ای پری ہی مارا

مری جسم و جان کو کا زہر جلا ہی اتنا ہی — مری پہلو میں نہین دل لی ہی کوئی نگارا

مجہی بار تیغ کی ہی تری گوشہ بانپنکی — مرا خون کریگا خشک ترا ادپری غرارا

میں مین یہ گر پڑا ہون تو نی آنکہ کیا اوٹہائی — مرا دم نکل گیا ہی تونی کیا اشارا

وہ خانہ خراب ہو کہ جسنی — کوچہ سی تری ہے مجھے نکالا
سو بار گرا ہون ضعف سی مین — کب تمنی صنم ہے مجھے سنبھالا
حسرت ہی تمام فکر میری — دیوان ہے درد کا رسالا

ای شوخ فدا پڑا ہے بیتاب
جا کر اوسے خاک سے اوٹھالا

۵۹

ش رشک عدو مین کیا یہ مضطر جلگیا — غیر کا بہی آہ سوزان سے مرے گہر جلگیا
سوز دل کا افسانہ جو پہونچا کانمین — ای پری رو پردۂ گوش سمندر جلگیا
یار پیرونی جو خط لکھکر دیا اغیار کو — سوز حسرت سی مری بال کبوتر جلگیا
ون دخان آہ ہی موج شمیم مشکناب — کیا دل سودائی زلف معنبر جلگیا
مین ہی آتش سے روشن ہی ہر مضمون گرم — تب مرا حاسد مری اشعار سنکر جلگیا
تقاضا سوختگی سینہ کا جاری ہی ہنوز — قبر پر میری جو اوگ کر سبزہ تر جلگیا
معراج اوس نور خدا کا عرش پر — عقل کل کی طائر ہمت کا شہپر جلگیا
شب ہجران سی حال بد ہوگیا سوز دل سی رات — جلگئے پہلو مین تکئی اور بستر جلگیا
ہی آتش فشان میرا بیان سوز دل — جسکے لکھتی ہی خط اسمے دلبر جلگیا
سان ہی گرم و مضطر کیون نسیم کوی دوست — کون آج اوس کوچی مین محرور مضطر جلگیا

باعث افشای راز سوز دل ہی ای فدا
کیون نہ ہو آتش مین مری دیوان کا دفتر جلگیا

۶۰

ل مین مری اشک سی زنجیر کا دانا — سرسبز ہے جون باغ مین انجیر کا دانا
نہین کوئی کسی تدبیر کا دانا — ہی نحو پہر اک حال مین تقدیر کا دانا

جینا مسکو ہی اب وبال اپنا	۷۵	جان فرقت سی ہی یہ حال ا
میری حیرانی کا سبب مت پوچھ		دیکھ آئینہ مین جمال ا
ذکر اتیار کون کرتا ہے		تو کلیجا مگر سنبھال
کیون نہو مرغ دل اسیر مرا		ہی خم زلف یار جال ا
صولت حسن سی زبان ہی بند		کر نہ سکتا ہون کچھ سوال
گر ہو ارشاد تو کہوں ای جان		کہ دکھا دو ذرا جمال ا
مندمل ہو جو زخم دل میرا		ے مجھے پان کا اوگال ا
تم تو کہتے تھے مین ہوا نائب		پر نہ سوچے فدا یہ حال ا

پھر فراق بتان کا ذمین
دیکھی رہنا اب ڈہال اپنا

گر پیش نظر وہ بت رعنا نہین ہوتا	۷۶	کیا کیا دل بیتاب یہ ضد ما نہین ہوتا
نسبت تری جلوہ سی نہین ای بت یکتا		خورشید ہی کہنا تجھی زیبا نہیں ہوتا
رقت کا مجھی جوش جو ہوتا ہی جنون تیغ		کب دشت مین جاری کوئی دریا نہین ہوتا
جاہون تو ترا بوسہ لون سے تے مین وگرنہ		مین مرتکب حرکت بیجا نہین ہوتا

کیا بھولی ہوئی ہے ہو فدا یاد کرو گی
اس دل کا لگانا بہت اچھا نہین ہوتا

کب جذب محبت مین مرا نام نہوگا	۷۷	کب رام مرا وہ بت خودکام نہوگا
کہنا نہ کرونگا کبھی وصف لب لعل اب		صاحب مجھی بوسہ اگر انعام نہوگا
یہ وہ نہ تو کیا مجکو گلستان ارم مین		آرام نہوگا جو دلارام نہوگا

جو ہوندہ خدا تم اجی سمجھو کچہ خدا کو — کرو رحم بیکسون پر تبو و مسدم خدا را
مراجی اولٹ گیا ہی پر ادا جو دیکھی میری — تونی ہار ای پری وش ہمی آگی کیون اوتار ا
بہی آرزو ہی مجکو نہیں اور کوئی خواہش — کہ صنم کیا کرون مین ترا رات دن نظارا
ہوی شیفتہ مین صدہا تری او تری جہرہ پر آج — رکہا آخر جب مین توتی روزہ کیا ہمارا

جو بولا یا مینے اونکو تو یہ بولی کل وہ ہنسکر
نہیں آتی ای فدا ہم ہمین تیرا کچہ اجارا

۸۶

ہمنے جو آنکہ کرلی وا دیکہا — دیر مین جلوہ خدا دیکہا
عالم باعمل کی صورت مین — ہمنے انوار انبیا دیکہا
لذت غم سے جب ہوی محروم — پہر نہ جینے کا کچہ مزا دیکہا
بڑہ گئی عمر اور بہی غم میں — موت کا اب جو آسرا دیکہا
سخت مغرور ہے نہ آیا وہ — کئی بار اوسکو کل بولا دیکہا
ایک عالم کو تیرا ای قاتل — کشتۂ غمزہ و ادا دیکہا

پہر بدل قافیہ لکہہ اور غزل
تجہا یر گوکہ ای فدا دیکہا

۸۷

ہمنی دنیا مین جو بشر دیکہا — بندۂ حرص سیم و زر دیکہا
روتی روتی مین ہو نگا ما بینا — جانب غیر جو تمنے گر دیکہا
لاکہہ محشر کا شور ای قاتل — تیری کشتی کی لاش پر دیکہا
اور وہ شعلہ رو جلا ہی — اثر آہ بے اثر دیکہا
کر نہ بازار عشق مین سودا — نقد جان کا یہان ضرر دیکہا

زیر پا میری دشت غربت ہے
کیا زبر دست آب و خور دیکھا

مار آ قاتل نے گو سیکا ہو
راستی میں جو نامہ بر دیکھا

نظر آئی متاع کاسہ یہ
سیم و زر کو جو غور کر دیکھا

اسی غم میں جہان سی گذری
پر نہ اوسکا یہان گذر دیکھا

ہر قضا ہی جو لحظہ انگیز
آ گرہ کو ترار اگر دیکھا

ای فدا الٰہی ہمکو کیا غم ہی
جب تمھین دیکھا چشم تر دیکھا

۵۸

آنکھ کی لڑتی ہی اوسکا کام اپنا ہو گیا
عشق کے آغاز میں انجام اپنا ہو گیا

شکر رب فالق الاصباح کرتا ہوں مدام
مہرباں اب وہ بت گلفام اپنا ہو گیا

گو بہت محنت اٹھائی تھی فکر شعر میں
لیکن ارباب سخن میں نام اپنا ہو گیا

مار ڈالا اوس بت قاتل نے سن کر اسکا نام
حق میں قاصد کی بلا پیغام اپنا ہو گیا

کی قبول اللہ نے میری تہجد کی دعا
وہ بت کافر فدا جو رام اپنا ہو گیا

۵۹

بت یکتا نظر نہیں آتا
کچھ خدا یا نظر نہیں آتا

کیا میں جوش جنون کو دکھلاؤں
کوئی صحرا نظر نہیں آتا

حسن خوبی میں ای پری پیکر
کوئی تجھسا نظر نہیں آتا

گر تو روپوش ہم سی ہتا ہی
خواب میں کیا نظر نہیں آتا

یوں تو بینا ہیں سب یہ دنیا میں
کوئی بینا نظر نہیں آتا

دل لے دیتی [illegible]
کوئی دعوا نظر نہیں آتا

ای فدا اس سرای بنا مین
کوئی اپنا نظر نہین آتا

۹۰

شب چودہ مہ رونق افروز سیہ خانہ ہوا
چشم کے مانند روشن میرا کاشانہ ہوا

اتفاقاً وہ صنم بزم غنا مین ہی گیا
گھر مرا تقریب شادی سی پری خانہ ہوا

خطۂ یونان پر بھی آج کل ہی حکم نجد
کون فرزانہ ہے جو تیرا نہ دیوانہ ہوا

صورت برق طپان سب ہوگئی ہین اہل بزم
کسکی جلوہ کا مری محفل مین افسانہ ہوا

جینا اس حسرت مین اپنا ہوگیا معلوم اب
اوس بت کافر کا غیرون سے جو یارانہ ہوا

بلبلی تاثیر لطافت وصف دندان مین ترے
جو زبان سے لفظ نکلا در یکدانہ ہوا

جام مے بھر کر دیا اوسنے یہان اغیار کو
عمر کا میری یہان لبریز پیمانہ ہوا

جابجا ہی ذکر میرا اور تمھارا آج کل
نسخہ لیلی و مجنون اپنا افسانہ ہوا

آج کیا ماتم ہوا مین اوٹھہ گیا کیف شراب
محفل بی رونق مری تو بہ سی میخانہ ہوا

اوس ستون کاخ دین کا ہی فدا ہی دل فگار
زار جسکے غم مین رکن چوب خنانہ ہوا

۹۱

رنج آفت عافیت کا میری ہمخانہ ہوا
اوس پری پیکر کا دشمن سی جو یارانہ ہوا

غافل اس تعمیر ہستی پر تو نہ بھول
جو مکان آباد کل تھا آج ویرانہ ہوا

خال مشکین سے تری مجکو افاقہ ہوگیا
میری بیماری کی یہ دانا بہیدانہ ہوا

کیا پہنسا ہی دام کاکل مین کہ دل صدچاک ہے
شانہ کی صورت صنم یزدان کا کاشانہ ہوا

مجھی دیوانہ کو سمجھاتا ہی ای محروم عقل
ناصح نادان کہیں کیا تو بھی دیوانہ ہوا

صحبت ناپاک نے ایسا بگاڑا دل مرا
غیر کا بستان سرا مجکو تو یاخانہ ہوا

نقد دل چھینا گیا تیر اس ناز ای عشق مین
ای فدا تجبیر سکا گویا یہ جرمانہ ہوا

۹۲

کیوں مرا سوز نہاں عالم میں افسانہ ہوا — کب میں اوس پردہ نشیں کی غم میں دیوانہ ہوا
اتفاقاً آیا جو دربار میں وہ تسبیح رو — دیکھکر ہر اہل دیوان اوسکو دیوانہ ہوا
عمر سب بیداری تنہای غم میں کٹ گئی — گاہ ہمخواب اپنے لیکن وہ نہ جانانہ ہوا
پہول ونکی ہار کی لاکر جو رکہی طاق مین — رشک صد گلزار حبت اپسا کاشانہ ہوا
کیا نہ کنگہی کی ہی قابل نہی ہماری پٹریان — کل جو زلفوں میں تمہاری علاج کا تسانہ ہوا
تہا جو دست ساقی رشک قمر کی ہاتہ مین — غیرت پیمانہ خورشید پیمانہ ہوا

کیا فدا کو خانقہ سی کام ہی ای شیخ وقت
اوسکا معبد تو صنم خانہ و تبخانہ ہوا

۹۳

بعد مدت کی تمہارا آج بیان کیا ہوا — کیا تعجب ہی جو میری سلسلہ غم کہا ہوا
عمر رفتہ بہر میں مجکو آج کیا کیا حسرتین — عالم پیری مین میں ناداں اب دانا ہوا
رات بہر تڑپا کیا ہوں میں ہجر آتش مین ہائے — غیر کی گہر اوس پری پیکر کا کیوں جانا ہوا
عقل ہی محروم کر دیتی ہی دانائی کی تلاش — جو ہنسا اس امر دنیا میں وہ دیوانا ہوا
مشوری یار دو اب اس بات مین بیسود ہین — اونکی کوچی سے مراد تسوار لیجانا ہوا
جانتا ہی مجکو وہ بت اپنا خواہاں محال — سخت مشکل یا الٰہی اوسکا بلوانا ہوا
بیگناہ محض ہوں لیکن ملامت سی تری — داور محشر کی آگے مجکو شرمانا ہوا
ای سگ دنیا کہیں دولت کو سمجھا پائدار — مجکو اس گہر گہر کی کیا پر جو اترانا ہوا
ای فدا تمکو نہ جانان سی تعلق تہا اگر — اوسکی کوچی مین بہلا پہر کسلیے جانا ہوا

۹۴

فرقت سے ہی تنگ حال اپنا — کیونکر ہو خواب وصال اپنا
کیا نار ہے بندگی پہ ہمکو — مالک ہے وہ ذوالجلال اپنا
ممکن نہیں جو بیان میں آئے — ہی حد سے فزون ملال اپنا
کیا بوسہ جو آپ ہی نہ دینگے — ہی محض جنون سوال اپنا
یعنے کہ زوال آگیا ہے — یہ عشق مین ہوا کمال اپنا
اچھے ہونے کا حال معلوم — یعنی کہ برا ہے حال اپنا
کس نارسی کہتے ہین وہ جی جی — باتون مین ہی جی نڈھال اپنا
یہ الفت سے کاکل پریشان — ظاہر ہے کہ ہے وبال اپنا
گھونگٹ تیرا دیکھکر ہوا ہون — لاشہ پہ دوپٹہ ڈال اپنا
ہو زخم جگر کو میری مرہم — دے رشک پری وگال اپنا
ہم مرغ ہین اور تم ہو صیاد — زلفین ہین تمہاری جال اپنا
تو اور **فدا** ہوا ہے خوبان — کمبخت جگر سنبھال اپنا

۹۵

یوسف کو دوبارہ چہ کنعان نظر آیا — جب عالم تاریکئ زندان نظر آیا
شب خواب میں جو وہ لب خندان نظر آیا — ظلمت مین مگر چشمۂ حیوان نظر آیا
مجنون کشش جوش جنون دیکھ کہ مجکو — آتا ہوا گھر اپنے بیابان نظر آیا
اس گلشن گیتی مین ہمین فکر فنا سی — جز غنچۂ گل کوئی نہ خندان نظر آیا
ہی آنکھون مین جلوہ جو ہت تنگ چمن کا — صحرا بھی مجھے ہمرنگ گلستان نظر آیا
جو سایہ مین گر جاؤنگا غش کھا کے زمین پر — جلوہ ترا گر بام پہ ای جان نظر آیا
کیا کیا ہوا رشک کہ وہ جائیگی مشک — گھر غیر کے جو بزم کا سامان نظر آیا

آئینۂ تصویر معانی اوسی پایا | جو اپنا مجھے صفحۂ دیوان نظر آیا

الدبیوں کی غم کا کل سی بجا ہی
مت مجکو **فدا** خواب پریشان نظر آیا

۹۶

اکثر جسی دیکھا وہ ہی شیطان نظر آیا | انسان کو دنیا مین کم انسان نظر آیا
کیوں پیرہن صبر کتان ہوگیا میرا | کس ماہ کی پوشاک کا دامان نظر آیا
اوس طفل دبستان کا جو لکھا ہی سراپا | دیوان مرا مجکو گلستان نظر آیا
جز رنج و غم و حسرت و نومیدی و حرمان | دنیا مین نہ آرام کا سامان نظر آیا
دیکھا جسی ہمنی اوسی نا شاد ہی پایا | کوئی نہی یہان ہمکو نہ شادان نظر آیا
ممنون تری کیوں ہوں ہی ہمت عالی | مشکل جسی سمجھی تھی وہ آسان نظر آیا
بخشی مجھی مالک اوسی کوچی کی گدائی | جس راہ مین ہر مور سلیمان نظر آیا
مین صاحب دولت ہوا رونی کی بدولت | ہر اشک مجھے لعل بدخشان نظر آیا

نیرنگ قیامت کا مرقع تھا سراپا
مجکو جو **فدا** قامت جانان نظر آیا

۹۷

اہ مین کیوں اثر نہین ہوتا | کس سحر مین تمر نہین ہوتا
کون روتا نہین تری غم مین | پر عدو چشم تر نہین ہوتا
ہم تو جلاتی ہین گھڑی در پر | پر وہ کافر خبر نہین ہوتا
ذلت عشق مین وہ عزت ہی | کون یہان نامور نہین ہوتا
می کو و اعظ شکنی لگتا ہوں | پاس اپنے جو زر نہین ہوتا
نہ پھرا جو گیا عدم کو دلا | طول ایسا سفر نہین ہوتا

ہجر میں ای فدا کسی ڈھب سے
وقت اپنا بسر نہیں ہوتا

۹۸

پرتو افگن جو یہاں جلوۂ جاناں ہوگا — خاورستان پہ مرا کلبۂ احزان ہوگا
محض بیجا مری آزار میں ہی فکر طبیب — مرض غم کا مسیحا سی نہ درمان ہوگا
یاد کر موت کو ای محو تجمل اک دن — ہوگا دروازہ نہ دربار نہ درباں ہوگا
کیا تشخص کی نہ ہمدم مری ہوگی تصحیح — ظاہر اپنا جو مبادا غم پنہاں ہوگا
دل مجہول کی جان نذر کرونگا اوسکے — پاس ہرکارہ کی گر نامۂ جاناں ہوگا
آج بچی کی چھٹی کی ہی یہ شادی بیجا — کیا نہ چہلم کا کسی دن سر و ساماں ہوگا
قبر پر میری کوئی گو نجلا سکا چراغ — دل کی داغوں سی مگر نور چراغاں ہوگا
ہوگا عاشق جو کسی پردہ بت عیارہ — یاد کر اپنی ستم خوب پشیماں ہوگا
مرگیا فصل بہاری میں جو تیری دیوانہ — نہ جنوں ہوگا نہ زنجیر نہ زنداں ہوگا
ظاہر اگو نہیں دنیا میں کوئی شغل معاش — غیب سی رزق کا لیکن سر و ساماں ہوگا
آگئی اوسکے جو مرا او ترا جھگڑا پہونچا — قاضی شہر بھی اوس بت ترا خواہاں ہوگا
باغ میں ہوگا جو تیرا ای گلگشت و رود — مثل غنچہ وہاں جاکر تو خنداں ہوگا
عکس دنداں سی تری تیا ہوگا پیدا — اور ہر دانۂ شبنم در غلطاں ہوگا

مدت العمر سی کرتا ہوں میں یہ مشق سخن
ہمزباں میرا فدا کون سخنداں ہوگا

۹۹

پسری دیوان کا فدا محو تماشا ہوگا — جو ہر حسن سخن کا جو شناسا ہوگا
پختہ ہوگا تو اوسی تول پہ ہلکا ہوگا — روز اول سے کے جو تو بات نہ بھولا ہوگا

فرط گریہ سی مری دشت جو دریا ہوگا
گرمئ آہ سی ندیا ہی تو صحرا ہوگا

بکرین چرخ چہارم سی مسیحا تکلیف
اوس سی بیمار غم یار نہ اچھا ہوگا

کنگئی غمزہ مری لب پہ مری مرتے
بوسہ تم دوگی تو کیا جان اچنبھا ہوگا

گھل رہا تھا عرق حنظل مگر وقت
شربت وصل مین سمجھا تھا کہ میٹھا ہوگا

آیا گر ریختہ رنگیں کا وظیفہ مین خیال
رشک مرجان مری تسبیح کا دانا ہوگا

کہاونگا غم لب شیریں کا تری جی ای ماہ
داغ دل کیون نہ مرا پھر گل حلوا ہوگا

حق نی پیدا کیا وہ حور شمائل تجکو
واعظ دہر بھی او بت ترا شیدا ہوگا

کاٹنا اک شب ہجران کا ہی تجکو دشوار
کوہ کو کسطرح فرہاد نے کاٹا ہوگا

ای **فدا** دل کسی بت سی نہ لگانا ورنہ
خوار و بدنام و ذلیل تر و رسوا ہوگا

۱۰۱

گرم رفتار جو وہ شوخ ستمگر ہوگا
گرم آفاق میں ہنگامۂ محشر ہوگا

سب گناہوں سی کیا ہی گنہ عشق لیا
ہوسکے ہم اور در جلد یہ بستر ہوگا

دونگا نامہ جو پتا لکہ کی گلی کا اوسکی
رشک صد بال ہما بال کبوتر ہوگا

تنگ کیا ہو مری ہر دم کی اڑی ہتی سی
حشر کے دن ہی تو بستر اوسی در پر ہوگا

بھول جائیگا اگر بھول تری دامن مین
غنچہ ای رشک چمن جامہ سی باہر ہوگا

منصفی ہوگی نہ کیوں حشر کی دن ای قاتل
تیرا داماں کہ مری خون کا محضر ہوگا

لب نازک کی جو توصیف کرونگا میں رقم
کیون نہ دیوان کا ورق برگ گل تر ہوگا

روبرو آئینہ ہستی مین ہی دیکھا جسنی
ایکدن خاک فنا میں تو مکدر ہوگا

چین لینی نہین دیگی تجہی حاسد ہرگز
ای **فدا** مشق جو کر کر تو سخنور ہوگا

۱۰۱

لب کو کلبرگ جو تیری مین ای دلبر سمجھا　　سرخی پان کو سرخی گل تر سمجھا

خامۂ ریزۂ الماس کا شکر مین اوسے　　قاتل شوخ کی شمشیر کا جوہر سمجھا

شب تہا کیوں شیفتۂ عقد ثریا ای دل　　کیا نواوشکہ کبھی محبوب کا جھومر سمجھا

جو ابھا نا تو نہین سیل یم اشک میرا　　کیون دوابہ کو سمندر کا مین بندر سمجھا

رقص میمون مین تری جد کو سمجھا ای شیخ　　جنبش دست کو جوگان قلندر سمجھا

نکتہ چین ہو مرا ای حاسد یاجوج سرشت　　کیون مری نظم کو تو سد سکندر سمجھا

خاک و خون مین جو ملا ہون تو فدا بعد فنا
شفق دامن گردون کو مین بستر سمجھا

۱۰۲

خط کو تیری جو مین آئینہ کا جوہر سمجھا　　خال کو مردمک چشم سکندر سمجھا

دم گلگشت چمن گل کو مین سمجھا عارض　　شاخ سنبل کو تری زلف معنبر سمجھا

وسوسہ ڈالا جو مردک نی سخن مین میرے　　اپنی حاسد کو مین شیطان سی بدتر سمجھا

کسب انکار گزین مین ہون ہمیشہ مصروف　　نکتہ سنجی کو جو مین فن خر بور سمجھا

کشتون نی جو اوسی ولولۂ شوق دیے　　بت عیار مری جذب کو منتر سمجھا

ستم چرخ کو سمجھا ہون اگر مہر پدر　　گردش دہر کو مین الفت مادر سمجھا

ایک مان باپ کی اولاد ہین کچہ فرق نہین　　دوستو شاہ و گدا کو مین برابر سمجھا

کیا فدا مجھی عیان شان سخن سنجی ہی
جسنے دیکھی مری صورت وہ سخنور سمجھا

۱۰۳

وصف لکھتا ہون جو مین چشم بت خوشرو کا　　سجدا کاکل مین میری ہی اثر جادو کا

شوخ چشمو نسی جوانی مین پڑا ہی پالا　　شوق طفلی مین جو تہا پرورش آہو کا

قطرہ مدہوش ہی اور مین دل دریا نوش ہی
ای تنکظرف تیرا ظرف ہی اک جلوہ کا

ای پری حسرت دیدار ہی کر سیر مجھی
تیری کوچی مین پڑا ہون جو تماشا ہو گا

وقت وعدہ ہی کی لی لیا تھا وسہ مجکو
کیا تصور آپکا بندہ ہی تو صاحب جو کا

گلکی کی تدبیر مری تربت پہ چڑہانا نافی
شیفتہ ہون میں کسی طرہ عنبر بو کا

غیر کی باتون مین آکر مجہی تم چھوڑ چلی
یہ حیرانی کا سبب پوچھنا ہی الو کا

خون مرا کرکی سہ رنگی یہ ادا ای رنگین
سرخ رنگی یہ دو چند ہی غضب شانکا

دشت وحشت مین **فدا** کا ہی گرم تلاش
ہی نسیم سحری اوسکو تو صدمہ لوکا

۱۴۲

ای پری سایہ سی میری غیر سوزاں ہی رہا
حادث الفت کی عمل سی مین پریشاں ہی رہا

ہو گئی عمر اپنی سب رنج و درد مین بسر
مجکو ہر روز دل شام غریبان ہی رہا

کیون ملی جنت مین مجکو بلستان مین جگہ
کیا سونی پر بہی اسیر زلف پیچان ہی رہا

تیز ہی گویا عطار دکو مری آہ رسا
دفتر چرخ اپنی نالون سی پریشاں ہی رہا

بعد مردن بہی یہ باقی شوق دیدار ہی
تختہ تربت ہمارا رشک گلستان ہی رہا

دیکہ ای بلبل گل اپنی ہستی ہو موہوم گئے
جب تلک باقی رہا گلشن مین خندان ہی رہا

بیابان بیگونسی صد ہا مردہی زندہ ہو گئے
خضر وہان بی سرور چشمہ آبحیوان ہی رہا

لاکہون یونانی غریق بحر حیرت ہو گئی
مجکو حکمت خانہ تیری ایک لقمان ہی رہا

عمر مری کٹی عشق لب جان بخش مین
گو کہ مین جیتا رہا کافر پشیمان ہی رہا

کیونکہ غم کہا ون کہ ہون کہتا یا رنجون
دور مین میری سدا قحط بیابان ہی رہا

باغ عالم مین **فدا** تہا بلبل نغمہ سرا
زندہ وہ جبتک رہا یار و غزلخوان ہی رہا

مین فکر شعر مین شاگرد ہون یہی طبیعت کا — نہین ہی غم مجکو عالب وسوس کی صحبت کا
یہ وسعت کی عطا ہمت کو اپنی سیر مینی نی — دو عالم ایک گوشہ ہی کنج قناعت کا
قبای داغ سودا آ مجہی کافی ہی ای ناصح — نہین خواہاں میں اس خلعت سرامیں زیب و زینت کا
بگولی کی طرح سرگشتہ ہی ہر دم غبار اپنا — یہ ہی بعد فنا بھی عالم اپنی جوشش وحشت کا
تری سودا کا عالم نی ہی سالم کردیا مجکو — موی ژولیدہ سگ سر بہ طرہ ہی فضیلت کا
ہر ایک فرد بشر کو سو بکھیڑوں میں پہنسایایا — نشان ہی ہندسہ پر دہر یا یک صفر رحمت کا
یہی باعث ہی جو کوچی سی تیری دور رہتا ہون — پری وخوف ہی مجکو تری اہل قرابت کا
مرا داغ جگر بہی کم نہیں خورشید محشر سی — ترا قامت اگر ای جان نمونہ ہی قیامت کا

پراگندہ ہی تو لیکن فراہم کرلیا دیوان
فدا کیونکر نہ قائل ہوں میں تیری قناعت کا

مانوس الم ہے دل ہمارا — پروردۂ غم ہی دل ہمارا
نازان ہین نہ ظرفیت پر اپنی — گو ساغر جم ہی دل ہمارا
غم کہانی سے تنگ آگیا ہی — چو بندۂ سم ہی دل ہمارا
یاس وغم وحسرت والم کا — ممنون کرم ہی دل ہمارا
متحمل بار عشق ہین ہم — حمال ستم ہی دل ہمارا
اوس سحر کا یہ مکان ہی جو ہون — گلزار ارم ہی دل ہمارا
دی مکو جگہ بصد تواضع — یہ حضرت غم ہی دل ہمارا
بی لطف ہی سب نماز وروزہ — شیدائی صنم ہی دل ہمارا
اب جلد **فدا** تو کعبہ کو چل — مشتاق حرم ہی دل ہمارا

۱۰۷

ڈالا اوس سیم بدن نے دہان کا سہرا
ہمنے گوندہا یہاں اشکوں کے گہر کا سہرا

سہرا ای جان یہ تو نرگس شہلا کا ہین
تجکو ریبا ہی مری دیدۂ تر کا سہرا

عقد پروین ہوا اس نجم سی گو کی صورت
یہا اوس شوخ نی جو سقف کے گہر کا سہرا

جیخ سی کرتا ہو وہ شوخ طلب سہرے کی
دیتا گردون اوسی خورشید و قمر کا سہرا

تجکو ہی نوشہ بنایا ہے غم نوشہ نے
سر پہ دیکھو مری آہون کی اثر کا سہرا

کیونکر اس رشک سے اب خشک نہو جاوین
غیر پہنائے جو تجکو گل تر کا سہرا

باغبان سہرا پہولون کا بنا اوس گل کو
گوندہ عاشق کی گل لخت جگر کا سہرا

مرغ مجنوں کی تڑپی تہی سر ورخ پر جو پہل
پدر قیس نے دیکہا یہ پسر کا سہرا

اس غزل کی بھی تکلیف تمائی دی تھی
ورنہ لکہتا ہے فدا کون سخنور سہرا

۱۰۸

دوری مین جو میں نالہ و فغان ہین کرتا
کیا پاس تجہی سنگ کا ای جان ہین کرتا

ڈرتا ہوں کہ منبر مین جسم آگ نہ لگجاے
مسجد میں جو میں نالہ سوزان نہین کرتا

وحشت مین اگر کوچۂ جانان مہی ملتا
تا عمر کبہی قصد بیابان نہیں کرتا

ہر شعر مرا رشک جواہر نہو کیونکر
کب آپکا وصف لب دندان نہین کرتا

بہر باعث رسوائی ہی کیا میں تو کسی سے
ظاہر یہ غم الفت پنہان نہین کرتا

ڈرتا ہوں حسینوں سی یہ بدنامی کی باعث
مین خواب میں سہ جانب کنعان نہیں کرتا

بولی وہ کہ چلون سی تجہی جہانکتے اکثر
تو اوس دن اگر چاک گریبان نہین کرتا

ہی ننگ فدا اس سخن پوچ سی اپنے
اس وجہ مدون مین یہ دیوان نہین کرتا

سنہ ۱۱

خدا حافظ ہی امواج قلق ہی کشتی دل کا
نشاں بحر محبت میں کہیں کو سدا ساحل کا

مری یاد میں خلخال صنم کی بیڑیاں الو
کہ سودائی ہو نہیں وحشی خم کن تم کسکے گل کا

امان یارب بتان سنگدل کی درد ہجران سے
سنبھلسکتا ہی سینہ سے مری کب یہ حملہ اس سیل کا

اجل کا خوف ایام جوانی میں نہیں ہجا
نہایت سخت مشکل ہے مین ٹلے کرنا ہی مر دل کا

فدا ہر رنج و غم میں دل کو اپنی مستقل رکھو
خدا آسان کرنیوالا ہی بندون کے مشکل کا

سنہ ۱۱

تو جماعت میں جو شامل ہی بہت بی پیر تہا
ہر مسلی تیر مژگاں سی تری نخچیر تہا

کہینچا تصویر کیا آئینہ رخ کی ترے
دیکھکر بہزاد تجکو صورت تصویر تہا

کشش وہ سرد تہا جس روز وہ عشرت میں
آگرہ بہی ای پری رو خطۂ کشمیر تہا

ڈر گیا خوف ہزیران معانی سی مری
جو نبستان سخن میں میری آہو گیر تہا

قتل کرتی تہی چمک شب مجکو بازو بند کی
ساعد سیمین بہی گویا قبضۂ شمشیر تہا

کیا لکہا تہا میں خط میں یار کو مضمون نار
تہا قلم دست محرر میں کہ آتشگیر تہا

شاد کیوں کرتا تخلص ہو نہیں غمگین ای فدا
نام تو موزوں مجہی مغموم یا دلگیر تہا

سنہ ۱۱

سوگ معشوقوں میں میری بعد مرنے کی ہو گیا
جا بجا عشرتکدوں میں شور شیون ہو گیا

گویا بہر فرستن زیر زمین ہی یا تراب
قد کو پیری میں جو میلان خمیدن ہو گیا

روند ڈالا مجکو مثل مردم مفلوک کے
توسن ایام اوس قاتل کا توسن ہو گیا

آپکی زلفونکی سودائی پنہائیں بیڑیاں
حلقۂ گیسوی پیچان طوق آہن ہو گیا

شب جہڑہا بارہ دری پر تو جو ای رشک قمر
میں یہ سمجہا چودہویں کا چاند روشن ہو گیا

بہاتے ہیں جاتی ہے تیری گرمی شوق جمال
سینہ میرا سوزش ہجراں سے گلخن ہو گیا

باتوں باتوں میں جو منتاج اوسکی سیر کہیں
بسکہ وہ شوخ جفا جو مجھسے بدظن ہو گیا

تیل ملنا کیا ضرورت ہے سر وہی پر تجھی
قاتل عالم تری بالوں کا روغن ہو گیا

ای فدا اس بحر میں ہے پھر گہر ریزی ضرور
راقمی تو جوہر معنی کا معدن ہو گیا

۱۱۱

ملکی غیروں سے ہمارا دوست دشمن ہو گیا
بدرقہ سمجھی تھے جسکو ہم وہ رہزن ہو گیا

مشعلیں کیوں کرتی ہو روشن کہ ہو نہیں تیرہ و بخت
گھر مرا روشن نہ ہوگا مجھکو روشن ہو گیا

جیب پیلا من تمت کہو وحشت سے کہڑی ہمارے
تنگ صحرا مجھکو جوں سوراخ سوزن ہو گیا

ہے مرا اوس شعلہ رو کی دل میں اتنا تو کچھ خیال
ہے عجب سیماب کا آتش میں مسکن ہو گیا

گنج مضمون دیکھکر میری زمین شعر میں
سینہ حاسد غم حسرت کا مدفن ہو گیا

قوت بازو پر اپنی کیوں کہ تہی ہم سخت جان
کسقدر نازاں وہ قاتل بعد کشتن ہو گیا

سمجھی ہم بیاختہ موفی صبا میں ہیں گندگی
تر پسینی میں جو اوس گلرو کا توسن ہو گیا

ڈر سے اوس سیمین بدن کے کیا کیا صید خال
دم کو قالب خانۂ زنجیر آہن ہو گیا

عشق طفلاں میں رہیں تک جوانی ہوں فدا
پیر صد سالہ کا بجیر خلق کو ظن ہو گیا

۱۱۲

شہر سارا خاک اوڑانی سے مری بن ہو گیا
غیرت صد نجد میری گھر کا آنگن ہو گیا

جھوڑ کر آ اور الجھا ہوا کاکل میں کس انداز سے
شانۂ گیسو تمہارا سانپ کا پھن ہو گیا

ای پری اب واجب التعمیل ہے ارشاد
خط ترا آنا مجھے بند کمیشن ہو گیا

عشق کا مس تہا جو دنداں مسی آلودہ کا
بعد مردن کیوں غبار اپنا سنہن ہو گیا

ضعف نے زور جنوں کو تو ستا ہیں جا جز کیا
یا بوی دا ما مادہ سے مدتریۂ ناگن ہو گیا

اوس میں بدن کس زرد رو کا عکس ہے
کیوں انگوٹھی کا تری الماس کندن ہو گیا

کیوں ہوس ہمکو ہوئی ہی دل لگانیکی فدا
حضرت من عشق بازی کچھ لڑکپن ہو گیا

۱۱۴

رستم ہی معتقد ہی بجان جسکی کاٹ کا
تیغہ بنا ہوا ہی ترا ایسی گھاٹ کا

سمجھا غلط ہی باندھنا لوہی کی کاٹ کا
گویا کہ معترض مرا الو ہی کاٹ کا

اسباب مغفرت کا خدا ہی ہون ہوا ستگا
محتاج میں نہین کسی مرنا کی ٹھاٹ کا

تردامنی سے اپنی برابر ہے مرتبہ
دریا کی پوٹ اور مری آس کے پاٹ کا

مسند لگی بچہانی پس از عذر وہ گھاٹ
بستر نصیب جنکو نہو تا تہا ٹاٹ کا

ضد سی مری نہان ہی پیری کا ترک ہی
ٹھیکہ لیا ہی مینی جو گنگا کی گھاٹ کا

موزون طبع ہون لیا کہ بعد فنا ہی یا
رو را مری مزار کا پتھر ہی باٹ کا

نوکر دو سیر فام کسی چہاونی مین سے
تبلا دوای خضر مجھے رستہ گھاٹ کا

ساقی دہر زہر پی ہا مینا ہی جسے خیمین
عقدہ کھلا ہی اب تری بوتل کی کاٹ کا

جو کچہ نذر خواتخچہ وصل کر دیا
خوگر ہون مین قدیم سی دولت کی چاٹ کا

رنجیت سنگہ واسطے لاہور ہو گیا
یا ور جو ای فدا ہوا اقبال جاٹ کا

۱۱۵

مین اگر تکلیف وحشت سی بیابان مین رہا
پر دل دیوانہ میرا کوی بیابان مین رہا

کوئی گلشن مین رہا کوئی بیابان مین رہا
فصل گل تجھ بن ری جیتا جنہ بیابان مین رہا

اونکی کو چہ مین رہا ہو کر فنا ہی بعد مرگ
مینہ دوزخ مین رہا نہ باغ رضوان مین رہا

اب بھی جوش گریہ مین جون دم آبلہ
آب اشک چشم تر سی بحر عمان مین رہا

گوہر شبِ تیغ بحث دل سی ای پری
عمر بھر سیری جواہر خانہ داماں مین رہا

آہ فن سیری ناک کا ہو رہ زرد افتاب
مرتی دم تک مین خیال روئے تابان مین رہا

تمام اذیت بیا خیال کے آسیب
کیا رہ وہ جلوہ کا حال ہم کو جانان مین رہا

جز خزانی فلک تا تیر اس مین کچھ مین
نامہ سی باقی اثر کا آہ سوزان مین رہا

لب یا مین تب نہ ہوا ہوتی روی تاج مین
نزع تک بھی میرا آب تیغ بران مین رہا

دوست دل کی بھی بستہ یوسف کنعان سے کیا
وہ چہ کنعان مین یہ چاہ زنخدان مین رہا

ای فدا اس بت کی کوچہ کی گدائی چھوڑ کر
شاہجہان کی یاد تو کیا مین نہ کنعان مین رہا

مطلع

جگر ہوگا مرا نظارہ دلدار سی ٹھنڈا
دل محرور ہوگا شربت دیدار سی ٹھنڈا

زبس جلتا ہوں قاتل آتش شوق شہادت مین
مرا دل ہوگا آب خنجر خونخوار سی ٹھنڈا

نہ دینی بوسہ کا شکوہ نہیں لیکن یہ ارمان ہے
نہ دیتی بوسہ کرتی دل کبھی اقرار سی ٹھنڈا

مین جلتا ہوں کہ رشک چمن سوز ہجر ای تمکین
مرا دل خاک ہو سیر گل و گلزار سی ٹھنڈا

نہیں لگا دمین حسرت زدہ وس کیف سی اصلا
جگر کس طرح ہوتا ہی وصال یار سی ٹھنڈا

جو وہ خوش چشم آیا نزع مین اپنی عیادت کو
تو دم ہوگا نگاہ نرگس بیمار سی ٹھنڈا

نہیں پروا جو اہل زر کی خست انشر ہو دل کی
مرا بھی جو پڑا ہی چشم گوہر بار سی ٹھنڈا

رکھی کی تاب گوہرہای دندان کا مین بسمل ہون
کرو دم کو مری آب در شہوار سی ٹھنڈا

مدینہ مین فدا کو بادشہ لولاک بلوائو
کلیجا ہوگا میرا آپ کی دربار سی ٹھنڈا

۱۱۷

قیدی زلف پری جن روز مین دیوانه تها
خانه زنجیر میرا خانهٔ ویرانه تها

کوچه گیسو مین سنا کن کب دل دیوانه تها
کب یہ لیلی پریشان حال کا ہمخانه تها

سر تها جو شیشه می جام و گل پیمانه تها
باغ کو شاید خیال نرگس مستانه تها

شب جو رویا مین تمهارا داغ جیکا یاد کر
دانهٔ انجم تها میری اشک کا جو دانه تها

آپ ہی رسوا ہوئی مجکو ہی رسوا کر دیا
یہان تمهین آنا تها یہ عام دیوانخانه تها

تهی دہان تنگ مین اوسکی نہ جلنی کی دے
بابک وہ گویا صدف مین گوہر یکدانه تها

تها خدا کا ڈر نہ حاکم کا بت سفاک کو
قتل گہ مین کسقدر خونریز بیباکانه تها

آئے مدت مین سفر سی پر نہ آئی میری گہر
ہر طرف عذر تکلف کہتی بس آنا تها

شمع سان جلتی تهی فانوس بدن مین جان مری
شب جو وہ مہ جلوہ ریز محفل بیگانه تها

نٹیون کا پانچ تها اغیار کی تهی پیٹر بہار
کیا تهی بزم مہ لقا گویا کبوتر خانه تها

مین فدا کو جانتا ہون کیا ہی اوسکا ذکر خیر
تها وہ کافر کافر عشق بت جانانه تها

۱۱۸

برباد جسکی ہاتہ سب آشیان ہوا
صیاد میری جان کو نہ کیا باغبان ہوا

ہمراہ اشک کی دل مضطر روان ہوا
یوسف شریک قافله کاروان ہوا

سوتی مین کیون جہجک اوٹہا ہی تو ہون الگ
یہ کیا گمان بد تجہی او بدگمان ہوا

مضمون لکہا تها کب دہن تنگ کا تری
دیوان مرا جہان سی کیون بی نشان ہوا

چشم جہان مین کب مینین غیر لعین خفیف
کیون اتنا کہنا آپ کو میرا گران ہوا

الله ری سوز غم کہ موتی پر بہی ہی یہ حال
گنبد مری مزار کا دل کا دہوان ہوا

کافر ہون خال و زلف بتان کا ہی یہ سبب
مسکن جو میرا خطهٔ ہندوستان ہوا

عالم عیان ہی عشق کا جو مشت خاک سے
مین ہون وہ قطرہ جسمین کہ دریا نہان ہوا

ہی یہ غلط کہ اہلیت کو یہان نہین
قاصد کا میری کوچہ مین آ زنکی زبان ہوا

اللہ ری لطافت روی صنم کہ آج
بوسہ کا صاف چہرہ پہ اوسکی نشان ہوا

اوسکو نہی کی ہوا سے بہی اپنی دماغ دل
گلشن ہمارا صرف نسیم جنان ہوا

وحشت نی میری اونکو پریزاد کر دیا
لیلی کی زلف قیس کی دل کا دہوان ہوا

ای ماہ رو ہو خاک مری صورت بسر
برگشتہ مجہی آپ ہوئی آسمان ہوا

عالم نی تیری کسکو یہان چہوڑا ہی اختیار
دیوانہ دیکہکر تجہے سارا جہان ہوا

چہوٹی سی عمر پر یہ ادائین ہین تمکو یاد
کشتہ تمہارا ہر کس خرد و کلان ہوا

کسکو نہ عشق ہی تری حسن شباب سے
بیتاب ہجر مین تری پیر و جوان ہوا

افسوس مجکو آتا ہی رہ رہ کی واعظا
دل خانۂ خدا اتہا جو بت کا مکان ہوا

ابرو پہ خال دیکہکی مین ہوگیا ہلاک
شہباز مرغ جان کو زاغ کمان ہوا

تشریف آپ لاتی ہین مسجد مین اتنو کم
ای شیخ تمکو بہی کہین شوق بتان ہوا

یعنی یہ رہتی پانی سوئی پر بہاری خاک
یون رنگ تیری کوچہ کا رنگ روان ہوا

حلوہ کا حال وسبب مہوس کے کچہ نہ پوچہ
یہ شیخ مرید کا بہی تو خرقہ کتان ہوا

کم نیچہ سے ہی نہ تری نیم آستین
ہر نیمہ پوش آگے تری نیم جان ہوا

کیا صولت سخن ہی مری ذات مین فدا
مرغ چمن بہی آگے مرے بی زبان ہوا

اگر ہو آتش دوزخ تہ زمین پیدا
مزار مین ہو جو سوز دل حزین پیدا

خیال زلف مین رہتا ہی درد دل مجکو
کہان سے ہوگیا یہ مار آستین پیدا

جنون نے قحط بیاباں یہ مجکو دکھلایا
نہین ہی دشت نوردی کی اب بھی پیدا

فلک کو کر دی بس ای تہ ایر و جلا کر خاک
جو سینہ سی ہو مری آہ آتشیں پیدا

فروغ چرخ کو میرا ذرا نہین منظور
کہہ دا اون بام جو اپنا نہین نگین پیدا

یہ مفلسی ہی کہ زخمون مین کیا بہرون نمک
چہ جای مشک نمک بہی مجہی نہین پیدا

بچا ہی سب کو بلای سیاہ سی خالق
کسیکو ہو نہ غم زلف عنبرین پیدا

درو خدا سے کرو یاد کنج مرقد کو
نہ پاؤ ہی وہاں کوئی نہ ہمنشین پیدا

عبث ہی خون جگر فکر شعر مین کہانا
کہ قدردان سخن اسی فدا نہین پیدا

۱۲۰

مزا ہی نظم تازہ مین مری علم زلالی کا
جہاں مین شیخ رہی بہر سخن شیرین مقالی کا

نہ عالی مستعد تہا ہی مضمون تہا عالی کا
خیالی ہی ثنا خواں بھی نہ ملی زرک حیالی کا

کیا ہی صف بیت ابروے جاناں جو کثرت سے
مری دیوان پر دہوکا ہی دیلوں ہلالی کا

جگر مین سیکڑون سبع الراغ مین تکلیف حسرت سے
جو تمنی آج بدلا ہے وہ پتہ لوٹ جالی کا

غم ہم بستری یار مین ہوں نا توان ایسا
گمان ہی جسم لاغر پر مری تار نہالی کا

ابہی ہی کیوں تمہی یہ طرز خونریزی نکالی ہے
یہ سہ ماہ رہ چسی اور یہ عالم خورد سالی کا

جنون عشق پری مین ہتی ہوتی بیگیا مجکو
خجل مجنوں سے ہوں کیا روؤں کہ آسیب کمالی کا

مری کب چہرہ ہائی کاریستہ کی کتاب تین ہو
جہاں مین نام صفا ہی مری نالی کی کہالی کا

کنار گور مین آخر غم حسرت نے سلوایا
نتیجہ آج پایا ہی مرے آغوش خالی کا

نکو سے عمل کچہ کر تو پیدا اسی بت بدخو
عبث پڑہنا ہی تیرا ورنہ اخلاق جلالی کا

برہنہ پا و سر پاؤ گی آوارہ کسی بن مین
پتا کیا پوچھتی ہو تم فدای لاابالی کا

۱۲۱

کمبخت ایسا تیقظ فراموش ہوگیا — میرا نصیب خواب کو خرگوش ہوگیا
کس ناز سی سلام کیا اوس پری نے رات — دیتا جواب کیا میں کہ بیہوش ہوگیا
ہجران یار مین جو مرا ہوگیا وصال — بار غموم سی مین سبکدوش ہوگیا
پیتا ہون روز جام ہلاہل یہ زندہ ہون — مین کہا کے زخم یار بلانوش ہوگیا
جسکو ترا غم ای بت پردہ نشین لگا — کنج لحد مین جا کی وہ روپوش ہوگیا
اس صرصر فنا سی جہان خراب مین — کسکا چراغ عمر نہ خاموش ہوگیا
چکھا اوسی نی مایدۂ زیست کا نمک — جو اوس بت ملیح سی ہمدوش ہوگیا
ہم مرکی غیبتون سی چھٹے تحت مزار — ویگ وہان خلق کا سرپوش ہوگیا

تنہا وہ غمکدہ مین فدا کی گئی تہی رات
کمبخت ارفسی کیون نہ ہم آغوش ہوگیا

۱۲۲

مسکن مرا اگر کوچۂ جانان ہوتا — باغ فردوس پری کا نہ وہ خواہان ہوتا
مشکل ای دل جو نہوتا غم بیجا سہنا — دل لگانا ہر اک انسان کو آسان ہوتا
اونکی آنی سی مرا کلبۂ تنگ و تیرہ — نا اگر خلد نہوتا تو گلستان ہوتا
بخت واژون زلیخا ہی وسیے ڈوبی — ورنہ کیون غرق کنوئین مین مہ کنعان ہوتا
رکہتی امید ملاقات مری سیم اندام — زر و دولت کا جو گہر مین مہی سامان ہوتا
آتا مرقد مین جو اوس حور شمائل کا خیال — کنج تاریک لحد روضۂ رضوان ہوتا
ہوتا اگر جوش جنون تہر مین بچہ مجنون کو — تنگی گور سی پیدا وہین زندان ہوتا
صلح پر شعر نہ پڑہ وپڑہ سکے جو لاتا تمکو — حافظہ پر سری کیون بلوۂ نسیان ہوتا
ہوتا گہر مین جو فتیلہ تری خط کا روشن — کیون مین آسیب شب غم سی ہراسان ہوتا

ہوتا مجنون تری سودا سی بری افلاطون
وادی نجد مگر خطۂ یونان ہوتا

ہوگیا قتل مین ابرو سی تری جو بہ ہوا
ورنہ تلوار کا سر پر مری احسان ہوتا

گوش زد ہوتا زلیخا کی اگر چاہ کا ذکر
کاروان مصر کی جانب سی گریزان ہوتا

مین ہون وہ مایۂ جوہر کہ جو ہوتا موجود
ننگ انگشتر انگشت سلیمان ہوتا

کچہ تو حکمت تہی کنوین مین کنعان جو گری
ورنہ کیونکر چہ نخشب چہ کنعان ہوتا

عمر اپنی جو نہ غفلت مین فدا مین کہوتا
ایسا کیون نادم و محجوب و پشیمان ہوتا

۱۲۳

بوسہ دی مجکو مین نہین ہوکا بلاؤ کا
نکرا کہلا دی مجکو کوئی نان پاؤ کا

راہ فنا مین بس ہی سواری جنازی کی
سامان لگ رہا ہی یہان چل چلاؤ کا

سودا جو سر مین اوس لب شیرین کا ہی تری
پرسان ہون شوق دہن شکر کی بہاؤ کا

دل لیکے باتین کیجئے بوسہ نہ دیجئے
سودا ہی غم مین یہان نہین لی لبہاؤ کا

جوتی کی بل ہی کاربراری پر آج سے
ہی آشنا ہر ایک کمینہ دباؤ کا

رنجش کا اعتبار نہ الفت کا اعتبار
نیرنگ جون فلک ہے تمہاری سبھاؤ کا

جور سپہر سی نہین انسان کیو اسطی
جز گوشۂ مزار ٹہکانا بچاؤ کا

ہی ہضم انکسار کی نعمت بڑی دوا
ہر شخص کو خدا دی یہ چورن بچاؤ کا

تیغ نگاہ یار کا زخمی ہوا ہون مین
مشکل ہی اندمال فدا ایسی گہاؤ کا

۱۲۴

کچہ غم نہین ہی آب بقا کی چڑہاؤ کا
ہی نا خدا خدا جو فدا میری ناؤ کا

غم کے تردوات سی بچنا محال تہا
خوگر مین ہوگیا مگر اس کاوکاو کا

تقوی و دین تو زمانہ سی مٹ گیا
اسلام نام رہ گیا ہی گوشت گاؤ کا

ای نفس دون ہوس پہ تری لعنت خدا
بلوائی جھوٹ مجھے جو کہا نا پلاؤ کا

پہندا پڑا ہی زلف گرہ گیر کا فدا
قیدی ہوا رہا نہ مجھے اُس پہنسا کا (?)

۱۲۵

جس جس کی فدا سینہ میں ہے داغ کو بالا
وہ بستی میں ہم اور بیابان میں ہی لالا

دکھلائے گا ہر شخص کو یہ عالم بالا
رندہ سے کہیں چھوڑیگا ترا عالم بالا (?)

کرتا ہوں بیان جو تپ دوری کی حرارت
پڑتا ہی زبان پر مری فوراً وہین چھالا

نافذ ہو جو سست تری کچہ عشق کا ارشاد
تسلیم کرای دل وسی آنکھوں سی بجا لا

ڈس جائیگا شانہ سمجھکر اوسی جو ناگ
چوٹی نہیں وس بت کی کہ ناگ ہی کالا

مین نقر و غنا کو جو سمجھتا ہوں برابر
میری لیے یکسان ہی گلیم اور دوشالا

پامال مری کشور جان کیون نہ ہو ایسے
غمزہ ترا لشکر ہی کرشمہ ہی رسالا

ٹھنڈا اوسی کر چلے کی ہو لا داغ جنون کا (?)
سنتا ہوں کہ ہی سرد بہت کوہ ہمالا

لیجاتا ہی رزق آپ ہی کو سیکڑوں فرسنگ
مشکل سی بہت پہونچتا ہی منہ مین نوالا

ای منعم بنیاد جہان بس کہ ہی نا خیر (?)
یہ قصر سفید آپکا مکڑی کا ہی جالا

مدت میں فدا ہم نی جو لکھی یہ غزل ہے
ہر شعر بہ دقت ہی طبیعت سے نکالا

۱۲۶

سوزش دل سی اگر ایران تن جل جائیگا
آہ پر آتش بادسی بیت الحزن جل جائیگا

گر یہی ہی انتشار نکہت گیسوی یار
آتش حسرت میں آہو کی ختن جل جائیگا

ای غزال دشت خوبی ہو مبین جو دل مرا (?)
سبزۂ تربت مرا چر کر ہرن جل جائیگا

نعرہ زن ہو نہیں سلاک نوحہ گری ہجر مین
کیون نہ آہو نفسی مری حس و خس جلجائیگا

آب آہن سی اگر یون ہی ہی تیغ آتش فشان
ای ستمگر تیرا جسم کو بکس جلجائیگا

ہی جو غربت مین سر اعزار کا ہنگامہ گرم
کیون نہ اس حسرت سی اہل وطن جلجائیگا

چشم تر دشمن کی آگے جو دہ ہوگا سرو قد
چوب خشک آسا نہ کیون اپنا بدن جلجائیگا

باغ مین ہوگا گذر جو اوس سمن اندام کا
سوز حسرت سی درخت نسترن جلجائیگا

گر رہی باقی تپ فرقت یہی بعد از وصال
قبر مین بیمار کا تیری کفن جلجائیگا

سوز دل باقی ہی عشق یار کا گل مین ہنوز
قبر پر میری اوگا گر ناگ بہن جلجائیگا

آگ پہیلیگی مری تن مین بدولت سگی
عید کی دن جو ملا مجہسے بدن جلجائیگا

شک نہین ہی ای فدا ہندو کی مردہ کیطرح
زندہ حاسد آپ کا سنکر سخن جلجائیگا

غم نے اوس بت کی ہمارا دل بصد ظلم توڑا ۱۲۷
صدمۂ سنگ نی یا دانہ گوہر توڑا

دل شکستہ کیا اوسکو مری درد دل نی
کیا تماشا ہی کہ تو شیشہ نی پتہر توڑا

تیشہ کیون مارا سوا کوہکن اپنی سر مین
سر پرویز ہی پتہر سے نہ کیونکر توڑا

جوڑتا ہے تو سبہی ہر بار وگرنہ کافر
رشتہ الفت کا تری غیر نے اکثر توڑا

کیون نہ توڑونگا مین پتہر سی سر اوسکا مے
محتسب نی جو مرا بزم مین ساغر توڑا

میرا دل توڑا اسید سنگ حوادث سی ولے
ای فلک غیر کا تو نی نہ کبہی سر توڑا

صبر بلبل کا پڑیگا تری سر پر کافر
تو نی گلچین جو گلستان مین گل تر توڑا

ہاتہ شانہ سی قلم ہون تری ای مشاطہ
تو نی کمبخت موی زلف معنبر توڑا

آگیا تہا کہین کیا حرف وفائی پیمان
لکہنے لکہتی قلم اوس شوخ نی کیونکر توڑا

جدہی اس کے حور کچہ ہی کرکل اوس کا وجے
خط کو بہار آمری او بال کبوتر توڑا

دم نی میری دم تیغ کا منہ موڑ دیا
سخت جانی نے جو فولاد خنجر توڑا

ابجر ساقی میں کبہی مینی سر اپنا پہوڑا
اور مجلس مین کبہی شیشہ و ساغر توڑا

ای فدا کوئی سخن کا ہی خریدار نہین
سنگ بیقدری دوران نی یہ گوہر توڑا

۲۸

کس باغ میں کب سرو صنوبر نہین دیکھا
لیکن تری قامت کی برابر نہین دیکھا

کس آئینہ صاف مین جوہر نہین دیکھا
لیکن خط رخ سی تری بہتر نہین دیکھا

قاتل اوسی دعوا ہی جو خونریز ہی اپنی
مریخ فلک نی ترا خنجر نہین دیکھا

دریای سرشک آنکھو نسی بہارون تجکو تکر
مدت سی تری کان کا گوہر نہین دیکھا

وہ شکل علی اکبر معصوم کی دیکھی
جیسے کہ رخ پاک پیغمبر نہین دیکھا

وہ بحر سرشک کی مری دشت مین دیکھی
جیسی کبہی دنیا مین سمندر نہین دیکھا

بعض آدمی وہ ہین کہ فرشتون پہ ہین فائق
کیا بعض کو ابلیس سی بدتر نہین دیکھا

چیچک کا ترے منہ پہ ہی منظر یہ ہو کیون داغ
خورشید کی آگ کبہی اختر نہین دیکھا

چہرہ ہی ترا ایک صنم سبزہ خط سی
اس آئینہ صاف مین جوہر نہین دیکھا

یہ خوف ہی تیرا کہ باین شوق نظارہ
بیرحم کبہی تجکو نظر بہر نہین دیکھا

کیونکر نہو تاریک جہان میری نظر مین
مدت سی ترا چہرہ انور نہین دیکھا

شکوہ کسی بہائی کا کبہی منہ پہ نہ لائے
محسن کوئی یوسف سا برادر نہین دیکھا

چنگیز کی دادی لی ہی یہ خون کیا تہا
سفاک کوئی تجسا ستمگر نہین دیکھا

نسبت سنگ دنیا کو نہین مرد خدا سے
ہم مرتبہ شیر کبہی خر نہین دیکھا

مشہور ہی بیدردی قابیل کا قصہ — دشمن کو بھی بھائی کی برابر نہیں دیکھا

ہان دیکھی اوس سو جودہ کی دگرگونی
جسنی کہ فدا فتنۂ محشر نہیں دیکھا

۱۲۹

اگر دم گریہ خیال رخ انور ہوتا — گرتا آنسو جو مری چشم سی اختر ہوتا

سکا شش کو ہان شتر بال کبوتر ہوتا — جای خط یار کو دیوان کا دفتر ہوتا

سبزہ خط سے گئی یار کی چہرہ کی بہار — یہ سمجھا تو مین شیدای گل تر ہوتا

بوی اشک کی پس از مرگ مرنجا کسی — گر نہ مین شیفتۂ زلف معنبر ہوتا

لطف کیا جانی کیا کیا مجھی حاصل ہوتی — اوس پری زاد کی گھر مین جو مرا گھر ہوتا

بیوفائی سے تری ہجران مین مجھی کام آئی — یاد آئی جو وفا تیری تو مضطر ہوتا

تب رقم کرتا مین ذکر اپنی تن لاغر کا — زلف کی تار کا دیوان مین جو سطر ہوتا

ہوتا اوس چہرۂ تابان کی مقابل جو کبھی — آئنہ آئینۂ مہر منور ہوتا

یدہ ہر گز زلف کو کافر تری جیو لیتا مین — یاد کالے کا مجھے گر کوئی منتر ہوتا

آب آہن مین نہ یون جان حزین کو کہوتا — گو آہن بجز عنا کا جو شنا در ہوتا

بست خاک اپنی فدا ہند مین بچا ہی اب
ہوتا مین اور در پاک پیمبر ہوتا

۱۳۰

گر مین شیدای عقیق لب دلبر ہوتا — رشک یاقوت مری اشک کا گوہر ہوتا

روز میرا شب تاریک سی بدتر ہوتا — مین اگر شیفتہ زلف معنبر ہوتا

ہوتا گر فصل بہاری مین یہ جوش جنون — باغ میں چاک گریبان نہ گل تر ہوتا

لکھتا مضمون میں اگر دیدہ گریان کا کبھی — یانی یانی مری دیوان کا دفتر ہوتا

صورت داغ ہوتا مرا اختر ہر گز
داغ غم تیرا جو میری نہ جگر پر ہوتا

خط جو مین بہیجا اوس حور وش کو لکہہ کر
غیرت بال پری بال کبوتر ہوتا

آہ سرد آتش دل کو جو نکرتی ٹھنڈا
کیا دم گریہ نہ آنسو مرا اخگر ہوتا

ہوتا آئینہ عارض سی جو تیری دوچار
آئینہ ہے کہ ہر آئینہ تو ششدر ہوتا

گر تصور تری زلفون کا نکرتا اندہیر
داغ دل ہجر کے شب ماہ منور ہوتا

ای ستمگر تری غم مین مجہی نیند آتی کب
گوکہ ہر چند مرا پہولونسی بستر ہوتا

شب تاریک جدائی مجہی ہوتی نہ نصیب
روشن اپنا جو فدا خلق مین اختر ہوتا

١٣١

شب ہجران مین جو روشن کوئی اختر ہوتا
اختر بخت سیہ کا مری ہمسر ہوتا

خط مین تحریر جو حال دل مضطر ہوتا
مضطرب برق کی مانند کبوتر ہوتا

پہونچتا مشت غبار اوج فلک پر اپنا
خاک ہونی سی مرا مرتبہ برتر ہوتا

قید زندان جہان سے مین نکل جاتا صاف
گنبد چرخ بریں مین جو کوئی در ہوتا

باغ عالم مین نہ گلچہری اوڑاتا کیا
مشت مین میری جو غنچہ کیطرح زر ہوتا

ظرف میرا نہین اس جام کی قابل ساقی
میکشی کو مری جمشید کا ساغر ہوتا

کچہ اشارا جو مری قتل کا لکہ جاتی تم
آپکا خط ہی مرے خون کا محضر ہوتا

آمد فصل بہاران کا جو سنتا مژدہ
مین بہی جون غنچہ گل جامہ سی باہر ہوتا

اوس صنم تک کوئی لیجاتا غزل جو میری
کیا گداز اوسکو میری شعر نہ سنکر ہوتا

سرخروئی مجہی یاقوت لبون مین ملتی
خون جگر رونی کا مری چشم مین جوہر ہوتا

کہینچتا مین تری ای نور مجسم تصویر
عقل کل کا پر مو خامہ جو شہپر ہوتا

نزع مین آتا فدا اگر وہ بت خلد حیات
ہر دم پیر دم اشربت کوثر ہوتا

۱۳۲

گر دای عقد ثریا تو فلک پر ہوتا
تب تو شاید تن الطف نہ مکدر ہوتا
ای پری وصف پری بند جو کرتا ذکر یہ
نالہ کش ہوتا جو اوس قامت حوش کی غم مین
قبر بہی مری ای شوخ سوی پر غیتی
وحشت اوٹہتی مجہی اور بہاڑی کلنا کیر
بار اگر خلد کو بہی یار مین ملتا مجکو
مدعی کو بہی سخن سنجی کا دعوی بیجا
ہمکناری کی ہوس تب تو نکلتی بار نی
ہاتہ مین اپنی اوٹہالیتا جو وہ غنچہ دہان
ہوتا گر سبزہ خط پشت لب نازک پر
چین تب خواب عدم مین مجہی آتا تہ خا
رہتا ہر وقت نہ دل کو مری رنج دوری
بسکہ لکہتا ہون میں زنار بتان کی توصیف
ہار کر بازی شطرنج یہ تم لال ہوئی
اتنی ایذا تری بازو کو بہوتی ہرگز
یاد آتا جو ترا نافہ خال مشکین

گر مقابل تری رس ماہ کا جھومر ہوتا
برگ گل سی جو قبا کا تری استر ہوتا
حسن مطلع مری دیوان کا زیور ہوتا
شجر آہ مرا رشک صنوبر ہوتا
گر مین دیوانہ گیسوی معنبر ہوتا
آپ تشریف نہ لاتی تو یہ مضطر ہوتا
چشمہ اشک وہان چشمہ کوثر ہوتا
نطق طوطی کا نہین بوم مین جوہر ہوتا
پوست کا میری قبا مین تری استر ہوتا
رستہ گل مری دیوان کا دفتر ہوتا
رتبہ مین خضر بہی عیسی کے برابر ہوتا
سنگ تربت جو در یار کا پتہر ہوتا
متصل یار کی گہر کی جو مرا گہر ہوتا
رشتہ جان سی دیوان کا مسطر ہوتا
جو کوئی دیکہتا تمکو وہ ہی ششدر ہوتا
تیر ظالم کف نازک مین جو خنجر ہوتا
سارا عالم مری آہون سی معطر ہوتا

فلک پر عزیز و جو ہوتا گراہ | قید مین کا ہیکو یوسف سا پیمبر ہوتا

کیف او ٹہتا مجہی پہر صحبت عشرت سی زو چشید
ای فدا یار ہی اپنا جو سمنور ہوتا

۱۳۳

دم مردن جو نہ اوس بت کا نظارا ہوتا | کئی دن تک ملک الموت سی جہگڑا ہوتا
چشم تر پر جو وہ رومال نہ اکثر رکہتے | تو ابہی دشت فراد اشک دریا ہوتا
صلح کی راہ سی کرتا جو مین حفظ کلام | جہگڑا پہر اوس بت کا وہیں کیا کیا ہوتا
محو ہوش چشمی آہو کا ہوتا ہون مین | چشم لیلی کو اگر قیس نے دیکہا ہوتا
رشک آتا ہی مجہی طالع تدبیر اپنے | کیا برا تہا جو نصیبا فرا اچہا ہوتا
کرتا ارک کمر کا جو تری وصف رقم | ورق دفتر دیوان پر عنقا ہوتا
رخ لیلی اوسی آتا شب تاریک نظر | قیس تیری رخ روشن کا جو شیدا ہوتا
متوجہ تسنیم جنان ہمی مین تاخیر آب | آب خنجر کا تری گر نہ پیاسا ہوتا

نامی فدا تمر غم عشق مین کٹتی کیونکر
مشغلہ گر نہ تجہے فکر سخن کا ہوتا

۱۳۴

تصور بسکہ رہتا ہی تری زلف معنبر کا | دل شوریدہ نافہ بنگیا ہی مشک اذفر کا
شب فرقت مین کیا مجہکو تسلی خاک ہو منہ سے | مین صبح رشید اکسی ہر جبین رومی انور کا
تڑپ جاتا ہون یارب ذبح ہونیکی تمنا مین | اذان کیوقت سنتا ہون جو شور اللہ اکبر کا
ہوا ہون فکر مضمون کمر مین اسقدر لاغر | تن کا ہیدہ گویا ہی رگ رشتہ ہی مسطر کا
جلا دیتی کی اسکی فکر مین پہرتا ہی ماہ کا | خدا حافظ ہی ای ہمر فن مسی دیوان دفتر کا
یہان ہی ہم آتش شوق جب اب خط مین نبشتی مین | ہو نامہ قاتل نے کبکا تار ہی جلا کیوتر کا

فدایا ہی تری الکٹ فرائم پاس ہجانی	نہ کچھ سامان اس گہر کا نہ کچھ اسباب اوس گہر کا
شتابی تیری بجاہی ہوا اکام مین پیدا	نہیں ٹلتا ہی وہ ای جان جو لکھا ہی مقدر کا

فدا خون جگر کا روز و شب ہی ناشتہ مجکو
مین اس ظلمکدہ مین گویا ہون مہمان شبیر کا

۱۲۵

یار کی مین سامنے گہبرا گیا	دیکھکر اوسکو مجہی غش آگیا
شکوہ پیدا کرون اوس سی کیون	جور اوٹہانا تو مجھے بہا گیا
دل مری پہلو سی گیا ہی نکل	خوب ہوا یار کا دسوا گیا
غیر کو کیا شوق شہادت ہوا	کوچۂ قاتل کو جو بہاگا گیا
ہم جو موئی تو وہ یہ کہنی لگا	خوب ہوا مر گیا جگر آگیا
جبکہ یہ تڑپا ہی گیا ہی نکل	دل مرا کب مجہی سنبھالا گیا
جسمہی کرتی ہو جو شق ستم	شوخ عدو کیا کہین مارا گیا
آتشین نالے ہین پی آہ سرد	گر دیان آپ آگئین جاڑا گیا
قبر مین جلنی کا ارادہ ہی یہان	تیر سے گہر وہ ستم آرا گیا
بیٹھہ گیا نقش قدم کا جو طور	پہر نہ تری کوچی سی اوٹھا گیا
مین ہی گیا ساتھ غیر بہای تند خو	جو گیا گہر تیر نے نکالا گیا
ہوگئین آنکھین مری جلوہ سی بند	اونکی طرف مجسی نہ دیکھا گیا

تنگ گئی ہین پاؤن مری ای فدا
کوچۂ قاتل مین جو آیا گیا

۱۲۶

دلبند م بسکہ مجہی ہوتی ہی قت پیدا	ہوگیا ہی مری دل کو غم الفت پیدا

کیا ہوئی نرگس بیمار کی الفت پیدا
ہوگئی جان کو میری کوئی علت پیدا

ہی یہ نزدیک کہ مرجاؤنگا دوریش شتاب
گر مبادا ہوا مجکو غم فرقت پیدا

بیطرح رنگ لگا ہی یہ خدا خیر کری
کہ ہوئی ہے بت کافر کی محبت پیدا

قیس و فرہاد مجہی دیتی ہین اٹھکر تعظیم
ذلت عشق مین میری ہوئی عزت پیدا

میری بدنامی سی بدنام ہنوگی کیا تم
گر کیا آپ نے آوازہ عفت پیدا

لگیا لگگیا بس خون بہا اپنا ہمکو
بعد کشتن ہوئی قاتل کو ندامت پیدا

یا وقد مین ترے کھینچو نگا جو نالہ کافر
ابہی ہوجائیگی عالم مین قیامت پیدا

آو لپٹجاو مری جان ذرا مجسے بہی
ہو کبہی تو دل اغیار کو حسرت پیدا

آہ و نالہ سی گذرتی ہی تجہ بن فرقت مین
ہوگئی ہے مری جان کو یہ ہیبت پیدا

موت آجای جو کچہ روز گذر جای تو خوب
پر کسیکو ہو کسیکی نہ محبت پیدا

کیا تصور نی تری مجکو کیا ہی حیران
بسکہ ہر شکل سی ہی تیری ہی صورت پیدا

کیسی بی شرم ہو تم وصل عدو مین ہی ہے
مرگیا مین نہوئی آپکو غیرت پیدا

پیدا خالق نی کیا ہی جو ازل سے غمگین
ای فدا مجکو کہان جلسہ عشرت پیدا

۱۳۷

نخچیر ہون مین اوس بت رعنا غزال کا
یارب بنی کفن مجھے آہو کی کہال کا

کچہ کر سکی بیان جو مری غم کی حال کا
یہ حوصلہ نہین ہے زبان مقال کا

ہی بارگاہ حسن تری کسقدر رفیع
ممکن نہین گذر وہان پیک خیال کا

غمگین ہون دن ڈہاک ہون گریان ہون زار ہون
کیا پوچھتی ہو حال مجہ آشفتہ حال کا

دہقان چشم ترکی مری مانگتی ہین خیر
کہٹکا ذرا نہین ابر نہین خشکسال کا

کس غمزدہ کی پوچھی ہین تیوری ای پری
بھیگا جو آب اشک سی آنچل ہی تہالی کا

ہونٹونکی بوسہ مین ہو جو ذہنکا کچہ خیال
خیر ای صنم مجہی کوئی بوسہ دی گال کا

جسکے سبب ذلیل خلائق عزیز ہین
وہ مرتبہ جہان مین ہی مال و منال کا

کافر برائیان نکر اسکی گھمنڈ مین
کیا اعتماد حسن سریع الزوال کا

تل کی درخت خاک سی سرسبز کیون جمین
تہا دل پہ داغ میری کسی بت کے خال کا

قاتل نی قتل گہہ مین اوٹہایا ہی اک فتور
تحصیلدار کیا ہوا ہی اس محال کا

تیری مزاج مین جو تلون ہی ای پری
ہی میری حال مین بہی اثر اختلال کا

ترپا ہون شوق وصل مین اب ای فدا کہین
آجاے شب وصال کی یا دن وصال کا

١٣٨

مشتاق ہون جہان مین تو تمکی جمال کا
یارب نہین ہی غم مجہی جاہ و جلال کا

نامہ بندہا جو مشتر گریہ کی خال کا
بجری ہی نام میری کبوتر کی بال کا

معلوم مدرسی کری رتبہ ہلال کا
انسان کو شوق چاہیے کسب کمال کا

ہر وقت ہی نگاہ مین عالم وصال کا
دیکہو تو حوصلہ مری خواب و خیال کا

ہی سرخرو جہان مین جو رنگین کلام ہے
کیا لال منہ ہی طوطی شیرین مقال کا

فرہاد و قیس کی ہی قدم پر مرا قدم
کب چہوڑنا روا ہی بزرگونکی چال کا

غرہ نہو جمال سریع الزوال پر
کچہ بہی خیال ہی تجہے کا فر مآل کا

زلفین تمہاری موجین ہین دریا ہی حسن کی
بہتان باندہتی ہین عبث اوسپہ جال کا

لاتی ہی سوختہ جگرون کو شمیم یار
ٹھنڈا کلیجا ہو جیو باد شمال کا

آؤ شتاب آپکی آنیکی دیر ہے
تیار ورنہ ہی یہان سامان وصال کا

واعظ نہ بک سموش رہ اس گفتگو سی تو
رندونکو کب اثر ہی تری قیل و قال کا

غنچہ لب زر گوشت مین اپنی کیا ہی بند
باغ جہان مین کون طالب ہی مال کا

مجنون ہو کہ بن سی ہی بستی میں وا آ
بیوپار بھی کیا ہی تو لکڑی کے ٹال کا

دنیا مین ذی ہنر کو نہ دیکھا کبھی عروج
کیون پست حوصلہ نہو اہل کمال کا

صوفی کی دل پہ داغ سویدا ہی آشکار
کسکو نہین ہی غم تری چہری کی خال کا

مشتاق مدتون سی ہون افتادہ زیر قصر
دکھلا دو بام سی ذرا جلوہ جمال کا

واجب ہی یہ کہ دور رہی مجھسے رند سی
واعظ کو کچھ جو پاس ہی فضل و کمال کا

یہ ناتوان تری غم تو دان میں بھی مرا
پہر جسم پہ تن ہو تنکا خلال کا

کیونکر نہو براق تمہارا فلک نورد
ہی آسکے رکاب مین نقشہ ہلال کا

چھوٹا سا قطعہ دشت کا ہوا ہی جنون مجھے
مجنون میں سال خوردہ ہون ایک ہزار سال کا

اس غمکدہ کا نام خرابات ہی بجا
دنیا نہین ہے گھر ہی مقرر کلال کا

وامق مرا مرید ہی رامین ہی معتقد
چیلہ جو کوہکن ہی تو مجنون ہی بال کا

دنیا محب کش ہی فدای سمیں پاک
بابا کی بن غلام نہ اس پیر زال کا

۱۳۶

آتش سخن کا جو دل اپنا سمندر ہو گیا
چشم گریان سی مری پیدا سمندر ہو گیا

بال جو ہو تار زبان دم ٹوٹ جاتا ہی بیان
رشتہ جان تار گیسوی معنبر ہو گیا

وصف قامت میں تری لکھا جو ای گلزار حسن
مصرعہ برجستہ ہمرنگ صنوبر ہو گیا

روی خندان کا تری رنگ طلائی دیکھکر
رنگ میرا زعفرانی صورت زر ہو گیا

ذبح کر ڈالا ابھی قاتل نی گریان دیکھکر
گوہر اشک روان خنجر کا جوہر ہو گیا

سیل اشک اپنا جو کوچہ میں تمہاری بہہ گیا
قصہ سیمون آپکا دریا کا پیدا ہوگیا

عشق کو سمجھی تھی ہم بازی مگر اس کھیل سی
ای **فدا** اپنا تو سارا کھیل ابتر ہوگیا

۱۴۰

بسکہ میں خندان دم دیدار جانان ہوگیا
دیکھکر صورت مری آئینہ حیران ہوگیا

کیا لکھوں حال میں چشم سرمگین یارکا
اک نگہ سی جسکی خون صد صفاہان ہوگیا

روز روشن میں مجھی لوٹا ہی افریاد ہے
رہزن دل اپنا خال روی تابان ہوگیا

داغہای فرقت سرو ریاض ناز ہی
قامت اس گل تفتہ کا سرو چراغان ہوگیا

طاق میں لاکر جو رکھی اپنی تصویر صنم
گھر ہمارا رشک صد قصر رضوان ہوگیا

شکوہ محرومی بخت زبون سی فائدہ
میں ازل سی باعث ایجاد حرمان ہوگیا

میں جو خستہ ہوں کسکی حسن شور انگیز کا
میرا ہر ہر زخم خواہان نمکدان ہوگیا

ذبح کر ڈالا ہی قاتل کی اداؤن نی **فدا**
وصل کا دن مجکو روز عید قربان ہوگیا

۱۴۱

دل مرا محو خط رخسار جانان ہوگیا
کیا یہ کافر حافظ آیات قرآن ہوگیا

تھا اثر گریہ میں کسکی لب جان بخش کا
اشک کا چشمہ جو آب حیوان ہوگیا

رات جو دیکھا نہ غیر و سبہ کو بزم میں
خود بخود رنگ زلف خود کا پریشان ہوگیا

مار ڈالا مجکو دل کی ولولوں نی دوستو
شوق بدروی جانان دشمن جان ہوگیا

یاد لعل لب میں جو کسکی ہوگئی اشک آتشین
رشک یاقوت یمن ہر در غلطان ہوگیا

اوس بت عیار نی دم میں اڑایا جز مجھی
سادہ لوحی سی این گویا دود قلیان ہوگیا

کیا ذرا ہم کیجئی دیوان کو ہجر یار میں
اپنی جمعیت کا مجموعہ پریشان ہوگیا

بلبل تاثیر غم زلف پریشان بعد مرگ / سبزہ زار تربت اپنا سنبلستان ہوگیا

ہی سکندر جس تری صورت پہ آئینہ رو / کچھ نہ تجکو دیکھکر آئینہ حیران ہوگیا

داغہای دل کی اپنی شرح کب کی ہی رقم / کیون مرا دیوان خیابان گلستان ہوگیا

جان نثار دین سمجھتے تھے فدا کو ہم وے
تہا کوئی کافر کہ آج اک بت پہ قربان ہوگیا

۱۲۶۴

نالہ اپنا غیرت برق درخشان ہوگیا / چشم سی شرمندہ میری ابر باران ہوگیا

وصف گیسوئی پریشان مین پریشان ہوگیا / شعر کا مضمون مین سنبلستان ہوگیا

اشک خونین ہین مری گویا کہ لعل آتشین / گھر مرا ای شعلہ رو کان بدخشان ہوگیا

جا ذقن مین میرا نقد دل چورا کر لیگیا / سارق عیار خال روی جانان ہوگیا

شیشۂ دل میرا اوس سنگ تبسم کا ہوا / کیا میں دیوانہ ہوا گویا پری خوان ہوگیا

نزع مین مینے سنی ہی اونکی آنیکی خبر / پیک جانان قاصد عمر گریزان ہوگیا

شاعری کیواسطے کیا قابلیت چاہیے / دل لگا کر فکر حسنی کی سخندان ہوگیا

کیون نہ اس غم سی کہ نہین ک پوتا اک غذا / غیر کا فر تیری گھر کا خانسامان ہوگیا

کب دیت مجکو دی سکتا ہی ذبح کر گلا / حامی اس وادی مین اپنا تیر پران ہوگیا

مار ڈالا کاوشکا و آرزوی قتل نے / اونکی ابرو کا تصور تیغ عریان ہوگیا

جا بجا لکہا ہی عشاق سلف کا تذکرہ / قصہ فرہاد و مجنون اپنا دیوان ہوگیا

کسقدر قیمت کا میری بات مین ہی درد / گوہر تر گویا میرا گوہر جان ہوگیا

دو غزل اور اس زمین مین لکہہ بدل کر قافیہ
ای فدا تو شاعر یکتای دوران ہوگیا

۱۴۳

مین جو محو نکہت زلف معنبر ہوگیا
ہر نفس میرا نسیم مشک اذفر ہوگیا

خط مین جو لکھا لقب تیرا شہ فرخندہ بخت
ای پری بال ہما بال کبوتر ہوگیا

اوٹھ گیا پہلو سی شب جو دوست سیمین بدن
دل مرا سیماب کی مانند مضطر ہوگیا

مرگیا مین دل شکستہ خط کو تیری دیکھکر
سم قاتل سبزۂ روی منور ہوگیا

اسقدر لکھا اوسی دیوانگی دل کا حال
چٹھی اپنی صدر دیوانی کا دفتر ہوگیا

پہر نہ پایا نامہ بر ہوتا اگر ہوتا یہ سیاہ
سو جد ستمہای فرقت اپنا اختر ہوگیا

بسکہ چھپتا یا ہون لکھکر اپنی سوز غم کا حال
جلکی خط سی میری خاکستر کبوتر ہوگیا

دوش پر ہوتا تو اوٹھاتا کے مضمونکو مرے
پیچ قلم سی میری حاسد کا قلم سر ہوگیا

واجب الاذعان ہے فرمان تیرا آج کل
حسن کی شوکت سی تو اب تو سکندر ہوگیا

باز رکھا خوف قاتل نی مجھی پرواز سے
طایر بے بال و پر اپنا کبوتر ہوگیا

بسکہ تکلیف سفر نے کردیا ہے نیم جان
ای فدا مین زندہ اب مردہ سی بدتر ہوگیا

۱۴۴

وا جو اعمال زبون کا میری دفتر ہوگیا
یک قلم بر ہم حساب روز محشر ہوگیا

تیری کوچی کی گدائی سی ہوا شاہ جہان
آج ای آئینہ رو مین بھی سکندر ہوگیا

ضعف نی پہونچا دیا اس رتبہ کو ای پری
گویا مین عالم مین عنقا کے برابر ہوگیا

شعر مین لکھا جو مینی وصف جوہر کا ترے
ای پری حسن سخن کو میری زیور ہوگیا

تجکو تہا کا فربت اپنی نزاکت پر گھمنڈ
لاغری سی مین بھی تو تیری ہمسر ہوگیا

لی اوڑا آج خود میرا وہ خط اشتیاق
طایر دل ای پری پیکر کبوتر ہوگیا

ہون گدا و عشق ہی اک شاہ خوبان مجھی کا
ذرہ مہتاب محو مہر انور ہوگیا

کون لیجائیگا اسکو کیا کبوتر کی بساط
نامہ میرا گرانجانی سی پتھر ہو گیا

ہون مجسم آتش عشق بتان شعلہ رو
سینہ ہی آتشکدہ اور دل سمندر ہو گیا

ناز سی چلتی اگر وہ ماہرو گھر سی نکل
ذرہ ذرہ ریگ کا تابندہ اختر ہو گیا

بسکہ ذلت کو ہوئی عزت ہی لازم ای فدا
گوشہ گیری سی صدف سی قطرہ گوہر ہو گیا

۱۴۱

جلتی جلتی دل مرا گویا سمندر ہو گیا
روتی روتی اشک کا دریا سمندر ہو گیا

خانۂ دل میں ہوا ہی وہ بت کافر مقیم
حیف ہی تھا جو حرم اک گھر وہ مندر ہو گیا

غیر سی وہ گل منا ایجان سب لال ہی
میرا آنا تھا کہ یہ مردود بندر ہو گیا

پاکی ظاہر نہ پاکی باطن کھل گئی
کاش میرا دست ناپاک اسکے اندر ہو گیا

کیا تصرف دور کا آج کل ہی ای فدا
تھا جو قدرت پہلے اب وہ بھی قلندر ہو گیا

۱۴۲

مشکور ہوا ای فدا حاسد مردود کا
کیا خدا نی دیا مرتبہ محمود کا

کیون نہ رہ اشتہ جو دوست سنگدل
نالہ آس کر دل نغمہ ہی داؤد کا

ہمکو کسی باغ آتش ہی یہ اک گمین
کھلتا بہا سب نہین کر چہ مقصود کا

ہمکو عدو کی ہدایت حسرت
میر آتو لہ نہین ساعت مسعود کا

کیونکہ مری حشر کو نزار ہوا ہو گل نجات
ہست ادہم ان میں بندہ ہون معبود کا

جبکہ قرت سی گم ہوا تا پڑا ہون خاک
کسطرح آرام سرائی میں دل مفقود کا

معرفت ول ادہم کر تب ہوں ہت مرگیا
حال کیا پاؤ مین زنگ سبب محمود کا

کیون نہ نقطہ قسمت کا کیا وجہ
اسکا مرتبہ دہرایا مہوان ہی کیر مرد کا

دیکھی اوسی نقد دل بوسہ نہ مانگیگی ہم
قرض پہ لینا روا کب ہی بھلا سود کا

خوف کر او بت ذرا ایسی خدائی کا
کیا نہ سنا ہی بیان قصہ نمرود کا

غیر کی ہو کی مین وہ مجھی بھی ہی بدگمان
پھونک کی پیتا ہی چھاچ جو ہی جلا دود کا

زیست کو معدوم جان نیست کو موجود جان
کچھ بھی بھروسا نہین ہستی بی بود کا

ایسا پراگندہ ہون عہد صبا سی فدا
آیا سبق مین مری صیغہ نہ آسود کا

۱۲۷

مین پی ملک عدم سیاحت مانگتا
گر سفر کی مجھی دو دن کا فراغت مانگتا

غم مجھی ملتا جو مین سامان عشرت مانگتا
ملتی تنہائی اگر یارون کی صحبت مانگتا

رمز بوسی کی لیے کھلوتا سی نوسی اوسے
دعوت میکش اگر مجھی ضیافت مانگتا

دیدۂ تر سی مری کرتون طلب کرتا امان
ضبط گریہ سی جو مین ونیکی حجت مانگتا

بسکہ مین پیدا ہوا ہون خلق ہی برگشتہ بخت
ملتی ذلت ہی مجھی جتنی کہ عزت مانگتا

بسگیا ہون بسکہ جور ستیائی حیرت سے
کیونکہ بوٹی کو فلک کی اپنی رفعت مانگتا

بہرہ ور ہوتا نشاط وصل جانان سی و چند
گر عدو کیواسطے مین درد فرقت مانگتا

گر مین سن لیتا کہ آنکی عیادت کی لیے
اور عزرائیل سی دو دم کی مہلت مانگتا

ہو نہین وہ بیکس عند اسی پہلی مین کرتا طلب
محتسب بھی کبھی شاید جو دعوت مانگتا

چرخ دون پرور کو ازبس ضد ہی مجھ بدبخت سی
رنج ہی ملتا جہان تک مین کہ راحت مانگتا

ہاتھ پھیلا کر فدا راتون کو فکر شعر مین
کیا خدا سی مین بجز ذہن ذکاوت مانگتا

۱۲۸

حق سی جو مین مانگتا عقبی کی نعمت مانگتا
کیون فنا ہونیکو کچھ دنیا کی دولت مانگتا

آپ ہین ایسی کریم اگ شنری کیا ان کہا — دیتی جو سائل سلیمان کی خلافت مانگتا
خلعت داغ جنون تم نی ہی ہمکو دی ہی — کیا میں اس وحشت سرا مین زیب و زینت مانگتا
دون میں اتکال نعم گیسو برلئے مانگتا — کیون نہ خاقان ختن سی ملک تبت مانگتا
ہے تاکرا کا دیں اس عہدہ ذموم سے — امتحان بیکر نہ عالم سی وکالت مانگتا
دیکھتا جلوہ ترا مین شب قدر ای کریم — تھا سگ دنیا جو مین دنیا کی ثروت مانگتا
نعمت ہستی کو ہی تجہی زمین کا طلب — ہان اگر سمجھے ترا در وہ محبت مانگتا
مانگتا بوسہ لب شیرین کا وقت عقیدار — توشہ شیرین داسی کیا مین بہت مانگتا
آتش سوزان ہستی بابر تری حالی ب — گر فلک سی مین کبھی باران رحمت مانگتا
کب سیہ بختی زیرا ہونی دیتی یہ دعا — کیا خدا سی مین بہت خورشید طلعت مانگتا

روضہ پاک نبی پر یوں جا کر ای فدا
پہر تربت جای زیر پای حضرت مانگتا

مطلع

کر دعا ہی تیس کچہ قوت اجابت مانگتا — جان لیلی ظلمت روز مصیبت مانگتا
اک وباش رند جہان کی بجز نعمت مانگتا — کچہ خدا سی مین جو توفیق قناعت مانگتا
خوب سمجہا تیس اس وحشت سرا کی ہر ہین — کیا خدا سی مین جزا روز وحشت مانگتا
پاسکتے نہ مین پر رہا گوں تیس حسن — گر خدا سی شب تنہائی کی صحبت مانگتا
دولی گر اون جانان سی ہمکو صد سال — پہر شب خالق سی مین جیون کی ذلت مانگتا
جامہ خاکی مین ہوتا اگر نوری لباس — گر خدا سی آدمی کیا آدمیت مانگتا

بازتھا اب اجابت سیکدی مین ہی فدا
بن تامل تھی جو کچہ مین کہ نعمت مانگتا

١٥٠

یوسف سی ماہ کو کیا بندہ سرتیز کا
کیا کیجئے گلہ فلک بے تمیز کا

کیا جانے دل کو سو وہی سودا ہی عشق مین
طالب ہی جو مسرت جان عزیز کا

لی لینی دو جو لیلیا اوس سے دل مرا
دعوی مین اوس سی کیا کروں اوس چیز کا

کیا مین حسنات حضرت یہ اسپاکن جان
مریم سی تب یہ پوچھئے اوس کی کنیز کا

کوڑی تری کنار کی مجکو ہی یہ عزیز
جوں دیدہ دل مین ہو رتبہ پشیز کا

میت پہ میری رکھنا لحاظ ادب ضرور
ہوں مین شہید شوخ سراپا تمیز کا

اب سامنا کریگا فدا میر اوس سی
مردوں سے کیا مقابلہ کو منہ ہی حیز کا

١٥١

لب جان بخش سی ہو مسیح کا سامان پیدا
تھوک دین اب تو ہو چشمۂ حیوان پیدا

جوش رقت جو کری سینہ سوزان پیدا
دیدۂ تر مری کردین ابھی طوفان پیدا

مژدہ ای جوش جنون نین تو مجنون کہ مجھے
طوق پیدا ہی نہ زنجیر نہ زندان پیدا

شیخ صاحب جو کچھ عشق خدا کا دعوی
کیجئے سوز دل و دیدۂ گریان پیدا

ہو نہیں عاشق تری آن دی کتابی کا صنم
ہو گیا میری تلاوت کو قرآن پیدا

ابتو انی لگی انکھوں سی جگر کی ٹکری
بحر مین ہونی لگی لعل بدخشان پیدا

ملتی وحشت مین غم دست حنائی سی ہمیں
ہوتا صحرا مین اگر پنجۂ مرجان پیدا

مثل سنبل ہوں آسیمہ یہ مشق فزرین
میری رخ سی ہی مرا حال پریشان پیدا

لکھوں گر وصف خط یار دم فکر سخن
ہو زمین غزل تازہ سی ریحان پیدا

قحط صحرا ہی براہ جنون سی میری
مثل عنقا نہیں عالم مین بیابان پیدا

ای فدا دل کا لگانا نہیں آسان حضرت
[illegible]

۱۵۱

بطن مادر سی جو انسان مع اسباب ہی پیدا　　پہلی پوشش کو ہوا خاک کا داماں پیدا
ہر بشر کی ہوئی شکل جو توامان پیدا　　دم تولد ہی ہوتا نہیں آسان پیدا
ای فدا مجکو کہاں صحبت جانان پیدا　　ساتہ میری ہوئی ناکامی حرمان پیدا
خار غم سینہ مین میری جو نہین نیش نما　　کیون ہوئی خاک سی اشجار مغیلان پیدا
آمد آمد کا جو اوس مست کی ہی ہنگامہ گرم　　ٹھنڈی شکر کو نسی ہی کیا جلوہ جانان پیدا
خشک لب دیدہ تر چاک گریبان ہو نہین　　میرا ای پردہ نشین ہی غم پنہان پیدا
اسکے طفلی سی جو صرصر زدہ حیران ہون　　میری ٹہنی کو ہوی تہی گلستان پیدا
بزم آرا مری تربت پہ جو ہو وہ گل رو　　شہر سنگ سی ہو نور چراغان پیدا
ہی سخن مین مری انداز کلام عاشق　　مری مولد سی ہین آثار صفاہان پیدا
دشت وحشت مین جو ہو حرص خلافت مجکو　　ہو بگولی سی ابہی تخت سلیمان پیدا
رخ عالم سے پرے دہو رنگ اسلام　　دین باقی نہی اس دور مین ایمان پیدا
پاک کیا خاک کرون عالم عریانی مین　　ای جنون جیب ہی پیدا نہ گریبان پیدا

ہی تعجب کہ ڈبای مین غزلخوان ہی فدا
دشت مین ورنہ کہان مرغ خوش الحان پیدا

۱۵۲

مجکو گیسوی یار نے مارا　　طرۂ تابدار نے مارا
کہین آ تیو وصال ہی ہو جاے　　کہ مجہی ہجر یار نے مارا
دہلی کیا ہی مگر پرستان ہے　　ہمکو تو اس دیار نے مارا
فصل گل مین نہین کہین آرام　　مجکو جوش بہار نے مارا
پست ہی حوصلہ تمنا کا　　رفعت شان یار نے مارا

بسکہ ہی وادی جنون پرخار | ہمکو پائی نگار سے مارا
عقل حیران ہی سطح ہو نجوں | اونکی اوج حصار سے مارا
کیوں کدورت ہی پی سبب تجکو | مجکو تیری غبار سے مارا
لگیا ہون جو خاک مین مجکو | ہای کس تہسوار سے مارا

سخت ترساں ہوں ای فدا مجکو
خوف روز شمار سے مارا

۱۵۴

مجکو زلف نگار سے مارا | کہ سواد تتار سے مارا
شکوہ یار ہے عبث مجکو | بخت ناسازگار سے مارا
غم گیسو و رخ مین مرتا ہون | مجکو لیل و نہار سے مارا
روتی روتی ہوا مین نابینا | دیدۂ اشکبار سے مارا
درد ہجران سی آخر ش نہ بچا | حسرت وصل یار سے مارا
آسمان نی کیا خراب و تباہ | ہا مجہی روزگار سے مارا

تب یہ بیخود ہون ای فدا کہ مجہے
کسی غفلت شعار سے مارا

۱۵۵

ہون ست ہین ازل سی تری چشم مست کا | یہ نشہ ہی صنم مجہے روز الست کا
گویا ہی ہمعنان دل بیتاب کا مرے | عالم ہو کیا بیان تری گہوڑی کی جست کا
عشق بتان سی اب تو برا ہی مرگ و زیست | اندیشہ کچہ رہا نہ مجہی نیست و ہست کا
نرگس کا پہول یا ہی مرجان کی شاخ نی | ساقی کی ہاتہ پرنہ کٹورا ہی جست کا
نرگس کا کہیت چاہی بن مین مری ضرور | وحشی ہی دل مرا کسی آہوی مست کا

یعنی تری شکستہ دلی ہمیہ کہل گئی | مطلب پرا اوسکی خط مین ہی جو ناشکست کا
زانو بدل کی بیٹہی مری قتل پر ہو آج | کل تک درشت تہا نہ تو پشت کا
قصہ جو تیغ جام کا تو بخشتا و اعطا | معلوم کرتا مرتبہ میری پرست کا
فکر بلند کا مری پسلے ہ مقام ہی | کب دخل ہی سخن مین مری شعر پست کا
گذری شروع سال کی وعدہ کو تا ماہ | کیا نام جتنی ہی تری ہاتہ انگشت کا

اقلیم شعر کا ہی تو کشور کشا فدا
سکہ ہی تیری ہاتہ مین اس بند و بست کا

١٥٦

عالم ہی وہ بہستان اونکا | کیا کیجی بیان جمال اونکا
بیہوش و حوش محو و مدہوش | دکہتا ہی مجھے خیال اونکا
پہنس جاتی ہین سنکی ہاتہ انکی | گفتار عدو ہی جال اونکا
پیری مین بہی ہی شباب رنگت | کیا حسن ہی بیزوال اونکا
اطلس کا ہی ترین کہر مین اونکی | ہی چرخ بہی پایمال اونکا
صوفی کو ہی ملد نسی ستو وا | دیکہا نہیں وجد حال اونکا
ای چارہ گر دیجا ہی مرہم | زخمون پہ رکہو وگال اونکا
دورین بلقیکی زاہد و نکو | ہی مخص جنون خیال اونکا

گریان ہین کبہی فدا کبہی مست
رہتا ہی سدا یہ حال اونکا

١٥٧

داغ چیچک کا تری چہرہ کو منور کر گیا | بحر خوبی کو یہ دانا در مکنون ہو گیا
باری تو مجسی کچہ کم ہی وحشت شیو کی | جذبہ دل دیس پری پیکر کو افسون ہو گیا

آدر گئی ہوش کی تری گیا کی آئینہ گر
طائر عقل اپنا گویا مرغ مجنون ہوگیا
آشنا کی حیثلاشق فکر شعر سے
قطرہ کی آب اپنا رشک جیحون ہوگیا
تنگ ہی وحشت سے میری عرصۂ صحن جہان
آکے قفس خانہ مجھی یہ ربع مسکون ہوگیا
خاک میں ذوق عزا خانہ کی کیونکر ملگئی
حلقہ ماتم سی میری کون بیرون ہوگیا
ہجر جانا میں ہر ایک انسان الم دیدہ مجھے
شہر بھی وحشت کدہ مانند ہامون ہوگیا
ہی کمان قیس فلاطون ہی کی نقش پا
مجکو جبن آنا کی دیکھا بس وہ مجنون ہوگیا

اپنے فدا ہیری بی اپنا کر دیا ہی منفعل
اسکو جینا بھی عذاب جان محزون ہوگیا

۱۵۸

کلبۂ تیرہ مری وحشت سی ہامون ہوگیا
ہی ستون خانہ گویا بید مجنون ہوگیا
دل لگی تھی تم سے ہم دل کی لگا بیکو دے
اب بہ درد دل بلا تی جان محزون ہوگیا
سکا ذہین حضرت کے ساری رسائی کسکی
آج شیخ وقت اس بت کا جو مفتون ہوگیا
اسقدر پوشیدہ در دامن معانی سی کیا
سر ایہ گنج سخن بھی گنج قارون ہوگیا
وہ شہ اقلیم خوبی آگیا جو نا گہان
میرا مسکین خانہ دیوان فریدون ہوگیا
انزوا از اہل عالم گر نہی حکمت کی بات
کسلیے روپوش دنیا سی فلاطون ہوگیا

کب ہی اب فکر غزل ہای مسلم کا دماغ
معتشم جان ای فدا جو شعر موزون ہوگیا

۱۵۹

دیکھکر اوس بت کو میں گہبرا گیا
سر سے پاؤں تک پسینا آگیا
روز غم کہاتا ہوں فکر شعر میں
ناشتہ خون جگر کا بچا گیا
ایک مدت سے گیا ہے نامہ بر
کیون نہ آیا کیا کہیں مارا گیا

جاں لی لگا دل کی لینے سے کہیں — اوس بت قاتل کا کیا دعوا گیا
کہل گئین غم کہاتی کہاتی پڑیاں — میٹے کیا لکہا یا وہ مجہکو کہا گیا
دیکہنے وہ جو لگے میری طرف — پہر نہ مجہے اوس طرف دیکہا گیا
کل ترے کوچے مین وہ دو آہ سی — ابر سا اک سر پہ میری چہا گیا
گر نہ سودا تہا اوسے اغیار کا — کیون وہ بت پہر جانب صحرا گیا

دین و ایمان جان و دل صبر و قرار
عشق مین کہیے فدا کیا کیا گیا

١٦٠

عالم ہی چشم مین مری کس لطف پاک کا — ہر موی تن سی شور فدا ہی فداک کا
اللہ ری سوز و غم عشق لایزال — ہر ذرہ آفتاب موی پر ہی خاک کا
ہوتا ہون مست نشہ غم دیکہکر اوسے — جہومر نگر ترا لبِ مجہے خوشہ ہی تاک کا
ملتا ہی روز راتب غم میری واسطے — سر کار عشق مین ہون ظلا زم خوراک کا
کہتی ہین جسکو کالبد و جسم و تن بدن — تیر اجل کو ورنہ وہ تو دہ ہی خاک کا
معزول میری خط سی جہنی زبان ہوا — معشوق آج کل ہی جو نوکر ہی ڈاک کا
جوش جنون مرا ہوا کوزہ گر ہوا — مشت غبار ہین مری عالم ہی چاک کا
محتاج توتیای صفاہان نہین ہون مین — کحل البصر ہو مجہکو مدینہ کی خاک کا

ناپاک بندگی تہان سی کرا اجتناب
بندہ ہی ای فدا تو خداوند پاک کا

١٦١

اوڑ گئی ہوش جو وہ شوخ پریرو آیا — گویا شاہین پی کستن تیہو آیا
آیا جو بزم مین تکتا ہوا اوسکو آیا — جو کوئی آیا مرا پینے کو لہو آیا

مرحبا مرحبا شاباش ولا ابرتبا باش
بعد مجنون بھی دیوانہ نظر تو آیا

ہو حسن بلبل کی اوڑہی گل نی کیا جامہ چاک
سیر گلزار کو جو وہ بت گل رو آیا

چاہی جان کو بصد شوق و نزع رسول
بعد مدت کی جو بیک ثبت دلجو آیا

غلغلہ پڑ گیا اعدا مین کہ اب خیر نہین
خلف حیدر کرار لب جو آیا

آگی نوشاہ کی جسم آیا ہی ازرق پی جنگ
شیر کے سامنے تو زادہ آہو آیا

عمر سعد خدا سی نہ ذرا شرمایا
قتل اولاد نبی کو جو سیہ رو آیا

مدعی آیا مری بزم سخن مین نہ فدا
بحث بلبل کی لیے باغ مین الو آیا

۱۶۲

کھویا ایسا غم دلدار مین ڈھونڈا نملا
دل مرا اس چمن زار مین ڈھونڈا نملا

زخم جو ہین دل صد چاک مین سیرای گل
غنچہ ایسا کوئی گلزار مین ڈھونڈا نملا

تنگدل پایا ہر اک شخص کو مثل غنچہ
فیض ہرگز کسی زردار مین ڈھونڈا نملا

تیغہ ابروی قاتل مین جو ہی برانی
کاٹ ایسا کسی تلوار مین ڈھونڈا نملا

ظلم کو ہمنی ہر اک کام مین پایا رائج
عدل ہرگز تری دربار مین ڈھونڈا نملا

جسقدر چاہیے بیتابی ہے موجود مگر
چین کچھ جان گرفتار مین ڈھونڈا نملا

یوسف اپنا نہین معلوم کہان پنہان ہے
جسقدر کوچہ و بازار مین ڈھونڈا نملا

داغ سی پاک نہ پایا ہی رخ ماہ منیر
تل کہ عارض دلدار مین ڈھونڈا نملا

خال مشکین صنم مین جو لطافت پائی
نافہ ایسا کبھی تاتار مین ڈھونڈا نملا

حسن کو خط نے تری زنگ بنایا پیارے
آب وہ آئینہ تو زنگار مین ڈھونڈا نملا

نکتہ وشن نکر فدا ایسی زمینوں مین کہ
لطف ہر چند ان اشعار مین ڈھونڈا نملا

١٦٣

دہن یہ تیری رنگ ہی کا ز شہاب کا — یا خون کیا ہی تو نے کسی شیخ و شاب کا
ہی شوق وصل میں مجھی جام شراب کا — مشتاق ہو ئی ہی کیا آفتاب کا
نادان یہ محو کیا ہو نقش بر آب کا — اس عمر چند روزہ میں عالم ہی خواب کا
کس کی لئی بناتا ہے ایوان زرنگار — ہی عارضی قیام جہاں خراب کا
مرتا ہوں یاد لطف جوانی میں رات دن — پیری میں داغ ہی مجھی عہد شباب کا
قاصد جو بیکار آ سکے تو یہ جانی ہکرا ہی — کیا انتظار ہے دل ناداں جواب کا
اوس مہروش کی جلوہ کا ہنگامہ گرم ہے — بازار سرد ماند نوں ہی ماہتاب کا
حسن برستہ کا جو تری شور سر میں ہے — سوز جگر میں میری مزا ہی کباب کا
شہرا کی خاک کیا مر سے دیوان دیکھ کر — قائل جو بت نہین ہی خدا کی کتاب کا
لطف کلام سی مری حاسد ہی بی نصیب — نامرد آشنا ہنین عیش شباب کا
ای دل وہ بت خدا کی نشانی سی کم نہی — ہی سوزش پر داغ کہ جسکی عتاب کا

ای قیس تجکو حال سودا سی نہین خبر
سب ہے نام ایک بادیہ گرد خراب کا

١٦٤

فصل گل مین گل جو گلشن مین کہلاتی ہی صبا — داغ سودا کو مری آتش لگاتی ہی صبا
ہر سحر لاتی ہی کیوں گلشن مین بوی لعل یار — غنچہ ہائی گل کو کیا نافی بناتی ہے صبا
جلوۂ گل ہی حسار کوی جانان بر فدا — ٹھوکرین جا کر وہان ہر صبح کہاتی ہی صبا
کس بہت گل و گو گلگشت چمن کا عزم ہی — فرش گل جو صحن گلشن مین بچھاتی ہی صبا
مجلس افغان کرتا بلبل شوریدہ حال — با ادب بزم بہت گل رو مین آتی ہی صبا
ہجر مین یہ موسم گل ہی کہ وقت نزع ہی — مرگ ہی مجکو گلستان سی جو آتی ہی صبا

باغ عالم مین فدا تھا عندلیب خوش نصیب
بعد مردن بھی جو یہ دلون مین دباتی ہی صبا

۱۲۵

گر وصل کو مین حیات سمجھا ۔ فرقت کو تری ممات سمجھا
مین لب کو تری نبات سمجھا ۔ باتون کو شکر نہ بات سمجھا
لعد صنم مجھے ہے دلوا ۔ بوسہ کو جو تو زکات سمجھا
سمجھا ہون جو حج رہ رضا کو ۔ تسلیم کو مین صلات سمجھا
اس جادۂ بیخودی کو اپنے ۔ زاہد مین رہ نجات سمجھا
کیا روز سیہ دیا ہی غم نے ۔ مین دن کو ہمیشہ رات سمجھا

دیوان فدا اکا دیکھا جو جزو
سودا کی مین کلیات سمجھا

۱۲۶

ہوش آیا نہ جبسے یار گیا ۔ جان و دل سی مری قرار گیا
ایک کیا موسم بہار گیا ۔ کہ وہ سب چہچہہ ہزار گیا
شیب مین اب کہان وہ لطف شباب ۔ وہ نشہ اور وہ خمار گیا
ہے گلگون سی مین ہا محروم ۔ اور سب موسم بہار گیا

قیس و فرہاد و وامق اور فدا
جو گیا یہان سے دل فگار گیا

۱۲۷

غارت کیا کافری سب اسلام ہمارا ۔ رہزن ہی ترا خال سیہ فام ہمارا
ہم مرتی ہین اس شرم پہ گو ہوتی ہین رسوا ۔ شرماتی ہین جو لیتے ہین وہ نام ہمارا
کیا اپنی حقیقت ہی یہ صدقی سی سخن کے ۔ عالم مین ہی مشہور فدا نام ہمارا

کبھی ہی گرمی کبھی زمستان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا
فنا ہی دنیا کا سارا سامان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا
نہ ہی جہان مین قیام راحت نہ ہیگی کوئی دوام زحمت
نہ رنج و غم سی ہو تو ہراسان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا
یہ کب ہی زیبا غرور نادان کہان کی دولت ہی کسکا سامان
نہین زمانی کا حال یکسان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا
رہیگا کب تک یہ تجہیہ جوبن جہٹک کی چل ہو تن ہی سی دامن
نہ ہو جوانی پر اپنی نازان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا
کبھی ہی شام اور کبھی سحر ہی کبھی فلک پر عیان قمر ہے
کبھی فروزان ہی مہر تابان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا
کبھی ہی طفلی کبھی جوانی کبھی ہی پیری سے قد خمیدہ
یہ ہین تغیر بحال انسان کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا

فدا نہ غم مین ہو تو پریشان نہ وقت شادی ہو شاد و فرحان
نہین ہی یکرنگ حال دوران کبھی ہی دہوپ اور کبھی ہی سایا

۱۲۹

عشق بتان ہی یارب مجھسی ہوا نہ پورا
ستی مین ہم جبا نہین پاتی ہونگی سب لوگ
بہائی شکر بن سی تیری مجھل ہی جان
سکا نو مشک و عنبر عود ہو اگر قند فلفل
مستفیض نکہت ہر رنگ بوی زلف

جو کام مینے پہیرا بس و ہ رہا ادہورا
داڑہی پر اپنی زاہد ملوائین آب نورا
قند و نبات و شکر مصری شہد بورا
عطر و گلاب و صندل جا در گی جورا
تہا دو نو بہاری ہر سو ربود بورا

بھر خدا دی مہلت دو دم کی ناتوان کو
کہہ ای اجل فدا کو کرنا ہی اونسی سودا

منشا

کیوں پھر ارباب جہاں کی مین سماجت کرتا
نفس امارہ جو دنیا مین قناعت کرتا

حق تعالی جو مری جذب مین دیتا تاثیر
اوس بت شوخ کی ہر وقت منت کرتا

دل کو سو رنج ہین و جان کو ہزارون غم ہین
جانتا گر یہ مصیبت نہ محبت کرتا

دار فانی مین مجھے ملتی حیات جاوید
یار اگر بوسہ لب مجھکو عنایت کرتا

ٹوٹتی بار محبت سی جو انہین نہ پشت
رنج اوٹھانیکی جو طفلی سی مین عادت کرتا

کوئی اصنام مین ہوتی جو رسائی اوسکی
کب سوی بیت حرم شیخ عزیمت کرتا

گو دو بہری تھی قدم رنجہ تو فرماتی وا
پیشکش تی ہی مین درد کا شربت کرتا

بزم سی اوسکے نکلوایا عدو کو ہمنے
آدمی ہوتا تو اس بات پہ غیرت کرتا

ای فدا رنج دو عالم سی بری ہوتا مین
بیٹھ کر گھر مین خدا کی جو عبادت کرتا

۱۶۱

لا جلد ساقیا نہین مے وترنگ کا
گر جام می نہین تو پیالہ ہو بھنگ کا

گرداب پر بلا ہی چمن مجکو دہر مین
ای گل گل شگفتہ ہی تالو نہنگ کا

تو سنگ شب فراق مین ہی شہر کی گلی
ہی چارپائی پر مجھے دھوکا پلنگ کا

پہونچونگا خوابگاہ مین تیری ہی ہمعنان شوق
سو جا ہی قبر مین جو لگا مانسنگ کا

مرہم کیوں اسکی مجھے زنگار چاہیے
مین ناتوان ہون خستہ کسی سبزہ رنگ کا

ظالم کمان جو ابروی خمدار مین تری
انداز ہر مژہ مین ہی طعن خدنگ کا

ہر مہ کی بارہ رکھی جو تیغ نگاہ پر
کچھ اور دل زرہ روش ارادہ ہی جنگ کا

مضمون حنا کی باندھی ہین تو ہمیں ہمیشہ
پیدا ہون وہ سُرخی جو مہندی کے رنگ کا

ای شوق تجکو بعد کو کہی یار ہی قریب
کیون پست حوصلہ ہی مری پای لنگ کا

ہی شوخ چنچلی سجا کہ خدا نے دیا صنم
انداز تمکو شمع کا مجکو پتنگ کا

لبریز اشک سی ہین مری ایاغ چشم
انداز شور گریہ مین ہی جل ترنگ کا

قانون نظم ملک سخن سی ہی اکلام
لوگر ہنوز نہین کچھ بھی اہل فرنگ کا

مرلی ہو تم تو ہون یہ باتین زہد و اتقا
کچھ بھی فدا خیال ہی بس نام و ننگ کا

۱۷۱

کب سوئی دیر و حرم ہی فی سکو آہنگ کا
تیری کو چیتین جسی تیہ بلا خدنگ کا

گویا بار زرہ ہی میری موگانی سخن
مسطر دیوان مین تختہ ہی شقشانہ سنگ کا

دور ہی جانان سی نالان سی ہی ناز عام
اس کچھ صلا نہین ہی مجکو نام ننگ کا

آفت عالم ہی تانی درکا ہیچ ہی نام
اختر و نالہ واری جان تری فدنگ کا

سامری سنتی ہو جسکا نام ہی اہل جنون
ہی تماشا کرو وہ میری طبع کی نیرنگ کا

دیکھکر نقاشی نظم نگارین تو مرے
قافیہ ہی تنگ اب بیان مانی ارنگ کا

ای دل آوس خارش جو سی ہی شوق اتنا
فیصلہ ہی جان حزین سی سیر تجکو جنگ کا

کب مین ہموزن سخن سبحان ہون فدا
بار لی بس منزلن مین ان کے کچھ پا سنگ کا

۱۷۲

ارمان وصل یار اگر جان مین گیا
داغ فراق سینہ سوزان مین گیا

گو مجکو تو وہان سی اوٹھا لایا ہی صبا
لیکن دل تپیدہ کوچہ جانان مین گیا

بستی کو آیا ناتوان لیکے یہ ضعف سے
تعین نحیف وزار بیابان مین گیا

زندان میں ہمکو جوش جنون کیا بلا / جی اپنا خار ہای مغیلان میں رہ گیا

یاران ہم سبق مری بلبل ہوا ہوئے / میں کنج دہن و در گلستان میں رہ گیا

مجکو گمان کہ غنچہ بہار سیہ ہوا / شانہ جو اسکی زلف پریشان میں رہ گیا

جوش جنون مری یہ طولی کو دیکھیے / ٹکڑا کہ نہ ایک جیب گریبان میں رہ گیا

اللہ ری لطافت روی صنم مری / بوسہ کا نیل وہ لب دندان میں رہ گیا

قربان بر شگال کیا مجکو بخت / گھر میری شب وہ بارش باران میں رہ گیا

فکر سخن سے پایا نہ کچھ فائدہ مگر / نام اپنا طوطیان خوش الحان میں رہ گیا

اوس لعل لب کا غم تھا جو مجھ با شکستہ کو / میں جا کی سر زمین بدخشان میں رہ گیا

دیندار لوگ اوٹھ گئی دنیا سی ای فدا / دین محض اب صحیفہ یزدان میں رہ گیا

142 (?)

ارمان وصل یار شہدا جان میں رہ گیا / بعد از وصال جی مرا ارمان میں رہ گیا

گل ہو گیا مری نفس سرد سی چراغ / لیکن وہ خان گرم شبستان میں رہ گیا

سچ ہی کہ بی اجل کوئی مرتا نہیں کبھی / زندہ میں نیم جان شب ہجران میں رہ گیا

سب لگ گئی یہ سیر سانپی پڑہ پڑہ کی دیدہ گنتی / میں ایک کنج دہن دبستان میں رہ گیا

وابستہ تا جو راج دریا رشیدہ ہے / کچھ تنک لنین وہ بزم رقیبان میں رہ گیا

گر کر کبھی کو تین سی نہ نکلا دل عزیز / یوسف ہمارا چاہ زنخدان میں رہ گیا

خط لکھتی لکھتی تجکو ہوئی کلک زرف حرف / اب صرف نام خامہ قلمدان میں رہ گیا

خط تو نی کیا مٹا دیا قیامت ہوئی عیان / باقی نشان حرف نہ قرآن میں رہ گیا

کب تھا خیال مصحف رخ میں خیال خط / کیون کفر کا اثر مری ایمان میں رہ گیا

کرنی لگی جو شیخ بھی اب بت پرستیان
کیا فرق پہر ہنود و مسلمان مین رہگیا

بی آب محض ہی وہ رندان کی آبرو
بس نام ہم آب گوہر غلطان مین رہگیا

مین نکتہ سنج تو ہوا وصل یار مین
مضمون وصل کیون مرے دیوان مین رہگیا

دامن چہٹ گیا جو بت شائقان حسن
گنج گہر سب اب مرے دامان مین رہگیا

یاران ہم سفر مرے سب پہونچے آب پر
مین تشنہ کام تک بیابان مین رہگیا

ہجران مین مرگیا مین قدر بقول زند
ارمان وصل کا دل نالان مین رہگیا

۱۷۵

آفت جان طلبگار رہے گا نا تیرا
جیتے جی دیکھا نہ صنم لطف کبھی کیا تیرا

تلخ کامی ہی یہ عشق دہن شیرین مین
جان شیرین لبی بہت تلخ ہی شیدا تیرا

تجہے الفت ہی جسے اس سے عداوت ہی تجہے
سارے عالم سے ہی انداز نرالا تیرا

غیر گمراہ کی ہمراہ جو تو ہی شب و روز
بت کافر یہ طریقہ نہیں اچہا تیرا

نہ معاش اپنی ہی دنیا مین نہ کچہ زاد معاد
آسرا ہر دو جہان مین ہی خدایا تیرا

بیخبر حل نہ اگر کہ تمہین مجھکو خبر
کہ اسی راہ سے گذریگا جنازا تیرا

ساقیا جلد کرم کیجئے بزم مے مین
منتظر جام ہی مشتاق ہی مینا تیرا

نہ لکہا یار نہ لکہا تو نے جواب نامہ
مرگئے ہم مگر آیا نہ ہمین نامہ تیرا

پی دیدار ہی در پردہ مری دلجوئی
لگ گیا ہے مری کو ہمین نہ چلا تیرا

درپیش دنیا کا نہ سامان ہی کچہ مرے پاس
مجہہ تہیدست کو یارب ہے بہروسا تیرا

دکہلا جوہر گوہر دانی سے نکل کر باہر
قدردان کون وطن مین ہی قدر اپنا تیرا

باغ عالم مین جو مجھکو گل رعنا سمجھا
اپنی جان کو مین صنم بلبل شیدا سمجھا

سنگریزون کو نہ سمجھا ہون فقط نافہ مشک
خاک در کو تری مین عنبر سارا سمجھا

تاب دیدار نہ لایا جو تری جلوہ کی
طائر مہر کو مین مرغ مسیحا سمجھا

مرگ کو زیست تری ہجر مین سمجھا ہون
ملک الموت کو مین حضرت عیسی سمجھا

جوش وحشت مین ہر از بسکہ ہو طغیان سرشک
جسنی دیکھا مری صحرا کو وہ دریا سمجھا

نظر آیا جو مجھی نسخہ ارژنگ بہار
ای فدا مین اوسی دیوان تمہارا سمجھا

مین اوس سی مفت رنجیدہ نام ہوگیا
ناکردہ جرم مورد الزام ہوگیا

کب میری غمکدہ مین وہ آیا بہار عیش
کیون خانہ رقیب مین کہرام ہوگیا

مین ہون جو اس طرح تقیت وحشت کا بایزید
مشہور میرا دشت بھی بسطام ہوگیا

گریہ مین تھا جو نرگس بیمار کا خیال
شور آب اشک روغن بادام ہوگیا

فرہاد و قیس سی کئی مجنون جلو مین ہین
صحرا مین مجکو مجمع خدام ہوگیا

مجکو مئی نشاط کہان میری واسطے
خون جگر شراب جگر جام ہوگیا

صیاد میری طائر جان کو ہوس ہوئی
بند تعلقات جہان دام ہوگیا

لاتقنطو کا راز کہلا مجکو بعد مرگ
ناپاک کا جو پاک اب انجام ہوگیا

ورد شب وہ دعای سحر نے اثر کیا
رام اپنا آخرش بت خودکام ہوگیا

ہر شعر اپنا ورد زبان بتان ہی آج
دیوان ہمارا [illegible] اصنام ہوگیا

بارش سی [illegible] ملک
شاید جو وصل کا بھی انجام ہوگیا

آزردہ ہوگئی وہ خوشامد کی بات سی
دینا دعای خیر کا دشنام ہوگیا

دشوار تر قدیم سی ہے کار امتحان — ہر سختی کا آج جہان خام ہوگیا
ہی بوسہ زن جو مصحف روی نگار کا — ہندوی زلف تابع اسلام ہوگیا

روز حساب پوچھی فدا سی نہ ایک بات
کیا سے نیاز پاک کا انعام ہوگیا

۱۴۸

میسر یہ فضل حضرت منعام ہوگیا — رام اپنا آج وہ بت گلفام ہوگیا
اپنا چراغ گل جو سر شام ہوگیا — آغاز عشق مین مرا انجام ہوگیا
شارح ہون مین جو کمر کی بیان کا — گویا مین آج مولوی جام ہوگیا
دم کس شہید ناز کا تیری نکل گیا — ساری جہان مین جو یہ کہرام ہوگیا
آیا جواب نامہ مراتب کہ جب بیان — اپنا جواب نامہ مجھے ارقام ہوگیا
دنیا کی تخت و بخت کو صلا نہین تما — جو کامیاب تہا وہی ناکام ہوگیا
مینی جگر جلا کی لکہا ہے جو یہ کلام — نقصان خاص فائدہ عام ہوگیا
انعام حق سی مائدہ رزق ہی فراخ — درد ایسا آب جیسے سورہ انعام ہوگیا
یہ ضعف ہی کہ سیڑہی پہ چڑہنا محال ہے — سنگ در نگار مجھے بام ہوگیا
تائب ریا سی آج ہو شیخ خود پرست — رہبان دیر داخل اسلام ہوگیا
ناگفتہ حال شب جو کہلا میفروش پر — آئی ندای غیب کہ الہام ہوگیا
نقش و نگار کا ہی تماشا کلام مین — فیض سخن سی آج میں رسام ہوگیا
شب باش آج گہر مری وہ ماہرو ہوا — کیا انقلاب گردش ایام ہوگیا

بی چین تہا جو درد غم ہجر مین فدا
فی الفور اوسکے آنی سے آرام ہوگیا

۱۷۹

مار ڈالی کا مجھے زلف دوتا کا سامنا — میں اکیلا اور دو کالی بلا کا سامنا

یوسف مصری مقابل جسکی سکتا ہی خبیر — کون کر سکتا ہی وس سیمین لقا کا سامنا

کیسی بی تاثیر از روز ازل با منج گئین — جا رہی گویا اجابت کو دعا کا سامنا

منقف میں جان جنین زادر کا خون ہو گیا — کیا کیا قاتل تری وزرد حنا کا سامنا

مرگ سی غافل نہو اس عمر بی بنیاد پر — زیست کو ہر وقت ہی نادان قضا کا سامنا

گو بہت یاروں نی ہوائی سخن سنجی کرتی — کب ہوا لیکن مری فکر رسا کا سامنا

او بت ظالم دوا کہتی ہین اسکو دیکھنا — میں ضعیف اور رہ تری تیغ جفا کا سامنا

بچگیا کافر اگر غمزوں سے تیر میں تجیب — مار ڈالی کا تری ناز و ادا کا سامنا

بی تمیزی کسقدر شائع ہوئی ہی ہر زمین — ہو مرا اب کرنی لگے یارب ہما کا سامنا

ہر زبانی میں ہی اہل سخن کی ہمسری — ایک دیوانی میں تہا جرأت کو ہو کا سامنا

کس تردد میں بسر کرتا ہوں گو جیتا ہوں میں
مجکو ہر دم ہے خدا خوف و رجا کا سامنا

۱۸۰

کیوں نہ انسان کو رہی رنج و عنا کا سامنا — ایک مشت خاک اور چرخ دوتا کا سامنا

گردش افلاک سی اہل زمین کو بکر لیکن — جسکو ہی ہر دم سپہر کج ادا کا سامنا

آنکھ گلنار و بہت کا ذرسی کچہ اچھا نہیں — میں ڈالی گا لگا و سرمہ سا کا سامنا

مٹگیا ہی کیا جہان سی حق اہل کا تمیز — زاغ کرتا ہی جو مرغ خوشنوا کا سامنا

گریہ غم جو مقابل ہی تو کچہ پروا نہیں — جذب امجد کو بہی تہا آہ و بکا کا سامنا

دیکھیی اعلی کی کیا اسفل مقابل ہو گیا — یہ دل پر داغ اور داس مہ لقا کا سامنا

کنج مرقد میں ہی مجکو کس عدم ستان کا دہیان — ہی جو خاک گورستان سر کا سامنا

ننگ کہتی ہین مجھی کہر کالت مین گنوار | روز رہتا ہی ایک جوتیا کا سامنا

اے فدا اوس شخص کی عقبی سی ڈرنا چاہئی
ہی جو مت موجود کرنیکو خدا کا سامنا

۱۸۱

رو برو تیری جو وہ دشمن ایمان ہوگا | واعظا ہر نہ بغل مین تری قرآن ہوگا

گر یہ بندہ در اصنام کا دربان ہوگا | کیا نہ شرمندہ مری توبہ سی شیطان ہوگا

ہی مری دل کو نہ ہم شکل پری کا آسیب | چارہ گر میرا بہلا کون پریخوان ہوگا

جان یہ میری غم جانان کا بڑا صدمہ ہے | ملک الموت جو آجائین تو احسان ہوگا

بیوفائی تری مشہور ہوئی عالم مین | اب جو دل دیگا کوئی تجکو وہ نادان ہوگا

تجکی سامنی پرویز کی شیرین اکو | کاٹ کر میتون فرہاد پشیمان ہوگا

حشر مین نامہ اعمال بکف ہوگی خلق | ہاتھ مین میری کہیا یکا دامان ہوگا

اے صنم ایک فدا کیا ہوا بندہ تیرا
ہوگا کافر ترا طالب جو مسلمان ہوگا

۱۸۲

خدا جانے فدا اے بیداد گر ایسی ایالت کا | سدا ہی بند دروازہ تری از العدالت کا

اگر ہی تو بھی لا تقنطوا من رحمت اللہ ہے | نہین پایان وہ نہ میری طغیان ضلالت کا

زدیں جو وہ نہ جوب خطا مر اکیا جرم تمام صدی | فقط پیغام پہونچانا طریقہ ہی رسالت کا

متاع عشم ہر مفقود سوق ہر سی گونا | نہایت گرم ہی بازار از روزن جہالت کا

فدا دکھلانا ہی منہ داور دیوان محشر کو
دیانت مین ہو کامل تجکو عشقہ ہی وکالت کا

۱۸۳

مین جو خوان کب سے درج یکسان کا | خوشی نی گار تحسین سیر جو جوش جہالکا

پست ہی سہ کو جسکی فروغ جبیں اَسی آج ‏— مشتاق آفتاب ہی جسکی جمال کا

شان وشکوہ کا جو نگہبان ہی روزگار ‏— ضامن ہی آسمان تری جاہ و جلال کا

یا در زمانہ ہی تری ایام عیش کا ‏— داعی فلک ہی عمر ابد اتصال کا

نشو و نما رہی تری احباب کو مدام ‏— پامال ہر عدو ہی حسد و زوال کا

در و زبان خلق ہی تیری دعای خیر ‏— ممنون ہی جہان تری بذل و نوال کا

لطف کلام پایا ہی ہر نکتہ سنج نی ‏— شہرہ ہی تیری ذات سی اہل کمال کا

کیا کچھ ہی تیری گرمی ہنگامہ سخا ‏— حاتم کی چہرہ پہ ہی عرق انفعال کا

شہرہ ہی تیرا شرق سی تا غرب آج کل ‏— کیا تذکرہ حدود جنوب و شمال کا

والا گہر بلند منش نیک خو ہی تو ‏— موزون خطاب ہی تجھی فرخندہ فال کا

روشن رہے مدام ترا ماہ عز و جاہ ‏— جبتک کہ ہی ظہور فلک سی ہلال کا

صحبت نصیب شاد بآرام سے رہے ‏— شامل جو لطف عیش ہی تیری حال کا

اسباب ساز و برگ مہیا رہی مدام ‏— پامال زیر پا رہے سر اختلال کا

حزن و ملال کو نہ تری دل مین بار ہو ‏— خاطر کو تیری دھیان تک آئی کلال کا

بالای فرق زر رہی تیرا اگر قدم ‏— ہو زیر پا قیام ہما اِل و منال کا

تجکو نصیب خواہش دل جو دعا کرون ‏— یہ حوصلہ نہین مری یارای قال کا

دیکھہ اب **فدا** کی سادہ بیانی کی رنگ کو
کیا نام تیرا غازہ ہی حسن مقال کا

ردیف بای

۱۸۴ کیا فلک تونی کیا مجکو جدا یار سی اب ‏— جلگیا تو بھی مری آہ شرربار سی آہ

ضعف ایسا ہوا کہ تسکین ہی کی غم مین
غش جو آتا ہی مجھی سایۂ دیوار سی اب

بعد مدت کی مراسا تہ بنا ہا اوسنی
رم جو کچھ اوسکو ہوئی صحبت اغیار سی اب

بیطرح ہوتی ہین کافر یہ اشاری تیری
قتل ہو جاونگا مین ابروی خمدار سی اب

مین غریق یم الفت جو دہائی دیتا ہون
ہی عدم اونکی گلی چشم گہربار سی اب

بی سبب مجھسی جو بل بری حمدار مین ہی
بچ نہ سکتا ہون مین قاتل تری تلوار سی اب

ای فدا ہو گیا بدنام تو اوسکی غم مین
چشم پوتی تجھی لازم نہین بیدار سی اب

۱۸۵

کرتی نہین جو کلام صاحب
لے لو تو مرا سلام صاحب

جمشید ہون نئی وقت کا مین
ہی کف مین میری جام صاحب

کس سی کہون حال دل کہ تیری
ہین شیفتہ خاص عام صاحب

یہ ابلق روزگار بد مہر
ہی توسن بدلجام صاحب

ای جان ہو تم آفتاب تابان
خاور ہی تمھاری بام صاحب

قاصد کو تو مار دوگے لیکن
سن لینا مرا پیام صاحب

کیا فائدہ ہے فدا سخن سے
مشہور بہی ہو جو نام صاحب

۱۸۶

مین بھی ہون تمہارا رام صاحب
لو میری بھی رام رام صاحب

غیرون سی تو کیون کلام صاحب
اور مجھسی فقط سلام صاحب

ہی صبح جو تیرا روی روشن
گیسوی سیہ ہی شام صاحب

ق

ہی دانہ جو خال رخ تمہارا
تحقیق ہی زلف دام صاحب

ق

دنیا میں کہاں ہے یو مزہ راحت ‏— ہجران ہے یہاں مدام صاحب

خالی ہے عافیت سی ہر چ سب ‏— خورشید فلک کا جام صاحب

ہر روز یہ بامداد ہجران ‏— تجکو ہے مثال شام صاحب

داغون کا ہجوم ہے جو دل مین ‏— ہے درد کا ازدحام صاحب

اوس بت کو قدا کہ جان بلب ہون

پہونچاؤ مرا پیام صاحب

۱۸۷

حیف کی جاگہ وہ بت ہے ملا نگار رقیب ‏— ہم مریض یار ہین اور یار بیمار رقیب

ناگوار طبع موزون ہے خراش سماع ‏— اوس پر افسون سنا ہمکو نہ اشعار رقیب

یا خدا اقبال تیرا ہے کبھی یاری کرے ‏— دیکھیں اونکی آنکھوں سے اپنی مین کہ ادبار رقیب

اوس پری پیکر نے کیا دیکھا ہو خیر آشفتہ ‏— مجکو دیدہ دیوے بہتر ہے پیدار رقیب

یارب اوس بت کی اطاعت کیا کیا دیکھی سبیل ‏— ہم ہین اور سجدہ ہی در حرم آ دیوار رقیب

ہے وہ بت سامنے وہان اے حسرا اے دونو رخ ‏— جشن جمشید ہے گویا آج دربار رقیب

اے قدا اپنے ہی قسمت ہی پھول اور کانٹے کا ساتھ

پاس اوس گل پیرہن کی کیون نہو خار رقیب

۱۸۸

چشم گل مین شب تو البتہ سمائی عندلیب ‏— از رنگ میری شگفتگی گا کر اڑائی عندلیب

یہ نہین کہتی کہ گل یہی ہی فدائی عندلیب ‏— آپ کیا فرماتی ہین گرد ہائی عندلیب

خوب سی زرد ہی چمن مین آج زنار و نیاز ‏— خندہ گلہائی خندان گریہ ہائی عندلیب

دفن یو لون مین کسی نا کہ ہی گل کی شہید ‏— بس یہی ای باغبان ہی چمن بھائی عندلیب

باش گل کی قفس مین کیا شمع صیاد اور سے ‏— پھر نہ اپنی پوست مین پھولی سمائی عندلیب

سچ ہی اپنی جانتی انکو کئی سب کہتے ہین قلق
فرش نرگس کا بچھا لی گل تو آئی عندلیب

مجکو بھی اک تپک گل سے ہے علاقہ آج کل
ہی بجا فکر سخن مین ماجرائی عندلیب

کشتۂ گیسوی مشک افشان ہے کہین دی صبا
میری تربت پر گل شبو چڑہائی عندلیب

رشک ہم آغوشی گل مین لی ہی باغبان
انقباض غنچہ ہو مدفن برائی عندلیب

ہی یقین آنکھون سے نکلی جلوۂ گل جانی خون
دیدۂ تر سے اگر آنسو بہائی عندلیب

عشق کا سودا گران ہی متاع حسن سے
صد گلستان ایک جانب وہ بہائی عندلیب

مین ہی بلبل ہون چمن دہر کا گو چہ ہی مجھے
ہین مری اشعار گویا نغمہ ہائی عندلیب

رشک صد ماتمکدہ بنجائی ایک صحن چمن
نوحہ خوانی پر اگر گلشن مین آئی عندلیب

مجہا رنگین طبع اور بزم مستان چہل
گویا کو دن کی ہی صحبت برائی عندلیب

نغمہ سنج داد روح بلبل شیراز ہے
ای فدا لکہا جو مین نی ماجرائی عندلیب

۱۸۹

شیفتہ کس گلبدن کا ہون کہ ہان عندلیب
کیون غزلخوانی ہوئی ہی فغان عندلیب

ہی اگر منظور کچھ آرام جان عندلیب
ای صبا آغوش گل ہو آشیان عندلیب

باغبان کی جان کو رو دی یاد صیاد کو
ہی گرفتاری بلائی سخت جان عندلیب

باعث بربادی گل ہین ایام خزان
یاد صحرا ہی بلائی جان ستان عندلیب

دخل عشاق اوس بت گل رنگ کی محفل مین نہین
اس گلستان مین نہین کچھ سود نشان عندلیب

میری اور دل سی ہے آگاہ وہ پردہ نشین
ہی گل تر پر عیان سوز نہان عندلیب

غنچۂ گل سے کب آتی ہی چٹکنی کی صدا
ہی لب گلبرگ تر پر داستان عندلیب

حسن تیرا باعث سوز دل مجروح ہے
آتش گل سی ہی جلتی جان عندلیب

ای فدا یہ شعر تیری بسکہ شور انگیز ہین
زخم دل کو ہی نمک گویا بیان عندلیب

۱۹۰

ہر ذرہ تیری گھر کا ہی ای دلبر آفتاب
کہ تابدان کا رخ سی ہو ہمسر آفتاب

نسبت نہ دیجئی رخ پرنور سی اوسے
گویا ہی داغ دل پہ اگر دون پہ آفتاب

گر شوق میکشی کا ہوا اوس شباب کو
ساغر فلک سی نئی اوہی لیکر آفتاب

روز جزا ترا رخ روشن جو کھلینگے
گویا ہماری قتل کا ہی محضر آفتاب

دود فغان دل سی یہان تک سیاہ ہی
گویا ہی بخت بد کا مری اختر آفتاب

کس رشک مہ کی جلوہ کا خط مین بیان ہے
ہی مرغ نامہ بر کا مری شہپر آفتاب

اللہ ری شوق مے کشی اوس مہجبین کی بزم کو
شیشہ ہوا آسمان کا اور ساغر آفتاب

جادہ عیان ہی تمام سی کیون بام دوست کا
وہ مہ ہی بام پر کہ ہی گردون پر آفتاب

آیا ہے عمر مین کوئی دو چار بار یار
روشن ہوا ہی گھر مین مری اکثر آفتاب

حمام طبع سی مری کچھ دور ہی فلک
ہی مجمر خیال سی اک اخگر آفتاب

روشن ہوا یہ عکس رخ تابناک سی
نقشہ کا تمہاری ہوگیا ہی آخر آفتاب

دیدای فدا جو حسن رخ تابناک یار
بر چرخ چارمین ست جہا تشد آفتاب

۱۹۱

نہ غنچہ سے ہے تیری دہن کا جواب
نہ سنبل موئی پرشکن کا جواب

گل و سنبل و سرو و سبزہ بھی ہے
تری ذات ہی ایک چمن کا جواب

ہر ایک اشک گویا ہے در یتیم
مری چشم تر ہی عدن کا جواب

تھین سبزہ رنگی فقط مرغزار
تری شوخیان ہین ہرن کا جواب

صنم کھولدی طرۂ عنبرین
بنا میری گھر گو ختن کا جواب

ہر اک شعر ہی دردمین لاجواب
نہین سہل میری سخن کا جواب

فدا الکہ غزل اور ایسی شتاب
جو ہو مثنوی حسن کا جواب

۱۹۲

مری آنسک تر ہین گہر کا جواب
عدن گویا ہی چشم تر کا جواب

نہین داغ چیچک ذقن مین ترے
یہ ہی ماہ نخشب قمر کا جواب

دو پستان موزون برابر جو ہین
ثمر ای پری ہے ثمر کا جواب

کنیزین تری یہان ہان جو ہین
مگر خانہ ہی تیری گھر کا جواب

لکھا ہی جو کچھ لاغری کا بیان
مرا خط ہی عنقا کی پر کا جواب

مری بیخودی کی ہی تلچھٹ شراب
نشا ہے دل بیخبر کا جواب

تونگر ہون غم کی دولت مین آج
مری زردرنگی ہی زر کا جواب

فدا ہے جواب دبیر فلک
زمین پر جو تو ہے قمر کا جواب

۱۹۳

طبع روشن ہی مری خورشید انور کا جواب
ہین یہ اوراق فلک دیوان کی دفتر کا جواب

ابر گریان ہی جو میری دیدۂ تر کا جواب
برق خندان ہی دل بیتاب مضطر کا جواب

ناخنومین اک رشتہ سا ہی میری گوہر کا جواب
ہی محیط اشک تر گویا سمندر کا جواب

سینہ ہی آتشکدہ دل ہی سمندر کا جواب
رگ ہی جی تن مین مری گویا ہی اخگر کا جواب

شیشۂ می ہی فقط کیا چرخ اخضر کا جواب
آفتاب آسمان ہی میری ساغر کا جواب

مین جو رو دیا ہون تمہارا سبزۂ خط دیکھکر
ہی محیط اشک میرا بحر اخضر کا جواب

لی اوڑا ہی کپ خط دستِ آشنا شوق کو / خط کا پرچہ ہی مرا بال کبوتر کا جواب

بسکہ فکرِ شعر مین لاغر ہوا ہون ہمفنو / ہی تن کاہیدہ میرا تارِ مسطر کا جواب

بارِ تحریر گران جانی سی لی ور کسکا تخمین / ہی کبوتر میرا گویا مرغِ بی پر کا جواب

چہرہ کا گل سرو قامت کا تو نرگس چشم کا / سنبل تر ہی تری زلف معنبر کا جواب

جسم لاغر کی اگر تصویر کھینچون ای پری / ہو پر خامہ مرا عنقا کی شہپر کا جواب

نظم کو میری کہان یہ مرتبہ ای ہادرو / ہی فلک پر عقدِ پروین تیری گوہر کا جواب

روشنائی سویدا سی مناسب ہی فدا / چشم کی پردہ پہ لکھی خطِ دلبر کا جواب

۱۹۴

گریان ہی جو دیدۂ گریان تمام شب / برسا کیا ہے گہر ہی باران تمام شب

وردِ زبان ہی سورۂ انعام مائدہ / ہون وقف بابِ لذتِ قران تمام شب

مجنون کو تا رطرہ لیلی کی ہی تلاش / تب چہانتا ہی خاک بیابان تمام شب

تا صبح ڈوب جائیگی کشتی آسمان / برپا رہا ہی چشم سی طوفان تمام شب

ظلمتکدہ کی میری ہوئی تیرگی نہ دور / روشن رہا تہا گو مہ تابان تمام شب

قسمت کی خوبیان کہ جو تہی شب وصال / کیا کچھ رہی تہی حسرتِ یاران تمام شب

یعنی کہ دیکھون شانِ نزول انکی اپنی گھر / پڑہتا رہا مین سحر مین قرآن تمام شب

اوس شعلہ رو کی حسن برشتہ کی وہ ہیا مین / کہینچا کیا مین نالۂ سوزان تمام شب

وہ رشکِ مہ کب آیا مین گو انتظار مین / مانند چشم در رہا نگران تمام شب

ناکامیون مین میری جوانی گذر گئی / کیا جلد غم مین گنگئی ہی جان تمام شب

ای حسرت وصال کہ رقت کی جوش سی / آنکھون پہ میری تہا ہی دل و جان تمام شب

آغوش حفظ رحمت رب مین یون ہون
کرتا ہون حفظ سورۂ رحمان تمام شب

محفل مین گل جو اونسی یا غیر کو کباب
جلتا رہا فراق دل بریان تمام شب

از بہر اندفاع تپ دوری بتان
یارب ہی درد سورۂ لقمان تمام شب

سودا ہی کسکی زلف گرہگیر کا مجھی
مین دیکھتا ہون خواب پریشان تمام شب

دور دگر ہی ظلمت لیل اخیر مین
بیدار تو رہی کوئی انسان تمام شب

وا حسرتا کہ رکھا ہی کیا کیا فراق مین
جان فدا کو تشنۂ قربان تمام شب

ردیف بای فارسی

۱۹۵

پڑا ہی رہ مین نہین ہی جو پیچ و تاب مین سانپ
ہجوم حسرت گیسو سی ہی عذاب مین سانپ

عجب نہین ہی کہ سودائی زلف ہو پیدا
کہ بیشتر نظر آتی ہین مجکو خواب مین سانپ

جو یاد آگئین زلفین کسی کی مین تو بسان
تو شکل خط مری جا لکو ہی کتاب مین سانپ

نہین ہین نشتر مژہ ہی جو چشم مین دوڑی
خیال زلف سی ہین دیدۂ پر آب مین سانپ

سمجھ نہ زردی حاشیت مین تو یہ رگ و ان
وہ خال گوشۂ کاکل ہی یہ تو آب مین سانپ

نہ پوچھ قصۂ طول درازی کاکل
کہ جلتی ہین تب کافری و کرب مین سانپ

جو سنتا ہی کسی زلف کا افسانہ
تو موج می ہی مجھی ساغر شراب مین سانپ

یہ ہو گیا ہی مجھی تیرے گیسو سی
عرق مین زلف ہی بیچ کلاب مین سانپ

خیال زلف مین کرتا ہون گریہ تو پیدا
بجا ہی موج مری اشک کی آب مین سانپ

جو سمجھا ہی مجھی شیدائی زلف ساقی کا
بنا کے بیچا ہی خنجر کی جام آب مین سانپ

دسینگی تیری فدا حاسد سخن کو ضرور
لکھی ہین تو نے بتو رکی کتاب مین سانپ

ردیف تا

۱۹۶

آفتاب ہشت باغ خلد ہی روی دوست
رشک صد صبح بہاران اک مین کی بوی دوست

کیا تمیز سے جامہ گل سی شتاب کیجیے
نکہت پیراہن یوسف ہی گی بوی دوست

تا دم آخر رہی دل کو مری شوق طلب
کاش کہ ہو وئی وصال اپنا بجست جوی دوست

عتبہ جانان کو نسبت کیا ہے بام چرخ سی
آستان عرش برین ہی تہ پشکوی دوست

واعظ اپنا سجدہ فخر مسجد کا ہ ہی
قبلہ محراب قبلہ ہی خم ابروی دوست

کم نہین ہی روضہ رضوان سی کوچہ یار
ہی نسیم گلشن جنت نسیم کوی دوست

عطر محفل آیا جو آئی اوسکی کوچہ کی نسیم
بسکہ دلکش ہی شمیم زلف عنبر بوی دوست

یوسف اپنا بادشاہ شش جہات خلق ہی
ہی عزیز مصر و کنعان ہر گدائی کوی دوست

ڈالدی مجکو خدایا اوسکی پاون کی تلے
کیا نصیب اپنا جو سوون جاکی ہم پہلوی دوست

اپنا مکتوب پریشانی فدا دکھلاؤن گا
قاضی محشر کو مین آشفتہ گیسوی دوست

۱۹۷

ذبح کر ڈالی مجھی ہو نہین تہ قابوی دوست
میری زانو سی نہ بی محفل مین جو زانوی دوست

ہو گی وہ ناراض کا خبر بزم سی اوٹھ جائیگا
گر کسی نی میری بل ضعف سی کھا سوی دوست

کام حکمت سی نہین خالی خدا کا دوستو
خیر ہو جاتی فنا گر بد نہوتی خوی دوست

سامری کی ہوش اوڑین دیکھی جو چشم مست یار
قہر وآفت ہی نگاہ نرگس جادوی دوست

ٹوٹی پای کوئی تار اونکی زلف کا
باشرط تار رفوی زخم دل مین ہی موی دوست

کیا بیان حیرت آئینہ بہشت ہی یار
ہوگا ذوالقرنین مجنون جو دیکھا روی دوست

بیت دیوان ہلالی اوسکو کہنا ہی غلط
ای فدا سیفی ہی بیشک مطلع ابروی دوست

۱۹۵

کھیلا کئی جو تم وہان جو سر تمام رات
میں تیر دو بخت یہاں باشد تمام رات

یاد آیا تو جو ای ست دلبر تمام رات
صدمہ رہا ہی میری جگر پر تمام رات

امیدوار دولت بیدار خواب ہون
میں جاگتا ہون پہر بہ بستر تمام رات

کیونکر نہ آئی دولت بیدار میری ہاتہ
ورد کلام پاک رہی اکثر تمام رات

تار نظر مین باد حمائل سی یار کے
گوندہا کیا مین اشک کی گوہر تمام رات

رہا جو غم میں اوس بت دریا حسن کے
پانی پہ تیرتا رہا بستر تمام رات

ہون تشنہ کام شربت دیدار یار کا
کیونکر پڑا ہون نہ سوزہ کو تر تمام رات

ورد زبان جامی قدح ہی مری مدام
یعنی کہ جام مے رہی لب پر تمام رات

کیا کیا نہ روپ بدلی تہی درد فراق سے
دیکہا کیا تہا دل کی مین محشر تمام رات

مجکو فراق یار مین سونا حرام ہے
رہتا ہون شوق وصل مین مضطر تمام رات

مدِ شباب اور یہ ناکامی وصال
ہوگی بسر فراق مین کیونکر تمام رات

دامن رہا کیا جو سر شام یار کا
تو ای فدا فراق مین بسر تمام رات

۱۹۶

یہ درد ہجر اور مری جان ہی تمام رات
قاتل کا نام ورد زبان ہی تمام رات

تمکو وہان جو خواب گران ہی تمام رات
بیدار یہ نزار یہان ہی تمام رات

اوس برقوش کی ہجر سی پہلو مین دل مرا
مانند برق شعلہ طپان ہی تمام رات

پردہ سی کسکی جلوہ نے مجکو جلا دیا
سینہ مین میری سوز نہان ہی تمام رات

آنکہون کو اسقدر ہی تمہارا خیال حسن
مانند شمع جلوہ عیان ہی تمام رات

کیا جانئی وہ ماہ ہی کسکی کنار مین
بیخواب یہ غلام یہان ہی تمام رات

یہ چاندنی کا لطف ہی مجکو شتاب مین　　پیراہن شکیب کتان ہی تمام رات

اک وہ ہین ای فدا کہ اوٹہاتی ہین حظ خواب
اک ہم ہین یہ کہ آہ و فغان ہی تمام رات

۲۰۰

نہ برق کو دل پر اضطراب سی نسبت　　نہ ابر تر کو ہی چشم پرآب سی نسبت
حیات کو ہی جو غافل حباب سی نسبت　　بقا کو اپنی ہی نقش برآب سی نسبت
ورق کو کیا ورق آفتاب سی نسبت　　صنم نہین تری رخ کو کتاب سی نسبت
ادب سی شل بہائم جو ہی نصیب مین ہی　　درست جاہلون کی ہی دواب سی نسبت
نسیم زلف سی ہی بالکی بوٹی کی خجل　　کفین پسینی کو تیری گلاب سی نسبت
بنی گا دیدہ گریان موی بہ ہر ذرہ　　نہ خاک کو مری ہوگی سراب سی نسبت
ہزار کیسی ہی تو زلف پرشکن بل کہا　　نہوگی تجکو مری پیچ و تاب سی نسبت
تمہاری چشم کو نسبت ہی چشم آہو سی　　تمہاری زلف کو ہی مشکناب سی نسبت
بنا دیا ہی ہمین غیرنی نشیمن زاغ　　تمہاری خال کو دی ہی غراب سی نسبت
تمام عمر جوانی کٹی ہے حسرت مین　　ہوئی نہ عیش کو میری شباب سی نسبت

غلام خاص فدا ہو نہین اوس شہ دین کا
درست ذرہ کو ہی آفتاب سی نسبت

۲۰۱

گوشہ گیران عتاب آلود کوتس ہین تجہ رو دست　　ہی نہ تنہا میری پہلو مین سنان تیر دوست
ذبح کر ڈالا روانی عبارت نی مجھے　　تیغ بران ہوگئی میری لئی تحریر دوست
ہین لب اوسکی گویا موج چشمہ آبحیات　　خفتگان خاک اوٹھتی ہین ز تقریر دوست
صورت مجنون سی تہا حال لیلی عیان　　اوسکی پیکر مین نہان تہی پیکر تصویر دوست

کہدو ہوگی یہ قبائی میرزائی چاک چاک / اشتیاق عاشقی کیون ہی گریبان گیر دوست

میری سیرابی نہین ممکن ہی آب خنجر سے / ہو مین تفتہ تشنہ آب دم شمشیر دوست

قتل ہی کرکی مجہی داد دل شیدا دی / داور محشر کی آگی ہونگا دامنگیر دوست

کام کیا کیا کی نہ میری کامیابی کے لئے / اپنی قسمت سی نہ بن آئی کوئی تدبیر دوست

ہر غزل مین ہی جو توصیف سراپای فدا
جا بجا دیوان مین گویا ہی مری تصویر دوست

۲۰۱

ڈری کشتی جو اوس سی کیا دل بیمار کی طاقت / بلا ہی بیماروں گیسوئی خمدار کی طاقت

ادہر جلوہ نظر آیا ادہر مین گر پڑا غش مین / مجہی ایسا نہین ہی یار کی دیدار کی طاقت

کسی کی بہی نہ جی اک ذرہ سربستہ کو پایا ہی / مدرک غیب کیا رمال و رجفار کی طاقت

پڑا ہون کوی جانان مین بعد الم و آتش [?] / خدایا مجکو اب یہان ہٹنی رفتار کی طاقت

بہلا کس طرح مین حال دل اجاکر کہون اوس سی / نہ کچہ رفتار کی طاقت نہ کچہ گفتار کی طاقت

اگرچہ دل بیان شوق سی ہی بہی ولی کافر / زبان کو سامنی تیری نہین اظہار کی طاقت

ہوا ہون ناتوان مین فکر سی گو ای فدا لیکن
ہوئی ہی مجکو حاصل گفتن اشعار کی طاقت

۲۰۲

ہی مرض نرگس بیمار صنم کی الفت / دشمن جان ہی دلا دوست کی غم کی الفت

جس نئی آیا ہی وہ بہول گیا قول و قرار / مجکو ظالم ہی کنیزان و خدم کی الفت

آئی یوسف کو نہ کیا سلطنت مصر پسند / کسکو دنیا مین نہین ناز و نعم کی الفت

لیگیا ہی کوئی مدفن مین دفینہ ہمراہ / ہی عبث غافلو دینار و درم کی الفت

محو ہو جاتا ہون گل [?] دور سی سنکر مجکو / اسقدر ہی تری آواز قدم کی الفت

تیرا طالب ہون مین ای بادشہ حسن و جمال
مجھ گدا کو نہین کچھ جاہ و حشم کی الفت

ہی وظیفہ مرا ہر وقت سحر لیل و نہار
کیا زبان کو ہی مری نام صنم کی الفت

چوم لیتا ہون مین آنکھون سی لگا کر واللہ
ہی یہ بندہ کو تری نقش قدم کی الفت

رات دن تاہون ازبسکہ مین شوق حج مین
کعبہ دل مین بسی ہی یہ حرم کی الفت

سبکی جو گی مین چلا گھر سی نکل کر بن کو
کیا لگی مجھکو بت ترک پدم کی الفت

روضہ پاک پیمبر کا بجان ہون شیدا
ای **فدا** مجھکو نہین باغ ارم کی الفت

۲۰۳

دشمن جان ہی لادوست کی غم کی الفت
کسی بندہ کو خدا دی نہ صنم کی الفت

زندگی ہیچ ہے یہان جی کو کسی سے نہ لگا
سود کچھ دیگی نہ غافل کو کوئی دم کی الفت

ای **فدا** خوب کیا نامہ اعمال سیاہ
تجھکو طفلی مین جو تھی لوح و قلم کی الفت

ردیف تاء ہندی

سنہ

اوس بت کو کہتے تل ای مرغ نگہ کی ٹاٹ
خلوتگہ عدو کی جو دیکھی ہین اوسنی کہاٹ

یہ ضعف عشق دانہ خال سیہ مین ہے
چلنی کا پاٹ مجھکو ہی جامہ کا اپنی باٹ

کہا کہا کی غوطی سالک و مجذوب مرگئے
کسکو ملا ہی بحر حقیقت کا تیری گہاٹ

چوتی ترک کا کوچ سنا تو کیوان سی ہے
صد حیف ہی وہ شب کو وہ محارم کہاٹ

منصب دہاتیون کی ملی ہین طفیل فلک
یہ بیر سالدریان یہ ٹہاکر اور یہ جاٹ

یارب موی یہ مجکو ملی سندس خبان
کافی ہی زندگی مین فقط کمل اور ٹاٹ

شیرین لگی نہ ہاتہ نہ لیلی ملی اوسی
فرہاد و قیس دونو موئی پاون پیٹ پاٹ

عاشق ہوا ہون اک بت کشتی تہو ار پر
جا کر لگی ہی نا و مری اب کی کیا گو گہاٹ

ہی صرف منقبت مری اجلہ سخنوری
گویا ہون مین جناب شہ لافتا کا بہاٹ

ممکن نہین جو وزن سی گر جای میرا شعر
علم عروض مجکو ترازو ہی اور باٹ

کچہ کر لی بندگے خداوند ذوالجلال
دن عمر کی فدا نہ تو لہو و لعب مین کاٹ

ردیف تاء مثلثہ

۲۰۵

خراب جاہ ہی تیری ترا پیار عبث
خراب ہی تری غم مین یہ خاکسار عبث

ہلاہل اجل اک روز چکہنا ہوگا ضرور
ملی ہی خضر تمہین عمر پایدار عبث

پسند ہی ترا جو تس جنون کسی نادان
جہان مین ہی تجہی سیر جا نزار عبث

لیا ہی خواب مین کب مینی بوسہ جانان
وہ مد ظنی سی گہرا ہی ہین شرمسار عبث

بنا نہ کام کوئی مجہسی لی فدا افسوس
کٹی تمام مری عمر مستعار عبث

۲۰۶

مین گردش نگہ سی ہوا خاک الغیاث
سرمہ سی تیری ای بت سفاک الغیاث

صیاد سی بچا وہ ہزار ارزار کو
کا فر لگا رہا ہی بہت تاک الغیاث

نا دیدہ بدگمان نکرای غفل دو بین
ایسی بہی کیا ہی تو ترتا دراک الغیاث

تا تیر زہر مار ستیہ زلف کے لیے
گو با زبان ناصح ہی تریاک الغیاث

اس دور بخیون سی تری مین تو مرتا
ایسی مزاج سی بت چالاک الغیاث

چادرین منہ لپیٹ کی رو با ہون اسقدر
ورتس مین تمام ہی نمناک الغیاث

دو چار صید سی کبہی خالی نہین رہی
ہی نخچہ اجل تری فتراک الغیاث

موذی کو موذی سی اذیت سدا ملی
کیوں اب نہ رات دن کہی ضحاک الغیاث

دیکھی جو میری قلزم ذخار اشک کو
اس بحر کا نہین کوئی تیراک الغیاث

اے موج آب اشک مدد کر مری کہ آج
مین آتش عنا مین جلا پاک الغیاث

جاتی ہین جلد کیسی ملاقات غیر کو
بیٹھی ہی ونکی آج یہان اک الغیاث

کہولی ہین راز وحب لا اختفا فدا کی آج
کیا بیحیا نشہ میں ہی بیباک الغیاث

ردیف جیم

۲۰۷

اوس عزیز مصر محبوبی کا وہ عالم ہی آج
جسکی آگی یوسف کنعان کا رتبہ کم ہی آج

مدعا ہی یہ کہ میری جان تن سی ہو جدا
وہ رقیب روسیہ سی ملیے باہم ہی آج

باگیا ہی یہ کہ ہون دیوانہ چشم شوخ کا
مجہکو اس وحشی صفت کو شکل آہو رم ہی آج

خاکساری ہی مری آئینہ اسکندری
کاسۂ درویشی اپنا گویا جام جم ہی آج

میر اگریہ زیور حسن گل رخ ہے تیرا
قطرۂ اشک اپنا گویا دانۂ شبنم ہی آج

رنج دنیا کا عبث شکوہ ہی اے نادان تجھے
نوع انسان سی کوئی ایسا ہی جو بیغم ہی آج

پہلوان ہی وہ جو قادر نفس امارہ پہ ہے
تارک حرص و ہوا گویا کہ رستم ہی آج

ایک بوسہ ہی نہ مجکو دستو حاصل ہوا
زمرۂ خوبان مین گو مشہور وہ حاتم ہی آج

دیکھ یہ افسردگی دل کہ آہ سرد سی
شامیانہ چرخ کا تا فرش غبر انجم ہی آج

یہ توانائی مبدل ہوگی بابیچارگی
گو کہ اس غفلت سرا مین تیرا رستم ہی آج

تفرقہ جو گل ہوا تہا تا بجشن اتفاق
پہر رقیب زشت سی وہ خوبرو باہم ہی آج

نغمۂ شادی فدا سنتی ہی کل جس گہر مین
جای عبرت ہی کہ سنتو جا بجا ماتم ہی آج

۲۰۸

بحر ہستی فنا مین ہی یہی تقریر موج — گویا یہ عمر رواں بھی ہی تری تصویر موج

ہی مشابہ کاکل جانان کی جو زنجیر موج — ہی مرا دست جنون دریا مین جو انگیر موج

ہی ثناخوان لف جانان کی زبان حال سی — دلربائی عاشقان کیونکر نہو تقریر موج

ہی جو دریا مین مجھے ابروی قاتل کا خیال — گویا ہی تیغ جہاری مجکو ہر شمشیر موج

کسکی زلفون کی تصور مین خجستہ شان ہی محیط — ہی سمندر مین جو شور نالۂ شبگیر موج

غسل کو دریا پر آیا ہی جو وہ خورشید رو — چشمۂ خورشید کی تنویر ہی تنویر موج

وہ بت ابرو کمان کشتی مین آیا ہی جو یاد — پہلوی جان کو مری ناوک ہی گویا تیر موج

ہوئی ہین سیراب کیا کیا تشنہ کامان سخن — ہی مری ہر شعر تازہ مین مگر تاثیر موج

کیون نہون سودائی کاکل کہ مین نی ای فدا
دایہ دریا سی طفلے مین پیا تہا شیر موج

۲۰۹

ہی جو دل کو غم بتان کا رنج — کس سے یارب کہون وہ اظہار رنج

درد دوری و حسرت دیدار — دل غمگین کو ہے نہ کیا کیا رنج

ہوگیا ہون برا زمانے کا — میرے جی کو لگا یہ اچھا رنج

جاگتے جاگتے ہوتی اذیت ہے — شب غم ہمنے کیا نہ دیکھا رنج

قبضہ اپنا وہ چھوڑ دے کیونکر — دل پہ رکھتا ہے میری غوار رنج

ای پری تم ہو رشک باغ ارم — گویا پستان ہین آپ کی نارنج

شب جو جلوہ دکھا دیا تمنے — گھٹ گیا میرے جی کا سارا رنج

تم مجسم ہو جان عیش ابد — اور یہ بندہ ہی سراپا رنج

ایک سے ایک عضو ہی دلکش — ہاتھ دیکھون تمھاری تا آرنج

دل سے ٹلتا نہین خیال صنم		میرے جی کو لگا ہی کیسا رنج
گھ جلاتا ہے یار گہ اغیار		دیکھتا ہون مین روز کیا کیا رنج
عشق پیدا تھین ہوا دل کو		جبکو میرے ہوا ہے پیدا رنج
بوسے وہ دیکھکر مجھے غمگین		کبھی کیسے مٹے تمھارا رنج
کبھے جاتا تھین تری جی کا		ساری دنیا سے ہے نرالا رنج

ملے عیش دوام سے حصہ
دور ہو یا خدا فدا کا رنج

صنم کو تھین منور چاند سورج	۲۱۰	تھین تیرے برابر چاند سورج
اگر تشبیہ دون اوس گل سی تو کیا		نہون جامہ سی باہر چاند سورج
اگر دیکھین وہ ابھراین تو ہوجائین		سہا کی طرح لاغر چاند سورج
خذف پاری نہین انی اماہ پارہ		پڑی ہین تیرے در پر چاند سورج
مری بخت سیہ کا ہی یہ اندھیر		ہوی روشن ہین کمتر چاند سورج
مری اس آتشین نالون کی ای ماہ		فلک پر ہین دو اخگر چاند سورج
زمین میری غزل کی آسمان ہی		کیے روشن جو لکھکر چاند سورج
رخ روشن کو تیری ای پریرو		تکا کرتے ہین اکثر چاند سورج

فدا پیش جمال روی احمد
نہین ذرہ سے برتر چاند سورج

تیرا جو بیا تھین اگر سورج	۲۱۱	کیون ہی گردش مین دربدر سورج
زرد ہو جای رشک سی فی الفور		دیکھے صورت تری اگر سورج

کسی شب آؤ تم بھی ای مہوش
روز رہتا ہے میرے گھر سورج

تیری ہم جلوہ ہی جو ای مہ رو
نہین کرتا سجھان گذر سورج

تیری سودا کا مشتری ہے ماہ
تو ہے ای ماہ سیمبر سورج

میری آہون کا دود ہی گردون
اور ہی افسردہ اک شرر سورج

بام پر ہے وہ غیرت خورشید
نکھین ہے آسمان پر سورج

ہی حرارت وہ میری نالون مین
جس سے کہتا ہے الحذر سورج

نہ کہو نسبتیں اپنے جلوہ کا
کیا نہ روشن تہا پیشتر سورج

اہل دنیا کی سرد مہری سے
دیکھو لرزان ہی جیسے رخ پر سورج

رخ روشن سی تابناک ہے یہ
ہی ترے کان کا گہر سورج

جوہر جذب ہو جو انسان مین
ادہر آسے زمین پر سورج

ہاتہ مین رکہتا ہی جو خط شعاع
کیا کسی کا ہے نامہ بر سورج

اوسکی قدرت سی جلوہ گر ہین ادام
شام کو ماہ ہے سحر سورج

ای خدا مجکو یہ نہین معلوم
شب کہان کرتا ہے بسر سورج

مطلع

اوٹھ گیا ہی یکقلم دنیا سے آج
شیوہ مہر و محبت کا رواج

خاک گر ہی تخت تو خاشاک تاج
ہی گدائے در ہمشام سراج

ہی جو کچہ عزم سفر اوس بت کو آج
ہی مری دل کو نہایت اختلاج

دل لگا کر تجہسے ہم نادم ہوئے
کچہ نہین ہے کردہ خود کا علاج

ہی عبث فکر سخن کا مشغلہ
کس کو ہی شعر و سخن کی احتیاج

لبکیا مانگلیہ ہی رسم سوال
مانگتی ہین شاہ دہقان سی خراج

دیکہنا دان انقلاب دہر کو
جہانتی ہین خاک جو کرتی تہی راج

ہی گران قیمت جو دانہ خال کا
کیون نہ غم کہاؤن کہ مہنگا ہی اناج

اوس مسیحا دم کا ملنا ہی محال
درد کا میری نہین آسان علاج

نیم بسمل کردیا اوس جیم نے
وہ صنم بولا الوصل کو جو بیاج

جان و دل مین سنے دبا جا ہی دعا
آج جو پوچہا مرا اوسنی مزاج

آہ و زاری سقراری درد و غم
سیکڑون ہین ایسی مجکو کام کاج

ای فدا ہو عاقبت میری بخیر
مجکو دنیا کی نہین کچہ احتیاج

۲۱۳

سرو کو کب ہی ثمر کی احتیاج
کب ہی آزادون کو زر کی احتیاج

کب ہی مجکو سیم و زر کی احتیاج
ہی فقط اوس سیمبر کی احتیاج

شوق نظارہ ہی روئے یار کا
ہی نہ خورشید و قمر کی احتیاج

طایر خط کو ہی پر مضمون شوق
کچہ کفین سے بال و پر کی احتیاج

ہی نہ مجکو دیر و کعبہ سی غرض
ہی فقط اوس بت کی در کی احتیاج

باقی ہی بعد فنا شوق ذقن
خلد مین ہی سیب تر کی احتیاج

ٹہری پہلو مین دل دیوانہ کیا
کب ہوئی مجنون کو گہر کی احتیاج

بخت یاور چاہیے انسان کا
پہر زر کیا ہے ہنر کی احتیاج

ڈہونڈہ کر لا دیر و بال ہما
ہی کسی سر کو جنون کی احتیاج

و اشد خاطر کا طالب ہی نہ کون
کسکی گہر کو ہے نہ در کی احتیاج

٦

ای فدا ملی کر زمین شعر کو
ہی اگر تجکو سفر کی احتیاج

۲۱۴

ہی بعد مرگ بہی مجہی اوس کی احتیاج
جنت کی آرزو ہی نہ کوثر کی احتیاج

کیا احتیاج زر ہی گل آفتاب کو
اوس شکل ماہ کو نہین زیور کی احتیاج

کف مین بس ایک رشتۂ الفت چاہیی
دیوان کو نہین مری سطر کی احتیاج

دیکہی اگر صباحت رخسار یار کو
ہو عندلیب کو نہ گل تر کی احتیاج

بیمار زلف ہون مری نسخہ کیواسطے
کیونکر طبیب کو نہو عنبر کی احتیاج

قانع ہون اسقدر نہین پروای مال و زر
ہی مجکو بس نظارۂ دلبر کی احتیاج

یوسف کی بہائیون کا ہی مشہور ماجرا
پہر بد وہی کسکو برادر کی احتیاج

کافی فنون جذب ہی تسخیر زلف کو
اس سانپ کو ولا نہین منتر کی احتیاج

مرتا ہون مدتون جو کسی بت کا غم نہین
پہلو کو ہی مری دل مضطر کی احتیاج

یارب رخ صنم رہی خط سی بہت صاف
اس آئینہ کو کچہ نہین جوہر کی احتیاج

کیا خوش لباس ہی یہ قبائی برہنگی
ہی جسکو کچہ نہ سنجری استر کی احتیاج

نیکون کا کام ساتہ بدون کی سدا پڑا
ہوتی نہ کیون کلیم کو اژدر کی احتیاج

بیکار روزگار مین ہی مجہسا نکتہ دان
کسکو جہان مین ہی سخنور کی احتیاج

گویا سنان نیزہ سے ہے ہر ہر موئی مژہ
قاتل ہی کس لئی تجہی خنجر کی احتیاج

غافل ہے کون ورد دعا و درود سے
کسکو نہین خدا و پیمبر کی احتیاج

پروا ہوا نہی شوق میں خود سوی یار سے
خط کو میری نہین ہی کبوتر کی احتیاج

افتادگان خاک در یار کو فدا
خواہش ہی سائبان کی نہ بستر کی احتیاج

۲۱۵

ہی مجکو بجون درجانا کی احتیاج
کچہ باغ سی غرض نہ بیابان کی احتیاج

مرنیکی آرزو ہے جو وہ بولتی نہیں
ہی مجکو سیر شہر خموشان کی احتیاج

کسکو نہین نظارۂ جانان کی آرزو
کسکو نہیں ہی مہر درخشان کی احتیاج

خواہان لطف یار دل داغ داغ ہی
ہی اس چمن کو سنبل ریحان کی احتیاج

مرمہ کی بارسی ترا عالم قتیل ہے
تجکو نہین ہی تیغ صفاہان کی احتیاج

اوس بادشاہ حسن کی ہی مجکو آرزو
ہی مور ناتوان کو سلیمان کی احتیاج

مرتا ہون شوق جرعۂ آبحیات مین
مجکو ہی بوسۂ لب جانان کی احتیاج

مجنون ہیچ ہو وہ کہ نہار میں سکر سدا رہا
صحرا کو میری کب ہوئی اونکی احتیاج

دنیا کی آرزو ہی عقبی کی خواہشین
مجکو فقط ہی رحمت یزدان کی احتیاج

ہی دل کو بوسۂ لب و دندان کی آرزو
گوہر سی کچہ غرض ہے نہ مرجان کی احتیاج

کیا خوش لباس ہے یہ قبائی برہنگی
ہی جیب کی جستجو نہ گریبان کی احتیاج

مردونکو غسل گور و کفن کی تلاش ہے
زندونکو کیون ہو سر و ساماں کی احتیاج

جاؤ جواب لکھنو لاؤ تلاش کر
مجکو فدا ہی میر کی دیوان کی احتیاج

ردیف حاء حطی

۲۱۶

وصل کی شب کیا ہوا وقت صباح
گویا تہا روز جزا وقت صباح

دم مرا چلنے لگا وقت صباح
وہ جو بت رخصت ہوا وقت صباح

مین یہ سمجہا تہا کہ جی جاؤنگا اب
ہجر کی شب پر موا وقت صباح

کاٹ کر مین ہجر کی شب جی گیا
مرتے مرتے ہوگیا وقت صباح

شام کو پھر سے پیونگا محتسب
گو کہ مین تائب ہوا وقت صباح

صبح کو سنتے ہین ہم دس بت کا عزم
اب سنو وی یا خدا وقتِ صباح

ہو دعا یارب نہ غیرونکی قبول
مانگتا ہون یہ دعا وقتِ صباح

مرگیا ہون مین وداع یار مین
نزع کا دم ہوگیا وقتِ صباح

شام کے آنیکا وعدہ تھا مگر
آیا ہے وہ بیوفا وقتِ صباح

شرم سی نالہ جو کچھ رکنے لگا
ہای کیا کیا دم رکا وقتِ صباح

دن سے بدلی اشک کا دریا چڑھا
کس قدر گریہ کیا وقتِ صباح

کھینچی ہی سینہ سی کسنی آہ سرد
کیون چلی ٹھنڈی ہوا وقتِ صباح

نالی کرتے کرتے نیند آئی ہے اب
غل نہ ای بلبل مچا وقتِ صباح

چاہیئے نظارۂ مصحف ضرور
مجھکو رخ اپنا دکھا وقت صباح

ای پری لگ جا کلیجے سے مرے
غم شب غم کا مٹا وقت صباح

ای صبا پٹتا ہے سینہ ہجر مین
تو نہ غنچون کو کھلا وقت صباح

لوگ پڑھتے ہین نمازین تو بھی اوٹھہ
ساغر می پی **فدا** وقت صباح

نالہ خوان باغ جہانمین ہون نہین بلبل کیطرح
چاک ہی جیب مری پیرہن گل کیطرح

جیسی ہر مین کس زلف کا سودا ہی مجھے
دل بیتاب پریشان ہی جو سنبل کیطرح

دسترس مجکو نہین ہی جو مئی مینا تک
خون دل پیتا ہون مینا قدح مل کیطرح

عشق کی فیض سے مین بھی تو زخود رفتہ ہون
حسن نے دی ہی اگر تجکو تغافل کیطرح

نارسا فکر نی جنجال مین ڈالا ہی **فدا**
سب یہ مضمون ہین پریشان مری کاکل کیطرح

ہی دل کو شوق نرگس بیمار بیطرح
دیکھا ہے مجھ مریض کو آزار بیطرح

کس طرح جاں کا ہو نہ اجل سی سفاحت
دکھلاتا ہی طرح طرح حدار بیطرح

سودا ہی عشق سی مجھی بچنا محال ہی
ہین دل کی میرے گرو خریدار بیطرح

ہی زاہدوں کی رشتۂ تسبیح کی تغیر
گردن مین اوس صنم کی ہی زنار بیطرح

آتش ہو مشتعل جو نگہ سی عجب نہین
ہی مجکو شوق جلوۂ دیدار بیطرح

برپا کرینگے خون کا طوفان جہان مین
رکھتی ہین جوش دیدۂ خونبار بیطرح

دل کو لبھاتی ہین مری ہندوئی لٹ
کعبہ پہ جلوہ کرتی ہین کفار بیطرح

کسکو نجات ہوگی تری قتل عام سے
کھینچی ہی تونی تیغ ستمگار بیطرح

مجھ دل زدہ سی بولینگے کا ہیکو آج وہ
کل بوسہ پہ ہوئی تھی جو تکرار بیطرح

او محتسب نہ بہر خدا مجکو چھیڑلی
بندہ ہی یہ خراب قدح خوار بیطرح

کشتہ ترا جگائیگا محشر کو قبر مین
کھولی ہوئی ہی دیدۂ بیدار بیطرح

ہر یار و آشنا سی کیا ہی مجھے جدا
دل کو مری لگا ہی غم یار بیطرح

صیاد ٹوٹ جائینگی لوہی کی تیلیان
تڑپا قفس مین مرغ گرفتار بیطرح

لکھتی ہین سب غزل تو طرح پر فدا ادم
لیکن لکھی ہین مین نی یہ اشعار بیطرح

۲۱۸

ہو درد ہجر مین بسر اوقات کسطرح
ایام ہجر مین کٹی اوقات کسطرح

جور سپہر و فکر معاش و غم آل
ہون دور آدمی سی یہ آفات کسطرح

ذرہ کو آفتاب سی ممکن نہین ہی قرب
ہو مجھسی اور اوسے ملاقات کسطرح

دل بیقرار نزع مین دم جان بلا مین ہے
غم مین بسر کری کوئی ہیہات کسطرح

ناحق لگی بدلی عشق کی واعظ جزای نیک / دیتا ہی تو حکم مکافات کسطرح

پاس وفا ہی گو کہ وہ دیتی ہین گالیان / نکلی مری زبان سی کوئی بات کسطرح

کرتی ہین رام اپنا بتونکو یہ اہل عشق / ظاہر نہین ہی انکی کرامات کسطرح

ضامن ہی میری عمر کا روز سیاہ ہجر / اوس شوخ مہر سی ہو ملاقات کسطرح

زیر زمین جو دیدۂ تر کا اثر نہین / جمتی ہی پہر زمین سی نباتات کسطرح

گویا مین اونکی سامنی گونگی سی کم نہین / پہر صولت صنم سی کرون بات کسطرح

دیدے کی اشتعال کی عشق بتان مجہی / بدنام کرتا ہی دل بدذات کسطرح

کس غمزدہ کا سیل ہی سوی گریستن / بیساکہہ جیٹہہ اکی ہی برسات کسطرح

معلوم ہے کہ پردہ در کا تہا شگفتہ / ڈالین گے سیر لالہ ستہ بہ بانات کسطرح

بیجان کو نہین ضرر مرگ ای صنم / شطرنج مین کرو گی مجہی مات کسطرح

ہی جسکی پا بوس کی شاہونکو آرزو / پہونچی پہر اوس گدا کا وہان ہات کسطرح

ہندی مین کب درست ہی ایسا مبالغہ / باندہون مین لفظ خاد کو پہر جات کسطرح

نہ شغل می کشی ہی نہ عشق بتان جناب / کہئے فدا کٹی مری اوقات کسطرح

۲۱۹

چہوڑی نہ جہگڑا پر یہ کبھی دیوانی سے صلح / شمع تم ہو چلے ہی کرلیتی پروانی سے صلح

فائدہ جہگڑی سی پی ای محتسب جلکر شراب / کرلی او کمبخت جلد ارباب مینخانی سے صلح

پڑ رہی ہی پہوٹ محفل مین اک سی ہی شمع / آج جو ساقی نہیں مینا و پیمانی سے صلح

ہانپی ناحق آج اوس بت سی لڑائی ہو گئی / جانئی یارب کرینگی کسکی سمجہانی سے صلح

گو ہو کیسا ہی جہگڑا جاکی پڑ جاونگا پا ان / ای فدا ہو جائیگی اوس بت کی گہر جانی سے صلح

ردیف خاء معجمہ

۲۲۰

کچھ کم تھی گل سی چہرۂ نازک بدن کی شاخ — کافر لگائی تو نے جو اور بانکپن کی شاخ

کم ہرف سی نخلین ہین تری سرو مہربان — کیونکر نہ خشک ہو مری امید تن کی شاخ

مرغ دل اپنا بانہی بہلا کسپہ آشیان — غنچا ہی اپسی تیری ہی سیب ذقن کی شاخ

پیری نی گرد کر دیا حسن شباب کو — مرجھائی ہی خزان مین گل نسترن کی شاخ

ارمان ہون دیکھکے مژگان یار کو — پھر چبھ رہی ہین ہو مجکو ہرن کی شاخ

لب ہین جو تیری ہاتھ مین کلیان انار کی — مرجان کا پنجہ ہنگیا ہی انار ون کی شاخ

ای جان ہی تو وہ سرو لب جو تیری — شرمندہ تیری آگی ہی سرو چمن کی شاخ

نرگس ہین آنکھین پھول ہی چہرہ بنفشہ زلف — نازک بدن ہر اہی چشم یاسمن کی شاخ

مین بوستان دشت جنون کا ہون عندلیب — لازم ہی آشیانی کو میری سمن کی شاخ

خون جگر سی پیتا ہون اسکو میں سدا — مجہ تک فقط ہری ہی درخت سخن کی شاخ

ازبسکہ اس غزل کی زمین ہی جو سنگلاخ — باندھون بیان مین تو سپہر کہن کی شاخ

تحریر وصف پیچ و خم زلف کے لیے
جاتی قلم **فدا** ہو غزال ختن کی شاخ

۲۲۱

ہین پارۂ جگر مری سب لخت لخت سرخ — یا پھول ارغوان کی کھلی ہین چمن میں سرخ

آئینہ کی مثال ہی شفاف جسم یار — لیکن حجاب سے ہی کی نمایان بدن مین سرخ

آنی لگی ہین دیدہ تر سی سرشک خون — یا ہوگئی ہین گوہر غلطان عدن مین سرخ

زخمون کی ہی بہار مری جسم زار مین — کھلتی ہین جیسی پھول درخت چمن مین سرخ

تشبیہ دوں جو عارض گلفام سی ترے — ہم رنگ لالہ پھول کھلین نسترن مین سرخ

جسم بلورین مین ہی گلگون کا عکس ہے / یونمایان ہین لباس صنم کی بدن مین سرخ

ہاتہ اوسکے جو لگا کیا خون اوسکا دیکھلو / پھلی حنائی ہی کف عہد یکس مین سرخ

مین ہون شہید جس تب سبز فام کا / ہو جائیگا خون کا نہ میری کفن مین سرخ

کیونکر ہی سعب مین بت گلرنگ کی کمر / ہی جسم لالہ گون سی جہلک پیرہن مین سرخ

دل خون کیا ہی زلف کی کس خال کسا کا / رنگت وہان ہوا ہی جو مشک ختن مین سرخ

اوس گلبدن کا عکس جو پڑجاتی ہی نسیم / لالہ کی طرح ہوں کہیں یاسمن مین سرخ

خون کسکی لخت جگر اوس زمین مین ہین / تہر ہی ہو گئی ہین جو کان یمن مین سرخ

ناشعوں کی ہاتہ سے منہ بت کا خون ہوا / شنجرف کا ہی رنگ نہ میری سخن مین سرخ

شیرین کی غم مین خون ہی رویا ہی کوہکن / نہر سرشک ہو گئی ہی مجنون کی بن مین سرخ

کسکی اداسی خون ملا ہانک کیا **فدا**
ہی رنگ جو شفق سی پیکر کفن مین سرخ

عکس جلوہ سی رنگت در و دیوار مین سرخ ۲۲۲ / مثل گل ہی جو قبا جیست تن یار مین سرخ

آگیا دست حنائی کا جو گریبان مین خیال / ہو گئی اشک مری دیدہ خونبار مین سرخ

بہر عشاق سب یہ تیغ دو دم کا ورا / ہی کمربند جو کافر تری تلوار مین سرخ

کیا تماشا ہی کہ دوست بشکل / نہر جاری ہی کری قاتل خونخوار مین سرخ

ہو گئی کیون تہر معدن لعل بدخشان / کہ ہوئی اشک مری چشم گہربار مین سرخ

رنگ اوڑایا ہی کسکا ذ تری شکل لب سی / لعل بہی اتو نہین جوہری بازار مین سرخ

باندہی تہی مری جا موسم کی تہر گسکا / رنگ دیتا نہین دورا تری دستار مین سرخ

لکھا مضمون جو تری رنگ حنا کا مینی / کہ قلم حرف ہی گاڑ مری اشعار مین سرخ

کس قدر شوق شہادت ہی فدا کو قاتل
بہنکر آیا ہی جوڑا تری دربار مین سرخ

۲۲۳

وعدہ گیا ہے کیون گمان ای شوخ
تخمین باقی ہی مجہ مین جان ای شوخ

غیر کو گر بگہہ چکا ہے تو
کرسلے میرا بہی امتحان ای شوخ

دو اگر بوسہ لب جان بخش
پاؤن مین عمر جاودان ای شوخ

فکر وصف دہان کرتا ہون
کون سمجہا ہے نکتہ دان ای شوخ

پہنے کیا نیم آستین تمنے
ہوگیا ہون مین نیم جان ای شوخ

کیا شکایت بجز آپکے کیجے
میرا دشمن ہی آسمان ای شوخ

ناتوانی سے ہوگیا ہون گم
تخمین بے نام و نشان ای شوخ

ہون یہ بیتاب ہجر سی تیری
برق کا مجہ پہ ہے گمان ای شوخ

کرسلے تنے فدا ہی دو باتین
کوئی ایسا ملے مکان ای شوخ

۲۲۴

یارب ہی کسقدر بت کافر کا رنگ سرخ
ہمرنگ مے نہائی مین آب گنگ سرخ

وحشت جنون مین ہی جو وفور شکیب خون
لوہو مین ڈوبکر ہوی شیر پلنگ سرخ

کیا مچھلیان جو دیکف نگین کو دیہہ ہوگیا
دریا مین پیا ہونی لگی نہنگ سرخ

ہوجائی کیون غبار نہ میرا ہوا یہ خون
ای شمع رو اڑائی جو تو یون پتنگ سرخ

زخمون سی جسم زار جو لوہو کہان ہے
لگتا ہی جو بدن پہ وہ ہوتا ہی سنگ سرخ

ہی خون کشتگان سی تری بزم کا وہ حال
لوہو سی جیسی ہوتا ہی میدان جنگ سرخ

کیا محتسب کا خوف جو مے کش ہی تو فدا
کرتی کو اپنی بادہ گلگون سی رنگ سرخ

ردیف دال

۲۲۰

محراب در کعبہ ہے ابروی محمدؐ
ہی قبلۂ پاکان ازل روی محمدؐ

یارب یہی اس بندۂ عاصی کی دعا ہے
جنت کی ہوس مجکو نہ ہے کوی محمدؐ

دیدار محمد جو نہیں دیدار خدا ہی
گویا شب معراج ہی گیسوی محمدؐ

پیچیدہ ہیں خوش خم ہیں عجب بالیہ سا ہین
کیا صل علیٰ صل علیٰ موی محمدؐ

اللہ ری اخلاق رسول مدنی کا
کم لطف خدا سی نہیں کچھ خوی محمدؐ

کیا کیا نہ معطر ہی مشام اہل جنان کا
ہی روضۂ رضوان میں جو خوشبوی محمدؐ

ہی ذات مطہر سبب نقش دو عالم
ہی جلوۂ رب دوسرا روی محمدؐ

خاک قدم پاک ہی بنیاد تہ افلاک
ہی عرش معلی تہ زانوی محمدؐ

جبرئیل امین قمری دیوانہ ہیں جسکے
وہ سرو سہی ہے قد دلجوی محمدؐ

جاروب کشی کرتی ہیں مژگان ملائک
کیا کیجے بیان رفعت مشکوی محمدؐ

مخلوق کا کیا ذکر ہی پہر روز قیامت
خالق کی نظر ہوگی قد اسوی محمد

۲۲۱

نجد دیوانہ لیلی کو ملا میری بعد
بیستون مسکن فرہاد ہوا میری بعد

ہیں مریدوں ہی مری کوہ و بیابان آباد
نہ رہی وحشت میں خالی کوئی جا میری بعد

کیا ہوئی پر بہی کہیں سوزش دل باقی ہی
کیوں مرا تختۂ تابوت جلا میری بعد

دیتی ہیں مجکو سخن فہم دعائی رحمت
فکر کا اپنی ملا مجکو صلا میری بعد

شور آہوں کا مری نامہ بروں کو ہی نشان
تیری کوچہ کا لگا نہ پتا میری بعد

زخم دل پٹتی ہیں آغوش لحد میں میرے
غیر کو لیکی بغل میں نہ ہنسا میری بعد

ایک میرا دل آشفتہ ہی ورنہ کافر / کس سے الجھیگی تری زلف دوتا میری بعد

دار زمانی میں تھا اوسکی ہی میری دم تک / ہوگی پامال فنا مہر و وفا میری بعد

ہوگئی ساری خرابات جہان آج حرام / میکدہ کوئی بھی باقی نہ رہا میری بعد

ناز خوبان جہان اور نیاز عشاق / سارا اٹھ جائیگا جھگڑا یہ فدا میری بعد

راہ پر لائیگا اوس بت کو خدا میری بعد ۲۲ / ہوگی مقبول مگر میری دعا میری بعد

حسن تکلیف تکلف سی جو آزاد ہوا / عشق بھی قید تردد سی چھٹا میری بعد

قدر نعمت کی ہی اے مرید جو بعد زوال / یاد آئیگی تجھے میری وفا میری بعد

باد لسرد وہ آئینگے جنازے پہ مری / دیکھی تاثیر مری آہ رسا میری بعد

نہ رہیگا کسی تکلیف کا مت شکوہ مجکو / مرض غم کو مرے ہوگی شفا میری بعد

میری مرنے کا ہر اک شخص کو یہ سوگ ہوا / مدتوں خلق میں کہرام رہا میری بعد

تھی مری دم کے لیے باد صبا و صرصر / سالہا سال رہی بند ہوا میری بعد

پھر کبھی باغ جہان مین ہنوا نشر شمیم / سوئے گلشن نہ گئی باد صبا میری بعد

روح تازہ مری تحسین سخن سی ہوگی / دینگے ارباب سخن مجکو صلا میری بعد

مجسا ہمدم کوئی اوسکو نہ میسر ہوگا / رنج کھینچیگا بہت رنج و عنا میری بعد

تھی مری بند تعلق سے نہ اکدم آزاد / تیش خسم کو مگر چین ملا میری بعد

بیکسانہ پہری کیونکر نہ خراب و خستہ / کوئی غمخوار نہ حسرت کا رہا میری بعد

قیس کے بعد تو زندہ ہوا تھا پیدا / دیکھیے کون ہو آئندہ فدا میری بعد

۲۲۸

تن کو نہ جان کی ہی نہ جا مکو ہی تن کی یاد
یارب لگی ہی ایسی بت گلبدن کی یاد

دل چاک چاک ہی تو جگر پاش پاش ہی
گویا عذاب جان ہی بت سیم تن کی یاد

یہ جوک تیری گھر کا دلاتا ہی ای پری
دل کو شمیم زلف دوتا سی ختن کی یاد

زخمی کوئی پڑا ہی کہین اور کہین تپہ
کیونکر نہ آئی کوچہ قاتل مین رن کی یاد

اوس لعل لب کے دہیان مین پیارا جہان ہی
دیکھی ہی کسکی دل کو عقیق یمن کی یاد

سونا حرام ہو گیا کنج مزار مین
خواب عدم مین ہی گئی سیم تن کی یاد

کسکا ہون مثل غنچہ گریبان جو چاک جاب
ہی دل کو میری جامہ گل پیرہن کی یاد

مسموم زہر درد وفات حسن ہون مین
ہی تازہ دل کو صدمہ رنج کہن کی یاد

باہر نہو وی جامہ سے زربفت پہنکر
لازم ہی آدمی کو نہ بہولے کفن کی یاد

ہون تنگ جان سے ایسا کہ طالب ہون مرگ کا
مجکو کنوئین جہکاتی چاہ ذقن کی یاد

کیونکر نشک خون سی نہ صحرا ہو لالہ زار
جوش جنون مین ہی کسی نسک چمن کی یاد

تہی یاد شعر سیکڑون عہد شباب مین
اب شیب مین نہین مجھی مطلق سخن کی یاد

ای سر تعدی طالب شیرین زبان ہون
سیکھا نہین مجھی نری سیب ذقن کی یاد

اغیار سی جو کم نہین احباب و اقربا
کس حوصلہ یہ پہر مین کرونگا وطن کی یاد

طالب نبی و آل نبی اور علی کا ہون
مجکو فدا ہی آٹھہ پہر پنجتن کی یاد

۲۲۹

تم آفتاب ہو ہمیں کوکب تمہارا چاند
تمہارا آگی مرا گویا ہی ستارا چاند

سحر جو تو نی اوٹھایا نقاب چہرہ سے
تو منہ چہپا گیا فلک سے وہین بیچارا چاند

ہلال کا وشش غم سی نہو ؤ مہ کیونکر
گذر گیا ہی فراق عدو مین سارا چاند

زوال بھی ہی شریک ترقی اقبال
فلک پہ کرتا ہی غافل ہی یا ستارا چاند

گھٹی بڑھی ہی ترا ماہ ای سپہر بلند
زوال سی کہی بری دکھلی ہمارا چاند

بزیر سایہ دیوار کردے عمر بسر
تمہاری مہر کا پائی اگر سہارا چاند

فراق روضہ پاک نبی کا ہی جو داغ
فلک پہ کرتا ہی با صد الم گذارا چاند

مٹا سکا نہ مری ظلمت شب غم کو
تمام شب رہا ہر چند جلوہ آرا چاند

نصیب ہو نہ تنزل ترقی مہ کو
کری جو نور نبی سے بجہ استعارا چاند

فروغ نور نبی سی فدا شب معراج
ہوا تھا چرخ برین پر اک ستارا چاند

۲۳۰

نہ ہجر مین ہی فقط تھنوی حسن کی یاد
کہ داستان ہی سب مجکو بلدمن کی یاد

بشر وہی کہ رہی محو فکر ذات قدیم
نہ رکھی غیر خدا غیر و خویشتن کی یاد

حیات ہستی موہوم پر نہو غافل
نہ بھول تختہ تابوت اور کفن کی یاد

یہ محو ہون کسی غفلت شعار کی غم مین
نہ تن کو جان کی خبر ہی نہ جان کو تن کی یاد

کسیکی یاد نہین مجکو جز خدای کریم
ہزار غم ہین اور اک رب ذو المنن کی یاد

نہ بھول روشنی گور تیرہ کی تدبیر
عبث دلاہی تنا دیل اور لگن کی یاد

یکی شدائد غربت دگر بلاش معاش
سوم ہی آفت جان فدا وطن کی یاد

۲۳۱

عریانی ہی میری مجھی سنجاب کی مانند
اک کملی ہے صد جامہ کمخاب کی مانند

کیف شب مہ خاک نہین ہجر مین ممکن
ہی ہالہ مہ حلقہ گرداب کی مانند

مسجد ذاکرین کیون نجی ہم او بت کافر
ابرو ہین تری کعبہ کی محراب کی مانند

وہ حال زنخ حرم ہی اوس مصحف رخ پر
اور سوتی خط یار ہین اعراب کی مانند

ای پردہ نشین پردہ میں بہ چھپ نہین سکتا
چہرہ ہی ترا مہر حجاب ماہتاب کی مانند

اچھی مجھے ای چرخ مرحمت کی ہی جستجو
رہتا ہوں سدا چرخ مین گرداب کی مانند

مٹتا ہی غم ہر دو جہان ات کو ذکر
افسان کو کبھی چین نہین خواب کی مانند

اللہ رے یہ پاکے الفاظ و معانی
ہر شعر ہی میرا گوہر نایاب کی مانند

سیمرغ نی رستم کو بچایا کئی جا سی
غمخوار نہ پایا کوئی احباب کی مانند

چھپنا ترا ای پردہ نشین محض عبث ہی
ہی پردہ حیا کا ہی تو جلباب کی مانند

یون کستہ سیماب سی کہتا ہی وہ لعبت
یعنی ہی وہ کشتہ کسی بیتاب کی مانند

خورشید مگر داغ ہی سینہ پہ فلک کے
اختر ہین فدا دیدۂ پر آب کی مانند

ردیف دال ہندی

۲۳۲ کرتی ہین اسقدر نہ قید اہل ہنر کمند
رکھتا ہی جس قدر وہ بت سیمبر کمند

کافر سمجھ نہ آل نکہ سیکا ہے برا
اس حسن چند روزہ پہ اپنا نگر کمند

کیا زخم خوردگان محبت جینگی خاک
ایسا ہی آپکو رہا چندی اگر کمند

ہم عجز کرتے کرتے تری آگے مر گیے
مت کر خدا کیواسطے ای فتنہ گر کمند

اسی لیے غرور ہے ہمکو جہان مین
یعنی شتاب کر دی ترا خاک در کمند

خورشید ماہ ہی تو ہین دو بس جہان مین
تیرا ہی رخ جو نہ رشک قمر کمند

ملتا ہی اقدر عزت و توقیر ایسے
دیتا ہی اس طرح سی ہر اک کو مگر کمند

ایسہ ہی تا بشباب کمال فروغ حسن
کس چیز پر کرو گی بھلا عمر بھر کمند

سرکش جو ہو گیا وہ ہی پامال ہو گیا
بہلا تا شعلہ کو ہی اجی خاک پر گھمنڈ

حور ین جو ہیں حسین تو یہ ناروا و کہان
زیبا ہے اپنی پری کرو تم حسن پر گھمنڈ

گردش میں مبتلا ہی یہی سرکشی کا اجر
رکہتا ہی آسمان کو زیر و زبر گھمنڈ

کاہیکو طوق لعنت دارین پہنتا
روز ازل کرتا عزازیل اگر گھمنڈ

اکثر انہیں کو حسن دیا ہی خدا نی آج
زیبا ہی کرتی ہیں جو یہ ترسا پسر گھمنڈ

شایان نہین ہی مجکو غرور سخنوری
کرتی ہین ای فدا نہین اہل ہنر گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

۲۳۳

سیاہ کرتا ہوں صفحہ شراب میں کاغذ
میں صرف کرتا ہوں راہ ثواب میں کاغذ

نہ بیشک خط کو مری یوں کہ اور اُٹھاتی ہیں
پڑا جو باتی ہیں جاتی خراب میں کاغذ

یہ مدعا تھا کہ آئیگا غش مجہی یا ہنسی
لباس کے لکھا جو نامہ گلاب میں کاغذ

یہ سادہ روئی کی اوسکی دلیل ہی ہمدم
جو کورا بہیجا ہی خط کی جواب میں کاغذ

کرینگا قید اگر محتسب تو بہر خلاص
سوال دونگا میں رنگ کر شراب میں کاغذ

بیان گریہ و زاری لکھا ہی شوق میں
نہوتا نامہ کا کیونکر تر آب میں کاغذ

فدا لکھوں گا میں حال شہادت حسنین
کرونگا صرف غم بیحساب میں کاغذ

ردیف رامہملہ

۲۳۴

ہی نہ ای مہر جبین یہ آسمان بالای سر
ہی مری سوز جگر کا کچھ دخان بالای سر

اہل تنجیم آفتاب چرخ کہتی ہین جسے
میری داغ دل کا گویا ہی نشان بالای سر

کیا اڑائی خاک ہمنی اور اک تازہ زمیں
ہو گئی پیدا یہ نہ آسماں بالای سر

اچھی گٹھری لی چلا اعمال بد کی خلق سی
ہی گناہوں سی مری بار گراں بالای سر

تھا جو خاک پای عالم میں تو میری بعد مرگ
ڈالتا ہی خاک ماتم سی جہاں بالای سر

شاخ سنبل بن گیا ہی پیچ پگڑی کا ترے
تو نی رکھا گل جو ای غنچہ دہاں بالای سر

سوز فرقت میں ہمیں ہیں شعلہ آتش سی کم
سب بھی ترولہ سی تجھ پا ہی دہواں بالای سر

یہ ترقی حاصل ہوئی ہی بیقراری سی مجھی
گاہ زیر پا ہی گہ ہی آسماں بالای سر

دشت وحشت میں ہمیں پروای سایہ کی نہ تھی
ہی مری دود فغاں سی سایباں بالای سر

قیس سا میں بھی نہیں کم اپنی لیلی وش سی
مرغ مجنوں کا ہی میری آشیاں بالای سر

چھینٹیاں جو مری رتوں ہیں لگاتار آئی ہی
یہ ترا جو سر پہ آیا ہی فرقداں بالای سر

مانگ میں موتی بھری ہیں تو نی جو ای ماہ رو
گویا روشن ہی یکدم کہکشاں بالای سر

شاید اپنی نام پر اب طفل اشک سہرا
دیکھتی ہیں آج جو سیر رواں بالای سر

ضعف او شیریں ادا ہی اسکی بیزار ہو گو
تھاما سی ہی بار سا کوہ گراں بالای سر

داد ارباب معانی دیتی ہیں کم ہو گئی تم
ہاتھ رکھو ای فدا نکتہ داں بالای سر

۲۲۲

یا دل بلبل کو گل آیا روی جاناں دیکھ کر
نرگس شہلا کو ہوا چشم فتاں دیکھ کر

منحرف ہوتا ہی قد راستی تیرا اعتدال
ہی لطیفہ غیب کا آتا نکو ای جان دیکھ کر

تیری سایہ کا سا جلوہ جو نظر کی چڑا
گر لیا مینای رنگ گل چیں کا دامان دیکھ کر

عاشقوں کی کچھ عجب نی میں ادھر تھی سلیقہ
آ گیا گریہ مجھی درد روی خنداں دیکھ کر

کیجیے کیونکر دہاں اظہار رنج و درد عشق
قتل کی ادری ہی قاتل دیدہ نالاں دیکھ کر

آدم ثانی کی آدم مانگتے ہین پھر وہا | سیری جوش اشک تر کا جوش طوفان دیکھکر
دیکھ گریبان مجھی مع دبر قشرش منی لگا | جیسے خوش ہوتی ہین دہقان ابر باران دیکھکر
کیا کرون گلگشت باغ اوس تنگ گل اندام بن | آگ لگتی ہی مری دل کو گلستان دیکھکر
پیکر ایلی سکے آگے کبا گذر تابانی | مرگیا مین بیکس تصویر جانان دیکھکر
روی انور جلوہ حق کا ہی گویا آئینہ | رہ گیا حیران تمکو ماہ کنعان دیکھکر
شور تحسین جاتی نالہ ہی لب عشاق پر | خوش ہین کیا ارباب کلفت میرا دیوان دیکھکر

کہولکر مصحف نکال اپنا فدا دریافت کر
دور ہو شاید تردد فال قرآن دیکھکر

لب کبھی عالم نے ابرو کی اشارے تین چار | ۲۳ گویا تلوارون کی سیری ہاتہ ماری تین چار
مہر و ماہ زہرہ و برجیس گردون پر نہین | سیری آہ آتشین کی ہین شرارے تین چار
ہجر ساقی مین پی مینے نہ تھوڑی سی شراب | کہونٹ گویا حلق سے خنجر کی اتارے ہین چار
ہجر کا ہفتہ ہی مجکو مدت ہفتاد سال | جانی کس وقت سی مینے دن گذارے تین چار
وعظ کیا ڈر دکھاتا ہی جہنم کا مجھے | عشق کی آتشکدہ کی ہین انگارے تین چار
درد کیا کیا پھر نہ گجری سی کلائی مین ہوا | شاخ گل سے جو اوسنے گل اتارے تین چار
سب غلط ہی یہ کہ ہین رخ کی ملتفی ہاتھ ترا | میری داغ آتشین کی ہین شرارے تین چار
عقل آشفتہ ہی تحریش حبت کو دیکھکر | یہ عجب دریا ہی جسکی ہین کنارے تین چار

گر زمانہ فرصتیں دیتا تو اتنک لا کلام
ہوتی تیار ابی فدا دیوان ہمارے تین چار

ابھی ہمنی راہ دیکھی تھی تمہاری رات بہر ۲۴ | کیا تمہی حالت مین گذری ہی ہماری رات بہر

کس مزی کی ساتھ کٹتی تھی ہماری رات بھر
ہی غذا خون جگر کا فرہماری رات بھر

غیر کی لوہو کی پیاسی تھی فسحر تو تھی جو شام
خون رہا کا فر مری آنکھون سی جاری رات بھر

کاٹتا ہون وان اگر کٹ گن گن اتی تیری ہجر مین
ای پری کرتا ہون مین اختر شماری رات بھر

آہ دلبر تھی قلق تھا دل مین گر یہ چشم مین
اس مصیبت سی صنم میں گذاری رات بھر

وصل کی وہ شوخیان یاد آیا کرتی ہین مجھے
کیون رہی کا فر نہ مجکو بیقراری رات بھر

سب غلط آیہ کراوٹھہ اوٹھہ کر تہجد پڑہتا ہون
رہتی ہی اوس بت کی غم مین بیقراری رات بھر

برق کا کرتی رہی تھی کام ای زہرہ جبین
رقص مین وہ تیری دامن کی کناری رات بھر

تھا سحر جو غیر کا گھر تا بہ فلک صحرائی ختن
کسکی زلفون کی رہی تھی مشکباری رات بھر

تھی ہوائی خوش جو سر مین آئی وصل یار
دکھہ مجھی دیتی رہی باد بہاری رات بھر

ای فدا اوس مہ کی غم مین سب تجھی یہ دکھہ رہا
چشم کوکب کی طرح کٹ آنکھہ ماری رات بھر

۲۳۸

نہین ہی غیرت مہر گنبد گردان سر پر
ہی یہ مجھہ تفتہ کا دود دل سوزان سر پر

دوستو مجکو نہ سودائی کا کل سمجھو
کسکی ہوتی نہین ہین موی پریشان سر پر

برق کا رنگ ہی میری دل آشفتہ مین
کیا چنبیلی کا ہی سہرا تری جانان سر پر

تونی پہلکاری کی پہنی ہے جو ٹوپی گویا
ہی گلستان تری ای طفل دبستان سر پر

داور حشر کی دن قبر سی اوٹھون کیونکر
مجھہ سیہ کار کی ہے بار گناہان سر پر

مہ و خورشید نہین ہین یہ تری مجنون ہین
نہین ہی چرخ مقرر ہی بیابان سر پر

بیکسی مین نہین پروائی مربی مجکو
ہی مری زیر فلک سایہ یزدان سر پر

آرزو ہی غم سرور مین سدا رو رو کر
ڈالون مین خاک دشہ شاہ شہیدان سر پر

دیکھتا ہون تری بازو پہ خط عنبر اکثر
کس کس آفات سی حق نی بچایے دنیا مین
توڑ ظلمون کا مین تری ہے ہر ایک سر پر
بی نہایت ہی حدلیا ترا احسان سر پر

منغفرت کی مجھی امید فدا واثق ہے
رکھدے اسباب پہ کوئی مری قرآن سر پر

۲۲۹

گریبان بیڑی کی ہین گویا حلقے آموی یار
المجنون زنجیر سے بری لگی گیسوی یار

سرمہ چشم کو اک خاک کوئی دوست سے
ہمسر نہ آسمان ہی کی تہ مستکوی یار

صبح ہجران زلف سی کہاتا ہی صد رات دن
ہی دل وحشت زدہ اپنا مقر گوی یار

اک ہم ہین جو گہر سی ہیں قدم محفل سے دور
اک وہ جو برم مین بیٹھی ہین ہمزانوی یار

دو تو کچہ بس نہین ہی عشق سی لاچار ہون
دل کی نالو مین ہی حال اور دل ہی تکا بوی یار

ای فدا اونکے سنانیکو غزل لکھہ مختصر
طول مضمون سنتا ہون مین ناپسند خوی یار

۲۳۰

قدم گہر کر جو آیا ہو قسمیں تن نم جانان پر
کف پا سے ہے میری چاندنی صحرا کی دامان پر

ہر اک پہ پری عیان ہے جلوہ حسن پری کا فر
سبد نامہ جو تیرا بازوی مرغ سلیمان پر

تری یہ داغ چیچک کرتی ہین سینہ تارو کو
رخ روشن ہی تیرا اللہ ترن ماہ درخشان پر

بہ چمکنگی تب تو دکھائی عزیزان غرق ہونی
جو پڑ جائیگا خط کا جال ہین چاہ زنخدان پر

مجھے بدکی سبب غم مین سبق ہی آہ و نالہ کا
ہوا ہون شیفتہ مین جب سے اوس طفل دبستان پر

نہین کچہ علم کی بحث اک فقط ذکر محبت ہے
کرینگے حجتین کیا مدعی پہر میری دیوان پر

زمین شعر خی ہی اوس شک پری طرز موزون
لکھو گی خط مین اوسکو صفحہ چشم غزالان پر

حسود شعر سیرت کی عداوت سے نہین کچہ غم
مجھی ہی ناز لطف حضرت شاہ شہیدان پر

رواکب ضبط اب دل ہی سختی مصیبت میں
نظر تجھکو نہیں شاید خدا کی لطف پنہاں پر

نہیں ممکن کہ ہجر یار میں ہو جاؤں میں جانبر
ہزاروں دکھ کی صدمی ہیں بس تم مری جاں پر

فدا اونکے نظر مین جب پس از ترتیب گذری گا
کرینگے صاد مومن خان و غالب میرے دیوان پر

رہوں کیونکر نہ نالوں میں تیری حسن دیں ۱۲۱
لباں بلبل تسلط ہو رہی گلگوں پر

گلیم جسم عریاں قیصران فوق رکھتی ہے
حریر و پرنیان و اطلس کمخواب و اکسوں پر

جہاں میں غلغلہ تھا تیرا قبال کا جبکی
اندھیرا سا اندھیرا چھا گیا ہی گردون پر

فلک اک دم میں اسباب جگر کو خاک کرتا ہے
عبث تکیہ ہی عیش فانی دوران گردون پر

بہت ہوتی ہے کثرت یار کے جیکے ل بتاتی میں
نہیں بیار دگر کیوں بان پھر عیسیٰ کی دون پر

نہیں ممنوں پر اپنی بنی یہ بسی جاتی ہے
چڑھایا رنگ نیلم کا گردانی گلشن پر

چلی جب نجد کو لیلیٰ تو ہمیرا ہوا است
گریباں بھی اگر تی ہیں مجنوں ہی کی مجنوں پر

کوئی تو ہمت و جاکر اونکو میری تسیر کی
ادبستی میں خبایت تعاقب کیگ افیون پر

جبیں بی خاک پر تی گگری وشور کی
نسیم صبح قربان ہی کی شبنم نیز گلوں پر

میاں نخل شعلہ وحشت میں جلکر ہو گیا
جو مجھ کو گرد کا آثر جا سایہ بید مجنوں پر

جلا جاتا ہوں سوز غم میں اللہم احفظنا
تمہ لب بستہ تم بھی کی اک جان محزون پر

ہزاروں تیر ون کا ہیر دیکھا ای فدا جسے
نہ تھا کچھ خاک آثار جشم خاک ہماروں پر

فریادکہ میں آیا تھا ولدار سمجھکر ۲۲
مارا ہی مجھے تو نے گنہگار سمجھکر

راقف نہیں کرلی مری بیمار بھی ال
بالیں پہ طبیب آتے میں بیمار سمجھکر

بوسہ تو مین اگر گوشۂ لب ہی سی لون لیکن
پابوس ہون ترک ادب یار سمجھکر

کچھ باتون مین لا کر جو کرے عاشق کا ذکر
دیتا ہی طرح بس و طرح جدا سمجھکر

ہی جیسی تمنا طلب بوسہ مین لکھون
برہم نہو لیکن بت عیار سمجھکر

دکھلاتا ہی ہر روز نئے رنگ کا انداز
عاشق مجھے اپنا وہ ستمگار سمجھکر

سب بھول گئی عالم ہستی مین جو آئے
ہم آئی عدم سی تھی جو اسرار سمجھکر

واقف ہی مری سوز نہان سی جو وہ کافر
کرتا ہی تبسم مری اشعار سمجھکر

تعجیل کسی کام مین اچھی نہین ہرگز
دنیا مین فدا کیجیے ہر کار سمجھکر

۲۲۳

ہی زلزلہ زمین مین جو بسمل کو دیکھکر
چکر مین آسمان ہی قاتل کو دیکھکر

آئینہ خانہ مین تری کیا بار خاکیان
حسرت زدہ ملک ہین جو منزل کو دیکھکر

سدرہ ہی گویا دشت فلک مین خشت بید
مجنون ہی عقل کل تری محمل کو دیکھکر

ہی زلف حلقہ دار کا سودا ابھی رشید
پا در گلو مین طوق و سلاسل کو دیکھکر

ان حالتون کو آگ لگی کل وہ شعلہ رو
گھبرا گیا مری طپش دل کو دیکھکر

لخت جگر جو گوندھتا ہون تار اشک مین
مائل ہوا مین سبکی حمایل کو دیکھکر

بزم عزا مین ہو مری ہنگ طرب ضرور
مین مر گیا ہون یار کی محفل کو دیکھکر

قاتل زمین سی تا بفلک شور ہی بلند
کیا حشر ہی بپا تری بسمل کو دیکھکر

اس بحر پر بلا مین جو کشتی شکستہ ہون
جان آ گئی ہی مرگ کی ساحل کو دیکھکر

یہ مین نحیف اور یہ بار گران سے ہے
صدمہ ہی جان زار پہ اس سل کو دیکھکر

شاگرد شیفتہ کا ہو گر شوق شعر ہے
استاد کر فدا کسی کامل کو دیکھکر

۲۲۲

ہی جو دل میں مری داغ دل شیدا کی بہار
جوشش آتی ہی مجھی لالہ صحرا کی بہار

یوں تو ایام خزاں میں بھی سدا پیتا ہوں
ہی مگر موسم گل میں مری مینا کی بہار

حقفان ہو وہ گلگشت شقایق سی مدام
جسنی دیکھی ہی تری چہرہ زیبا کی بہار

کسکی آنکھوں کا تصور ہی جو دشت غم میں
ہی مری پیش نظر نرگس شہلا کی بہار

حاکی رکھیوں گا صنم باغ میں سیر سنبل
خیر دکھلا وہ نہ تم زلف چلیپا کی بہار

حوریں جو ہیں تو ضبوان ہی ہمیں محکو
روضۂ خلد میں حاصل ہی کلیسا کی بہار

حسن رکھتی ہو تو پیدا کرو خلق محسن
بوی خوش تس سے ہی صبا جب گل رعنا کی بہار

سایہ بید مجھے جب سی پسند آیا ہی
خار آتی ہی نظر گلشن دنیا کی بہار

جلوہ ہائی گل خورشید ہی خاک صحرا
دیکھ ای قیس حزین ناقہ لیلی کی بہار

بوسہ لیکر کوئی داغ لب شیریں کھولن
مجکو ای جان دکھا دی گل حلوا کی بہار

غیرت حسن بتاں رنگ حنا ہی کانو
ہی کف پا میں تری بار ضس غدا کی بہار

عشق نی کیا کیا حسینوں کو نہ برباد کیا
خاک میں ملگئی سب حسن زلیخا کی بہار

ای فدا آنکھوں سے جاری ہی یہ سیل اشک تر
خاک بہائی مجھے سیر لب دریا کی بہار

۲۲۳

کرتا ہوں جو میں نالہ شبگیر ہو اثر
ہی درد جگر سوز کی تاثیر ہو اثر

بازی سی جو وہ پھینکتا ہے تیر ہوا پر
ہر طائر ذی بال ہے نخچیر ہوا پر

وحشت سی اوڑاتا ہوں خاک درجاناں
کھو باکر اوڑتا ہوں میں دلگیر ہوا پر

قائل ہی قدما مرا اسلئے جہان میں
ہی موج صبا سی بھی شمشیر ہوا پر

زین ملتا اسواج صبا میں تری زلفیں
یا ہی بت کافر مری زنجیر ہوا پر

کیا جامۂ زرین تراز یبای لب بام / پہولا ہے مگر گلشن کشمیر ہوا پر

ہر شعر میں ہی بادیہ گردی کی حکایت / موزون ہی جو دیوان کرون تحریر ہوا پر

پیغام اجل ہی لب سوفار پر اوسکے / قاتل کا جو آتا ہے اوڑا تیر ہوا پر

پہرتا ہون پس از قتل جو اوڑتا ہوا ای ضعف / گویا ہی مری لاش کی تشہیر ہوا پر

سرمہ وہ **فدا** چشم ملایک کو ہی گویا / اوڑتی ہے جو خاک در شبیر ہوا پر

۲۴۴

بلا ہی بار زیست ناتوان پر / کہ ہین صد کوہ غم اک میری جان پر

اگر لائے فغان میرے زبان پر / قیامت آگئی گویا جہان پر

کسی مظلوم کو ظالم نے جہر کا / اوداسی ہے زمین و آسمان پر

مرے مرنے کا یہ ماتم ہوا ہے / لباس سوسنی ہی گلرخان پر

جو شامل ہی حکایت اوس پری کی / زمانہ غش ہی میری داستان پر

اوجاڑا عندلیبون کو چمن سے / غضب نازل ہو یارب باغبان پر

نہین خط چہرۂ رنگین پہ تیرے / مقرر حاشیہ ہی بوستان پر

تہا جو فصل گل مین ابکی صیاد / گری بجلی ہمارے آشیان پر

لگایا ہے بت کافر نے سرمہ / کہی تیغ صفاہانی فسان پر

ستایا ہی بہت مجکو فلک نے / بلا آئیگی اک دن آسمان پر

مین دیوانہ ہون جس رشک پری کا / وہ بہی ہی محو مجہ آزردہ جان پر

عنادل ہی نہین گلشن کی شیدا / چمن غش ہے ہجوم بلبلان پر

یہ دنیا آشنا کسکی ہے یارو / نہ بہولے کو سکے انداز جہان پر

جو بلبل ای فدا قربان گل ہے
تو مین صادق ہون اپنی دستان پر

وان ہی جلوہ سی جامنی کی سیر
دیکھو مجموعہ داغ سودا کا
نسترن زار کا تماشا ہے
بل بی وحشت نبا دیا وحشت
چھوڑو اقلیم ناز خط آیا
غم مین اوس بت کی کوہکن مین نی
مار ڈالا بتان میرٹھہ نے
مار ڈالا کسیکی مسی نے
یاد ہے سب وہ لطف بزم مسی

۲۴۷ یان ہی داغون سی وحشی کی سیر
کرو دیوان گلستنی کی سیر
بلبل اوسکی سمن تنی کی سیر
مین ہون اور ہی بنی بنی کی سیر
کرو ملک فروتنی کی سیر
کی ہے صحرای جان کنی کی سیر
خوب کی ہمنے حیاونی کی سیر
دیکھی ہر رنگ سوسنی کی سیر
ہای گلہای کاسنی کی سیر

رکھہ فدا اب فقیر کا دیوان
کرلے مجموعۂ غنی کی سیر

غش ہون سبک خرامی رہوار یار پر
بارش ہی آب غم کی جو ہیری شمار پر
یہ مہر ہی ماہ جو تاری ہون آس پاس
تاثیر اضطراب یہی تعد قتل ہی
فریاد عاشقون کیطرف اوسکا دہیان ہی
آئینہ ہی کہ جوہر آئینہ ہی عیان

۲۴۸ گلگون پہ ہے سوار کہ باد بہار پر
ہی ابر بیکسی کا تلاطم مزار پر
چیچک کی داغ لب مین رخ گلعذار پر
جمتا نہین لہو مرا شمشیر یار پر
یا گوش گل ہی شور فغان ہزار پر
آغاز سبزہ ہی نہین روئی نگار پر

آتا ہی دہیان یار کی زلف سیاہ کا
صحرا مین بانو گر مرا پڑتا ہی مار پر

نوبت مین گہاٹ تیغ جہازی کا گہاٹ ہی
خنجر کا ہی گمان مجھے دریا کی دہار پر

اک ہم ہین وہ کہ بحر بلا مین ہے غوطہ زن
ایک وہ ہین کرتی ہین جو تماشا کنار پر

پرواز جانب چمن آسمان زمین ہی آب
بلبل قفس مین شوق سی ہاری ہزار پر

بیچارہ کیا تباہ ہے رنج فراق مین
رحم آتا ہے فدای محبت شعار پر

غش ہون مین اے فدا تری رنگین کلام پر
جون می پرست بادہ گلگون کی جام پر

مجرا کیا صنم مجہی ہوش ہوا اسے
غش کر گیا مین آپکی طرز سلام پر

خلقت نظارہ مہ شوال مین ہی محو
مجکو ہی آرزو کہ وہ بت آئی بام پر

یہ یاد ہی نفس گر آئیگا سرنگون
تجکو جو اختیار نہین ہی لگام پر

چہپنا عبث ہی اوس بت پردہ نشین کا اب
ظاہر ہوا ہی راز مرا خاص و عام پر

بہتر بتون سی سمجہا ہی حوران خلد کو
ای وے شیخ وقت کی اس امی خام پر

کیا بخل ہی خدا و پیمبر کو ناگوار
لعنت ہی آسمان و زمین کی لیام پر

عاجز ہی ناتوان ہی محتاج ہی فدا
یارب نگاہ مہر رہے اس غلام پر

بابا یہ ہمنی سلسلہ الفت کا جوڑ کر
ٹکڑی کیا ہی اوسنی مری دل کو توڑ کر

کیا حرص خلد مجکو دلاتا ہی واعظا
جاتا ہون اب کہان مین کوئی یار چہوڑ کر

سمجہا ہی یہ گمان کر انصاف محتسب
ملجائیگی بہشت تجہی خم کو پہوڑ کر

مین مر گیا جو دیکہا انداز بعد غسل
شرمندہ ہی وہ زلف معنبر نچوڑ کر

افراط شوق میں جو ہوئی کچہ ہوس یاد
نار رنج ہوکی سو رہی وہ منہ کو موڑ کر

اب کس کا انتظار ہجوم قلق رہا
آکر جو مرگ بہی گئی تمہ مجہسی موڑ کر

احمق بخواب خوش کمو دستاں کی ہیا نہیں
کر شکر رب پاک کلیم اپنی اوڑ کر

مین جو ہر کمال میں وہ فرد ہوں فدا
کیا اہسا بنا مری ہڈی چہوڑ کر

۲۵۱

کوی جانان میں جو میرا ہی گذر سو سو بار
جان کی جانیکا ہی اکدن میں خطر سو سو بار

تہک گئی پاؤن یہ ہی شوق شہادت قاتل
رکہکر آتا ہوں سدا ہاتہ پہ سر سو سو بار

شجر آہ مین میری نہیں کچہ بار اثر
کہ ہر اک نخل پہ آتی ہیں ثمر سو سو بار

جستجو جسکی تہی منظور نپایا اوسکو
بحر اور بر کا کیا مین نی سفر سو سو بار

بار اکیبار نہ دربار مین پایا لیکن
سینے مارا تری دیوار سی سر سو سو بار

قتل کر ڈالو ارادہ جو مری قتل کا ہی
باندہ کر آتی ہو کیوں تیغ و تبر سو سو بار

مدد ای ابر عفو کر کہ مری عصیاں پر
گرم ہوتی ہی سدا نار سقر سو سو بار

فرط حسرت سی تری بوسہ لب کی کانہ
آ جاتا ہے مری منہ پہ جگر سو سو بار

کہلا وصل کی شب ضعف تب ہجراں سے
کہولا گو مینی ترا بند کمر سو سو بار

اس زمین مین لکہہ اب اک اونچی ڈہنگ کی غزل
داد دین جسکی فدا اہل ہنر سو سو بار

۲۵۲

لیکہ اغیار کو آتا ہی دہر سو سو بار
داغ غم دیتا ہی وہ رشک قمر سو سو بار

ہی کہاں گل کا نشان فصل خزاں مین جو ہزار
جا کی لیتی ہے گلستاں کی خبر سو سو بار

سیر کو جاتا جو گلشن مین وہ رشک گلزار
جہکتی تسلیم کو ہر شاخ شجر سو سو بار

دل لگا کیا کہ اودہر اب ہی نکلنا دشوار — جایا کرتا تھا مین ہر روز جدہر سو سو بار
غیر کو تونی پلائی جو شراب ای میخوار — مین نی اس غم سی پیا خون جگر سو سو بار
مینی بازار محبت مین کیا جو بیوپار — نقد دل کا مری ہر دم ہی ضرر سو سو بار
کسقدر شوق ہی تیرا مجھی ای فصل بہار — رو در زندان مین لیتا ہون خبر سو سو بار
ٹوٹتا ان جھٹکونسی جائیگا مری جان کا تار — لچکی کھاتی ہی جو اوس بت کی کمر سو سو بار
جلد مجھی ہو خدایا بت یکتا دو چار — مانگتا ہون یہ دعا شام و سحر سو سو بار
عید کی دن بھی نہ روزہ ہوا میرا افطار — کھایا یارون نی اگر شیر و شکر سو سو بار
کھایا غم جای غذا مینی سدا لیل و نہار — عوض آب پیا خون جگر سو سو بار

ای قدرا تونی جو محفل مین پڑہی چند اشعار
آفرین کرتا ہے ہر ایک بشر سو سو بار

ردیف رای ہندی

ناگن کو مار زلف کو چھو اور بلا کو چھیڑ — ۵۳ لیکن نہ مدعی میری فکر رسا کو چھیڑ
کافرستانہ میری دل بیقرار کو — پارہ کو مار برق کو چھوا اور صبا کو چھیڑ
مجنون یہان تو مجھ سی آ کر زکہ قدم — ہرگز نہ میری وادی وحشت سرا کو چھیڑ
زانو دباتا ہے کبھی بھرتا ہے چٹکیان — خوش آئی کیا وصال مین اوس خوش ادا کو چھیڑ
تکلیف ہم شنائی دریا اوسے ولا — بہر خدا نہ اوس بت نا آشنا کو چھیڑ
سیکھے انکھونکو نہ اوسکی رخ تابناک سے — ای آفتاب چرخ نہ اوس مہ لقا کو چھیڑ
یہ سکرا کی غیر سے گھونگٹ کو کھینچا — دیتی نہین ہے زیب حجاب حیا کو چھیڑ
کیون ضد بڑہایا چاہتا ہی بی سبب ولا — ہرگز نہ اونکی سامنے ذکر وفا کو چھیڑ

معلوم ہی سریب ہی بیکس تہی بی ہوا
ای منکر نصوص سمجھکر فدا کو چھیڑ

۲۵۴

چل مجھے تو نہ ای بت دلبر اکڑ اکڑ
چلتی ہیں کب کسی سی خرد و ور اکڑ اکڑ

سب کو قضا نی خاک فنا مین ملا دیا
جو نوجوان چلتے تھے اکثر اکڑ اکڑ

کب اونکی ایک قابو میں آئی قضا بگرد
بیٹھے ہوئے جو ٹیڑھ رہتے ہو منتر اکڑ اکڑ

مٹ جائیگا صحیفہ ہستی سبھی فضیلت
چل یون نہ ای غرور کی دفتر اکڑ اکڑ

معلوم ہی کہ ہی ترا اوس گلبدن سی لٹا
او غیر ہو نہ جامہ سے باہر اکڑ اکڑ

تیغ فنا سے خاک مین ملجائیگا یہ جسم
دکہلا نہ یون جوانی کا جوہر اکڑ اکڑ

قاتل نکالو کر مرا شوق شہادت آج
کیا بیچ ہوتا ہون تہ خنجر اکڑ اکڑ

چھاتی پہ میری جانب سالکو کر نہ لوٹی ہائے
دکھلائے وہ جو زلف معنبر اکڑ اکڑ

سجدہ ہی کرتا چلتا ہے سودا خدا کو دیکھ
اور غیر چلتا ہے ترے در پر اکڑ اکڑ

ردیف زای معجمہ

۲۵۵

جب گیا خط سی فروغ رخ پر نور ہنوز
دونون عارض تری روشن ہیں مستور ہنوز

چاند میں نور کی لینی سی ہے اوسکو انکار
بدگمانی کو نہ بھولا ترا رنجور ہنوز

خط کی آفت سے وہ جاتا رہا عالم بالکل
پھر گیا کیون نہ غرور بت مغرور ہنوز

بھر گیا گوشت لاغر سے شگاف مرقد
نہ بھرا زخم جگر کا مرے ناسور ہنوز

زلزلہ مین زمین کی جائی ودکروٹ لی کر
ہے موئی پر بھی یہ مضطر ترا رنجور ہنوز

دیکھکر تیرا لبس مین تو ادائی قاتل
لگی پانی تھی نہ حلقوم سے سا طور ہنوز

ہو گئین لاکھون فدا صبح قیامت لیکن
نہ کٹی ہجر کی میری شب دیجور ہنوز

۲۵۶

گیا خاک مین ملا ہمین ہین نا توان ہنوز
باقی ہی کیون فلک کو مرا امتحان ہنوز

کیا ضبط ہی کہ ہجر مین مین ہو گیا تمام
ظاہر نہین مگر مرا راز نہان ہنوز

نالون سی قبر مین بھی وحشت ملی مجھی
اوٹھتا ہی خاک سی مری دود فغان ہنوز

خاک فنا مین قیس حریف کب سما گیا
آوارہ دشت مین ہی مگر ساربان ہنوز

گویا ہون آفتاب لب بام ہجر سے
لیکن وہ رشک ماہ نہین مہربان ہنوز

مدت گذر گئی ہی قفس مین بہ ہمصفیر
مجنون فراق سی ہی مری باغبان ہنوز

لون گر ہزار مصر کی بدلی تو مفت ہی
تجھسی عزیز کا نہین سوداگران ہنوز

ہر چند باغ خلد مین پہونچا صنم ولی
بندہ ہی تیری در کا یہ بندہ بجان ہنوز

کس گل کا شیفتہ تھا مین قید حیات مین
زیر زمین ہی جلوہ نما گلستان ہنوز

مین حفظ رنج مہر مین دنیا سی مٹ گیا
لیکن نہین ہی تجھ مین وفا کا نشان ہنوز

دیوان بڑا السید کیا مینی گو رقم
باقی مگر ہی غم کی مری داستان ہنوز

مین ہو گیا ہون مردہ صد سالہ سی بتر
قاتل کو زندگی کا ہی مجھپر گمان ہنوز

تھا شور عشق کا جو مری سر مین ای فدا
کہتا ہی کس مزی سی ہما ہڈیان ہنوز

۲۵۷

باقی موئی پہ ہی غم رشک قمر ہنوز
روشن ہی گور مین مرا داغ جگر ہنوز

جا پہونچی تھی شرر جو کوئی میری آہ کی
ہی جوش مین زبانۂ نار سقر ہنوز

دیکھا کسکی چشم مست کا مین بادہ خوار عشق
داغ وحشت مین [illegible] ہوا جو بیخبر ہنوز

کیا سخت جان ہون تو سفر میں بھی رہ گیا
جان بھی گیا نہ خانۂ تن سی سفر ہنوز

خط سی وال حسن میں آیا مگر ترے
یہ بیوفائیاں رنگین فتنہ گر ہنوز

کب سوز ہجر یار میں جلکر موا تہا مین
ہر ذرہ خاک کا ہی جو مثل شرر ہنوز

زار و نزار ہوگی ہو انیت مین بھی
دل سے گیا نہین ہی خیال کمر ہنوز

مرقد مین ہڈیان ہین مری پیچ و تاب میں
باقی ہی درد زلف کا کافر اثر ہنوز

مدت سی کہتی ہو کہ مین جاؤنگا لکھنو
لیکن فدا نہ تمنے کیا ہے سفر ہنوز

۲۵۸

وا موئی پر ہین مری چشم گہربار ہنوز
ہی یہ حسن ہون مین تشنۂ دیدار ہنوز

میری آہ سوز دروں سے نہین شاید آگاہ
بند اونکے جو نہین وزن دیوار ہنوز

خط کی آنی نی سبھے کر دیا کافر سیدہا
لب وہ ہی رکھتے ہین پر کاکل خمدار ہنوز

مر گیا ہون جو تصور مین رخ روشن کے
ہی مری پیش نظر تابش رخسار ہنوز

سجدہ ہوگیا اوجڑ مری توبہ سی تمام
نہین آیا ذرا جانہ خمار ہنوز

بعد کشتن جو یہ تنگ ہی کہ نہ جی اوٹھی پھر
چھوڑی قبضہ سی ہی قاتل نی نہ تلوار ہنوز

یہ خوش آئی تہی کسی دن تری کافر آواز
کان رکہتا ہون سدا مین پس دیوار ہنوز

نکلا اوس ن جو مکرر تہا زبان سی تیرے
ہی وظیفہ مجھی اوس لفظ کا ہی یاد ہنوز

میفروشونکو جو فاقی ہین بجا ہین سانے
مجسا پیدا ہوا ہی کوئی میخوار ہنوز

محو ہو جائیگا مضمون کو سمجھکر واعظ
اوس صنم نی نہین دیکھی کبھی اشعار ہنوز

رہنی مجنون کو جو ذلت سی لگا لا تمنی
تالیان دیتی ہین لڑکی سر بازار ہنوز

سنگ دیوانہ ہون اوس شنگ چمن کا ہا لم
مین وہ بلبل ہون کہ دیکھا نہین گلزار ہنوز

لب کوثر پہ فدا ماہی بی آب ہون مین
چین دیتا نہین جنت مین غم یار ہنوز

بردیف سین مہملہ

٢٥٩

تہا غلغلہ کہ وادی مشرب گزین قیس — گل بعد قیس ہم جو ہوئی جانشین قیس
دشت سرای دہر مین آرام دل کہان — لیلی کو کسی دشت مین دیکہا قرین قیس
بیجا نتہا یہ غبطہ درس علوم در — فرہاد تہا جنون مین اخی کمین قیس
لکہتی کبہی نہ لیلی و مجنون کو اتنے — باقی اگر و لطف کلام متین قیس
بہر نثار لیلی سحر محیط حسن — ہر اشک آبدار تہا در ثمین قیس
تہو مین خار سینہ مین جاکا در جگر مین داغ — تہی مبتلای درد یہ جان حزین قیس
ہمرتبہ مسیح تہا اعزاز عشق سے — ہر گرد باد دشت تہا چرخ برین قیس
دیوان کو مرقع لیلی بنا سکے — تسوید کیجیے وصف لگا حسین قیس
ملک جنون مین خوب تہا وہ نوشیروان وقت — گویا پرچم تہی راست رزین قیس
واعظ گناہ عشق تہان ہی بڑا ثواب — سب مذہبون کو چہوڑ ہو داخل بدین قیس
مجنون اگر صبا ہی تو ہر غنچہ حسین — لیلی ہے گویا شاہ محمل نشین قیس
کیون لے چلے اجل ابہی باغ بہشت کو — وادی نجد کیا نہین خلد برین قیس
زاہد غبار کوچہ لیلی خوش ادا — تہا کثرت سجود سے خط جبین قیس

رکہا جو مین نے نجد مین جاکر قدم فدا
پہونچا فلک پہ فخر سے فرق زمین قیس

٢٦٠

لالہ ہای شنگ گلگون ہی سر پستان حبیب — بید کا سایہ ہی گویا سایہ الیوان ...

روز ہی روز قیامت دشتیان دشت کو — آفتاب حشر ہی داغ دل سوزان قیس
گر لحاظ منزل لیلی نہو دی درمیان — خلق را طوفان نمودی دیدۂ گریان قیس
قصد لیلی سے کہلایہ حال ہمکو تہی ضرور — جان مجنون جان لیلی جان لیلی جان قیس
شور محشر سی نہین کم شور اوسکی آہ کا — صور اسرافیل ہی گویا دل نالان قیس
مشتری ہوتا تری سودا کا کیا اتی تہک ماہ — درہم داغ جنون سی پر تہی ہمیان قیس
مدۂ الفت اوسی پیدا کیا اللہ نے — کفر عشق زلف لیلی کیون نہو ایمان قیس
تہا سکو دل بین خستہ جان کا گر تین وا گی — گر و با بہت غم تہا خانہ ویران قیس
کیون ٹپکتا ہی ہموم نجد سی رنگ بہار — لیلی تہک جس ہی آج کیا مہمان قیس
بیخودی وسکی رائی خود تہی اک جام شراب — تہا کباب سوختہ گویا دل بریان قیس
دوستو مجنون بہی تہا اک تماشا شور بید — دفتر دیوانگی دنیا مین ہی دیوان قیس
پتلی آنکہون کی نہین ہے لیلی روشن جمال — آئینہ تصویر کا ہی دیدۂ حیران قیس

صدقی ہتو تہا سگان یار پروہ جان نثار
جان لیلی کیون نہو تی ای فدا قربان قیس

۲۶۱

تنگ ہی ضبط فغان سے دل نا شاد کہ بس — جہین ہی کہنچون فدا مین کوئی فریاد کہ بس
نہین فرہاد مجہی دیتی ہیں وہ داد کہ بس — مینی کیا کوہ و بیابان کئی آباد کہ بس
تیشہ ہی مار موا اور نہ کچہ ہاتہ آیا — جان شیرین سی تہنگ ایسا تہا فرہاد کہ بس
قاتل اک آن مین صد ہا کا کیا کام تمام — تیز ایسا تہا ترا خنجر بیداد کہ بس
تمری دیکہی جو اوسی رو کری جانب سرو — قامت یار ہی وہ غیرت شمشاد کہ بس
فصد کا مرشئہ کو دنیا مین بہانہ ہو جائے — نشتر ایسا ہی لگا نا کوئی فصاد کہ بس

دنگ ہی حیرت سی سکا کارہی وہکی آگے — ایسی کرتا ہی ستم و ستم ایجاد کہ بس
مست دریا سی تیتہ کو یہ جیسا او سنی — ہای شیرین کا کلیجا تہا وہ فولاد کہ بس
دیکہکر میر ایہ ازرنگ نگار معنی — ایسے حیران ہوئی مانی و بہزاد کہ بس

رہیو آباد ہمیشہ تو فدا دنیا مین
تونی وہ ملک سخن کو کیا آباد کہ بس

ردیف شین معجمہ

۲۲۲

کریگی مجکو جہنم کی کیا اثر آتش — مین سوز ہجر بتان سی ہون سر بسر آتش
خیال ہی ترا ای شعلہ رو نہین ہی عجب — بجای آب جو برسائی چشمہ تر آتش
بجاؤں کو می بتان سی کہی ہمانی کو — لگادی کعبہ مین واعظ کوئی اگر آتش
نہ بیٹھہ زر کی طمع سی بہ پہلوی اغیار — لگا نہ پہلوی سوزان مین سیمبر آتش
مری جو سوزش دل کی مقابلہ ہو جاے — نہین جحیم کی رکہتی ہی یہ جگر آتش
جلائی دیتی ہی دل حرص دولت دنیا — بنا ہی جان کو مری گویا سیم و زر آتش

فدا کی دیکہہ کے مضمون گرم کی شدش
ہوئی ہین شرم سی کیا کیا عرق مین تر آتش

۲۲۳

ہو نہ کیونکر سحاب کی خواہش — کہ مجھے ہے شراب کی خواہش
بوسہ لب کی ہے طلب مجکو — نہین کچہ شہد ناب کی خواہش
مے پی ہے کہین مت لا واعظ — اب مجھے ہے کباب کی خواہش
جاں خواہان ہے بیقراری کی — دل کو ہے اضطراب کی خواہش
دیتے ہین جسم فدا اگر تجکو — ہی غزل کی جواب کی خواہش

۲۷۴

مجکو ہے آفتاب کی خواہش
کیوں نہو ماہتاب کی خواہش

مست ہوں چشم مست ساقی پر
نہیں مجکو شراب کی خواہش

خود ہوں شوق دو آتشہ مین کباب
کیا ہو مجکو کباب کی خواہش

عرق رخ کا ہے خیال مجھے
نہیں غش مین گلاب کی خواہش

خط تو آیا نہیں جو خط آئے
کیوں ہے خط کی جواب کی خواہش

رحمت حق یہ ہے نگاہ مجھے
ہے گنہ مین ثواب کی خواہش

تیری جلوہ کے سامنے مجکو
نہیں ہے ماہتاب کی خواہش

متقی ہون مین کوئی رند نہین
کیوں ہو مجکو شراب کی خواہش

کہہ پکارو فدا ہے دیوانہ
قیس کو ہی خطاب کی خواہش

۲۷۵

اون بتون کی ہی بات کی خواہش
نہیں مجکو نبات کی خواہش

خواہش آب تیغ قاتل ہے
نہیں آب حیات کی خواہش

مجکو امید ہے بتوں کے ساتھ
ہے وفا میں ثبات کی خواہش

ہی توسلیہ سے مصطفی کے مجھے
حشر کے دن نجات کی خواہش

ایسا مایوس وصل ہون کہ کبھی
نہو کی دن مین رات کی خواہش

مرجع کل کی ہے تلاش مجھے
نہیں ہی جز ثبات کی خواہش

یا الٰہی فدا کو رات اور دن
تجھی ہی تیری ذات کی خواہش

۲۷۶

تیری جلوہ سی کیا موسے نہیں غش
فقط مین ہی نہیں ابی ہے حسن غش

صنم اللہ رے یہ رقص تیرا
اگر دیکھے تو ہو چرخ بریں غش

موسے پر کون آیا فاتحہ کو
مجھے آیا ہے کیوں زیر زمیں غش

تری ناقہ کی آہٹ سنکی بن میں
ہوا ہی قیس ای محمل نشیں غش

نہ تو موسے ہے اور نہ وہ تجلی
نہ ہوا وس بت پہ ای جان حزیں غش

جو ہونگا نغمہ سنج نعت احمد
کرینگے چرخ پر روح الامیں غش

جب اوس رشک پری کو دیکھتا ہوں
میں ہو جاتا ہوں یارو بالیقیں غش

صنم دیکھے جو یہ جلوہ تمہارا
ابھی ہو جائے حور علیں غش

نہ چھپ پھر خدا جلوہ دکھا دے
میں تجھپر ہوں بت پردہ نشیں غش

اگر جلوہ ترا سو بار دیکھے
نہ ہو یکبار بھی غیر لعیں غش

شگفتہ ہو تو ہو اوس رشک گل پر
کہیں بلبل ہی غش اور ہیں کہیں غش

فدا دیکھا جو اک شمس الضحی کو
مسیحا ہیں بچرخ چار میں غش

ردیف حاء مہملہ

۲۲۵

کافر ہو جسکو ہو زر و لعل و گہر کی حرص
ہندو کو ہی وصال بت سیمبر کی حرص

کب غم میں تیری راحت جان جگر کی حرص
ہی مجکو ملک جان کی زیان ضرر کی حرص

جی کب بھرا تصور مژگان یار سے
ہی دل کو کسقدر خلش نیشتر کی حرص

مفلس ہا میں سچ ہی کہ حارص ہی منصب
تھی حد سی زیادہ مجھی مال و زر کی حرص

ای دل شب وصال صنم جز کنار و بوس
مارا پڑیگا تو نی زیادہ اگر کی حرص

مسجد سی کچہ غرض ہی نہ کعبہ سی واسطہ
مجکو ہی اوس صنم کی گدائی در کی حرص

یارب ولا دی ہی ترا دست کرم فراخ — اس خاکسار کو ہی بت سیمبر کی حرص
کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی — اکسیر ہی تری لیے علم و ہنر کی حرص
اکثر جہاں کے لوگ ہین سب بندۂ درم — جو بندۂ خدا ہین نہین اونکو زر کی حرص

آیندہ سال مین ہی فدا قصد ضرور
از بسکہ میری دل کو ہی حج کی سفر کی حرص

ردیف ضاد معجمہ

۲۶۸

کعبہ سی ہی غرض مجھی دیر سی غرض — اوس بت کی کوچہ کی ہی فقط سیر کی غرض
مرنیکی جا ہی ہی ستم اس علاقہ سے — اونسی غرض مجھی ہی وہ نہین غیر سی غرض
مطلب ہے الفت بت خود کام سی مجھے — ہی غیر مدعا دکی کیا بیر سی غرض
دنیا مین ہی بدون کو ہمیشہ بدی کا کام — ارباب خیر رکھتے ہین جون خیر سی غرض
اندیشہ ضرر ہی نہ حرص حصول سود — یکلی سی ہی غرض نہ مجھی بیر سی غرض
مسجد سی کام ہے نہ مجھی خانقاہ سے — رکھتا ہون مین تو بتکدہ و دیر سی غرض

شکر خدا کہ اوس صنم شوخ نے کہا — دالیس
مطلب فدا کو مجھی سی کیا غیر سی غرض

۲۶۹

ہے برا ہوگا نہ اچھا یہ مرض — دشمن جان ہے محبت کا مرض
خلق سے کر دیگا ناپیدا مجھے — ہوگیا ہے عشق کا پیدا مرض
ای مریضو کیا مقام فکر ہے — شان مشتاق کے آگے کیا مرض
ہی بڑا آزار عشق چشم یار — کس نے دیکھا ہے کہین ایسا مرض
ہین غم ہجران سے سب بیماریان — وصل مین جاتا رہا جو تھا مرض

جان تو جان لے گا مرا ایمان بھی
غم کا تیری ای بت ترسا مرض

تنا ریستی مین یہ وجہ ضعف ہی
مجکو فکر شعر ہے گویا مرض

تھی ہمیشہ دعوت تشخیص کے
جانتے تھے خوب زکریا مرض

فالج و قولنج و استسقا و تپ
رکھے حق محفوظ ہین کیا مرض

لقوہ و برقان و ایلادس و دق
دشمن انسان ہین صد ہا مرض

جس ہی جا نہ ہوئے یا دیب دو لعین
دیجے دشمن کو مری ایسا مرض

مین ہوا بیمار چشم یار سے
دیکھنے سے مین سنے یہ دیکھا مرض

دل مین دیدار بتان کا ہے فساد
مجکو ہین یہ دیدۂ بینا مرض

غم مین کہاتا ہون سدا جای غذا
کیون مجھے ہوگا کوئی پیدا مرض

سایۂ فضل خدا قائم رہے
میرے ہمسایہ نہ بہٹکے کا مرض

پیر کنعان جانتے تھے درد دل
جا مین کیا یہ حضرت عیسی مرض

ہین طبیب ایسی فدا افضل الرسل
عہد مین اونکے ہوا عنقا مرض

ایسی کبہی تھی نہ روشن پہ کنعان عارض
مین و خورشید منور تری جانان عارض

سبزہ خط ہی جو ریحان تو ہی کاکل سنبل
گل ہین گویا تری ای رشک گلستان عارض

شبنم گریان ہین چہرہ پہ عرق کی قطرے
فی الحقیقت ہین تمہاری گل خندان عارض

خال اگر دین ہی تو ایمان ہی خط رخ تیرا
زلف اسلام ہی تو صفحۂ قرآن عارض

حضرت خضر ہی گر خط کو تری ہی تشبیہ
زلف ظلمت ہی تو مین چشمۂ حیوان عارض

دیکھکر ای بت کافر یہ خط لوح اعجاز
پوچتی ہین تری یاقوت رقم خان عارض

پانی بوسہ کو مری منہ مین بھر آتا ہی
مین وو پھری مین جو انکی عرق افشان عارض

حسن معنی ہی عیان وی سخن سی میرے
کیا شگفتہ ہی زمین بھر سخندان عارض

غیر کو بوسہ وو دلدار ہا ہی ستم یون مجھسے
تنی گھونگٹ مین چھپائی ہین مری جان عارض

چمن حسن ہی وو غیرت شمشاد فدا
لالہ و گل کی ہین گویا دو خیابان عارض

ردیف طاء مہملہ

۲۰۱

دل شیدا کو نہین زلف گرہ گیر سی ربط
ای پری ہی تری دیوانہ کو زنجیر سی ربط

یار کی شوق گلہ نی یہ کیا ہے حیران
نہ خموشی سی علاقہ ہی نہ تقریر سی ربط

فلک پیر کی کچھ خبر نہیں ان رو رون
رکھتا ہی کچھ جو مری نالہ شبگیر سی ربط

عارض یار پہ رہتی ہی سدا زلف سیاہ
شب تاریک کو ہی ماہ کی تنویر سی ربط

دل صد ریش مین پیکان کو چھپا لیتا ہی
ہی یہ قاتل تری زخمی کو تری تیر سی ربط

زخم خوردہ ہین تری ابروی خمدار کی ہم
کیون گلی کو نہو اپنی تری شمشیر سی ربط

مین ہر اک کام مین ہون تابع تقدیر ازل
مجھکو بہر سبب کار ہی تدبیر سی ربط

فکر ہر کام کی ہے لازمہ بیداری
کیونکہ پیوستہ ہی سیر کو تقدیر سی ربط

بس رہا ہی مری خاطر مین وہ یار محبوب
واسطہ ہی مجھی کابل سی نہ کشمیر سی ربط

گریہ آتا ہی مضامین غم آلودہ سے
بسکہ رقت کو فدا ہی مری تحریر سی ربط

۲۰۲

دنیا مین مجھکو تھا جو بت گگان سی ربط
واعظ البس از نہ نہین حور جنان سی ربط

کیون محو اسقدر رہی کہ در پردہ عندلیب
فصل بہار رکھتی ہی باد خزان سی ربط

دنیا میں رسم ربط نہ تھا گر کوئی نہیں
پروانہ کو بلا ہی ہما گل شمعدان سی ربط

گردش سی ایکدم تہ ین ملتا کبھی قرار
وحشت ہیں بسا ہی ذہن سہ مجھکو آسمان ربط

یارب مسیحان فلک کی جلیں نہ بال
رکھتی ہیں میری نالہ آتش فشان سی ربط

کتنا میں تیرہ بخت ہوں بزخراب میں
رکھ رسیہ کو میری ہی لعف تاں آپ ربط

ڈرتا ہوں دوست تو حسید حنج پیر سے
پیدا کیا ہی میتی جوان و جوان سی ربط

وحشت سی بعد مرگ بھی پایا ہی کب قرار
خاک جسد کو ہی مری یک روان سی ربط

نالان ہی روح اب مری تو بس کی طرح
چھوٹا نہ بعد مرگ بھی گو ہی تبان سی ربط

وشت جنوں میں عمر بہت لطف سی کٹی
قیس حزین کو تہا جو کسی ساربان سی ربط

وادہ سخن جو اوسکی زبان سی ادا کری
پیدا کرو خدا کسی اب نکتہ دان سی ربط

۲۷۲

پیدا ولی کیا ہی خدا یا نہاں سی ربط
ہی عندلیب کو جو گل گلستان سی ربط

ہوجہ نہ جسما ہمیں سودا دماغ میں
ہی دل کو میری گیسوی عنبر فشان سی ربط

صدمہ ہزار رحم کا ہی جان زار پر
ہی شبنم کا دیکھا ہی گل گلستان سی ربط

رگ رگ میں میری ہی جو ہرا سوز عشق کا
کینہ کا ہما کو ہو نہ مری استخوان سی ربط

عمر شباب غم تجسد میں بسر گئی
پیری میں کیا کروں ہی کسی جوان سی ربط

نادان ہی اہل تحسین کو غیب نشانی وفا
ہی خدا اقتدا اہل جہان سی ربط

۲۷۳

ہوا ہی اوس گل خندان سی کیا ربط
کہا تو نے گریبان سے کیا ربط

چمن ہی غیرت صحرا ای تاتا
تری زلفوں سی رکھتی ہی جلما ربط

رکھا غنچہ جو منہ پر اوس پری نے — کلی سے کیا سکے کا میو گیا ربط
نرکھو تم بھی تم سے ای مری جان — نہین رکھتا رقیب ایسا ربط
دل مضطر کو بھی اوس گل سی نسبت — چمن سے رکھتی ہے باد صبا ربط
عزیزو کیون کیا پابند زندان — زلیخا کو اگر یوسف سی تھا ربط
زنا لیلی کا تھا لیلی سے کلمہ — ہوا تھا قیس کو لیلی سے کیا ربط
فرا کیا اوسکی صحبت سی وٹھا ون — نہین رکھتا بت شیرین ادا ربط
دعا سے مندہ بھی بیٹھ سکا نہ — کہ ہو پیدا صنم سے یا خدا ربط

فدا دنیا میں سب ہی ہون پریشان
مجھے ہی اونکی کاکل سے بجا ربط

۲۶۱

نہ بیابان سی علاقہ ہی نہ گلزار سی ربط — مین وہ دیوانہ ہون ہی مجکو نہ کوئی یار سی ربط
راز سربستہ کا دفتر ہے ہمارا دیوان — نکتہ دانی مین ہی ہمکو دہن یار سی ربط
سایہ بید کی پروا نہیں مجہ مجنون کو — ای سر بید ہے تری سایۂ دیوار سی ربط
جوشتی تھی کبھی اور آنکھون پہ رکھتی تھی کبھی — تہا لیلی کو کسی بن کی خس و خار سی ربط
چاہیی ربط بدل بندہ کو معبود کی ساتھ — ظاہرا عالم اسباب مین جس کا ہی ربط

ای فدا کیون نہ عذوبت ہو سخن مین میری
لب شیرین کو ہی اوسکی مری اشعار سی ربط

۲۶۲

کیونکر ہی ای پری تری لطف رہا سی ربط — دل تو نہین کلیم جو ہی ازدہا سی ربط
پیدا ہو ہی جب سی بت بیوفا سی ربط — ہرگز نہین ہی مجھکو تری شرم وحیا سی ربط
دنیا مین رسم وفا سی خالی ہی کوئی — بلبل کو گل سی گل کو ہی باد صبا سی ربط

مین دل کی چاہ سی بخدا گر نہ ہوتی — ورنہ کبھی نکرتا کسی بیوفا سے ربط

خنجر نہیں ضرور مری قتل کے لیے — ہی جان خستہ کو نگہہ سرمہ سا سی ربط

دشمن ہین جان و مال و دل و دین کی یہ گو — پیدا نہ کیجیو کوئی کسی دلربا سے ربط

وہ ضبط ہی وہان کہ ملک کا نہین گذر — کیونکر کرین ہم اوس بت نا آشنا سی ربط

سرگشتگی سے تہا جو علاقہ دم حیات — بعد فنا ہی خاک کو میری ہوا سی ربط

سب اپنی بیقراری رکہتی ہی سار ہیم وراہ — بیت العتیق کو ہی ہی قبلہ نما سی ربط

تقوی کا ہی مری دل شوریدہ کو خیال — رند خراب نی ہی کیا پارسا سی ربط

دیوانہ ہون کسی بت مہمل نشین کا یہ — دشت جنون مین ہی مجہی بانگ درا سی ربط

ترا ہون طوف مرقد اقدس کی شوق مین — ہی جان غمزدہ کو یہ خیر الورا سی ربط

کیا راہ و رسم سی وہ صنم بی ملا قری — خط ہی جو لکہتا ہی تو نہین مدعا سی ربط

کیا طرز دلبری کی ہی گہاتون مین ہوشیار — اوس بت کی ہاتہ کو ہی جو دزد حنا سی ربط

فکر سخن ہی مجکو عبادت سی کم نہین — اپنی کلام کو ہے جو حمد و ثنا سی ربط

عالم ہزار جان سی شیدا ہی پری — اک مجکو ہی نہین تری لعف و وفا سی ربط

اوراق میں خورشید ہی جو لغزشس ہی پاؤن مین — کیونکر رہی نہ ہاتہ کو میری عصا سی ربط

تشبیہ و زبانکا اپنے کلام دروغ ہے — کیا استجابہ کو ہو ہماری دعا سی ربط

اوتنا ہی ہی صنم مجے محروم دعا سی کام — جتنا جہان مین ہی تجہی جور و جفا سی ربط

ہجر بتان سنے مجکو کیا شیخ روزگار — ہر دم زبان کو ہی مری یاد خدا سی ربط

دنیا مین آہ و نالہ سی مجکو علاقہ ہے — ہی جان مضطرب کو جو رنج و عنا سی ربط

تھا شوق طوف فراحسین ہون — یارب ہو خاک کو مری خاک شفا سی ربط

فکر معاش سی کیا بیکار آہی فدا
بیکار سخن کی کیا کیا صحبت بتو آسی ربط

۲۷۷

تم کہتے ہو فقط بیان آئے ہزار خط
بھیجے ہیں اپنے شکوۂ ستم کی شمار خط

دکھلائے عکس رخ سے کیا کیا بہار خط
جس وقت سے کہ نکہت چمن گلعذار خط

خضر حسرت جواب تھا معلوم فائدہ
کیا لکھا پھر تن کو ستم سے فگار تھا خط

معلوم تھا کہ صاف نہ ہوگا غبار خط
نادان تھا جو بھیجا میں نے کیا ہار خط

نامج بہشت ہوئے پُر از دشت آرزو
بھیجے اگر مجھے وہ فقط گلعذار خط

کاغذ کے پھر فرد دوں کو موقوف کر دیا
وال آیا تھا جو رات میں پھر چھپا کے خط

سمجھا تھا تار زلف جو کاغذ میں نامہ بر
مرشوق شعر میں سے تھا کیا میں نے یار خط

تا خامہ وہ مرو دی خیلہ لگی گا وہ ساوہ ور
جھٹ آگیا تو آئے نہ گیا یہ ہزار خط

آیا جو خط بنا لیا بو قتل کی ذات اوسی
پڑھتا ہی کب کسی کا ہے یہ سنگسار خط

ہوں مست تشنہ چشم الفت جو نامہ بر
لکھتا ہوں یک شکستہ تن مانند خوار خط

حسرت سے قتل خط میں لٹتا ہوں یک مگر
کرد ہیتا کبھی کو کسی کا ہے یار خط

کہہ دینا میرا حال زبانی ہی قاصدا
طاقت کہاں ہے یہ جو لکھوں میں ہزار خط

مجنوں غبار وحشت کو گلزار ہمدم گیا
لایا ہے کب کا صحیح شعر سوار خط

ہی مجھی مرا یہ خط ہے تمیم حال
لکھنا نقص جو ہو وہ مبتلائی خار خط

قربان ہونے کا جو لکھوں شوق تو ہی فدا
ہدیہ سمیت کیا دیں شوق سے نثار خط

ردیف طاء معجمہ

۲۷۸

محو دیدار بتان جان حزین ہے واعظ
طاقت دیدار بتان مجھکو کہیں ہے واعظ

رشک حور و بت پری ہے [illegible]
[illegible] کی محفل جلد برین ہے واعظ

کیوں لگا ہے مجھے [illegible]
میری [illegible] تیغ کمین ہے واعظ

سجدہ [illegible] کیا [illegible]
[illegible] خورشید [illegible] جبین ہے واعظ

[illegible] کا [illegible] کی [illegible]
اتنی طاقت تجھ میں [illegible] ہے واعظ

کیوں [illegible] کا ذکر [illegible]
حور [illegible] حسین ہے واعظ

کیا کروں [illegible] زمان [illegible]
البتہ مستی [illegible] نشین ہے واعظ

[illegible] تنہا [illegible] نہیں
زندگی کا جو مزا ہے [illegible] ہے واعظ

اسکو [illegible] باتین [illegible]
جانتی ہے [illegible] ہے واعظ

جو [illegible] ہم نام [illegible]
ایسا موقع کوئی جنت میں کہین ہے واعظ

[illegible] کہ [illegible]
اسکی [illegible] ہے واعظ

[illegible] اسلام [illegible]
میرا [illegible] جبین ہے واعظ

جو کہ نام اسکا ہی رندانہ جہان میں مشہور
پر [illegible] گوشہ نشین ہے واعظ

[illegible] کیا [illegible] کا [illegible]
[illegible] کا حظ

[illegible] کہا [illegible]
[illegible] شیرین [illegible] کا حظ

سکندر [illegible] گیا [illegible]
[illegible] نے کا حظ

[illegible] خندہ [illegible]
[illegible] صحبت [illegible] کا حظ

[illegible] وصف [illegible]
[illegible] کا حظ

روان [illegible] خون میں [illegible]
[illegible] کا حظ

بت چاردہ سالہ ہو ہمکنار
فدا اتنے سی سن تو جوانی کا حظ

ردیف عین مہملہ

۲۸۰

ہی ہجر مین پروانی کی سوزان جگر شمع — کافر یہ لپکتا ہی دہوان تب بسر شمع

ہی فندق پانی بت مہوش سی مشابہ — شکل ہی مری بزم مین ہونا گذر شمع

کرتا ہے جو دل سوزی پروانہ کا اظہار — اوس کی نت جان کو نہین کیا کچہ خبر شمع

اوڑتا ہوا آیا ہی سوئے بزم جو دیکہو — پروانہ کی جانب ہی برابر نظر شمع

رویا ہون جو یاد رخ تابان مین تمہاری — ہم قسم مری روشن ہین برنگ شرر شمع

اوس بت کو ذرا رحم نہین بزم مین ورنہ — جلتا ہی مری سوز دروں پر جگر شمع

مجلس مین تری کوئی نہین گریہ سی خالی — طاش اشک سی بہرتی ہی بہا چشم تر شمع

یہ سوز غم اپنا سبب نشو و نما ہے — مین گلشن گیتی مین ہون گویا شجر شمع

ہی عزم سوی ملک بقا پیر مین اپنا — مین بہی ہون دم صبح دلا ہم سفر شمع

شمشیر جو اوسکی نئی ہر موج ہوا ہے — پروانہ پرون سی نہو کیون خم دہ سر شمع

روشن نہو کیون بزم سخن میری سخن سے
گویا ہی فدا میری زبان مین اثر شمع

ردیف غین معجمہ

۲۸۱

نہ من تمکو ناز و نعم سی فراغ — ابہی یہان نہین درد و غم سی فراغ

غم ابرو مین جاؤن کب بتکدہ — کہان مجکو طوف حرم سی فراغ

فراموش ہون کیون نہ وقت نماز — نہین مجکو یاد صنم سی فراغ

تبسم ترا آفت جان ہوا
نہین گریہ چشم نم سے فراغ

مین کیا غمزہ و فکر راحت کرون
کہان مجکو درد و الم سے فراغ

جنکون کب مین استغنا کو ہر سلام
نہین سجدہ ہای صنم سے فراغ

وہ تشویش حال گدا کب کرین
نہین انکو جاہ و حشم سے فراغ

کہان صحبت یار مجکو نصیب
نہین سوگ بخت دژم سے فراغ

نہین تجہ پہ موکو کی معنی سکہلے
نہین تجکو نافل منم سے فراغ

قناعت کرون کس طرح اختیار
نہین دل کو حرص درم سے فراغ

کہ اوس بت کا دکہلاؤن شغل تجہی
جو ہو ذکر باغ ارم سے فراغ

شب و روز ہی فکر وصل صنم
نہین مجکو کار اہم سی فراغ

نہین موت آتی تو پہر کیا کرون
نہین مثل عزرائیل سم سے فراغ

بتون کا مین ہون پرستش ستم
ہوا جب سی لوح و قلم سے فراغ

نکیرین کا کیا نہین تجکو خوف
نہین جو کنیز و خدم سے فراغ

فدا ایسی بدعہد کو دل دیا
نہین جسکو جھوٹی قسم سے فراغ

۲۵۳

سینی مین تیری اتنی کہان ہی ہزار داغ
ہین پہلوی برشتہ مین میری ہزار داغ

تازہ ہین مثل گل کی روشن ہین جون چراغ
رکہتی ہین میری دل ہین کیا کیا بہار داغ

کیا بخت بد کا شکوہ بیداد کیجیے
وہ ہمکنار غیر مری ہمکنار داغ

کس شعلہ رو کی آتش غم کا ہون سوختہ
ہین گل فشان جو میری تنگ انار داغ

سینہ نہین مگر ہی خیابان زعفران
دکہلا رہا ہی باغ کی مجکو بہار داغ

تھا تبسم لب سی تازہ ہمیں باغ
ہی سینہ و جگر کا مری شگفتہ داغ

ہمرا غیر کی ہی ہال بار ہم ایاغ
پیالا سو جو تجھ سی ہی پال بھرا ایاغ

عندلیب باغ آج نہ کیا کیا ہی باغ
دیکھیں جو شکل گل ہی مری ال چہ باغ

بیرحم شاد ہاں ہوا کیا کیا سر باغ
دیکھا جو سوز غم سی مرا جسم ہزار داغ

یکدم نہیں مجھی غم تیر کا ان بہی سراغ
رکھتا ہی سر کیا لیا بی جانتی جا چار داغ

شد لوہا جتن ان عرا اور اد آدمی سے
پاتا ہوں جانی آدمین جگر ہزار داغ

جس جا ہجوم زاغ و زغن ہو وہاں فدا
کیونکر نہ شاہی نغمہ سے ... ہزار داغ

۲۵۴

گر ضد سی شعلہ و تو فروزان ہی کر چراغ
روشن ہی داغ دل سی ہی گا پر چراغ

این درد رنج و سہر ... دل کا
گویا ہی تجھ فروغ لبس پر جگر جیسی چراغ

مشغل بیاد ہا گئی ہی کی بسی ہر کا
کہتا ہی داغ دل سی مری گنبد چراغ

جا سوختہ گرد و از لیتر تیرہ بخت ہم
روشن کن کشتہ بس ... اگر چراغ

بینا ئیدہ ہی سب ... ہی ... اجل
کہ خم میں جو گل ہو جو وقت سحر چراغ

ای کوشش طبع تو ... بلا شدی
شب بہر ہی فکر شعر میں تش ... چراغ

میری ... ہاں دل تیری ہی ... پر
دکھلاؤ جلوہ کر تی ... گذر چراغ

سیا دل ہی وہ کہ حسین ... داغ عشق
ویران ہی وہ مکان کہ نہ جاوے گر چراغ

اس شاخ زو ابہی ... رو شن ہی ہوشیار
پروانہ سان اگر نہیں کہتا ہی ... چراغ

ہر جا ... گلست ... کیوں ...
پاتا ہی شمع باد صبا سی خبر چراغ

کیا فائدہ لیے دل کا ... مجھ سے
کہتا ہی ... سوز جگر میں اثر چراغ

بیکس ہون وہ کہ سوخت تباہ فراق مین / جلتا ہے کون حال پہ میری مگر چراغ

نازم بہ مرگ خویش اگر بر مزار من / روشن نماید آن بت رشک قمر چراغ

وہ شمع رو کبھی یہان جلوہ گر ہوا / روشن ہوا نہ گھر مین مری عمر بھر چراغ

ٹھنڈا ادہر کری یہ مری دل کی آہ سرد / روشن کوئی کری جو مری قبر پر چراغ

یاد آتا ہی وہ لطف فروغ شب وصال / جلتی ہی یہان ارنہ کیا دیکھکر چراغ

ای آفرین فدا یہ فروغ کلام تو
روشن نمودہ ز مشعل ہنر چراغ

گلزار حسن کا ہی عجب دلپذیر باغ / ہی گلشن جہان مین یہ جنت نظیر باغ

مثل کلام تازہ کہان ہی نظیر باغ / سمجھ خوشنوا کا دیوان ہی ای ہمصفیر باغ

گویا ہی ہر روش غم ہجران مین پل صراط / ای رشک حور مجکو ہی مثل سعیر باغ

سنتا یہ عرض میری کہ دکھوں بہشت کو / دنیا سوی یہ مجکو سمیع و بصیر باغ

رکھا خدا نے اسکو برہنہ لباس سے / پہنے ہوی ہے برگ شجر ستی حریر باغ

ہجران مین مجکو شاخ گل تازہ ہی کمان / سینہ مین سرو سے جو لگاتا ہی تیر باغ

دل داغ داغ ہی غم گلزار قدس مین / ہون گلشن جہان مین یہین رنگ ضمیر باغ

کب سوی باغ ہی تری درویش کا عزم / سبزہ ہی کیون بچھاتا ہی فرش حصیر باغ

پابند محبس غم گلزار حسن ہون / کیا دیکھنے کو جاؤن تو مین اسیر باغ

ذو الجوع ہون جو گندم حسن ملیح کا / ہی چشم تر مین مزرعہ خشک شعیر باغ

مجھسے جو ضبط گریۂ خونین نہ ہو سکا / صحرا مین اب لگاتا ہون مین ناگزیر باغ

ہی رنگ آفتاب گل ہر چراغ مین / ہی روضۂ رسول خدا کیا منیر باغ

فرقت مین گل کا جلوہ ہی نارالسقر مجھی
گویا نسیم صبح سی ہی زمہریر باغ

نشان گریہ کا ہی مری یون و برق وش
ہو جس روش سی طالب ابر مطیر باغ

معلوم کرنی کا وشِ فکرای فدا مری
گر ہم مین مین دیکھتی مزا و میر باغ

۲۸۵

کہاتا ہون مدام داغ پر داغ
ہون آتش غم سے سر بسر داغ

ہاتھی مین نہین چراغ روشن
ہی سینہ مین میری جلوہ گر داغ

جلتا ہون عبث کہ سوزش دل
رکہتی نہین مطلقا اثر داغ

کیا خوف سقر ہے مجکو واعظ
ہے میرے جگر مین شعلہ ور داغ

جو ہے گل تازہ تیرا اے باغ
ہے میری نظر مین تازہ تر داغ

ہجرت شعلہ رو مین واعظ
دوزخ ہے جگر کا میری ہر داغ

تارے نہین آسمان پر اتنے
ہین سینہ مین میری جسقدر داغ

ہمراہ عدو نہ جا سوئے باغ
کافر مرے دل کو یون نکر داغ

سمجھے جہان آفتاب محشر
روشن ہو فدا مرا اگر داغ

۲۸۶

فرقت مین خارزار ہی گر سبزہ زار باغ
فصل خزان سی کم نہین مجکو بہار باغ

غم نکدہ ہی اہل بصیرت کو لالہ زار
انموذج فنا ہے گل اعذار باغ

کلو چہ ترا چمن ہی جو ای غیرت چمن
مین نغمہ سنج آہ ہون گویا ہزار باغ

عمر شباب جو غم حسرت مین کٹ گئی
مین تشنہ رہ گیا لب جو بیار باغ

کیا اعتبار حسن جوانی کا ای ہتو
رنگ شباب ہی گل ناپایدار باغ

اونکی ذقن کو سیب سی گر ہی شباہت — پستان بو غ حسن ہی ہین دانا باغ

نسبت ہی باغ تکر سخن سی تو کچہ مجھے
گر گل نہین فدا تو مین یا ہون جیا باغ

ردیف فا

۲۸۷

ہون جو مین دیوانۂ دل گیر زلف — کافی ہی میرے لیے زنجیر زلف
سانپ کا قابو مین لانا سہل ہے — سخت مشکل ہے گر تسخیر زلف
بسکہ آشفتہ ہے گویا ای پری — ہی دل شیدا مرا تصویر زلف
تمنے کیا ہو بات گو گلی کا کیا — قتل کرتی ہے مجھے تنویر زلف
دام کاکل اور روبت صیاد ہے — طائر دل کیون نہو نخچیر زلف
ہوگیا روضہ مرا سنبل کدہ — بعد مردن بھی ہے یہ تاثیر زلف

نکہت مشک ختن ہی ہر نفس
ای فدا اپنی جو کی تقریر زلف

۲۸۸

کر ای فدا نگاہ دل زار کی طرف — کافر نہ دیکھیہ نرگس بیمار کی طرف
دل کو نہین رجوع فدا یار کیطرف — مجرم کو لیچلے ہین گردار کی طرف
کیا ضبط ہی کہ محتسب آنکھین نکال لے — دیکھون جو ہو کر خم خمار کی طرف
دشوار ہی خلاص اب ای عندلیب زار — بیجا نگاہ رشک ہی گلزار کی طرف
خط کو مری نہین کسی طائر کی احتیاج — پرواز خود بخود ہی اسی یار کی طرف
ضبط ہی کہ توڑین مری پاؤن اقربا — جاؤن اگر مین کوچۂ دلدار کی طرف
گلگونی شفق پہ نہ گردون کری گھمنڈ — دیکھے جو میری دیدۂ خونبار کی طرف

آباد مجھی مسکن فرہاد و قیس سے — جب سے گئی گذر ہی وادی و کہسار کی طرف
کافر کیسے ہاہی یہ جوبن سا جوبن آج — مائل کو تیرے دیکھون کہ زنار کی طرف
محراب مین عبث ہی مرا سجدہ و رکوع — سجدہ ہی دل کا ابروی خمدار کی طرف
سوجھی نہ پھر سیاہ و سپید زمانہ کچھ — دیکھی فلک جو میری شب تار کی طرف
کر ڈال مجھکو قتل ستمگر کہیں شتاب — حسرت سے تکتا ہون تری تلوار کی طرف

فرصت نہین ہی کار گہری سے ای فدا
کس وقت التفات ہو اشعار کی طرف

۲۸۹

ہر وقت لو لگی ہے دیار کی طرف — کب ہی خیال کوچہ و بازار کی طرف
مین ہون گدا کسی شہ حسن و جمال کا — کیا کام مجھکو حاکم و دربار کی طرف
تکتا ہون مین کبھی جو تری سقف و بام کو — گہ کرتا ہون نظر در و دیوار کی طرف
مین ہون شمیم ناز کسی رشک باغ کا — کب میل دل ہی سیر چمن زار کی طرف

جیتی جی نماز پڑہی کیی دن فدا ہوئے
کمبخت چل زیارت دلدار کی طرف

۲۹۰

جاری سرشک خون کا جو نالہ ہی ہر طرف — صحرا مین جلوۂ گل و لالہ ہی ہر طرف
محوبت لذائذ دنیا سے ہے بد بلا — اس مائدۂ پر سم کا نوالا ہی ہر طرف
دیکھون شکوہ حسن کہ اعزاز ناز کو — کافر تری جلو مین رسالا ہی ہر طرف
افسردہ سرد مہری جانان سے مین جو ہون — مجکو جہان مین کوہ ہمالا ہی ہر طرف
شبہای مظلمہ مین تری نور حسن سے — مانند ماہتاب اوجالا ہی ہر طرف
ای مایۂ نشاط ترا در ہی بزم سوگ — شور فغان و گریہ و نالا ہی ہر طرف

اس شش جہت مین کیون ہی تشویش ای فدا
مالک ترا خدای تعالے ہے ہر طرف

۲۹۱

ہمگون سرشک خون سی بیابان ہی ہر طرف — کیا جلوہ خیز لالۂ نعمان ہی ہر طرف

مجکو جہان مین وادی ویران ہی ہر طرف — گو کو بکو بہار گلستان ہی ہر طرف

ہر گل فقط نہ چاک گریبان ہی ہر طرف — سنبل ترا چمن مین پریشان ہی ہر طرف

بیدا مجہی نہین کہ مین اک دانۂ خال کا — گو جنس حسن شہر مین ارزان ہی ہر طرف

راہ مین ایسی حور شمائل کا ہون شہید — میری نظر مین روضۂ رضوان ہی ہر طرف

دنیا مین آدمی نظر آتا نہین مجہے — ہر چند یہ کہ مجمع انسان ہی ہر طرف

پہچانتا نہین مین چپ و راست کو جو مین — میری نگاہ چشم مین یکسان ہی ہر طرف

کیا دشت خارزار ہی معمورۂ جہان — انبار خار ہای مغیلان ہی ہر طرف

اب ظرف و حوصلہ ترا دیکھا ہی یہان — تیار تجکو تخت سلیمان ہی ہر طرف

سب سوگوار تیری حسینان دہر مین — گریان یہان ہر اک گل خندان ہی ہر طرف

جوہر شناس چاہیے اس دشت مین ولا — ہر سنگ ریزہ لعل بدخشان ہی ہر طرف

کس سی شکایت دل وارفتہ مین کرون — تیرا شہید ناز ہر انسان ہی ہر طرف

عبرت سی دیکھ تو ذرا بستی کو ای فدا
یہان ہر محلہ گور غریبان ہی ہر طرف

۲۹۲

آگی تیری ہون مین قاتل سر بکف — گر قبول افتد زہی عز و شرف

کب ہی نسبت روی روشن سی کہ ہر — ہے رخ ماہ منور پر کلف

یا خدائے پاک ہے وقت مدد — لو لگی ہے میری اوس بت کی طرف

دیکھنا میری طرف لازم پڑا　　مین ترے تیر نگہہ کا ہون ہدف

دوستی ورا مین یہ مجھکو شک نہی　　خوف کیا کہتی تہی وہ اہل سلف

ہوگئی ہین خشک میری ہڈیان　　کوئی تامل مین نہین ہین یہ خذف

مین یہان نالان ہون مانند دہل　　بزم جانان مین وہان بجتا ہی دف

شکوہ کیا اک میری جان زار کا　　لوٹ دین مژگان قاتل صف کی صف

گاو دہقان ہے اگر ثور سپہر　　سنبلہ میری نظر مین ہی علف

کیا ہے طوفان بلا کا مجھکو غم　　کافی ہے تیری حمایت کا کنف

سخت آفت ہے برای والدین
ای فدا اولاد ہو جو ناخلف

۲۹۳

جوش وحشت سی کی بستی ہی صحرا ایکطرف　　گریۂ غم سی مری صحرا ہی دریا ایکطرف

قد ہی خورشید قیامت کا ہی جلوا ایکطرف　　ہی تری رفتار یا سی حشر برپا ایکطرف

واہ کیا ملک عدم کی کیسی سیدہی راہ ہے　　سب چلی جاتی ہین طفل و پیر برنا ایکطرف

[illegible] انسان کی لیی دو راہ ہیت　　یکطرف جنت ہی اور دوزخ مہیا ایکطرف

ہستی موہوم انسان جسکہ ہی ناپایدار　　گور ہی تیار کیسا اور جنازا ایکطرف

دیکھتی ہی اوس بت کا ذکر رسوا ہوگیا　　رہگیا سب شیخ کی شیخی کا دعوا ایکطرف

سفرہ کار سلاطین ہی نہایت پرخطر　　زہر ہی کیسو ہی نادان گو ہی حلوا ایکطرف

مہر کی تجہے توقع کسکو ہی ای جنگ جو　　چھوڑ دی خشم و غضب صلح و مدارا ایکطرف

ہین تری دربار مین کیسو جو افتادہ کلیم　　دست بستہ ایستادہ ہین مسیحا ایکطرف

کیا مین اس گم جہان کا بچھڑون کچہ تماشا　　یکطرف ہی زمزمہ اور آہ و نالا ایکطرف

ای فدا تیری سخن سی ہی عجب حظ نفس مین | ساری دنیا کیطرف اور تو ہی تنہا کیطرف

ردیف قاف

۲۹۴

کیون نہ خوش آئی تن افسردہ کو جانان کا فراق | مجھ سراسیمہ کو ہی مدت سے جانان کا فراق

ہوگی دن بہی آپ سینے کی بہی شیشا تار | اسکی ساری جان بہاوسنا و تابان کا فراق

خشک کرتا ہی نہال زندگانی کو مری | ہی خزان کی بابت رشک گلستان کا فراق

ترک کری یار کو آسان سمجھا کم نصیب | قیس دیوانہ کو مشکل تہا بیابان کا فراق

ہوگئی تہی شدت غم سی زلیخا جون ہلال | کسقدر تہا شاق اسکو ماہ کنعان کا فراق

مین شب ہجران ہجوم درد و غم سی مر گیا | تہا بلائی جان محزون لف پیچان کا فراق

کوہی لیلی کو کیا یا دشت وحشتناک سے | قیس کو دشوار تہا چشم غزالان کا فراق

انس کیونکر ہو نہ مجکو آہوان دشت سے | باعث وحشت ہی ان کی چشم فتان کا فراق

ای فدا شاہ خراسان کی زیارت کا ہی شوق
کیون نہ مجکو شاق ہو ملک خراسان کا فراق

۲۹۵

ہمسنگ کوہ ہون بطفیل وقار عشق | ہی عضو عضو مین مری پیوستہ بار عشق

ہی خشکی لب اپنی فدا سبزہ زار عشق | یہ زعفران زردی رو ہی بہار عشق

آغوش غم مین پائی ہی بچپن سی پرورش | کیونکر شباب مین نہ رہون ہمکنار عشق

گلزار کیون نظر مین مری خار ہو گیا | کس غیرت چمن کا جگر مین ہی خار عشق

جینے نہ دیگا طعنہ احباب و اقربا | ہمدم اگر ہوا مری دل مین گداز عشق

خوش باش ملک وحشت و دیوانگی ہون اب | پہلے تہا مجہ غریب کا مسکن دیار عشق

ای محتسب نہین مجھی نشہ شراب کا | البتہ سر مین ہی مری کچہ خمار عشق

لا کہون طرح کی رنج و تعب مین ہون مبتلا — زندہ نچھوڑیگا یہ غم بیشمار عشق

کیا حال اضطراب محبت بیان کرون — رشک ہزار برق ہی کا قرار عشق

ہی یہ وہ بوجھ جو نہ ملائک سی اوٹھ سکا — لیکن اوٹھایا حضرت آدم نی بار عشق

اسدری تیری ہمت عالی خدا حسین — صبر و قرار و ہوش گیا سب نثار عشق

۱۴۶

کھائی ہین جیسی دل پہ فدا لو اغمای عشق — ہر وقت ہی زبان پہ مری ہای ہای عشق

از صد یکی بیان شود رتبہ ہای عشق — گر صد ہزار سال بگویم ثنای عشق

یک جان ناتوان من خستہ حال چیست — بادا ہزار جان گرامے فدای عشق

تجویز نسخہ مجکو ہی بیفائدہ طبیب — جز شربت وصال نہین کچھ دوای عشق

ہی خون دل مرا غم حسرت کا ناشتہ — یہ گوشت پوست جان جگر ہی غذای عشق

مجھ ناتوان کو رکھیو حفظ و امان مین — یارب بری بلا ہی بتونکی بلای عشق

انسان کیا نشان نرہے مور و مار کا — پہیلی اگر جہان مین مبادا وبای عشق

وہ پاک ہوگیا ہوس و جہان سی با — جسکو خدای پاک نی بخشا غنای عشق

داغ نہان عیان جو دفینہ سی کم نہین — مین بادشاہ وقت ہون گو ہون گدای عشق

ہی یہ عروس غارت داماد روزگار — ہی خون عاشقان ستم کش حنای عشق

بیجا نہین جو یار کی دل مین ہو جا مری — کیونکر کہ دل مین ہی مری مدت سی جای عشق

مین ناگزیر عشق بتان سی ہون وا عطا — پیدا کیا ہی مجکو خدا نی برای عشق

میری نظر مین دولت دارین ہیچ ہے — ہی مجھ فقیر پر جو نگاہ عطای عشق

کمبخت کچھ نپوچھ مزی اسکی ہای ہای — ہون جان باز و دل سی فدا مین ادای عشق

۲۹۴

آفت ہی غم نہان عشاق — ہی عشق بلای جان عشاق

کیونکر ہو وہ مہربان عشاق — کافر ہی عدو ہی جان عشاق

کیا حال کوئی سنائی اپنا — کٹتی ہے وہان زبان عشاق

ہی عید کا دن گلے سے لگ جا — قربان تری ای روان عشاق

کسکو نہ کیا ہی قتل تونے — باقی نہین ہی نشان عشاق

مرتی ہین تپاک شان غم پر — دیکھی یہ جہان مین شان عشاق

جرم رقم خطوط پر آج — کٹواتی ہین وہ بتان عشاق

مرکر بھی سدا رہین رہینگے — ہے کوی بتان جنان عشاق

دیوانونکا تذکرہ ہے دیوان — مین گویا ہون قصہ خوان عشاق

گویا ہے نسیم سرد آہین — ہین داغ جو گلستان عشاق

ہے فکر جو محو وصف اصنام — ہر شعر ہی داستان عشاق

دیوانی کہان کی قیس و فرہاد
اب جو ہو فدا بیان عشاق

۲۹۵

جسکو تونی ہجر الفت مین ڈبویا ہای عشق — آبروئی دو جہان اوسکو کھویا ہای عشق

قیس بھی فرہاد بھی احمق بھی نل بھی دمن — ہر کوئی دم کو تری دنیا مین رویا ہای عشق

سمجھی یہ تھی سرخرو ہونگی گر سودا ہوئے — ہمنی خون چشم تر سی منہ جو دھویا ہای عشق

عمر بھر تڑپا کیا شبہای تار ہجر مین — چین سی مین خفتہ تحت اکدم نہ سویا ہای عشق

ترات دن خاموش ہین فکر غم محبوب مین
ہی فدا اک پیکر تصویر گویا ہای عشق

۲۹۹

نہ گرتی عشق بت شوخ کی جگر پر برق
قبول تھا مجھی گرتی جو میری سر پر برق

بہری سپہر سی میری جو آہ آتشبار
میں سمجھا یہ کہ گری گویا میری گھر پر برق

نہ زلف پر تری قربان فقط ہی ابر سیاہ
میاں فدا ہی تری جلوہ کمر پر برق

میں جلگیا تری سوز فراق میں کہ سما
گری کہیں تری ہر روز کی سفر پر برق

عبث ہی اہل جہان کو یہ باعث ایذا
گری خدایا مری آہ بی اثر پر برق

وہ بوسی لیتا ہی وس بت کی گال کی ڈر سکی
نہ چاہوں کیوں کہ گری غیر بد گہر پر برق

یہ مجھی کرتی ہی روز آکی مشق بیتابی
نہ کوندھتی ہی بلا وجہ میری در پر برق

مجھی تو کام موئی پر بہی ہی وسی لب سی
مری بلا سی گری چشمۂ خضر پر برق

جو رات خواب میں دیکھا تھا تیری جلوہ کو
تو آج گر گئی اسی طرح میری سر پر برق

دم فور گریہ سی میری ہی وہ برق وش تہی تنگ
گری خدایا کہیں میری چشم تر پر برق

یہ جنس ہیش بہا ہی جو مثل خاک سیاہ
گری فدا ہی مگر خرمن ہنر پر برق

۳۰۰

بسکہ رکھتا ہوں الفت غم عشق
مجکو راحت ہی کلفت غم عشق

سینکتا ہوں دل و جگر کے کباب
آج ٹھہری ہے دعوت غم عشق

جز قلق کون ہے ندیم اپنا
مجکو حاصل ہی صحبت غم عشق

قیس وامق مرے مرید ہوے
مجکو عزت ہے ذلت غم عشق

دل کو میرے جلا دیا اسنے
پڑی آتش میں حدت غم عشق

تا بہ سی ۳۰ سال میں رہا مضطر
ہو گئی ختم مدت غم عشق

ای فدا جاسنے دو نہ غم کہا تو
یاد کر کرکے لذت غم عشق

ردیف کاف

۳۰۱

ای جنون چاک گریبان کب تک — سیر وادی و بیابان کب تک
ای دل اوس پردہ نشین کی غم مین — حفظ راز غم پنہان کب تک
رخت ہستی کو مرے پہونک دیا — لب پہ یہ نالۂ سوزان کب تک
روتے روتے مین ہوا نابینا — شوق نظارۂ جانان کب تک
پھر گیا سر مرا واعظ خاموش — قصۂ روضۂ رضوان کب تک
خاک بہی خون نہین باقی دل مین — ہدف ناوک مژگان کب تک
قلم اپنا ہوا شاخ سنبل — وصف گیسوی پریشان کب تک
سر مرا پھر گیا بکتے بکتے — شکوۂ گردش دوران کب تک

گور تیرہ کو فدا یاد کرو
فکر آرایش ایوان کب تک

۳۰۲

صد فتنہ ساماں کیا وہ بت مہ جبین ہی ایک — غارتگر شکیب دل و جان و دین ہی ایک
کیا حرص کچہ کرون مین دم چند کے لئے — قالین و بوریا مجہی تخت و زمین ہی ایک
ہون وہ غریق بحر توحید کہ مجکو آج — حوت زمین و ماہی چرخ برین ہی ایک
یارب کہان کہان کرون سجدے مین ناتوان — یہان بت تو سیکڑون ہین یہ میری جبین ہی ایک
سودای غم مین جسکے مین دیوانہ ہون یہان — وہ رشک صد ہزار پری نازنین ہی ایک
جسکا پرستش ہی جہان ہی وہ اک صنم — لاکہون ہین جسکی قیس و محمل نشین ہی ایک

ہر مرد و زن کی شنا ہی طعنی وہ نوجوان
رسواکن فدا یہان طفل حسین ہی ایک

ہر دل مکاں ہی جسکا وہ تنہا مکیں ہی ایک — طالب ہیں جسکے سینکڑوں نازنیں ہی ایک

اطلاق جزو کل نہو کیونکر تیری ذات پر — یارب کہیں ہزار ہی تو اور کہیں ہی ایک

جلوہ ترا محیط ہی ہر کوہ و دشت میں — مجنوں تری ہزار تو محمل نشیں ہی ایک

ہر ذرہ جسکا طالب دیدار ہی یہاں — مانند آفتاب وہ پردہ نشیں ہی ایک

ہر ذرہ ہی مقر تری توحید ذات کا — سمجھی نہ تجکو ایک کوئی تو نہیں ہی ایک

ظاہر میں گو جدا ہیں مگر تو بغور دیکھ — کرسی و سدرہ رفرف و عرش برین ہی

مجنوں نی میرا حال جنوں سنکے یہ کہا
دنیا میں شکل میری فدا ہی حزیں ہی ایک

خوان الفت پہ ہی غذا کیا خاک — ہاے کہتا میں جسم سوا کیا خاک

مر گئے پر بھی جسنے نہ پوچھا حال — زندگی میں وہ پوچھتا کیا خاک

گالی دینے میں ہے دریغ سے — بوسہ دیوے گا وہ دلربا کیا خاک

اور نالوں سے ہو گئے پر جسم — اوسکے دل میں اثر ہوا کیا خاک

وہ ہی باقی ہے اضطراب ہنوز — ہاے میں ہجر میں موا کیا خاک

خط بھیجے کہا خط غبار میں ہے — اوسکے دل میں ہو پھر صفا کیا خاک

بسکہ معلوم ہے حصول مرام — کیجیے اظہار مدعا کیا خاک

ہے جو مجھے عشق نرگس بیمار — ہو مرض کو مرے شفا کیا خاک

ہے مرے لب ہای پردہ نشین — راز اپنا رہے چھپا کیا خاک

اوسکے آگے نہیں ہی تاب کلام — کہوں کچھ حال شوق کا کیا خاک

جانتا ہے کہ بو الہوس ہوں میں — کر سکے ہے وہ وعدہ کچھ وفا کیا خاک

آسمان بھی ہی مجھے برگشتہ
بخت بد کا کرون گلہ کیا خاک

دیکھ رنگ طلائی کے تاثیر
وصف رکھتا ہے کیمیا کیا خاک

نیم جان چھوڑ کر چلا قاتل
قتل تو نے مجھے کیا کیا خاک

نہین جس جا گذر فرشتون کا
پہونچے وہان نالہ رسا کیا خاک

ہم جو کہتے تھے ان سے بوسہ مانگ
گالیون کے سوا ملا کیا خاک

ہون مین کمبخت وصل اوس بت کا
ہو مرے دل کو حوصلا کیا خاک

وو ہی باقی ہے اضطراب ہنوز
غم مین اوس بت کی مر گیا کیا خاک

میر مرحوم کے زمین ہی یہ
مجھے کاوش ہوا ای فدا کیا خاک

۳۰۵

مجکو ہی تاب گفتگو کیا خاک
کہون غم اپنا مو بمو کیا خاک

ہوش اوڑتی ہین جسکی صولت حسن
ہونگے ہم اوسکے روبرو کیا خاک

ہی غبار اوسکو خاکسارون سے
خط لکھی گا وہ سادہ رو کیا خاک

گالیان ہین اوسے جواب سوال
کیجی اوس بت سی گفتگو کیا خاک

ناتوان مین ہون وہ ہی ہرجائی
مجھے ہو اوسکی جستجو کیا خاک

وہی ہے تشبیہ شب سی کی ہمنے
صفت زلف مشکبو کیا خاک

غم سی دریائے اشک جاری ہے
کیجئے سیر آب جو کیا خاک

وقف دست جنون ہی مدت سے
ہو مری جیب مین رفو کیا خاک

جانتا ہے کہ ہون سیہ اختر
بوسہ دیگا وہ ماہ رو کیا خاک

یان ہی حد سے زیادہ بیہوشی
مہربان ہو وہ تندخو کیا خاک

مدعی لا سکے سخنور کو
بحث مجھسے کریگا تو کیا خاک

اونکی زلفون کو سونگھی صاحب
عنبر و مشک مین ہی بو کیا خاک

زنگ بستہ چہری سی تم نازک
پہر گئے کا مرا گلو کیا خاک

خود مین ہون سوختہ مجھے کافر
دشت وحشت کی ماری تو کیا خاک

صد خم بادہ چاہیین مجکو
جی بہرے میرا اک سبو کیا خاک

ہجر نے خشک کر دیا سارا
ہو بدن مین مرے لہو کیا خاک

دل تو میرا ہی ای فدا ناپاک
پاک مجکو کری وضو کیا خاک

۳۰۶

قالب سے میری گو کہ نکل جای جان تلک
ممکن نہین گلہ ترا آئی زبان تلک

ٹہکا ہون مین گو یہ کہ مشکل کہلاؤنگا
پہونچا جو سیر چشم کی واعظ کے کان تلک

ای [illegible] کریگا رخ آفتاب کو
پہونچا جو دود آہ مرا آسمان تلک

کچہ حرص ہی مجکو گر یار رسول پاک
ہی آرزو کہ پہونچون تری آستان تلک

دو چار دن مین از نہان ہوگا واشگاف
ای ضبط نوبت آگئی آہ و فغان تلک

آب اٹہین تو بڑا ہو کرم مجکو ضعف سے
طاقت نہین جو پہونچون تمہاری مکان تلک

کیا تذکرہ ہی بلبل و قمری زار کا
عاشق ترا ہی سرو و گل گلستان تلک

کہویا گیا مین کسکی سراغ و تلاش مین
باقی نہین جہان مین جو میرا نشان تلک

پیرینہ مجکو اوس بت صیاد نی کیا
کیونکر مین اوڑکی پہونچون فدا آشیان تلک

ردیف کاف فارسی

۳۰۷

ای فدا اگر سمجھی ہستا ہی تو رنگ مہ ملک
وضعداری کی یہ معنی ہین کہ تو بھی رہ الگ

عشق جو تجکو ہوا ہی یہ مکافات ستم
داغ اوٹھاکا فرجدا اور درد دوری سے الگ

ڈر ہی پہلو سی مری پہلو نہ تہر جای کہین
بیٹھتا ہی بزم مین جسبی و ترسک سے الگ

شرم ہی آتی ہی تجکو ہی یہ بزم عام دیکہ
شمع سی پروانے اپنا قصہ غم کر الگ

ہوروان ہرگز نہ گستاخانہ ہی جائی لب
کوچۂ قاتل سی خون حلق بسمل ہے الگ

ہجر مین کسکو گلگشت ہے گو باغ مین
سیر غنچہ ہی جدا بلبل کی ہی چہچہا الگ

عین رسوائی ہی خوش چشمون سے کافر اختلاط
ای **فدا** کیجہ وقر چاہی ہی تو اونسی ہو الگ

۳۰۸

اوس رنگ حنا سی جلتی ہی آگ
افسوس سے کے ہاتہ ملتی ہی آگ

ہمسر ہنو آتشین رخون سے
سو روپ اگر بدلتی ہے آگ

مہندی تری عنبر سنے لگائی
پاتہون سے مرے نکلتی ہی آگ

ہون بعد فنا ہی سوز غم مین
دل سے مرے کوئی ملتی ہی آگ

دوزخ کا زبانہ منفعل ہے
سینہ مین مری وہ جلتی ہی آگ

مرکر بھی ہے سوز سینہ باقی
مرقد سی مرے نکلتی ہی آگ

پڑہتا ہے **فدا** نہ گرم اشعار
گویا کہ زبان او گلتی ہی آگ

۳۰۹

نہ ملتی ہن ہی وہ بدخو کسی سی تنگ
یہ حال ہی کہ ہی ہر ایک آدمی سی تنگ

سی لگا کی جو منہ شرم سی کیا ہی بند
تو ہو گیا دہن یار اور بہی سی تنگ

زبسکہ رنج خوش آیا ہی ہجر خوبان مین
خوشی جو تنگ ہی مجہی تو مین خوشی سی تنگ

بس آگیا ہے تبا و پناہ کی صنوبر
کہ ہوگئی مری ملنی سی تم ابہی سی تنگ

یہ نازکی ہے کہ اونکو گران ہوا گہنا — پری کی جان ہی جہلی سی آرسی نگ
کہان تلک رکہی بیچارہ بیٹہیان روشن — کلال ہو گیا ہی میری ہی کشتی ہی تنگ
یہ بولا ہی کبہی مجہسے کشادہ رو ہوکر — نکیون ہو دل مرا اوس غنچہ سے بری تنگ
خدا کری کہین ایسا کہ موت آجائی — فراق یار مین آیا ہون زندگی ستی تنگ

کلام پاک مین ناحق ہی عیب کا جویا
فدا ہی جان مری بدذاتی سی تنگ

کیا زعفران کا اوسکی ہنسی نی گرد رنگ　۳۱۰ — ہی عاشق نحیف کا تیری ووزرد رنگ
گاہی سپید گاہ سیاہ اور گاہ زرد — کیا کیا بدلتا ہی مری چہرہ کا دور رنگ
کرتی ہی تازہ داغ جگر کو برنگ گل — دکہلا رہی ہی مجکو مری آہ سرد رنگ
چہوتا ہی تو جو دست حنا بستہ سی صنم — مرجان کا پیدا کرتی ہی جو سر کی ترد رنگ
ذی ہوش کو حلق مین نیت حرام ہے — تریح ہی کہ بہشتی شب مین سرخ مرد رنگ
جان لب پر آگئی مری از فرط سوز سے — لقد دوستہ دیتی مین کا فر کرد رنگ

کیا خون ہوا فدای حسین شہید کا
رکہتی ہی سرخ لیوتی ہی کو جسکی گرد رنگ

روستا زادگان گندم رنگ　۳ — لقد دل لینی مین ہین شوخ اور شنگ
شاہد گل سے ہو جو تم ہمرنگ — مین ہون مرغ چمن کا ہم آہنگ
نثر غالب پسند ہے مجکو — نغمہ سے کیون جدا ہو پنج آہنگ
رو سکے کی قیمتا کی کرہ بیہ — در کو نادان عبث ہی بہ قدر رنگ
کوہ نہ آسمان اتی سیندان — طبع موزون کا میری ہی پاسنگ

ہی یم آسک کا مری سرطان | نہین بحر سپہر کا جرچنگ
وہ ستم کی فلک کو مشق نہین | تجکو بیداد کی جو یاد ہین ڈہنگ
تاج شاہی ہے یہان کلاہ نمد | داغ افلاس ہین گل اورنگ
گویا ہے سبز بختی عشاق | تیرے تلوار پر نصیبین جو زنگ
سیر دریا کو کیون چلا سے یار | مجکو ہر گام ہے جو کام نہنگ
کیون سوئے نظم ہو نہ فکر رجوع | کرتا ہون تو کرے اہل فرنگ
ہی غیاث اللغات خوب کتاب | زہے چند صحہ فرہنگ

زرد رنگی کو میری کچہ مت پوچہ
ای فدا ہی زمانہ رنگا رنگ

ردیف لام

۳۱۲

ڈالا ہی کس بلا مین مجہی تونی وای دل | ہی روز و شب جو لب پہ مرے ہای ہای دل
جی جای جان جای اجل آئی موت آئی | یارب اگر کسیکا کسی پر نہ آئی دل
احباب ہین رقیب وہ بت بد مزاج ہے | یارب بیان مین کس سے کرون درد ہای دل
اوس بت کی غم مین اپکی سنا اگر رہا | کافر ہو پہر کسی سے جو پہر لگائی دل
مجکو بلای جان یہ دل بیقرار ہے | درد بتان شوخ ہے یارب بلای دل
سیماب و برق کو نہین اوسی مناسبت | بیطرح منہ طرب سے میں مری بار ہای دل
اس قصر زرنگار جہان پر کری جو ثبت | آئینہ سان ہو تب اوسی حال صفای دل
مشہور صنعت بر ز صنم اسپہ ہو جئی | اک تو بوسہ دیکئی کیہی ہی کہای دل
کیونکر نہ عزم کوی بتان مجکو ہو فدا | ہی مختصر اشتیاق مرار ہنمای دل

۳۱۳

نیم جان کرتا ہی نکہت سے کاز صندل
ہی جو قشقہ سی تری لوح جبین پر صندل

آپ کی زلف کی سودا میں جہان گو ہی صداع
کیون گھسا جاتی مرے صبح ہر اک گھر صندل

کون ایسا ہی مرا حالت غش میں تیمار دار
کہ سنگھاسی مجھی بازار سی لاکر صندل

کسکے قشقہ کا مجھے غم تھا بایام حیات
ہو گئی ہی جو مری خاک سوئی بر صندل

سب تری زلف معنبر کی یکا زہین غلام
لخلخہ عود اگر نافہ و عنبر صندل

شانہ زلف سی کس نی تری دی ہی نسبت
ہو گیا باغ میں ای جان جو صنوبر صندل

وصف گیسوی تباں میں جو فدا لکھتا ہون
ہی نہ خوشبو میں مری خامہ کی ہمسر صندل

۳۱۴

زہد سی زاہدوں کو کیا حاصل
دل کو اونکی نہین صفا حاصل

سوچ تقدیر حق کو ای غافل
تری تدبیر سب ہیں لا حاصل

مر گئی ہم پر اوس جفا جو سے
نہوا جی کا مدعا حاصل

جسنے کی دوستی وبال آیا
ملک الفت کا ہی بلا حاصل

عمر کیون فکر شعر مین کھوئی
ای فدا تجکو کیا ہوا حاصل

۳۱۵

فدا سی رخ حور لقا ہو اس سی کیا حاصل
ہوا ہی تمکو وہ شیدای جان فدا حاصل

تبو ہی تمکو عجب لطف کبریا حاصل
کہ حسن سی ہی تمہین جلوۂ خدا حاصل

نہ شہد مین ہی شکر مین اور نہ قند مین ہی
جو بوسۂ لب شیرین سی ہی مزا حاصل

خدا خدا کرو ای واعظو برای خدا
کہو نہ غیر اصنام مین ہی کیا حاصل

ذرا برای خدا دیکھ ای بت کافر
تری نگاہ مین ہے اپنا مدعا حاصل

ہماری عمر ہے وقف عموم ناکامے سوای یاس جہان مین نہ کچہ ہوا حاصل

کلاہ مجہے جو دل بت پری روسے
فدا ہوا ہے کیا سایہ ہما حاصل

۳۱۶

دیکہی طرز جفای قاتل قتل کرتی ہے ادائی قاتل

بیٹہی کافر تو قیامت اوٹہی جان جائی جو وہ آئی قاتل

وقف تشریح جفاہی دیوان فکر ہے محو ثنائی قاتل

قتل ہونیکی لیے دو سو کوس سر سی جاؤن جو بلائی قاتل

جان آجای بدن مین جو مجہے مژدہ قتل سنائی قاتل

میں شہادت کا تمنائی ہون جا پڑون کیون نہ سپائی قاتل

کیون نہو دل مرا زخمون پہ نثار
ای فدا ہون مین فدائی قاتل

۳۱۷

غیرون کی ہاتہ تونی جو کاٹ سکائی گل یہان سحر تون نی سینہ مین میری لگائی گل

سوز فراق مین جو موا ہون تو ڈھیر پر رکہنا ضرور ہی قبر پر میری بجای گل

بی یار باغ مین یہ بہی بیکلی ہوئی لایا ہون داغ وہ جو دل مین بجای گل

اوس شکل گل کو برہم و آزردہ کر دیا کمبخت آہ سرد نی یہ کیا کہلائی گل

آتشکدہ ہی ہجر ستان مین مجہے چمن جاؤن جو سیر کو تو کلیجا جلائی گل

لیلی و سلمی یوسف عذرا یہ سب سوئے ہی ہی قضائی خاک مین کیا کیا ملائی گل

اللہ ری نزاکت محبوب گلبدن نازک کلائی لچکے جو کافرا وٹہائی گل

دیکہا ہی جب سی اوس گل رخسار یار کو لب پر ہی صد لہی مری ہا یہای گل

مرہم سی فائدہ ہی نہ روغن سی فائدہ
جز دیدۂ گلرخاں نہیں کوئی دوای گل

میں ہر روش میں مثل ہوں قربان یار کر
ہی عندلیب شیفتہ محو رضای گل

انساں ہیں ہم تو کیوں کریں چاک پیرہن
ہوتی ہی چاک نفس مین تا صبح قبای گل

داغ جو تھا وہ میری دل داغ داغ سی
لالہ کی بدلی قبر پہ میری چڑھائی گل

نام خدا ہی تو وہ بت نوجوان کہ آج
آئی نہ تنگ کیون تری تن مین قبای گل

ہر رنگ سی ہوں میں بھی فدا صدقی یار
قمری نثار سرو ہی بلبل فدای گل

٣١٨

سوز فراق یار سی کیونکر مجھی جلائی دل
پہلو میں شعلہ ہی مری یا نہاں بجائی دل

حالت ہجر میں مرا کوئی نہیں ہی غمگسار
رنج رفیق جان ہی درد ہی آشنای دل

دیجئی ایک بوسہ آپ لیجئی نقد جان کو
دیکھئی اک نگاہ سی ہی یہی بس بہای دل

مالک کیا جو ہجر میں ضعف سی دم نکل گیا
پیک اجل ہوا مجھی نالۂ نارسای دل

تشنۂ آب وصل ہوں پیتا ہوں خون دل مدام
غم ترا ای بت ملیح ہو گیا ہی غذای دل

دزد حنا کی ہاتھ سی وہ بھی بچا نہ وای ای
پاس تھا مجھ فقیر کی کچھ نہ صنم سوای دل

یعنی ہوں میں شہید ناز لو مری جلد تم خبر
پہلو سی رات دن یہی آتی ہی یہ صدای دل

جان تو نکلتی تھی نہیں ورنہ میں سخت بیقرار
زندگی ہجر یار میں ہو گئی ہی بلای دل

دیکھا تمہاری چاہ میں جو جو نہ دیکھنا تھا وہ
تو نہ کسی سی ای صنم بندہ جو لب لگائی دل

جسکی ہی طبع میں غبار اس سی ہوا ہی یہ تپاک
خاک میں جیتی جی مجھی کیونکہ بہلا ملای دل

تجھی جفا ہی بیدم اس سی وفا ہی پی ہر بلا
ای بت بیوفا ذرا دیکھ مری وفای دل

غرہ نہ ہو جبا ہر وا اپنی صفای حسن پر
رشک ہزار آفتاب بندہ کی ہی صفای دل

ہی یہ مریض چشم یار خستۂ خال عنبرین
حسرت ترحم جب ہوتی ہی کب شفائی دل

بسکہ ہی شوق دید کب ہی عجب جو بیدلی کی
ہر اشک ای پری دیدۂ تر میں آئی دل

لی اوڑا خط کو ہی مری شمشیر اشتیاق کا
ہو صد پارہ جگر ہو گیا ہے ہمای دل

والہ و شیفتہ خراب زار و حزین پر مضطر آ
ڈھونڈھی ہی میں ہمنی یہ خطاب آج صنم برائی دل

عنبر و عود و مشک سی ہو گا نہ انکو فایدہ
بوسۂ خال عنبرین واقعی ہی دوای دل

مجکو ہمیشہ قید میں سیر چمن کی آرزو
کہا کہا کی داغ تازہ فصل میں گل کہلائی دل

کیون کیا بیگناہ قتل خنجر ظلم سی مجھے
کہیے تو مجھے ہی صنم کیا ہی مری خطائی دل

کعبہ بھی کہتی ہیں اسی عرش بھی کہتے ہین اسے
ای فدا ہی یہ وہ مکاں کیون نہ ہون ہین فدای دل

۳۱۹

تیرے شہید ناز کا ماتم ہے آج کل
شوال گویا ماہ محرم ہے آج کل

مشتاق جلوہ ہین تری کروبیان عرش
ای جاں یہ تیری حسن کا عالم ہے آج کل

بجا مرا محال ہی اس رشک کی سبب
اغیار سی وہ شوخ جو باہم ہے آج کل

ابر مطیر چشم کی بر دو نسی ہے خجل
ہمجوش گریہ دیدۂ پر نم ہے آج کل

سوز فراق مین جو فدا مر گیا ہون مین
گویا بہشت مجکو جہنم ہے آج کل

۳۲۰

مجھسی جو دور وہ گل خندان ہی آج کل
گلشن مری نظر مین بیابان ہی آج کل

صد چاک میرا جیب و گریبان ہی آج کل
جوش جنون جو دست بدامان ہی آج کل

قابو جو اوس صنم پہ نہین ہی شباب مین
کیا کیا ہجوم حسرت و ارمان ہی آج کل

یہ شوق وصل اور وہ بیرحم اس قدر
افسوس کس بلا مین مری جان ہی آج کل

اسلام و کفر دونوں ہیں گا فر ذلیل و خوار
سندہ ترا جو گبر و مسلماں ہی آج کل

کیونکہ یہ روز داخل ایام عمر ہوں
سبھی جدا جو دہ مست جاناں ہی آج کل

کیونکر فتیل حسن معانی ہنوں فدا
پیش نظر فتیل کا دیوان ہی آج کل

۳۲۱

زخموں سی سنہ رشک گلستاں ہی آج کل
ہر داغ دل بہی لالۂ نعماں ہی آج کل

گذری ہی ساری عمر بلا تی فراق مین
جان پیر مری نہ صدمۂ ہجراں ہی آج کل

حیروں کی چشم بد سی بچائی خدای پاک
ہر شخص تجکو رشک سی نگراں ہی آج کل

جوں ٹیک رہا ہی تری سر سی پاؤں تک
یزدان پاک تیرا نگہبان ہی آج کل

اس بیخروزہ زیست مین اپنا ہی کچہ جو لے
موجود سب معاد کا ساماں ہی آج کل

بدبختی سے پایا ہے ایسا رواج عام
زیر محاق نیر امکان ہی آج کل

کیونکر نہوں مین اہل اثبات سی منفعل
خالی مرا جو نقد سی داماں ہی آج کل

نزدیک میری جو مسیحا نفس نہین
دشوار میرے درد کا درماں ہی آج کل

لازم ہے تجکو زادِ رہِ عاقبت فدا
دنیا مین فرش خار مغیلاں ہی آج کل

ردیف میم

۳۲۲

تری ہجر کی تاب نہین ہی صنم مجہی نالۂ آہ و رسا کی قسم
مجہی عادت رنج و عنا کی قسم مجہی شیوۂ درد و بکا کی قسم

یہ جو انکی لب پہ ہی داغ ہوا نہین مجہہ پہ کچہ انکا ہی راز کھلا
یہ بتا و صنم مجہی بہر خدا تمہین خالق ارض و سما کی قسم

مین نی بوسہ جو تمسی کیا ہی طلب مری جان سکوت کا کیا ہی سبب
مجھی دیجیی خیر جواب ہی اب تمہین پردہ شرم و حیا کی قسم

صنم آتش غم سی کباب ہو مین کئی روز سی خور و خواب ہو مین
مری لیجیی خبر کہ خراب ہو مین تمہین شافع روز جزا کی قسم

مینی اونکی نہ سینہ پہ ہات دہرا مینی اونکی کبھون کو نہین ہی چہوا
مینی چولی کو اونکی نہ مسکا ذرا مجھی دامن پاک حیا کی قسم

تری دید کی شوق نی تنگ کر مینی آئی عدم کی جو راہ سفر
مری کبھی جنازہ پہ تو بھی گذر تجھی کشتہ ناز و ادا کی قسم

شب ہجر جو مجھپہ ہی درد و الم مری درد کا حال نپوچھ صنم
مری جان حزین پہ ہی صدمہ غم مجھی حلقہ اہل عزا کی قسم

نہین تاج و لوائی ہی مجکو ہوا یہ ہوس ہی کہ ہون تری در کا گدا
یہی رب سی پرردہی میری دعا مجھی سایہ بال ہما کی قسم

نہو کل کی خطا پہ خفا دیری کر درات کو پہر یہان جلوہ گری
مین نہ چھیڑون گا اب تجہی شک پری مجھی پاس لحاظ وفا کی قسم

نہین حور و پری و سمن کرشمہ ہی کیا نہین حسن بتان ہی جز نور خدا
بہلا شیخ بتا یہ مجکو ذرا تجھے اپنی زہد ریا کی قسم

رہا تجھی ہجر مین تو سدا پڑا چاہ کا مجکو ہی جب سے مزا	
ذرا تو تو وصال کا شہد چکھا تجھی جان ہی جان فدا کی قسم	

دلکی دینی کا مزا پاستی ہین ہم ۳۴۳ غم جدای شیرین ادا کھاتی ہین ہم

خیر مارے یا نکالے کچھ کرے / بہر بت بدخو کی گھر جاتے ہین ہم
قتل مین میرے نکرنا دیر اب / سر کو رکھکر ہاتھ پر لاتے ہین ہم
ہجر مین فاقے ہین اور بیداریان / رات دن کیا کیا نہ غم کھاتے ہین ہم
کیا نہین شیدا ترے اوی وفا / کیون نہ داد درد دل پاتے ہین ہم
ہمکو یہ رتبہ ملا غم مین ترے / زبدۃ العشاق کہلاتے ہین ہم
کون سنتا ہے وہان فریاد کو / کسکے دروازہ پہ چلاتے ہین ہم
ہے ترے تلوون کا فرجو خیال / برگ گل گلشن مین سہلاتے ہین ہم
موت کو بلواتے ہین قبل از اجل / یانیت کافر کو بلواتے ہین ہم
باغ مین ارام کب اوس گل بغیر / سیر سے گو جی کو بہلاتے ہین ہم

اوس لب میگون کی غم مین رات دن
ای فدا خون جگر کھاتے ہین ہم

۳۲۴

جوش جنون سی کیا کیا ہین جگ لانیومین ہم / گہ شہریون مین گہ ہین بیابانیون مین ہم
ہین چین زلف یار کی زندانیون مین ہم / مصر وطن مین گویا ہین کنعانیون مین ہم
دعوا فدا کرین جو زباندانیون مین ہم / ایرانیون مین ہم ہین نہ تورانیومین ہم
ای وای یاد کیا نہین حال فشار کو / ہین محو اسقدر جو تن آسانیون مین ہم
ہین تلخ کامیون کی مہیا مٹھائیان / غمہای عشق کی ہین جو مہمانیون مین ہم
وقت مراد ہاتہ سے اپنے نکل گیا / کیون بیٹھین اب نہ سر کو پشیمانیومین ہم
حلقے ہے اونکے زلف کا سودا دماغ مین / کیا کیا پھنسے ہوے ہین پریشانیومین ہم
کم بایزید سی نہین کسب الرشاد مین / گر ہین جنید وقت خدا دانیومین ہم

لطف تہاے زیست تھا عہد شباب مین	داخل ہوے ہین پیری کے اب خانیو نمین ہم
ہین دور تر جو قرب بساط نشاط سے	کیا خاک حظ اوٹھاتے ہین غزلخوانیو نمین ہم
بحر غموم عشق مین بچنا محال ہے	امواج حادثون کے ہین طغیانیو نمین ہم
وحشتے جو اذیت رنج فراق سے	کہونٹی رگڑتے یون نہ گرانجانیو نمین ہم
مومن نہو مین یہ ہندو ترسا سچہ ہوتی	اسلامیون مین اب ہین کہ نصرانیو نمین ہم
گویا زبان ریختہ ہم سنگ فرش ہے	ہندی کلام سے ہین صفا ہانیو نمین ہم
تہذیب نفس نے جو ہمین پاک کردیا	کیونکر نہ اب شمار ہون رہبانیو نمین ہم
یہ فکر شعر اور یہ وکالت کا پیشہ ہے	دہقان ہیر گویا ہین دہقانیو نمین ہم

موزون ہماری واسطے نام اپنا ہوگیا
ہین اے فدا جیا کے قربانیو نمین ہم

۲۲۵

گر میسر نہین کافور بجاے مرہم	کون چھڑکو مری زخمون پہ بجاے مرہم
زخم پر غیر کے وہ شوخ جو پہاہا رکہے	داغ دل کو مرے کیونکر نہ جلاے مرہم
مندمل ہون نہ کبھی عاشق مہجور کے گھاو	کوئی جراح ہزار انکے لگانے مرہم
زخم دیگر کے ہوس ہان ہون مین خستہ خستہ	چارہ گر کب ہے مرے سرکو ہواے مرہم
یہ مرض درد کا مجکو ہے کہ سینے قاتل	پٹیان کہنیچ مین زخمون کی چھپاتے مرہم
ایسی مین وادی وحشت مین ہوا ہون مجروح	کہ جہان ہے کوئی ہمدم نہ دواے مرہم

کیون نہ قربان ہون مین زخمونپہ فدا ہیر تیر
جنکی باعث سے مرے پاس وہ لاتے مرہم

۲۲۶

گل یہ گل غم مین تیرے کہاے نکلے ہم — گل ہر گل سینہ مین گوہا لسے نکلنگے ہم

جلوہ تیرا اوسے دکھا دینگے ہم
برق کو خاک مین ملا دینگے ہم

گر قسم کھائی تمنے دشمن کی
زہر غیرت کے مارے کھا لینگے ہم

دل سوزان کی شمع لیکر آج
آپ کے انجمن مین آ جائینگے ہم

مر گئے قیس و وامق و فرہاد
قصۂ غم کسے سنائینگے ہم

لگ گئی یاد گر کسی بت کی
غم دارین کو بھلا دینگے ہم

وان بھی وہ شوخ گر گیا ہے ہے
کسکو پہلو سے اب لگا دینگے ہم

آ گیا گر کبھی بت خوش چشم
فرش نرگس بیان بچھا دینگے ہم

اپنا بخت سیاہ دکھلا کر
شب غم کو فدا اڑا دینگے ہم

۲۲۷

استقدر ہی غم مین تیرے ناتوانی اے صنم
ہر موئے تن تن پہ رکھتا ہی گرانی ای صنم

حق پرستو نکو تری الفت نے کافر کر دیا
کہتے ہین زاہد بھی تجکو یار جانی اے صنم

نقطۂ مصحف ہی تیرا خال گر ہندو لکھون
کفر ہو جائی میری سب نکتہ دانی اے صنم

کچھ نہ افسانہ سمجھ افسانۂ غم کو مرے
نیند اوڑا دیتی ہی منہ کی کہانی اے صنم

جستجو مین تیرے جو روتا پھرا ہون مین نزار
جا بجا تجا تو نہین جاری ہی پانی اے صنم

ایک شب تو گرم کر پہلو میرا بہر خدا
کیا اسی حسرت مین کاٹو نمین جوانی اے صنم

جی کا جانا سہل ہے تکلیف دوری مین مگر
ہے شب ہجران مین مشکل موت آنی اے صنم

جلتی ہین سوز محبت مین تری جیون شمع ہم
ہمکو کچھ مشکل نہین گردن کٹانی اے صنم

ہائے کیون مجھ عاشق شیدا کی نہ ہی پاسبان
اور ہو یہ بخت عدو مین کامرانی اے صنم

خیر تو ہی کیا کسی بت سے کہین دل لگ گیا
کیون پڑا رہتا ہے یہ دیوان فدائی اے صنم

ظلم کیا اچھا نہیں ہے بعد ازین یہ جتا دکھا / یاد رکھو چند سے ہی حسن جوانی اے صنم

شعر تازہ کوئی دیوان فدا کا دیکھیے / کیا غزل یہ بھی ہو پہیلی پرانی اے صنم

۲۲۸

خاکساری ہے یہانگی تابداری ای صنم / ہے ترے در کی گدائی شہریاری اے صنم

ہاتھ دہو بیٹھا ہون تیرے تجوین داریں سے / رات دن رہتا ہے شغل آہ و زاری ای صنم

سب شب فرقت مین ہوا ہون قرار و صبر تو / فایق الاصباح کی ہے یادگاری اے صنم

کیا تحمل ہو مجھے بار گران صبر کا / ہے ستم ہجران مین جان زار بہاری اے صنم

ہوگیا ہے درد دوری سے مجھے سونا حرام / رات بھر کرتا ہون مین اختر شماری اے صنم

خوب موزون ہو تیا اوس رو نیکی عادت مجھے / نام ہان وا یہ مرار کھتی جو زاری اے صنم

تو حسیر بہر خدا ورنہ بنیا تو کے اوسے / کہا یا ہے ایسا فدا نے زخم کاری ای صنم

۲۲۹

دکھا حسن اپنا مین قربانِ تمہاری اے صنم / ہو مبارک تجکو ہاتھی کی سواری اے صنم

ہو ترا ساقی بزمِ بادہ خواری اے صنم / محتسب دیکھو جو تیری میگساری اے صنم

دین و دنیا کو مین بھولا ہون خدا آگاہ ہے / رات دن رہتی ہے تیری یادگاری اے صنم

دی سبکدوشی خدا بار گران ہجر سے / بسکہ ہے جو ناتوان کو زیست بھاری ای صنم

از وطن بیچارہ ہون غربت زدہ ہون تو خبر / یہ صدا لب پر ہے نگری مین ہماری ای صنم

نالۂ آتش فشان کی سیری ہین چنگاریان / سقف گردون یہ نہین روشن ستاری ای صنم

مین تجھے چاہون یہ تو سودے کنار غیر مین / یہ بھی اک گوہا ہے شان کردگاری اے صنم

کیا ترا شکوہ ہے کیشی نے رکھا نامراد / خاک مین ملجائے میری دینداری ای صنم

پھر کیا مینے تخلص اپنا نامی سے فدا
نام سے بھی تا ہو ثابت جان نثاری صنم

دل کا ہے ہمارے آشنا ہم — ہیں قلزم غم کے آشنا ہم
سیلے مہر ہو بیوفا ہو بد عہد — کیا کیا کرین آپ کا گلا ہم
تا کے ستم اے بت جفا کیش — آخر تو ہین بندۂ فدا ہم
ہین فکر بتان ہین خود فراموش — کیا یاد خدا کرین بھلا ہم
کیون عرش پہ ہے دماغ اپنا — کس کر در کے ہین جبہہ سا ہم
جلد آنا مرا جواب لیکر — افتادہ ہین منتظر صبا ہم
دیکھا جو لب شکر فشان کو — سمجھے اوسے چشمۂ بقا ہم
اوس پردہ نشین تلک جو پہونچین — رکھتے نہین طالع رسا ہم
مرتے ہین کس آفتاب رخ پر — پڑھتے ہین جو سورۂ ضحی ہم
مارو مجھے خواہ یا جلاؤ — ہین آپ کے تابع رضا ہم
گر ہم پہ روا نہ ہو ستم تو — صیاد ہین مرغ خوشنوا ہم
اوس بت کے کچھون پہ پھیر کر ہاتھ — کیا کیا نہین لوٹتے مزا ہم
اے دل نہ سے ہمکو شوق اصنام — ہین گوہر درج اتقا ہم
ہر راحت و رنج مین ہین خورسند — ہین محو رضاے کبریا ہم
فرق اتنا ہے ہم مین تجھ مین اے شیخ — تیغے نہین رکھتے بوریا ہم
سبے جی مین کہ لکھین وصف لب کا — بوسہ کا طلب کرین صلا ہم
قاتل دم قتل کیون یہ تعجیل — دم لین تہ تیغ تو ذرا ہم

ہے ضعف خم قد تپان سے
ہوتی ہے مشرف ازعصا بہت
کیون رکھین نہ ہاتھ مین عصا ہم
کرتے ہین جو درد مین دعا ہم

مرتے ہین جو اچھی صورتون پر
کرتے ہین فدا بہت برا ہم

۲۲

کرتے شب ہجر مین فغان ہم ‎ ‎ یا پڑھتی ہین سورۂ دخان ہم
ممکن نہ وجود ہے عدم کو ‎ ‎ کیا وصف کمر کرین بیان ہم
یہ گل غم گلرخان مین کھائے ‎ ‎ رکھتے ہین جگر مین گلستان ہم
کیا ہاتھ کیے نہ صاف ہم پر ‎ ‎ ہین تختۂ مشق آسمان ہم
بخش آب حیات وصل ہم کو ‎ ‎ ہین ہجر مین تیرے نیم جان ہم
یارب ہین یہ محو بت پرستی ‎ ‎ گویا کہ ہین بندۂ بتان ہم
جان دیجئے زمین لب صنم پر ‎ ‎ پائین جو حیات جاودان ہم
دو ماہ عذار کے دو بوسے ‎ ‎ مخلص ہین تمہارے مہربان ہم
غمخوار ہے جب کہ دوست اپنا ‎ ‎ کیا کھائین غم معاندان ہم
وہ رشک چمن ملے گا یا نہ ‎ ‎ ہان دیکھین گے فال بوستان ہم
جز غیر ہر اک سے رکھی صحبت ‎ ‎ ایسے تو نہین ہین بدگمان ہم
ہین راہ وفا مین راست جون تیر ‎ ‎ گو شیب سے ہو گئے کمان ہم
کیون لکھین نہ خال کو سویدا ‎ ‎ آخر تو صنم ہین نکتہ دان ہم

ق

تحریر سفینۂ سخن مین ‎ ‎ کرتے ہین جو خون دل و جان ہم
محسن ہین جو اپنی لکھنؤ مین ‎ ‎ بیٹھین گے اونہین پہ ایشان ہم

کیون رشک فدا کو ہو نہ ہم پر
رکہتے ہین جو یار مہربان ہم

۲۲۲

خستۂ غم سے مدام اسد رشتہ ہین بیہوش ہم — ہین جو مست بادۂ عشق بت مینوش ہم
اے تو لعد فنا یہ بدگمانی ہے عبث — حوریان عدن سے ہونگی نہ ہم آغوش ہم
غم ہے ہمکو نیش دور تفرقہ پرداز کا — شربت دیدار جانان کرتے ہین نوش ہم
ہے پس دیوار ذکر اوس لعل کان حسن کا — کیون نہون ہر ہمہ تن اسرا پا گوش ہم
جوشش سودا ہے جوش گل ہوا اور جوش بہار — جوش ہر دلکو کہ موج ہے کا دیکہین جوش ہم
کسکی باتون کی صدا آتی ہے اپنے کان مین — پیکر تصویر کی طور اب جو ہین خاموش ہم
قبر پر آجاؤ گے گر چلتے پہرتے تم کبھی — کہول دینگی گور مین بہی اے پری آغوش ہم
لگ رہا ہے تاک مین ہر وقت صیاد اجل — رکہتے ہین کیا بائی خواب غفلت غنچہ گوش ہم
رنگ گل میخانۂ ہستی سے اپنے ہے جگان — بادہ گلرنگ کرتے ہین جو نوشانوش ہم
بسکہ از خود رفتہ و بیخود ہین شوق یار مین — عقل رکہتے ہین ٹہکانے اور نہ قائم ہوش ہم

یہ جوانی اور یہ شوق پریرویان فدا
حیف اور اک شب کسی بت سے نہون ہمدوش ہم

۲۲۳

مرگئے کسکی آرزو مین ہم — ہین عدم مین بہی جستجو مین ہم
ظرف اپنا منون شراب کا ہے — سیر ہین خاک کیا سبو مین ہم
رکہا مایوس وضعداری سے — مرگئے خفۂ آبرو مین ہم
داغ پر داغ کہاتے ہین ذرات — فرقت شوق ماہرو مین ہم
بسکہ آب سرشک سے تر ہین — غرق گویا ہین آب جو مین ہم

محو ہے آسمان پہ ہمکو — ملتی ہین آپ کے جلو مین ہم

کیا اوٹھاتے نہ خط لکھ کر قدا
ہوتے پیدا جو لکھنؤ مین ہم

۲۲۴

غم مین تیرے لیے بت حسین ہم — کہو بیٹھے ہین صبر و عقل و دین ہم
خواہان اجل ہین کب نہین ہم — تنگ اتنے ہین اے دل حزین ہم
بیداد گری ہین تجھکو قاتل — سہتے ہین فلک سے آفرین ہم
چھوٹی سے ہماری آدمیت — سچ ہے کہ کچھ آدمی نہین ہم
ہین عاشق بت پرست میخوار — واعظ تجھے کیا بتائین دین ہم
اوس حور کا گھر ہے ہمکو جنت — کیا سمجھین جحیم و علیین ہم
جز درد جلیس و مونس غم — رکھتے نہین کوئی ہمنشین ہم
کیا خاک ہے زندگی ہماری — اے جان کہین تم ہوا و کہین ہم
دعوائے سخن ہے ہمکو بیجا — ہین صاحب فکرت گزین ہم
نام اپنا ہے مثل مہر روشن — گویا ہین سپہر چارمین ہم
دور آپ کو کھینچتے ہین تا عرش — ہین عرش برین کے ہمقرین ہم
اللہ نے نکتہ دان کیا ہے — صد شکر نہین ہین نکتہ چین ہم

پایا نہ قدا یہان کو آرام
آسودہ ہون کچھ تہ زمین ہم

۲۲۵

قائل اسلام نہین او بت کسی تلوار کے ہم — ہین ثنا خوان یہ تیرے ابرو خمدار کے ہم
تیری باتین نہ اثر ہمکو کرین گے واعظ — کافر عشق ہین یا ذات بت عیار کے ہم

کیون نہو جائین صنم بند مذاہب سے خلاص
ہین گرفتار ترے رشتۂ زنار کے ہم

ہمکو بتخانہ و مسجد سے سروکار نہین
زاہدا ناصیہ فرسا ہین در یار کے ہم

بعد مردن مری تربت سے اوگینگے ریحان
گلشن دہر مین کشتہ ہین خط یار کے ہم

محو مژگان بت کافر سفاک ہین کیا
گویا ہین آبلۂ پا وادی پرخار کے ہم

حسن سے تیری دہان جنس نہ بکتی دیکھی
رہے دلال بہت مصر کی بازار کے ہم

ہے مناسب ترا اے جان سربام آجانا
منتظر در پہ کھڑے ہین تری دیدار کے ہم

مرتبہ کیون نہو شیعان علی مین اپنا
ہین بصدق خلف حیدر کرار کے ہم

۲۲۶

مجکو فردوس سے مطلب ہے نہ گلزار سے کام
گلشن دہر مین ہے صرف در یار سے کام

تجکو ہر وجہ ہے ظالم مری آزار سے کام
کہ مجھی تجھ سے غرض ہے تجھی اغیار سے کام

ہو ترا جوش جنون کا کہ بلا مین ہین اسیر
آبلہ پائی ہے اور وادی پرخار سے کام

ہے دم صور صفیر نغمۂ بلبل مجکو
ہجر مین تیرے نہین سیر چمن زار سے کام

جو ترے کوچے کی سودائی ہین انکو کافر
نہ تو کچھ دشت سے مطلب ہے نہ بازار سے کام

منتظر کیون نہین اوسکے سدا عزرائیل
جسکا ڈالا ہے خدا نے بت عیار سے کام

یاد حق فکر سخن شغل معاش دنیا
سب ہین ابتر مری درد بت عیار سے کام

لذت چشمۂ کوثر ہے زبان کو حاصل
تازہ ہے منقبت حیدر کرار سے کام

نہ ہے اقارب کا مجھے خوف نہ احباب کا پاس
مجکو ہر دم ہے رضا جوئی دلدار سے کام

دین و دنیا سے علاقہ نہین اے بت مجکو
تیرے قشقہ سے غرض ہے ترے زنار سے کام

ہے جو کچھ شوق سخن عشق تبان مین مجکو
بسکہ رکھتا ہون فدا درد کی اشعار سے کام

٣٣٧

بہ ہر آن با و بیگر بود شب جائی کہ من بودم | بہ بزم سعد اکبر بود شب جائی کہ من بودم
ز شوخیہای آن رعنا غزال دست محبوبی | دلم مہتاب و معطر بود شب جائی کہ من بودم
کہ دیدہ بود ظلمت رخت خود از کوچہ عالم | حسن خورشید پور بود شب جائی کہ من بودم
غمی بردم بہ فیض چشم تر در تنور ندا اسی | مداماں نقد گوہر بود شب جائی کہ من بودم
ز رفتار قیامت خیز ان غارتگر جان ہا | بہر سو شور محشر بود شب جائی کہ من بودم
اثر از تیرگی بخت نا فرجام کے بودی | کہ مہر ستی ظل گستر بود شب جائی کہ من بودم
چہا گرد مصیبت شیک اعدار بخت بر دیدم | اجل بالین بستر بود شب جائی کہ من بودم
خرابہ بود گلشن در فراق آن بت رعنا | صبا ہمرنگ صرصر بود شب جائی کہ من بودم
گذاران بت خورشید پیکر بود در راہم | خجل آنجا ہر اختر بود شب جائی کہ من بودم
بہار خلد رضوان را بحال زندگی دیدم | ہر آن حور منظر بود شب جائی کہ من بودم
ز رنج زحمت دوری خدایا چیزی سودم | قریب آن شوخ دلبر بود شب جائی کہ من بودم

فدا طوف حریم ان مسیحا دم جو میکردم
بپایم چرخ اخضر بود شب جائی کہ من بودم

ردیف نون

٣٣٨

ہم نہ کچھ خوف غم ہجر بتان رکھتے ہین | حضرت حافظ مطلق کی اماں رکھتے ہین
ہم ٹھکانا بجز اوس در کی کہاں رکھتے ہین | ناحق اس بات کا ہم پر وہ گماں رکھتے ہین
حال بیتابی دل صاف عیاں رکھتے ہین | گویا ہم برق کو پہلو مین نہاں رکھتے ہین
قتل عشاق کو یہ سادہ رخان بیر کار | مژہ بھی تیر تو ابرو بھی کماں رکھتے ہین
آگی اونکی نہ کسی بات کا بن آیا جواب | ہم بھی کہنی کی کئی منہ مین زباں رکھتے ہین

گیا تھون سی ہین نکالون ہوس بوس و کنار
نہ مگر کرتی ہین کافر نہ وہان رہتے ہین

اب تری باتون پہ ہم کس کو لگائین واعظ
دل جو رکھتے ہین سو وہ نذر بتان رکھتے ہین

ناتوانی سی ہوا ہون مین جہان مین عنقا
پر مقرر مری نالی تو نشان رکھتے ہین

دیکھو اس جوش جوانی مین ہماری حسرت
عین ہم فصل بہاری مین خزان رکھتے ہین

کبھی احباب سی لڑتی ہین اقارب سے کبھی
زوقت یار مین ہم کیا خفقان رکھتے ہین

بی سبب پشت پیری مین جھکی ہی اپنی
سر پہ عصیان کا بڑا بار گران رکھتے ہین

زیست کا اونکے بھروسا ہو جہان مین کیا خاک
تیر قاتل کی جو پہلو مین سنان رکھتے ہین

وارثی ہین وہ ہی دم ہمکو تجاہل سے نہ پوچھ
کہ سدا در پہ تری شور و فغان رکھتے ہین

اب بھی آتا ہی تو آ بہر خدا او کافر
دم کے مہمان ہین ہم ہونٹھ پہ جان رکھتے ہین

کیا محل ہجر مین رونیکے حقیقت لکھین
بحر خون ہی کہ ہم آنکھون سی روان رکھتے ہین

رشک کی جا ہی کہ ہرجائی ہوا تو ناوک تیغ
جسکو ہر وقت کہ ہم دل مین نہان رکھتے ہین

ق

مجلس ماتم غم ہمکو سدا رہتی ہے
گویا ہم سینہ مین دل مرثیہ خوان رکھتے ہین

زاہدا امر و نہی کی نکر ایسی تکرار
دین ارباب غم عشق کہان رکھتے ہین

یہی ملت ہی کہ مرتی ہین کسی کافر پر
یہی مذہب ہے کہ ہم عشق بتان رکھتے ہین

توبہ لکھین جو فدا حضرت ناسخ کا جواب
ہم سلیقہ و لیاقت وہ کہان رکھتے ہین

۲۲۹

جو سوز مین اس آہ دل بیقرار مین
قمری کی شور مین ہی نہ صورت ہزار مین

جی مرتی دم تھا نرگس مخمور یار مین
بو ہی شراب ناب کی میرے غبار مین

تھا بسکہ تیرہ بخت مین اس روزگار مین
کیونکر ہو نور میرے چراغ مزار مین

ہی شب سے تیرہ تر مرا دن ہجر یار مین
کیا فرق ہو زمانی کو لیل و نہار مین

[illegible] ہین بہ جبہ تیرگیان [illegible]
[illegible] ہی [illegible]

ناگ سی دیان ہم آمیختہ ہے یہ
یا کاسنی کا پہول کہلا ہی بہار مین

بلبل یہ گل پہ ناخن گلچین کا ہی نشان
چیچک کا داغ کب ہے رخ گلعذار مین

گر ہی زمین مین وصل کی دو صاف ہے جواب
رکہتی ہو روز کیون مجہی دار مدار مین

ابد فنا ہی شعلہ آتش مرا غبار
جو گرمیان ہین ذرہ نگین کسی مین شرار مین

سنتا نہ سخت و سست تمہاری یہ گفتگو
ناصح جو ہوتا دل یہ مرا اختیار مین

زنجیر و طوق کی مجہے کیا احتیاج ہی
پابند ہو نہین زلف و خم زلف یار مین

جون عندلیب نعرہ زنان ہی ہر ایک تن
جز درد دگر خان نہین کچہ جسم زار مین

سمجہ بن شراب ہی مجہی کا و جگر کا خون
روز سیہ کا نقشہ ہی ابر بہار مین

سمجہا زمین کو چرخ مین او چرخ کو زمین
وہ بیخودی ہی مجکو نشے کی اوتار مین

روشن ہی جس سے خانہ خورشید کا چراغ
وہ تابشین ہین عارض پر نور یار مین

کیا لکہی شورش دل پروانہ کا بیان
اک آگ لگ رہی ہے مگر لالہ زار مین

عنقا ہی ذات قدرشناس سخن یہان
بیجا ہی فکر شعر سری اس دیار مین

فکر معاش سے جو کسی دم نہین فراغ
کیا خاک فکر شعر ہو اس روزگار مین

آفات دہر دون کا نہین خوف کچہ مجہے
مین ہون خدا حمایت پروردگار مین

۲۴۰

جو مست طرب ہوا ہی تری انتظار مین
جین آئیگا نہ حشر تک اوسکو مزار مین

دیکہ جو مر گیا ہون مین حسرت کی یار مین
سو من کا بوجہ ہے مری لاش نزار مین

جو جو ہین وصف شافع روز شمار مین
ہین معجزی وہی اسد کردگار مین

خوشبو کہاں وہ نافۂ مشک تتار میں
جو مشکباریاں ہیں خم زلف یار میں

پایا نہ فرق مصرعۂ سرو بہار میں
لکھا جو شعر وصف قد گلعذار میں

سو غم ہیں مشتمل مری مشت غبار میں
کیا خاک شاعری کروں اس فکر زار میں

آثار ضعف غم مری چہرہ سی ہی عیاں
طاقت کا ہی نشان نہ مری جسم زار میں

اوس غیرت پری کی جو تیاں میں ہے چیں
وہ لطف ہی سہ باغ جنان کی انار میں

عہد شباب میں ہو جو انسان پرہیزگار
ہو کب نصیب باغ کو فصل بہار میں

آفات سی بچاتا ہی اسم خدای پاک
شیطان کا دخل کب ہی عمل کی حصار میں

کافر تو میں ہوں جو ہیں خلد میں گذار
پھر کیوں نہیں ہی دخل مجہی کوی یار میں

زاہد وہ کل کو بہی تجہی ہوگا نہیں نصیب
حاصل جو مجکو آج ہے روی نگار میں

مشکل کیا ہی شور قیامت نی پہر مجھے
آرام کچہ جو پایا تہا چندی مزار میں

مجہ خستہ حال کا دل خونگشتہ ہی صنم
لالہ گنندہا نہیں تری پہولوں کی ہار میں

اوس پر اثر فسونکا ہی وا اوسیہ ہی کہیں
فرق اسقدر ہی جان مری گیسو دار میں

بوسہ جو منہ سی لیا ہو جی خفا نہ اب
ایسی ہی باتیں ہوتی ہیں ایجان پیار میں

سوزش سی آتش محبت میں ہی ایک آہ
ای گل نہیں یہ رنگ فغان ہزار میں

جلتا ہی سوزش تپ غم سی مرا بدن
یا آگ لگ رہی ہی درخت چنار میں

لکھیں گے شاعران ہم اوسپہ عموم
باقی رہیگا درد مرا روزگار میں

حسرت بہری کہاں ہی دل میں کہ خالی رہی بغل
آیا نہ وہ صنم کبھی میری کنار میں

پہر اس زمیں میں کرتا ہوں گوہر فشانیاں
موتی بہری ہیں خامۂ جوہر نگار میں

۲۴۱

جواب قاب ہی ور دندان یار مین — کو سون نہین وہ بات در آبدار مین
تہا نزع مین خیال مرا روی یار مین — خورشید اب طلوع ہوا ہے مزار مین
یہ سوز شمع مین سوز غم ہجر یار مین — پہلو مین میری دل ہی کہ دورخ کنار مین
کیا کیا نہ گرمیان ہین دل داغدار مین — کیا فرق لگی ہے آگ موئی پہ مزار مین
شدت ہی درد کی جو دل بیقرار مین — ہوگا مراد وصال غم ہجر یار مین
جو جو ہین تند تیز تپ دوری یار مین — وہ گرمیان کہان بحران و بخار مین
از بسکہ زیست دو رنج فراق غم وصال — کیا کیا ہین درد میری دل بیقرار مین
اے ضعف دیکھیو کہ مین جا کر کہان گرون — موروں کی قافلہ کی اڑون راہون غبار مین
آن و ادا و غمزہ و طرز جفا مین آج — کافر نہین نظیر ترار و نگار مین
فرقت مین باغ مجکو بیابان سی کم نہین — شور فغان خار ہی صوت ہزار مین
خاک مزار میری نہ کیونکر نمک سی ہے — جی مر گئی دم تہا حسن ملیح نگار مین
بی یار مجکو نغمۂ مطرب فغان ہوا — آہنگ آہ ہو گئی تار ستار مین
کیونکر کثرت گنہ پہ مجھی ہول حشر ہے — فلت تکفیر ولا کرم کردگار مین
فکر سخن ہی محض عبث اس سی کیا حصول — مشہور سب ہے جو نام ہوا مر دیار مین

حسرت ہی اے فدا مجہی فکر بلند پر
کوئی سخن سنا اس نہین روزگار مین

۲۴۲

شب تیرہ مین نہین اختر تابان روشن — داغ چمکی ہی تہ زلف پریشان روشن
شبک حور رسیدہ ہی وہ ملبوس حسین پر من — شمع خاور نہو کیونکر اد بستان روشن
گل خورشید کا دہوکا ہی گل ستبو پر — تیری جلوہ سی ہوا ہی گلستان روشن

مانگی خورشید قیامت بھی امان تجھ سے تیز
ہو اگر میرا یہ داغ دل سوزان روشن

بامہ تھی اہل معانی تو ہین مانند ہلال
لیکن اوس بت کا ہی جوبن بدر گریبان روشن

جو بت چار دہ سالہ کا ہی جلوہ یارب
یہ دو ہوین کا نہوا ایسا مہ تابان روشن

ہم نے لگا دی ہین سقف فلک مین میخے
تارون سی کر دیا ہی گنبد گردون روشن

کیون نہ ہر شب ہو تہ تربت شہید نکو کے
داغ رہتے ہین سدا مثل چراغان روشن

ہی گمان نیر اعظم کا طبیعت پہ مری
کیا دیا ذرہ نی فضا مین سی ہی ایمان روشن

کبھی آجاؤ کسی رات مری گھر مہمان
کرو اس کلبۂ تاریک کو ای مہمان روشن

حضر لیجاؤ جو اوس بت کو تم اپنے ہمراہ
عکس رخسار سی ہو چشمۂ حیوان روشن

کیون نہ محفوظ رہی صرصر رسوائی سے
ہی مرا داغ جگر تہ دامان روشن

شیفتہ ہون مین کسی پردہ نشین کا ہمدم
نہین ممکن جو ہو داغ غم پنہان روشن

خط مین لکھون جو تری حسن کی جلوہ کا بیان
ای پری رو ہو پر مرغ سلیمان روشن

شوق دیدار بتان مین ہون سراپا دیدہ
چشم مینا کی طرح ہے تن سوزان روشن

کون ہم جلوۂ برق آج سوی دشت آیا
کس نی کی شمع سر گور غریبان روشن

نور باطن سے اگر کاتش کرے کسب صفا
مثل آئینہ فدا ہو دل انسان روشن

۲۴۳

جان پر آبنی ہے ہجران مین
کیسی کچھ جان کنی ہے ہجران مین

کوئی پروا نہین سوائی وصال
کسقدر دل غنی ہے ہجران مین

ماور شب بجا نہ دنیا
بخیۂ زخم جنی ہی ہجران مین

دو نظر آتے ہین نبی آدم
شمع و بستے نہی ہے ہجران مین

ہون معطل جہان سی آٹھ پہر
شغل نعرہ زنی ہے ہجران مین

لطف دور وصال پر تیری
کس کو کب دم زنی ہے ہجران مین

کہا مرزن مین جو مجکو ہیرا کے
نہین پیدا کنی ہے ہجران مین

لے گیا کاروان صبر و قرار
کس قدر رہزنی ہے ہجران مین

ہمہ تن داغ ہے **فدا** غم سے
گویا وہ گلشنی ہے ہجران مین

۲۲۲

پابند پیچ حلقۂ زلف دوتا کے ہین
صیاد ہم پہنسی ہوئی دام بلا کی ہین

بیمار جو کہ چشم محبت خوش ادا کی ہین
طالب معالجہ کی نہ خواہان دوا کی ہین

مایوس چارہ ایسی ہین دنیا مین ہم بقدر
جویانہ مطلقا کسی دار الشفا کی ہین

کافی ہی تیرا سایۂ دیوار ای پری
محتاج ہم نہ سایۂ بال ہما کے ہین

فرہاد وار کیون نہ ہین تلخکام غم
دیوانہ وابت شیرین ادا کی ہین

اوس گل کی جستجو مین یہ دشوار سہل ہی
لٹتے ہموم کے مجہی جہونکی صبا کی ہین

انسان بغیر جذبہ پرکاہ سی ہے کم
ہم معتقد دلا کشش کہربا کے ہین

پالا پڑا تہا دایۂ بد مہر سے ہمین
طفلی سی ہم پلی ہوئی رنج و عنا کی ہین

ہین حامل نیاز جو روح الامین کے یا
ہم کشتہ کسکی جلوہ حسن و حیا کی ہین

خوبان روزگار کا گویا ہی تو امام
پیرو یہ سب کے سب تری زلف رسا کی ہین

مجنون تو ہین مگر کسی لیلی کا دہیان ہے
ہم بن مین منتظر اوسی بانگ درا کی ہین

گویا حرم ہی اوس بت سفاک کا مکان
قاصد نشان سب وہان صحن صفا کی ہین

بیداد دور چرخ کا کیا ہمکو خوف ہی
ہم ای **فدا** غلام شہ کربلا کے ہین

[illegible] ہم کرم [illegible] | [illegible] ہم سپاہی کی ہے
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] آتش کی ہے
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible] ہم تری [illegible] کی ہے
[illegible] | ہم [illegible]

بس ہم نے فدا انھین کو [illegible]
ہم [illegible] کی ہین

اعجاز جو کہ بادشہ لافتا کی ہین | گویا وہ معجزات رسول خدا کی ہے
[illegible] مشکلات ہماری [illegible] | [illegible] ہم [illegible] کی ہے
[illegible] میں | خادم ہم اوسی [illegible] انبیا کی ہے
[illegible] | پاشاہ ہم [illegible] کربلا کی ہے
[illegible] | [illegible] کی ہے
[illegible] | [illegible] کی [illegible]

روز شمار خلد مین [illegible] کے ساتھ
ہم اپنی فدا اندا خلعت مرتضی کی ہین

مجرائی جو غلام ہے کربلا کی ہیں | شاہون کو اون کے ساتھ بھی [illegible] کی ہین
حضرت [illegible] مین [illegible] نام [illegible] | ہم بھی محب [illegible] رسول خدا کی ہین
ہم [illegible] حسین [illegible] گنہگار | کیونکر نہ مستحق عطا و [illegible] کی ہے

اکبر سی بولی شاہ کہ تم رن کو کیا چلی
خیمہ میں شور نالہ و آواز بکا کی ہین

اعدا نہ اونکی آگ میں رو ماہ سی زیاد
عباس شیر بیشۂ جنگ و دغا کی ہیں

کا وستش کو فیونکو بہی خاصان حق کی ساتھ
یہ بندگان حق نہیں بندہ دغا کی ہین

خر بولی تو ہی بندۂ دنیا ہی دون عمر
ہم جان نثار سبط مشۂ انبیا کی ہیں

کیا ماتم حسین میں زینب کا حال ہے
بکھری ہوئی جو بال تو ٹکڑی ردا کی ہین

یہ خار زار اور سفر شام دیکھیے
اور آبلی یہ پاؤن میں زین العبا کی ہین

یہ عزم اور عون و محمد کو دیکھیے
امیدوار شادی جنت کی فلک کی ہین

کبرا یہ بولیں خیر نہیں اہل بیت کی
کچھ رنگ آج اور ہی خاک شفا کی ہین

فرمایا شہ نی کام نہیں کچھ فرات سی
ہم تشنہ کام چشمۂ جنت سرا کی ہین

عباس بولی گر ہو اجازت حسن مرتبت
ساقی ہم آب کوثر و آب بقا کی ہین

مداح امام کا حاصل ہے مرتبہ
ممنون ہم زبان ستائش سرا کی ہین

یارب اسیر پنجۂ جور فلک رہین
زیر فلک جو لوگ مخالف فدا کی ہین

۳۴۸

ذرا ناز و تمکین جو کم دہان نہیں
مری جان میں تاب و توان یہان نہین

کب ای حسن رخ آئینہ حیران نہین
سکے الفت اہم دیان نہین

رسائی طبیعت کی ہی لطف زیست
وہ انسان نہیں جو سخندان نہین

نہ دکھلا دلستان تو اسی بر غیر رو
جہان میں تو قحط ستان نہین

تری غم میں غنچہ بہی خون ہو گیا
سکے اسے پری درد پنہان نہین

غم عشق مشکل ہے اے شیخ جی
بڑا ہونا مشہور آسان نہین

انیسِ غمِ کاکلِ یار ہوں
زمانے میں مجسا پریشاں نہیں

کوئی دم میں ہوتا ہی اپنا وصال
یہ ہی نزع جی درد ہجراں نہیں

یہ دندان ولب اور دہن ہے ترا
عقیق و صدف در و مرجاں نہیں

یہ ہندی زباں ہی بہار عجم
یہ فرہنگ ہے میرا دیواں نہیں

مسیحا بجز شربت وصل یار
مریض محبت کا درماں نہیں

تصور میں سب حلیۂ پاک ہے
شہا کب مجھے یاد قرآں نہیں

رگ ابر نیساں ہے خامہ ترا
فدا پھر تو کیوں گوہر افشاں نہیں

۳۴۹

شب وصل کیا مگر ہجراں نہیں
تو ہم کا یہ سچ ہے کہ درماں نہیں

یہ سنبل ہی زلف پریشاں نہیں
گل تازہ ہے روی خنداں نہیں

وہ گل کیا ہی جسمیں نہیں بوی خوش
نہیں خلق جسمیں وہ انساں نہیں

لکھا ہی سراپا ی رشک بہار
یہ گلدستہ ہے میرا دیواں نہیں

گل تازہ ہے بوستاں میں مگر
وہ لڑکا میاں دبستاں نہیں

نہیں دود رکھتا دل داغ داغ
مرے باغ میں عشق پیچاں نہیں

برستی ہیں کیوں گوہر شاہوار
قلم میرا گر ابر نیساں نہیں

مرادل ہے چاہ ذقن میں ترے
کب اس چاہ میں ماہ کنعاں نہیں

نہیں سبزہ آغاز لب پر ترے
خضر یہاں لب آب حیواں نہیں

نہیں چہرہ پر تیری خط کا نشاں
صنم باغ میں تیری ریحاں نہیں

مزا زندگی کا ہے لطف سخن
وہ انساں نہیں جو سخنداں نہیں

بھی رسم معنی شناسون کا ہی
کچھ اپنے سخن پر مین نازان نہین

کلی تیری منہ سے ہوئی عطر بیز
یہ ہی بوی گل دود قلیان نہین

نہین مجکو سیر لغت سی فراغ
مری آگہی کب کشف و برہان نہین

گمان ابر پر ابر قمر دہ کا ہے
تری غم مین کیا برق ہیجان نہین

نہین کوئی شنوا سخن کا مرے
گل تازہ تو ہین پہ دامان نشین

مسلمان ہی تو اور ہی بت پرست
فدا کوئی تجسا بد ایمان نہین

۳۵۰

موئی پہ ہم تپ دوری مین کسکی جلتی ہین
جو شعلی قبر سی یون متصل نکلتی ہین

نظر پڑا ہی ترا جب سی پنجۂ رنگین
ہمیشہ ہم کف افسوس یار ملتی ہین

نہاتی ہین تری بیمار غسل میت ہی
کفن ہی پہنتی ہین کپڑی جب بدلتی ہین

دم کلام یہ خوبان شکرین گفتار
نہ بات کرتی ہین گویا گہر اوگلتی ہین

ہوا موئی پہ بھی کیا ولولہ جنون کا کہین
جو دست و پا مری اندر کفن کی چلتی ہین

نہ بار پاتی ہین کوچہ مین تیری اہل حسن
گدا کا بھیس بھی جو ہم ہان بدلتی ہین

قرہ پہ ہوئی ہین خشک آنکی بلبی سوزش دل
جو اشک دیدۂ تر سی مری نکلتی ہین

وہان وہ شمع سفارت ہوا تھا جلوہ فدا
کہ بال و پر جہان روح الامین کی جلتی ہین

فدا ہی کیون یہ غم عشق دوستا بچگان
کہ روز چہاتی پہ تیری وہ مونگ دلتی ہین

۳۵۱

سیر کو جاتی اگر وہ سیمبر بازار مین
بی تکلف سمجھی یوسف ہر بشر بازار مین

اوس بت سفاک کا ہو جب گذر بازار مین
کیا بچی یارب بساطی کوئی سر بازار مین

داغ دل اپنا سراپا ہو دکھلائنگی ہم — مل گیا وہ ماہ جو ہمکو اگر بازار مین

مول لیتا مین جو ملتا نقد جان کے بھی عوض — آہ کا ملتا اگر ہوتا اثر بازار مین

ہوشیاری ہی خریداری سودا مین عبث — فائدہ حاصل نہین ہی جز ضرر بازار مین

اسقدر تڑپا ہی لاشہ اپنا بعد ذبح ہای — کوچۂ قاتل مین ہی پڑی اور سر بازار مین

ہوگیا یارب مراوہ مشتری جان زار — جو بت مہوش پڑا مجکو نظر بازار مین

توفی گرد دوکان قہوہ کی وہان کہرا ہسکا — مین بھی نیوتا ہون فدا تو گہر بازار مین

کوئی سیم اندام دنیا میری قسمت مین نہین — کیا کرا کوئی مین سو سا زر بازار مین

تہا جو سودا قند لب کا تیری ای جلوا فروش — عمر کس تلخی مین کی ہنی بسر بازار مین

کسقدر ہی جوش نا لوگ کا مری ای سرو مہر — شعلی ہین کوچہ مین تیری لی شرر بازار مین

ہوگیا سایہ پری کا سیر مجکو ای صنم — یعنی غش آیا ہی تجکو دیکہکر بازار مین

کو بغیر دیتی ہو بوسہ قند لب کا خوش ہو — ہی نی ای شیرین لب واقحط شکر بازار مین

ہوش سب دیوانگی کا عالم تب غم مین فدا
داغ ہجران ہو گئی وحشن اگر بازار مین

۳۵۰

ہم پالکی مین عمر رواں کی سوار ہین — لیل و نہار و مہر و مہ اپنی کہار ہین

نا فہم سیت حوصلۂ روزگار ہین — جو نکتہ فہم ہین وہ ہی عالی وقار ہین

سوز فراق مین جو فنا ہو گئی ہین ہم — ذری نہین ہین خاک کی گویا شرار ہین

او جہل ہین آپ کیا مری چشم پر آب سے — گویا مری نظر مین سمندر کی بار ہین

درد فراق مین ہی چمن دشت ہولناک — گلہای تر بھی مجکو بیابان کی خار ہین

بی مزد وصل یار اوٹہاتی ہین رنج ہجر — بیگار بار عشق ہی اور ہم چمار ہین

اوس پر اوسی گذر گئی ہین لاکہون قافلے
ہم جادۂ فنا مین برنگ غبار ہین

کیا شکوۂ عداوت اعدا ہی دوستو
دشمن ہین اوس زمانی کی جو دوستدار ہین

ممکن نہین جو اوسی ملاقات ہو نصیب
وہ آسمان وقار ہین ہم خاکسار ہین

کوئی نہین ہی جوہر ذاتی کا قدردان
جو مالدار ہین وہی ذی اعتبار ہین

حضرت ہین مثل روح تن پاک دین مین
چار اسخ شیخ اونکی فدا چار یار ہین

سنہ ۳

کیا تم ہی وہ عشق کہ جو ہم بادہ خوار ہین
امیدوار رحمت پروردگار ہین

سرگوشیان ہین ورنہ کیا کیا پیار ہین
اغیار اونکی آج تیری رازدار ہین

ہم رنگ گل ہین آپ تو ہم مثل خار ہین
تم سرو ہو تو ہم بھی درخت چنار ہین

ہی گرمی جنون مین جو ابتک شکستگی
سکانٹے مری زبان کی بیابان کی خار ہین

تشبیہ طرہ ہای محمد و ہمسی کچہ نپوچہ
ضحاک ہی وہ دوش پہ دو نشگی و مار ہین

سادات نہین ہی حسب و نسب کی قدر
جو مالدار ہین وہی عالی تبار ہین

قد سرو چہرہ گل نہ بنفشہ فقط ہی زلف
موئی بدن بھی تیری صنوبر کی تار ہین

ہنگام جوشش لہای شرربار کا مری
لاکہون فلک پہ اختر و دنبالہ دار ہین

باغ شباب مین تری پستان نوبہار
نارنگیان ہین سیب ہین یا دو انار ہین

کیا ذکر بیوفائی ایام غدر ہے
ایسی بہت سی شعبدۂ روزگار ہین

لکہتا ہون ذکر بادیہ گردی جو شعر مین
ریشی مری قلم کی بیابان کی خار ہین

اوس بت کی غم مین شان شگفت کہان فدا
ہم آج گل ز بلبل ہین سو ہین خار ہین

۳۵۴

عکس خورشید مین یہ تاب نہین — بام پر ہو تم آفتاب نہین

کیونکر اوس بت سی حال ضعف کہون — بات کرنیکی مجھمین تاب نہین

کیون ہین غافل جہان کی سب لوگ — زندگی جہان جو خواب نہین

حیف ہی ہم سے اونکو یہ پردہ — لیکن اغیار سے حجاب نہین

سبب ضعف کا سوال نکر — کہ مجھے طاقت جواب نہین

جیسا دیر خراب ہے پہر — کوئے ویرانہ یون خراب نہین

کیون ہین جو بندی اسکی پہر پاکوس — بحر دنیا اگر سراب نہین

عشق کا ہے بہت ترا قصہ — خالی اس سے کوئی کتاب نہین

نہین تاب فغان پڑا ہون خموش — میری محفل مین اب رباب نہین

ای فدا یہ جوانی اور یہ زہد
تم سا کوئی ورع تاب نہین

۳۵۵

اوس سراپا حسن کا جلجاے جو بن آگ مین — جل گیا مین غم زحسرت سی ہمہ تن آگ مین

جلتا ہی جون آتش ہجران مین سراجسم زار — اسطرح جلتا نہین خاشاک گلخن آگ مین

عمر آخر کرتی ہین آتش پرستی ہن جو لوگ — ہی بجا اونکا جلانا بعد مردن آگ مین

بس جلے دیکہا ہی تجہی ای آفتاب چرخ حسن — آتش حسرت سی جلتا ہی برہمن آگ مین

آیا محفل مین وہ کافر سرخ جوڑا پہنکر — یا ہوا ہی بت پرستو شعلہ رو شمن آگ مین

گر نہ وقف تہا ہماری سوز دل سی وہ صنم — لاش کو پہر کیون جلایا بعد کشتن آگ مین

بنی پاکان ازل کو آتش دوزخ کا خوف — جل نہین سکتا کبہی دریا کا دامن آگ مین

روی آتشناک پر تیری جو آیا ہی عرق — ہی تماشا آب ہی ای رشک گلشن آگ مین

سبزہ رشک نیم کا لکھا تھا جسنے کچھ اوس حال
کیون جلایا خط مرا ای شوخ ظالم آگ مین

گرمی سودا سی ہو نہین سکتا آتش زیر پا
کیون نہ جلجای ہی صحرا کا اوس آگ مین

ای جنون خاک سیہ سارا نیستان ارہی
آستین نالون سی میری جلگیا ان آگ مین

رخت ایمان کو جلایا جسنی نار کفر مین
ای صنم دالون ہی ہاتہی کا جنید آگ مین

جسطرح آتش مین وہ کو جلاتا ہین ہبود
زندہ تیرا ای **فدا** جلجائی ہمن آگ مین

۳۵۷

اوٹھا کر لی چلو میرا ہی بستر کوی جانان مین
شفا پاتا ہی ہر بیمار و مضطر کوی جانان مین

تعجب کیا ہم مریض غم جو رہتی ہین یان صبح
مسیحا کا گذر رہتا ہی اکثر کوی جانان مین

توارد تھا طبیعت پر مضامین پریشان کا
لکھا تھا مین نی دیوان کا دفتر کوی جانان مین

گرفتار قفس ہم قیدی کاکل ہوی آخر
گذر رہتا تھا اپنا شب کو اکثر کوی جانان مین

نہین ہی صور اسرافیل سی کم آہ رنجوران
بپا رہتا ہے ہر دم شور محشر کوی جانان مین

شمیم زلف مشکین ہی نسیم جانفزا ہم نادان
کہ آتی ہی کہان سی بوی عنبر کوی جانان مین

وہ ہی سرو اور کوچہ اوسکا ہی چرخ برین گویا
شرارہ سی میری ہین اختر کوی جانان مین

گذر باد صبا کا ہی وہان قسمت سی ہوتا ہی
غبار خاکساران ہو پہنچی کیونکر کوی جانان مین

یہ شب ظلمت ہی اور آنسو ہیں میری چشمۂ حیوان
بنا ہون ای **فدا** مین ہی سکندر کوی جانان مین

۳۵۹

کب تک اس جیب گریبان کی لگاون بخیان
جیسی ہی دامان صحرا کی اوڑاون دھجیان

ہی یہ جیب چرخ اطلس کی لگاون بخیان
اس مین گو عالم بالا سی لاون بخیان

بولا وہ قاصد سی میری خط کو میری پھاڑ کر
جیسی آتا ہی کہ سب جیکر جلاون بخیان

سینہ مجنون کا پھٹی ای لیلی رنگین لباس
گر اوسی اپنی گریبان کی دکھاؤن دہجیان

پہاڑ کر خط کو مری کہنی لگا لاٹیرہ لون خیر
نامہ بر گہبرا گیا کیونکر ملاؤن دہجیان

ہین ستارہ ونسی زیادہ زخم جسم خستہ پر
تہوڑی ہین گر چرخ اطلس کی لگاؤن دہجیان

جا بجا گل ہی جسمین میری تہا وہ ستا جنون
قیس مجنون پر گریبان کی پہڑاؤن دہجیان

زخمی رنگ حنا ہون مین مری مثال مین یہ ہے
اونکی دستانہ کی پٹی کو چراؤن دہجیان

سیر دریا مین اگر اوٹھی مجہی جوش جنون
چادر آب روان کی پہر لگاؤن دہجیان

کا فدا اشعار کے میری ہون کم ای فدا
سو برس بہی گہر سی اپنی گر اوٹہاؤن دہجیان

۳۵۸

ہی جو لطف آہ و چشم گریاں مین
سیر کب ہے وہ برق و باران مین

صرف دست جنون ہوا تا صبح
ایک دہجی نہین گریبان مین

اونکے زلفون کا مجکو سودا ہے
جب سے لگے خاک سنبلستان مین

رخ پر نور پر ہے زلف سیاہ
سورۂ لیل ہی ہے قرآن مین

اف رے وحشت مین گریۂ خونین
بحر خون سے ہے روان بیابان مین

ہون مین اک خاک تودۂ حسرت
لاکہون ارمان ہین دل و جان مین

ای فدا غم مین کیا لگی جی خاک
فکر اشعار و سیر دیوان مین

۳۵۹

خوبیان ہین جو دست جانان مین
وہ کہان لطف شاخ مرجان مین

کہان ترنّان باغ رضوان مین
جو ہے رنگت انار پستان مین

عشق سے ہے یہ نفرتا بس ہے
تاب تجسیم غنچۂ گلستان مین

فیض معنی سے ہو نہین مستغنی
برکت ہے یہ نام یزدان مین

نفرت ایسی تعلقات سے ہے
نہس نکمہ مری گریبان مین

یاد ہے مجکو وہ تبت یکسا
دونو عالم ہین طاق نسیان مین

دونو ہین ایک باپ کے بیٹے
فرق کیا ہے گدا و سلطان مین

ق

حق نے پیدا کیے دو خاقانی
ہند مین مین ہون اور وہ شروان مین

مانگتا ہون دعا تہِ دل سے
حقِ نواب مصطفیٰ خان مین

بسکہ مقبول ہو بحقِ نبیؐ
بارگاہ رؤف و رحمان مین

اک غزل اور لکہہ فدا ہے حسین
نسبت ذکر ماہ کنعان مین

۲۶۶

حسن یوسف سے تہا جو زندان مین
کب یہ جلوہ ہے باغ رضوان مین

کیا بیان کیجیے جو تہی ارمان
دخت طیموس کی دل وجان مین

حسن کا اوس تبت پیرو کی
غلغلہ ہے دیا کنعان مین

مثل یعقوب مین جو رو یا ہون
نہین اب آب چشم گریان مین

ہون مین زور جنون سے بادیہ گرد
ہے اثر کب یہ کعب گرگان مین

واعظا دیکہہ سورۂ یوسف
ہے حسینون کا ذکر قرآن مین

اوس نے منت کی بیڑیان پہنین
آیا یوسف ہے گویا زندان مین

ہو عزیز و وصال کا ستس اپنا
تنگ ایسا ہون ہجر جانان مین

گہر مین روؤن تو نیل بہ نکلے
اتنے آنسو ہین چشم گریان مین

حسن کو تیرے حسن سے ہے کا فر
خال کیا ہے چہ زنخدان مین

دل صد چاک کے مشابہ ہے — چاک اتنے ہین میرے دامان مین
مار ڈالیگا مجکو بعد وطن — جی ہے اپنا تم عزیزان مین
ابتداے زمانہ سے دیکھو — رابطہ ممکن نہین ہے اخوان مین
ماہ کنعان کے پیرہن مین نہ تھی — ہے جو بو زلف عنبر افشان مین

جلوۂ پاک مصطفی ہے فدا
نور ہے حسن ماہ کنعان مین

۲۶۱

موت ہے ہجر نہین صبح تو یہ خواب نہین — ظلمت گور ہے مجکو شب مہتاب نہین
ہو وہی تائب جو گناہون سے یہ بندہ واعظ — نا امید کرم حضرت تواب نہین
خوب کام آیا ہے موسی کو یہ عذر لکنت — بات کرنیکی ترے سامنے جو تاب نہین
نہین دیوان مین مرے ناف صنم کا مضمون — یہ وہ دریا ہے کہ جسمین کہین گرداب نہین
خواب ہی مین نظر آجاتا جو دولت مجکو — سو ستم ہجر مین آنکھونکو مری خواب نہین
نہین اس دیر مین فرزند و پدر مین الفت — کیا تماشا تذکرۂ رستم و سہراب نہین
ابر گریان ہی نہین دیدۂ گریان کافر — برق پہلو مین تپان ہی دل بیتاب نہین
دوست ناراض اقارب ہین خفا تم بدظن — زندگی کا مرے صاحب کوئی اسباب نہین
جز خیال خم ابروے بتان اے زاہد — کعبۂ دل کو مقرر کوئی محراب نہین
کیا تعجب ہے اگر چھپ گئین آنکھین میری — مہ و خورشید کو جلوہ کی ترے تاب نہین
شحنۂ نجد بجا ہے یہ جی مین لکھون — ورنہ کچھ قیس کا آگے مرے القاب نہین
کیون شفا پاتی ہین بیمار محبت اونسے — لب شیرین جو ترے شربت عناب نہین
رخ پر نور پہ تیرے نہین خط کا آغاز — یہ وہ مصحف ہے کہ جسمین کہین اعراب نہین

کہاں خون دل بیتاب کو کیجیے ساغر
کیا بناتے ہین فدا کا سیماب نہین

٣٦٢

آج جو دولت گل و مرے ہم خواب نہین
کانٹے ہین بستر مخمل پہ مگر خواب نہین

کیا مین تڑپون گا کہ جنبش کی مجھے تاب نہین
خنجر قاتل خونخوار پہ گو آب نہین

گھر کو اللہ کے کچھ حاجت اسباب نہین
کعبۂ دل مین اسیواسطے محراب نہین

جسکو دیکھا وہی ہے تشنۂ صحرائے فراق
چشمۂ وصل سے تیرے کوئی سیراب نہین

خوبیٔ قاتل خونخوار و جفا کیش کوئی
موذن اوس ظالم بدمہر کو القاب نہین

خط بھی لکھتا ہے تو سو شوخی و انداز کے ساتھ
کہین القاب نہین ہے کہین آداب نہین

اوس سے ملنے نہین دیتے مجھے حتی المقدور
دشمن جان ہین مقرر مرے احباب نہین

جوہری کی نہین دوکان یہ دیوان ہے مرا
سخن تازہ ہے سلک دُر شاداب نہین

ماہر عشق جوانی جو نہین تو اسے شیخ
پانچوان تیری گلستان مین گر باب نہین

کچھ تو لی لیجیے خاطر سے میرے آج جناب
شیخ صاحب تمہین کچھ شوق مئے ناب نہین

کوئی اوچھلا ہی غرق یم عشق اصنام
یہ وہ دریا ہے فدا کو کہین پایاب نہین

٣٦٣

کب حسین ایسی زمین پر ہے بشر کی ایڑیان
پر حسین تو کچھ حسین اہل ہنر کی ایڑیان

بسکہ ہین رشک ذہب اوس سیمبر کی ایڑیان
ہین کف پائے گو لازم اوسکے زر کی ایڑیان

سر کے بل چلتا ہون کوچے مین ترے اے سنگدل
پاؤن آنکھون کی بناتا ہون تو سر کی ایڑیان

نامیہ فرسا دہان ہوتا ہے فتنہ حشر کا
نقش کرتی ہین جہان اوس فتنہ گر کی ایڑیان

ہین کف پا خار صحرا سے اگر لہو ہو آہان
اسے جنون زخمی ہین مجھ خونین جگر کی ایڑیان

قد جانان سے قیامت یا مین برپا ہوئی
اس قدر چل پڑی او کے مین تحیر کی ایڑیان

نازکی پای جانان دیکھ مین او کفش کر
اونکے کفشون کے لیئے پیا کہر کی ایڑیان

جس سے صحرا مین ریدان مین ریگ رو ریدیا
قدرت حق سو منی مین بحر و بر کی ایڑیان

اس غزل کی اے فدا ہے وہ زمین سنگلاخ
مین تو مین او کئرین بیان ذوق ظفر کی ایڑیان

۳۶۴
طالب بت جو ہو گیا ہون مین
از خود اے واعظو گیا ہون مین

لو مجھے خواب نزع مین آئی
کہ شب ہجر سو گیا ہون مین

محتسب میکدہ مین قید ہے کیا
گر لو کچھ میرا لو گیا ہون مین

ڈھونڈتی پھرتی ہے نسیم مجھے
مثل خوشبو جو کھو گیا ہون مین

کی سبے مین سے فدا یہ مشق سخن
صورت شعر ہو گیا ہون مین

۳۶۵
اس قدر زار ہو گیا ہون مین
بستر غم پہ کھو گیا ہون مین

کس تغافل شعار کا غم ہے
کہ شب ہجر سو گیا ہون مین

در و دیوار پر اوداسی ہے
تیرے در پر جو رو گیا ہون مین

چشم بیمار کی محبت مین
زار جون نبض ہو گیا ہون مین

اونکے کوچے کو اے فدا رو کر
سارے گھر کو ڈبو گیا ہون مین

۳۶۶
یاد اکثر مگر اغیار کو کر لیتے ہین
کب وہ میرے دل مضطر کی خبر لیتے ہین

ہم وہ بد طالع ہین کیا خاک ہو حرص اکسیر
خاک ہوتا ہے اگر ہاتھ مین زر لیتے ہین

شوق نظارۂ دہان مین ترے رو کر ہم — دامن اپنا گہر اشک سے بہر لیتے ہین
شوق نظارہ تو دیکھو کہ ہم اب رہنے کو — مول کوئی بت خوش چشم مین گہر لیتے ہین

گل کی تکلیف سے کیا قول و قسم ہول کہو
اے فدا آپ جو ہر تام سفر لیتے ہین

۲۶۶

نہ گدا بلکہ بادشاہون مین — ایسے سلطان کا گدا ہون مین
بستر خار رکھنا تو تیار — دشت وحشت برہنہ پا ہون مین
نہ کرو یہ ستم برائے خدا — اے بتو بندۂ خدا ہون مین
مجکو کیون بیستے ہین یہ گلرو — باغ عالم مین کیا خا ہون مین

ہے تخلص عنایت اوستاد
بس اسی فکر پر فدا ہون مین

۲۶۷

کس کف پا کا نقش پا ہون مین — کس کے رفتار پر مواہون مین
ہر ادا پر ترے فدا ہون مین — آخر اے خوش ادا فدا ہون مین
کیا تو ماریگی اے اجل مجکو — خود رہِ عشق مین فنا ہون مین
نہ خفا ہو جیسے خدا کے لیے — بندہ اے صاحب آپ کا ہون نیز
نہ اڑا مجکو شاخ گلبن سے — باغبان مرغ خوشنوا ہون مین
میرے مرنے کو دست وصال کہو — کہ شب ہجر مرگیا ہون مین
دیکھکر آئینہ سی صورت کو — متحیر سا ہو گیا ہون مین
کاوش فکر نے ہلاک کیا — روز راتون کو جاگتا ہون مین
نہ ملون خاک بین فدا کیونکر — کشتۂ چشم سرمہ سا ہون مین

۳۶۹

لب جان بخش پر موا ہون مین — کشتۂ چشمۂ بقا ہون مین

ناصحو فائدہ نصیحت سے — کب تمہاری یہ مانتا ہون مین

رشتۂ جان بہی ہے گران مجکو — ضعف سے تا بمو ہوا ہون مین

گاہ گاہے نگاہ اے شہِ حسن — تیرے دروازے کا گدا ہون مین

پست ایسا کیا ہے گردون نے — گویا اک مردم گیا ہون مین

بسکہ خیر الامور اوسط ہون — نہ گدا ہون نہ بادشاہون مین

اے فدا مجکو کیا توبہ سے کام
عہد کا اپنے پارسا ہون مین

۳۷۰

دشمن کام و مدعا ہون مین — بندۂ دوست بیوفا ہون مین

کب مجھے چین آیا مرقد مین — کشتۂ چشم فتنہ زا ہون مین

درد دوری نے کر دیا رسوا — اے پری ننگ اقربا ہون مین

ملک حسرت ہے میری زیر نگین — کشور غم کا بادشا ہون مین

گر ہوا مین تو ڈوب جائیگی — کشتی غم کا ناخدا ہون مین

ہو گر اس قید زندگی سے رہا — دام کاکل سے کچھ رہا ہون مین

ہے جو لب پر صنم صنم تو بہ — بندہ کس بت کا ہو گیا ہون مین

کیا ہو دعواے شاعری مجکو — صاحب فکرِ نارسا ہون مین

ہون تو مین تیرے خواستگارون مین — گو برا ہون مین یا بہلا ہون مین

کون روپوش ہو گیا مجھ سے — کنج مرقد مین کیون چھپا ہون مین

ہے نحوست مین غیر اگر آلو — فرخی مین فدا ہما ہون مین

۳۷۱

نیم بسمل ہون نیم جان ہون مین — خاک و خون مین جو یون طپان ہون مین
گلشن غم کا باغبان ہون مین — چمن عیش کی خزان ہون مین
کیا دلاسے ہو حرص طوف حرم — جبہہ سائے در بتان ہون مین
کب مزاجی لگے گلستان مین — محو دیدار گلرخان ہون مین
ہے وصال صنم مجھے حاصل — فضل مولے سے کامران ہون مین
کیون نہ لکھتا دہان یار کا وصف — آخرش کو تو نکتہ دان ہون مین
رحم کی جا ہے اے بت مہوش — مورد ظلم آسمان ہون مین
مرگ ممکن نہین غم لب مین — صاحب عمر جاودان ہون مین
غوطہ زن ہون جو بحر ہجران مین — کشتی غم کا بادبان ہون مین
آقربا تیرے مجکو ہین دشمن — اے پری کتنا بدگمان ہون مین
مار مجکو نہ یون خدا کے لیے — بت بیمہر نوجوان ہون مین
غم ہجران سے نوجوانی مین — سخت رنجور ناتوان ہون مین
قافلہ ہاے راہ حرمان کا — اے ندا میر کاروان ہون مین

۳۷۲

کسکی دانتون کے تصور کا ہی گہر آنکھونمین — قطرۂ اشک نہی مین جو گہر آنکھون مین
ہاے کیا آنکھہ لگی ہے کہ نہین لگتی آنکھہ — ہے ذرا خواب کا کافر نہ اثر آنکھونمین
ہر نگہہ غیرت صد تیغ فسان دادہ ہو — سرمہ اے شوخ لگائی تو اگر آنکھونمین
جب سی دیکھی ہے صنم صورت پر نور تری — جنچتے اصلا نہین خورشید و قمر آنکھونمین
محو دیدار ہیت ہیمیدان ہون مجکو — تبر از خاک نظر آتا ہی زر آنکھون مین

ہوگیا خواب مری دیدۂ تر سے معدوم
آئے کیا ہے جو ترا مو ہو گذرا آنکھون مین

پیر کنعان یہ غم لخت جگر مین رو ئی
آگئے سینہ سے سب لخت جگر آنکھون مین

صبر ایوب جو یعقوب کو ملتا یا رب
رہتا موجود سدا نور بصر آنکھون مین

دیکھنا مہر وشون کا ہے نہایت پر سود
تاب خورشید سے ہوتا ہی نظر آنکھون مین

کوٹھی ہجر مین بندوق کی کوٹھی مجکو
دہن توپ ہے بنگلہ کا جو در آنکھون مین

آتش ہجر بتان مین یہ سدا جلتا ہون
دونون عالم ہین مری قتل سفر آنکھون مین

باغ مین جلوۂ صد باغ ہے حاصل مجکو
ایکھون ہے جو کسی گل کا گذر آنکھون مین

جائے جان جسم فدا مین جو اثر ناسخ ہے نہان
بدلے پتلی کے ہے وہ نور نظر آنکھون مین

۲۰۴

ہم اس گریہ سے وہ بہلے ہین
دیدۂ تر سے جو ڈبوتے ہین

پاؤن دہوتے ہین وہ حنا بستہ
ہاتھ ہم زندگی سے دہوتے ہین

وہ دہان ہین نشاط سے خندان
ہم یہان رنج وغم مین روتے ہین

جنکے غم مین مین جاگتا ہون مدام
وہ کنار عدو مین سوتے ہین

شوق وصل بتان مین یا رب ہم
ناحق اب جیکو اپنے کھوتے ہین

اے فلک ہون مین بس سیہ اختر
مہربان کب وہ مجھسے ہوتے ہین

کتنے ہی دن جو گذرے گیا ہون فدا
یہی سنتا ہون اونکو سوتے ہین

۲۰۵

کیسے ارمان دل نکلتے ہین
کف افسوس ہم تو ملتے ہین

داغ کہنہ کو کرتے ہین تازہ
وہ جو کپڑے نئے بدلتے ہین

صفتِ لعلِ لب نہین کرتے
گویا ہم لعل اب او گلتے ہین

انجمن سے کہ عرصۂ محشر
فرش پر وہ جو بہرتی چلتے ہین

موج نکہت سی حشر ہی برپا
ای **فدا** عطر وہ جو ملتے ہین

	۳۷۵	
ای پری غیر کو جا کیا ہوئی تیری دل مین		گویا عفریت فروکش ہی تیری محل مین
بدگمانی سی مدی لاشس کو قاتل تکلف		نہین باقی ہی کچہ اب جان سی بسمل مین
زاہدا او سمین فقط ایک شاخ ہی دو تنا خو		ورنہ کچہ فرق نہین بیل مین او رحمائل مین
سکر کی قند مین کب ہی وہ تلون کی لذت		جو مزا مجکو ملا اوسکے لب کی تل مین
سر گرداں تار ہا ہے کوں بیان دل داغ		نقش کیسا ہی تری کوچہ کی کا فصل مین
باد و آتش مین ہی مخلوط ہوئی وحشت		آتش سوز جنون ہی مری آب و گل مین
گو کہ جلنی مین نہین شمع سی کچہ کم مین بہی		دخل مجکو نہین کا وہ تیری محفل مین
لذت غرق سے ہین اہل تماشا محروم		ناف دریا مین جو ہی لطف کہان ساحل مین

ارلیست کا عالم فانی مین بہروسا کیا ہے
کرلی وہ کام **فدا** جسکی ہی نیت دل مین

	۳۷۶	
کس قدر شوق ملاقات ہی تیرا دل مین		حسرت وصل بہری ہی مری آب و گل مین
غیرت ماہ ہو تم سیر ہی لازم تمکو		آکی اک شب تو فروکش ہو مری منزل مین
دانۂ سیب زنخدان مین ہی نہین ہی لطافت یہ		جو لطافت ہی تری سیب زنخ کی تل مین
مر گیا دبکی مین اس بار گران مین کافر		کس قدر بوجہ تہا بہاری ہی غم کی سل مین
دخل سیمان کا کبہی خواب مین لونکی ہوا		وسعت ایسی تہا جو ذات غم عادل مین

جو تری مانند برنور میں ہی لطف ذوق　　جو بیاں ہمنے مرکمیں یہ سہ کا دل میں

دولت نہیں سخن سے ہی یہ تبہ حال
ماں خالی ہی فدا میری اک سخن مین

مخمس

کیوں ہی گل الرتس آزتعہ سنبل باغ مین　　کب گیا وہ تیکت کیں پیدا یہ گل باغ میں
وہ بستی ہمکو جبر ساقی کلام ست　　کب خوش آتا ہی یہ بہار غزل باغ میں
انجمن اس تماشا کی جس کی آگئی　　دیکھ کر اہی شاہ گل تیرا انجمل باغ میں
خال ہی جان ہی تمنا میں دیکھ گل　　ملک بلبل ہی ہی گل کی ہی تمنا دل باغ مین

کیا تو اس فان کو گل کا بیان ہی اے فدا
ہی تری کیلا کہ تر مند بلبل باغ مین

مخمس

کیا دل آویز بگی ہی یہ جانان کی زمین　　ہی وہ کو یا غزل نظم سرو کی زمیں
ہی جو اس وہی ہی تو فلک کا سودا ہی یہ　　عنبر گل کی بچی میں سری جانان کی زمین
مدرسہ ہی تیرا ہی نقل حسین تیری سب　　ہی دبستان کی میں ہی مکتب ستا کی زمین
داستان جو ہی سب جو شہا ملی نہیں　　کیا دوستی آپکی ہمیں فرخ نواکی زمین

بیت میں تو سب الہام دو جہاں طرح
ای فدا یہ تو تری رشک خراسان کی زمیں

مخمس

چمکا ابھی آفتاب شب فراق مین　　ایک نور جلوہ گر تھا نشان آفاق مین
کیا سنے زمانہ ب فصل اتفاق مین　　ہر شخص مبتلا ہی بلا ای اتفاق مین
کیا آیا میں کا شب دل بے اختراق میں　　موتی تری ہوئی ہی آئینہ سیکی بران میں
گذری جو آسمان سی تھی اتفاق مین　　بنی ہی ہمک لی ہر کبھی زا ادراق مین

جو احتراق ہین تپ ہجران مین چارہ گر / وہ گرمیاں کہان خفقانُ طراق مین

ہون سیر سیاہ و سپید زمانہ سی / ازبسکہ محو ہون ہین کسی اشتیاق مین

جبدن سی مصحف روی جانان کا شوق ہے / ساری کتابین ہین نسیاں کی طاق مین

اوراق مین ہین مرے اشعار پر شکر / خرما کی تر ہرین ہین بلورین طباق مین

کیا کیا نکر سکے ہین مری وہ دل نوازیان / ازردہ ہون مین شفقت مالایطاق مین

ناف زمین خاک شفا کا ہون شیفتہ / مرتا ہون آرزوی حجاز و عراق مین

کمصحت اپنے فرد کو کامل کر سکا
گوکاردان فدا ہی سیاقُ سیاق مین

۳۸۰

گر دو بت پرستان جہان میں نام کرتا ہوں / بت کافر کو جذب دل سی اپنی رام کرتا ہون

سہین ہوتا ہی ای شمع رو جس محفل ہی مین / تو مین لبریز خون دل سی وکر جام کرتا ہون

لکہتا ہون جو سودای خیال یار سین مین / خیال خام کرتا ہون خیال خام کرتا ہون

رخ تاباں پر اپنی چھوڑکر زلفونکو وہ کو لے / کہ اہل بزم دیکھو مین سحر کو شام کرتا ہون

فدا جب جانتا ہون ہیقدر کچھ نہیں ہوتا
برا کرتا ہون جو مین شکوہ ایام کرتا ہون

۳۸۱

جستجو مین تری ہر شام و سحر پھرتا ہون / مثل خورشید میں یا مثل قمر پھرتا ہون

جوشش وحشت سی ہی برباد مرا مشت غبار / چاک کیطرح سے مین آٹھ پہر پھرتا ہون

ای فدا کون خریدار ہی اس جنس ہنر کا
کیون مین کرتا ہوا اظہار ہنر پھرتا ہون

۳۸۲

نہیں ہی خبر ہمدم ان مستونکی تغافل مین / مری جان جاتی ہی اب کسکی آنکھکی تساہل مین

نہ کیونکر خانۂ اہل عزا ہو ہجر میں گلشن
مجھی سب گریہ ماتم کا عالم خندۂ گل میں

ملک ہی جسقدر استعارہ دردآمیز میں میرے
نہیں ہی دخل ای غیرت گل سو بلبل میں

شراب ہجر جنت میں گل پائیگا تو واعظ
مزا ہی مجکو حاصل آج جو اس تلخی مل میں

فدا شوق سیاحت سے پڑا رہتا ہی جی اپنا
بخارا میں بلخ میں سندہ میں غزنین میں کابل میں

۳۸۲

ای جان تم فراق ہی اب مجھے تم نہیں
مین جیتے جی جہان مین مردہ سی کم نہیں

کیونکر نہ اوسکا خاصہ ہو بی نیازیان
کیا محو ناز نام خدا وہ صنم نہیں

حاصل ہے مجکو دولت ملک سخن فدا
پروا نہیں جو منصب جاہ و حشم نہیں

۳۸۳

مجھ بیکس کا خون بہاتا ہی گنگ میں
وو یان غیر کو جو کہلاتا ہی گنگ میں

وہ برہمن بچہ جو نہاتا ہے گنگ میں
ہر دل ز دو رشک بہاتا ہی گنگ میں

ہر موج کام کرتی ہے خنجر کی ہار کا
قاتل کا دھیان گر مجھی آتا ہی گنگ میں

غیر و نیہ پانی پینک کی وو شعلہ رو مجھی
کیا سوز مہر ہی کہ جلاتا ہی گنگ میں

کیون مجکو ڈالی جاتا ہے کام نہنگ میں
تھا سفینہ میں جو تو جاتا ہی گنگ میں

میدان ہی کا کی کا کہ میدان رزم ہے
ہر سمت قاتل اب نظر آتا ہی گنگ میں

آب زلال گنگ کر ستور ای فدا
نہر بہشت تو جو ملاتا ہے گنگ میں

۳۸۴

طوفان لایا ہے مرا گریہ جہان میں
نالوں سے میری آگ لگی آسمان میں

سن لینا ای اجل مرا وقت مرد ہی ہے
کچھ غیر سے کہتی ہیں جھک کی کان میں

سودای درد عشق میں یکساں ہی گذرتی ہے | کچھ امتیاز اب نہیں سود و زیان میں

ہوتی نہین جو تم تو بیزار رہتا ہون سوا | کچھ فرق آپ مین نہیں اور میری جان مین

رکھتی ہیں میری نالی وہ آتش فشانیاں | رہتی ہی آگ سی لگی کون و مکان مین

تیغ نگاہ سے تہ و بالا ہی اک جہاں | تلوار رہنے دیجیے صاحب میان مین

کیا زیب سامعہ مرا رنگین کلام ہے | گویا عقیق و لعل و زمرد ہیں کان مین

بالا ہے اوس پری کا کہ ہالہ ہی ماہ کا | ذری آسمان ہی کہ موتی ہی کان مین

ای جان جان وہان مجھے بلوانا چاہیے | گر تخلیہ نہین ہے فدا کی مکان مین

۳۰۶

کب ایسی صفا ہو کسی حور کی گردن | ہی مثل صراحی بت مخمور کی گردن

صندل کی تری یا نو ہین کافور کی سیاں | چاندی کا ترا جسم ہے بلور کی گردن

ہے شوق شہادت مین گرانبار سر اپنا | مشتاق فدا ہے کسی ساطور کی گردن

۳۰۷

کب ہین یہ زخم گل کی دل چاک چاک میں | سو جو ہین آستیں میری دل دردناک مین

صیاد کچھ اکیلا فقط ہی یہ تاک مین | ہی باغباں بھی مری فکر ہلاک مین

تنخواہ ہی جو درہم داغ جنون مری | اجناس خشک نم ہی بعین رال مین

کچھ خاک بھی سرھاک پڑی اضطراب پر | پایا نہ خاک ہوکے بھی آرام خاک میں

سکے مین یا مدینے مین یا کربلا مین ہو | مدفن فدا ہو میرا کسی خاک پاک مین

۳۰۸

گو کہ زندہ ہون مگر مردہ سی تر بتر ہوا میں | کشتۂ خنجر بیداد ستمگر ہون مین

تو اگر گوہر یکتا ہی ہم خوبی سے
کان رنج و قلق و درد کا جوہر ہوں میں

ای فدا ورنہ تہا کسکو سر اشعار و غزل
اشتیاق بت پر فن ہی مجبور ہوں میں

۳۸۹

درد کسکا مری دل کو ہی جو آرام نہین
کیوں شب و روز تڑپنی کی سوا کام نہین

مرگیا وہ ترا دیوانہ کا کل جو ہوا
ہی اسے مار غم زلف سیہ فام نہین

کہدیا کیا کسی کمبخت نی کچھ حال مرا
جلوہ گر کیون وہ پری آج لب بام نہین

ایسی ہی ہجر کی راتوں کو ملی ہے نہ سحر
جس طرح روز مصیبت کی لیئی شام نہین

گل سی بلبل ہی تو اوس غیرت گل سی ہی فدا
کون اس گلشن آفاق میں بدنام نہین

۳۹۰

بستر غم سی کوی تا قتل مین جا سکتا نہین
ضعف مانع ہی کہ جو میں سر کٹا سکتا نہین

ہی خیال نازکی بازوی قاتل سے مجھے
یہ سبب ہی مین جو سر اپنا جھکا سکتا نہین

دل بی خوف سگ ہجران مین یکونکر ہو وصال
وہاں مین جا سکتا نہین وہ یہاں آ سکتا نہین

کیون نہ میری خط کی حرفونکو مٹا دیتا ہی ہو فنا
یہ لکھا تقدیر کا کوئی مٹا سکتا نہین

کرلیا ناصح نے مجکو قتل اپنے وضعدار
خوف رسوائی ہی اب مین دل لگا سکتا نہین

تا نہ آغوش لحد ہی ہمکناری ہو نصیب
خاک مین بھی مجکو وہ کافر دبا سکتا نہین

کیون نہ غافل فصل گل مین ہی تو آئی ای فدا
پیرہن مین اب جو گل پھولا سما سکتا نہین

۳۹۱

کس کا نہ دار پر تری کو حسین سر نہین
باقی جہان مین اب تو کوئی نامہ بر نہین

ہی شمع گرچہ سوزان تو پروانہ بیقرار
کسکو تمہاری عشق مین درد جگر نہین

دوری مین اوس صنم کی ہی کیا پاس آبرو
اللہ ری ہجوم غم اور چشم تر نہین

موتی کو تہہ مین ال کی کیون منہ لگایا ہے
مانا کہ متصل غم سے یہ بد گہر نہین

کیا جلد شل عمر شب وصل کٹ گئی
وقت وداع جان ہی یہ وقت سحر نہین

کیا جرم عشق مین رہا محروم خلد سی
کوچہ مین اوس صنم کی جو میرا گذر نہین

رونی کا رونا روون کہ نالون کا غم کرون
قسمت کا میری ہای کسی مین اثر نہین

دہوکا ہوا ہی کیا تجہی ای آتشین عذار
یہ دانہ سرشک ہین میری شرر نہین

رکہتا ہون دشت مین جو لب خشک و چشم تر
مین جنون سی کہا مین شہ بحر و بر نہین

مجنون وہ کیا کہ جسکی یہ پیکر ہوا نہین
وہ ہجر کیا دلا ہے کہ جسمین ہنوز نہین

ہی روز مجکو اب شب تیرہ سی تیرہ تر
پاس اپنی ای فدا جو وہ رشک قمر نہین

۳۹۲

بیجا ہی زعم فکر سخن مجکو گر نہین
میری نگاہ مین جو کوئی نکتہ ور نہین

کیون ہوش اوڑتی ہین پاس وحوش مین
یتی ہین یہ ہوا مین کبوتر کی پر نہین

ویرہ جراب مین جو مین نکتہ دان خراب
اس دور دون مین نام کو قدر ہنر نہین

ہی لامکان دل اپنا نہ کعبہ اسی کہو
گہر کو خدا کی حاجت دیوار و در نہین

کیون سنتی اور نہ کہتی میری کلام کو
گر حاسدان شعر مری گوش کر نہین

نقد سخن سے دامن دل ہی بہرا ہوا
کچہ غم نہین جو پاس مری مال و زر نہین

صبح وطن جو شام غریبان ہی تجکو اب
کیون پہر فدا بہائی سی عزم سفر نہین

۳۹۳

الفت کا اپنی مجیر اب اوکو گمان نہین
لب پر مری جو ضعف سے آہ و فغان نہین

کیون بی جہت ہی فکر سخن مجکو رات دن
از شرق تا بغرب کوئی قدرداں نہیں

پہرتا ہوں ڈہونڈتا جو اوسین پای شوق سے
کہتے ہین لوگ مجکو کہ یہ ناتوان نہین

تیر بلا سے بچنے کو دیر خراب مین
جز گوشۂ مزار اماں کا مکان نہین

ہی طرفہ ماجرا دہن یار کا مری
یعنی دہان نحیف ہی مگر بی دہان نہین

ہمسی تو یہ حجاب اور اعدا کی سامنے
بی پردگی ہے یہ کہ حیا کا نشان نہین

ہی قید زلف و عارض رنگین چمن کا دہیان
وحشت جنون ہی مجکو کم از گلستان نہین

لالہ کی دل مین داغ تو گل سینہ چاک ہے
باغ جہان مین کسکو غم گلرخان نہین

ہی نام اوسکا گو کہ فدای حسین پاک
ناپاک کیا جہان مین فدائی بتان نہین

۳۹۳

گرشتہ مجہ نحیف سی کب آسمان نہین
اس تیرہ خاکدان مین کوئی مہربان نہین

کیون جستجو کرے ہی صنم مین ہی لا امید
نادان جہان مین کچہ وہ مکان لامکان نہین

اہل زمن کی جیش مین کیا رنج نو بہ نو
کوئی بزیر چرخ کہین شادمان نہین

کیون آرزوئی زخم مین دل چاک چاک ہی
قسمت مین کیا مری کوئی نوک سنان نہین

ای عندلیب شکوۂ صیاد ہی عبث
صیاد تیری جان کو کیا باغبان نہین

ہی جای شکر لائے ہین وہ تیغ آبدار
زیبا زبان خشک پر اب الامان نہین

اہل جہان کی سر پہ بلای سیاہ ہی
گردون نہین فلک نہین یہ آسمان نہین

دہوکا ہوا ہے اہون سی ایام ہجر کا
جلنی مین کم جہنم سی میرا مکان نہین

عمر رواں کا قافلہ جاتا ہے کیا سبک
یک ذرہ بیان غبار پئے کاروان نہین

روشن نہین چراغ سی کم داغ دل مرا
سینہ مرا کچہ اور ہی جو شمعدان نہین

حزن شاد اوسکو کہ کہن خدا شاد خلق ہیں
یہان ہی فدا سحر کا کوئی قدردان نہین

۳۹۵

آنکھین ہماری ہجر مین کب خون فشان نہیں
کب اشک لالہ زار ہمارا امکان نہین

کیا گرد حسن شاہد معنی ہی اندنون
مائل فکر شعر جو بین نکتہ دان نہین

دل خانۂ خدا ہی اونکو کیون ہی وہ لا مکان
جسکو کچھ احتیاج در و آستان نہین

در پردہ روز و شب کو عدو سی یہ صحبتیں
اور سہے ہای عذر کہ وہ سب کا مکان نہین

میر ادا ہان اور یہ واعظ زبان یار
کیا شکر رب کرون مین کہ منہ مین زبان نہیں

سیر اغبار دل ہی جسی کہتی ہین زمین
دود دل حزین ہی مرا آسمان نہیں

اوس قوس کی خم مین نہان ہی خدنگ تر
صبر و قرار کا مری دل مین نشان نہین

ہی نرم مین بر دود دل سوختہ مرا
حقی کا تیر ہی اوبت کی کشش بوان نہیں

وحشت فی السی تست مین الا تحی ہی قیس
جز گرد باد کوئی وہان ساربان نہین

لکھہ اس زمین مین دو غزل گرم ہر فدا
تھا تو آب کھیسان کوئی آتش زبان نہین

۳۹۶

باقی مری بدن مین ذرا اب تو جان نہین
موقوف آب کا یہ ہی امتحان نہیں

جب سی ہمارے دیدۂ ترخونفشان نہین
باغ جہان مین سیر گل ارغوان نہین

پہلو مین جب سی وہ بت ابرو کمان نہین
صبر و قرار کا مری دل مین نشان نہین

جس لب پہ ذکر شعر مین مصحف دہان نہیں
وہ نکتہ فہم نکتہ در و نکتہ دان نہین

ہم وسعت جہان ہی تعریف جہان نہیں
یہ شہر لکھنو ہے فدا اصفہان نہیں

درکار نعل مالق الاصباح ہی مجہی — کچہ سم نہین جوانیا کوئی مھربان نہین

دیواں مرا بہار گلستان عقل ہے — اب جنوں عشق کی کچہ داستان نہین

ایسا جہان مین ضعف نی نایاب کر دیا — عنقا کا کچہ نشاں ہی پہ پیراشان نہین

ایسی نہین ہے اوبت مدہر اسکی سیر — دیواں ہی مرا بہ کوئی دستان نہین

چاہ ذقن سی پاک ہی سیب ذقن ترا — کستان حسن مین تری کلّ وکسوان نہین

ہی جبیں یہ کہ چلکے کرون عرض نو سری — سفتہ سہی اونکے دریہ کوئی داریان نہین

لیتا مین لکہ کی وصف دہان تنگ شہد یار — افسوس تو نے چشم مرا نکتہ دان نہین

وقت میں جلوۂ گل و لالہ ہی تیر گی — گو رگنا ہگار ہے یہ گلستان نہین

ناصح جو پیچ زلف حمدہ سی بچ سکی — میں کیا جہاں میں کوئی ایسا جوان نہین

کیسی فدا ہی کیون تمہیں عزم حرم جناب
وہ میکدہ نہیں کوئی کوہی تان نہیں

۳۹۷

کب زیر پا تری سر حور جنان نہین — غلمان تری نگاہ سے کیا نیمجان نہین

مومن نہین ہی غالب تسبوا بیان مین — کوئی فدا سخن کا یہان قدردان نہین

شاید کوئی خیال سے پہونچا ہو تہ تک ہے — مانا کہ اوس گلی میں قدم کا نشان نہین

سوز جگر ہوئے یہ اگر ہوتا منشئے — کام مری فراز سی اوٹھتا دہوان نہین

فرہاد تم نہ سے زیادہ ہون تلخکام — پاس اپنی جیسی دست شیرین دہان نہین

کیسے نہ یہ کسی مقدر کیا تجھے — درکا تری گدا ہون جسم ارمان نہین

چاہ ذقن سی یوسف دل کو نکالی کون — اس چاہ پر کبہے گذر کاروان نہین

ای ماہ دو دو دل کا مری شامیانہ ہے — گردون نہیں یہ چرخ ہین آسمان نہیں

کافر کہاں رہا ہی یہ سوی مژدہ تیرا
ورنہ جگر مین ہیال نہین ہی سنان نہین

اس درجہ میری ماہیہ گردی ہی ای جنون
کب رنگ میری وحشت کا رنگ ازان نہین

سورج کہی تمین ایں تو مشغل ہی بزم مین
اوس رشک آفتاب کا جلوہ کہان نہین

کیون غم ہے تجکو اونکے قدموں کا فدا
غالب تو ہی جو خسرو شیرین زبان نہین

۳۴۸

حب خدا انہیں جسے حب نبی نہین
حب نبی نہیں جسے حب علی نہین

کب شاخ تازہ غنچۂ گل سے تہی نہین
وہ رشک باغ باغ میں ہیا کلی نہین

ہر وقت آہ و نالہ و افغان سی کام ہے
اس شغل سی صنم مجہی فرصت کبہی نہین

بندی نی کچہ کہا تو ترا مان جاوگے
ہر وقت کی یہ ضد صنم کچہ بہلی نہین

ہی تجکو شوق حور تو مجکو غم بتان
کوئی گدا عشق سے زاہد بری نہین

دیکہا ہی تیری اوتری ہوئی چہرہ کا رنگ
چڑہتا مری نظر مین کوئی آدمی نہین

ابر اسکے روز روتا ہے میرے مزار پر
ای برق کس کو میرا اسم بیکسی نہین

دکہلا تا لالے اوسکو مین رفتار خوش تری
پہر کیا کرون کہ شہر مین کبک دری نہین

چومی ہین خواب مین کسی حسرت نصیب نے
ہونٹون پر اوس پری کے یہ رنگ مسی نہین

کیون باغ خلد مین بہی لی آئی ہی اجل
میخانہ یہ نہین کسی بت کی گلی نہین

بیجا ہی چشم داد سخن آج کل فدا
سودا نہین ہے میر بس مصحفی نہین

۳۴۹

ہی برنگ رخ جانان یہ بہار گلستن
بلبل شیفتہ پہر کیون ہی نثار گلستن

ہی یورش لشکر صرصر کا خدا خیر کرے
ہوگی ای بلبلو برباد دیار گلشن

برق قباب کی مانند ہی قباب بہار
لیگیا کون گل اندام قمر از گلشن

چھاتیوں کو تری ای حور جناں خوبی
سیب فردوس کہوں یا کہ انار گلشن

ای پری رو گل عارض ہیں تری کیا صد اب
حسن پہ ہوتی ہے فدا بلبل زار گلشن

اپنی طالب کی تماشے کو دیکھ
شوق بلبل مین کشادہ ہی کنار گلشن

باغ عالم مین جو تو گل ہی تو بلبل ہوں مین
تو جو ہی سرو تو مین قمری زار گلشن

جلوہ آنکھوں مین ہی ترا جو ای رشک گلزار
فصل دی مین مجھی حاصل ہی بہار گلشن

کیا ہین لب پر تری اشعار فدا درد آمیز
اس روش کب ہو لوا سے ہزار گلشن

۲۴۰

سودائی لطف ہی جو دل داغ داغ میں
شبنم ہے مجکو دانہ زنجیر باغ میں

نزدیک ہی کہ قتل کرون اپنا اپنی ہاتھ
دوری یار سی یہ خیال ہے دماغ میں

مضطرب ہی لو جگر مجھی شبہای ہجر مین
دیکھ میں کچھ مزا ہی نہ روشن چراغ مین

کسکو دلا ہے بزم خرابات میں سرور
تیراب جای مے ہی یہان ہر ایاغ میں

سودا جو سر مین ای جمن حسن ہی ترا
جلوہ ہزار باغ کا ہی مجکو راغ مین

شوق نظارہ آرزو بوسہ ذوق وصل
کیا کیا حسرتین ہین دل داغ داغ میں

نالی ہی میری شور جرس کو مناسبت
ای آئنہ رو فرق ہی طوطی و زاغ میں

ہین ہم نوا جو دونو تو ہوتا نہیں تمیز
میں کو چہ چمن تری بلبل ہی باغ مین

اوس بادشاہ حسن کا ہی غیر ہمنشین
پیدا ہوا ہے ربط ہما و کلاغ میں

ہی وہ حبیب خانۂ دل میں مری نہان
سرگشتہ در بدر ہوں مین جسکی سراغ میں

اونکو غرور حسن مجھے زعم شاعری
وہ ہین اگر صنم میں تو میں ہون بلاغ مین

یہ شوق شاعری یہ تردد معاش کا
فکر سخن کا لطف فدا ہی فراغ مین

۲۱

گل سی مطلب ہی مجھی خار سی کچہ کام نہین
یار سی کام ہی اغیار سی کچہ کام نہین

شیخ تجکو ہو مبارک یہ ترا دلق ریا
مجکو اس جبہ و دستار سی کچہ کام نہین

خال مشکین بت شوخ کا وحشی ہون مجھے
نافۂ آہوی تاتار سے کچہ کام نہین

کشتۂ سیر بہار چمن حسن ہون مین
باغ آفاق مین گلزار سی کچہ کام نہین

گر دہین تیری خریدار ہزارون گوہر
تو وہ یوسف ہی کہ بازار سی کچہ کام نہین

الفت چشم سیہ مین ہون سیہ مست مدام
اب مجھے خانۂ خمار سی کچہ کام نہین

برہمن دیر جو سمجھا تو مسلمان کعبہ
کسکو تیری در و دیوار سی کچہ کام نہین

تیغ ابرو کا تری ای بت قاتل ہون شہید
اور مجکو کسی تلوار سی کچہ کام نہین

کس لیے پہر تجھے دعوای مسیحائی ہی
تجکو کافر کسی بیمار سی کچہ کام نہین

ہای افسوس تو ای جان مین ہون یا کہ مرون
تجکو میرے دل افگار سی کچہ کام نہین

رات دن مجکو غم حسرت ناکامی ہے
ای فدا اور کسی کار سی کچہ کام نہین

۲۲

ذکر آرام نہین دنیا مین
جیس کا نام نہین دنیا مین

کیا تصرف ہے تری جلوؤن کا
گویا اب شام نہین دنیا مین

ہے تری زلف کا عالم کافر
بوی اسلام نہین دنیا مین

میری قسمت مین نہیں ہین لیکن
کیا دل آرام نہین دنیا مین

مہر تابان ہے فلک پر روشن
وہ لب بام نہین دنیا مین

حور تو خلد مین ہونگی معتاد — گر [illegible]ت رام نہین دنیا مین
حق مجھے عزت عقبی بخشے — گو کہ اکرام نہین دنیا مین
جز سیہ کاری عصیان یا رب — مجھکو کچھ کام نہین دنیا مین
تیرہ بختی سے مری دن ہے رات — روز کا نام نہین دنیا مین
کون سے خیر کا آغاز ہے یہ — کس کا انجام نہین دنیا مین
کیا ہوا بزم جہان کو ساقی — بادہ و جام نہین دنیا مین
رکھنا ہر وقت الٰہی محفوظ — کب کچھ الزام نہین دنیا مین
قیس و فرہاد نہ وامق محبا — کوسے ناکام نہین دنیا مین

ہے فدا سوتع اناللہ
جای آرام نہین دنیا مین

۴۳

ہم اونسے بوسہ لب کا سوال کرتی ہین — وہ گالیون سے ہمین مستمال کرتی ہین
ہوے ہین چشم نمائی کو جب التقدیر — کہ شوخیان تری آنکھ کی غزال کرتی ہین
جو غیر سے کبھی وہ قیل و قال کرتی ہین — سکوت غم سے یان ہم بھی لال کرتی ہین
لگا نگی کوئی تیر اور اب برای نشار — وہ زخم دل کی مری دیکھ بحال کرتی ہین
کیا خدائی اونہین بادشاہ حسن و جمال — وہ مجھ گدا کا بھلا کب خیال کرتی ہین
نماز مین نہین مجکو صنم تصور حق — غلط یہ رشک سے اب احتمال کرتی ہین
وہ بوسہ دینے مین ہم سے جان و دل لیتے ہین — بس اس نزاع کو ہم انفصال کرتی ہین
وہان مدلتی ہین جو بڑا وہ نو عروسانہ — ہم آنکھونکو یہان ورو کی لال کرتی ہین
اس آرزو مین گئی جان لاکھ تہ سے لیکن — وہ لاش کو مری کب پایمال کرتی ہین

پریدیاں جفا پیتہ ہین مگر اصنام
فدا حسین کو ناحق حلال کرتی ہین

فنا کو کیون نہ یہ احمق خیال کرتی ہین — غرور اتنا جو اہل منال کرتی ہین
ق
کہ دیکھا کرتی تھی ہم جنکو ہاتیون پہ سوار — سگ اونکی قبر کو اب پایمال کرتی ہین
طلب جو کرتا ہون لبہای لعل کا بوسہ — وہ مجہپر آنکہونکو کیا کیا یہ لال کرتی ہین
وہ غمزہ ہو کی نہاتی ہین کل سرخ و سفید — جب اونکو کنجی مین ہم خلال کرتی ہین
مین گیا ہون غم ہجر مین وہ نادان ہین — جو نام مرگ کا میری وصال کرتی ہین
وطن سی تو نی سفر کیا کہ ہم ای یار — جہان فانی سی اب انتقال کرتی ہین
برنگ غنچہ ہیان دل ہی ریش ریش ایسا — وہ میری سی دہان غنچ و دلال کرتی ہین
وہ تنگی خاک مین کل آپ وہ مین کی — جو دفن زیر زمین آج مال کرتی ہین
دان یکتا وہ مین کرنی لگتی ہین ہمدم — نگاہ جب ترا حسن جمال کرتی ہین

فدا ابرا سے تو اور سے اچہا
تری نزاع کو ہم انفصال کرتی ہین

۵۰۴

مین موا ہون جسکی فراق مین وسی غم سی میری خبر نہین
یہ بڑا غضب ہی کہ ای فدا مری درد دل مین اثر نہین
مری اصل کیا ہی جو ہو بہلا وہان دخل ناصیہ سائی کو
کہ فرشتوں کا تری کوچی مین بت بزاج گذر نہین
نہیں دور روز فراق سی مرا جانفزی مین وصال ہو
مری داغ دل کی ہی متصل صنم آسمان پہ قمر نہین

نہین داغ تازہ وکہنہ کا ہی ذرا ہی حد وحساب کچہ
کوئی لالہ زار ہے اے پری مرا سینہ اور جگر نہین

جسے دیکہتا ہون مین اے پری وہی دیسی ہی سراہوا
تری چشم سی خالی زمانے مین نظر آتا کوئی لنہ نہین

لکہوں شعر کیا کی جو خون دل کرون جان کو اپنی جو حل
مین جبت ہون فکر مین یا یہ گل کوئی قدر دان ہنر نہین

یہ عذاب شدت راہ سے مری روح زار یہ صد مہ ہے
یہ سقر کی شکل ہی اے فدا یہ شک یہ ہین سفر نہین

ہی عکس روی یار نہ جام شراب مین
آتا ہے آفتاب نظر آفتاب مین

لذت ملی جو بوسہ مین اوس چشم مست کے
پایا کبہی نہ ہمنے مزا یہ شراب مین

رنج فراق و رشک رقیبان غم وصال
یارب غم بتان سی ہی جان کس عذاب مین

ہر دم ہی دل کو اوس بت خوش چشم کا خیال
لگتی ہے آنکہ تو نظر آتا ہی خواب مین

مین مہر تین چار عدو آسمان سے
صورت ہو گیا بسر کی جہان خراب مین

کرتا ہون بوسے کا جو کبہی اونسے مین سوال
دیتا ہی گالیان مجہے کا فر جواب مین

گہونگٹ سی تیری اوبت بدمہر فائدہ
کیا چہپ گیا کہین ترا جلوہ نقاب مین

کس گل سی دل لگا جو یہ پژمردگی سی ہی
کیون آمد خزان ہی بہار شباب مین

کیا عشق بازی نے کہا ہی تمہین فدا
مین اور یہ کلام تمہاری جناب مین

نقشہ ہی اوس کا مری چشم پر آب مین
عالم ہی برق کا طپش واضطراب مین

زلفین تری ہین چہرۂ پر نور پر تیرے
یا ابر جا رہا ہی درخشان سحاب مین

آنکھین ہوں آدمی کی تو نیل الفور دیکھہ لے
ہی عالم فنا کا تماشا حباب مین

بی یار بزم عیش سب ہے ماتمکدہ مجھی
گویا صدای نالہ ہی چنگ و رباب مین

شاید کہ آگیا رخ سادہ پر اوسکے خط
بھیجا جو اوسنے خط مری خط کی جواب مین

بسمل جہان ہی آب در گوش کا ترے
خنجر کی آب گویا ہی موتی کی آب مین

اہل دماغ بوی سخن کے ہین آشنا
ناداں کو فرق ہی گلاب و سداب مین

ہی آپکی جلو مین جو لیلی خوش ادا
قیس سیاہ بخت ہی میری کاب مین

شک ہی مری وفا مین تو کر لیجی امتحان
تکرار کچہ ضرور نہین ایسی باب مین

عصمت کا کیا خیال ہی ٹہرا تو وصل کے
ای جان لطف زیست ہی عہد شباب مین

یہ بغض مجھے سے ہے کہ جلا دی کتاب کو
لفظ **فدا** جو دیکھی وہ کاو کتاب مین

۴۰۸

کافر اترے ہے برق کا تیری حجاب مین
اک آگ لگ رہی ہی دل تیغ و تاب مین

کیا کیا سوال بوسہ سی وہ ہین عتاب مین
خود بیگناہ ہوا مین عذاب مین

جان اضطراب مین ہی جگر التہاب مین
یہ لطف زیست ہکو ملا ہے شباب مین

گویا فروغ ماہ نہان ہے سحاب مین
یک جلوہ اوس پری کا عیان ہی نقاب مین

معنی عیان ہین ہستی ناپایدار کے
تجنیس تام ہی جو حیات و حباب مین

کی مینی ہجر یار مین جو سیر بوستان
سوز جگر نی آگ لگا دی کتاب مین

ہی جلوۂ جمال کا تیری جہان شہید
تیزی ہی تیغ کی تری چہرہ کی تاب مین

ممکن نہین شراب سی نیت بہری مری
گر غرق بہی کوئی مجہی کر دی شراب مین

جاکر کنوئین میں حسن کی غیرت سی کیون کرے
آئی وہ کب تھی حضرت یوسف کی خواب مین

کیا آب کا جمال ہوا ہی جہان فروز
ہی اب کلام روشنی آفتاب مین

کافر جلا دیا ہے مرا خرمن نشاد
آتش ہی برق کی تری خنجر کی آب مین

مطلب ہی صاف یہ کہ ترا خون پیگی ہم
بھیجا ہی اوسنی پان جو خط کی جواب مین

کرتا ہون گریہ ذکر تو کہتا ہی بس خموش
کچھ گفتگو نہ لائیی بوسہ کی باب مین

محفل مہک رہی ہی پسینی سی یار کے
یہ عطر بیزیان نہین مشک و گلاب مین

سررشتۂ ادب سی جو محروم ہین یہ لوگ
کیا فرق ہی **فدا** جہلا و دواب مین

۴۰۹

یہ ڈبو دے جہان کو پل مین
گریۂ چشم کب ہے بادل مین

مرگیا دیکھکر ترے کرتے
لاشہ میرا لپیٹ ململ مین

ہے موئے پر بھی حسرت دیدار
چشم وا ہین شہید مقتل مین

گدگدی ہے جو پیٹ پر تیرے
وہ لطافت کہان ہے مخمل مین

مجا ہوگا نہ تلخ کام کبھے
گو کہ تلخی بہت ہے حنظل مین

پہل ہین تلوار کے جو ہے لذت
یہ نہ پایا مزا کے پھل مین

ہو یہ خانہ خراب جوش جنون
کر سایا ہے مجکو جنگل مین

فندقون مین تری جو ہی خوشبو
یہ سمین نہین قرنفل مین

شانہ مین ہے شمیم زلف نگر
آتی ہے بوی مشک صندل مین

گل سے اور گلبدن سے کیا نسبت
فرق ہی تال اور کمل مین

کیون سنبھلتا نہین دل شیدا
کسکو دیکھا تھا تنے سنبھل مین

میم صاحب یہ کیا لکھا ہے
اونچ جیسے کہ یہ ہی آفتاب سے

تم جو تھیا مین ہے

تو یہ خادم یہ کیا بات ہے

کیا کرنے کی مین غربت مین چمن کی سیرین	۱۴۱	یاد آتی ہین
بیکیا ہون بخدا عشق بتان مین مجنون		مین بھی ای قیس کرو
مجکو ہر موج چمن سگ در سلطان ہی		اکبر آباد مین حاصل ہین
لیلی زلف کرو کیسا مجنون ہون مین		کیون نہ ای قیس کرون چمن وختن کی سیرین
ہی تصور مجھے یاقوت لب جانان کا		کستور ہند میں کرتا ہون یمن کی سیرین
ہی امام سخن پاک وہ استاد قدیم		کیون نہ مرغوب ہون یوان حسن کی سیرین
اکبر اباد سے جس روز چلین گی گہر کو		یاد آئینگی یہ دریای چمن کی سیرین
صدقی اس کنی کی کہتا ہی یہ مجھی شوخ		چل بی چل ہم ہی کرین تیرے وطن کی سیرین

سینکڑون کوس جہان مین اپہونچا ہی نام
مین جو کرتا ہون فد الملک سخن کی سیرین

اثر ہو آب بقا کا تمام گنگا مین	۱۴۱	اگری جو وہ بت کافر کلام گنگا مین
ندی جو ہاتہ سے اپنی وہ جام گنگا مین		تو کیون نہو مجھی پانی حرام گنگا مین
جو اوس صنم کی سبب سے رہی مراد آیا		تو رودنیل کا نقشہ ہی رام گنگا مین
نہ لکتی میں وہ سفینے مین غیر کو نامہ		اجل کا میری ہی گویا پیام گنگا مین
رواں ہی کشتی می دیکہنا و مین واعظ		شراب پیتے ہین ہم اب مدام گنگا مین

جا کے کنوئین مین حسن کی غیرت سی کیون گرے
آئی وہ کب تھی حضرت یوسف کی خواب مین

کیا آپ کا جمال ہوا ہی جہان فروز
ہی اب کلام روشنی آفتاب مین

کافر جلا دیا ہے مرا خرمن نہاد
آتش ہی برق کی تری خنجر کی آب مین

مطلب ہی صاف یہ کہ ترا ہون گے نگی ہم
بھیجا ہی اوسنی پان جو خط کی جواب مین

کرتا ہوں گریہ ذکر تو کہتا ہی بس خموش
کچھ گفتگو نہ لائیی بوسہ کی باب مین

محفل مہک رہی ہی پسینی سی یار کے
یہ عطر بیز یان نہین مشک و گلاب مین

سررشتۂ ادب سی جو محروم ہین یہ لوگ
کیا فرق ہی **فدا** جہلا و دواب مین

۴۰۹

یہ ڈبو دے جہان کو پل مین
گریۂ چشم کب ہے بادل مین

مر گیا دیکھ کر ترے کرتے
لاشہ میرا لپیٹ ململ مین

ہے موئے پر بھی حسرت دیدار
چشم وا ہین شہید مقتل مین

گدگدی ہے جو پیٹ پر تیرے
وہ لطافت کہان ہے مخمل مین

مجھا ہوگا نہ تلخ کام کبھی
گو کہ تلخی بہت ہے حنظل مین

پہل مین تلوار کے جو ہے لذت
یہ نہ پایا مزا کسی پھل مین

ہو یہ خانہ خراب جوش جنون
گھر بسایا ہے مجکو جنگل مین

فندقون مین تری جو ہی خوشبو
یہ شمیمین نہین قرنفل مین

شانہ مین ہے شمیم زلف مگر
آتی ہے بوی مشک صندل مین

گل ہے اور گلبدن سے کیا نسبت
فرق ہی تال اور کمل مین

کیون سنبھلتا نہین دل شیدا
کسکو دیکھا تھا بنے سنبل مین

میم صاحب یہ کیا لکھا تمنے	[illegible]
اونکے چہرے پہ یہی ثبات سیاہ	[illegible]

تم جو پیتی ہین شراب فدا
توبہ خادم یہ کیا ہے بوتل مین

۱۲۱

کیا کرون یاں کہ مین غربت مین چمن کی سیرین	یاد آتی ہین فدا مجکو وطن کی سیرین
ننگیا ہون بخدا عشق بتان مین مجنون	مین ہی ای قیس کرون گا تری بن کی سیرین
مجکو ہر موج چمن سنگ در غلطان ہی	اکبر آباد مین حاصل ہین عدن کی سیرین
لیلی زلف گرہ گیر کا مجنون ہون مین	کیون اِی قیس کرون چین وختن کی سیرین
ہی تصور مجھے یاقوت لب جانان کا	کشور ہند مین کرتا ہون یمن کی سیرین
ہی امام سخن پاک وہ استاد قدیم	کیون نہ مرغوب ہون یوان حسن کی سیرین
اکبر ابا دسے جس روز چلین گی گہر کو	یاد آئینگی یہ دریای جمن کی سیرین
صدقی اسکمنی کی کہتا ہی یہ مجھی شوخ	چل پی چل ہم بہی کرین تری طن کی سیرین

سینکڑون کوس جہان مین ہی اپہونچا ہی نام
مین جو کرتا ہون فدا ملک سخن کی سیرین

۱۲۲

اثر ہو آب بقا کا تمام گنگا مین	گری جو دوبت کافر کلام گنگا مین
ندی جو باتہ سے اپنی وہ جام گنگا مین	تو کیون نہو مجہی باقی حرام گنگا مین
جو اوس صنم کی سبب مصر ہی مراد آبا	تو رودِ نیل کا نقشہ ہی رام گنگا مین
نہ لکہتی ہین وہ سفینے مین غیر کو نامہ	اجل کا میری ہی گویا پیام گنگا مین
رواں ہی کشتی می دیکہنا دین واعظ	شراب پیتی ہین ہم اب مدام گنگا مین

خرام ناز سی ہے شور موج شوق قیام — چلا جو غسل کو وہ خوش خرام گنگا مین

ق

سماتی ہوکے برہنہ جو وہ یم خوبی مے — تو آفتاب ہو ن روشن تمام گنگا مین

تمہاری جلوہ سی بلبلیٹ جاتی گوری کی — تمہاری زلفون نی باندہا ہی لام گنگا مین

برا یورش ہی خدا وند پاک خیر کری — کہ فوج حسن کا ہی ازدحام گنگا مین

بنا دی لنگ کو جنبا ملاحت جانان — نہا کے گر وہ بت سبز فام گنگا مین

چلا گیا ہے نہا کر یہان سے کون فدا
جو شور آہ و فغان ہی تمام گنگا مین

۲۱۲

نہ ہم دل کو فقط از رہ گراہ کرتی ہین — قرار جان و دل کو نذر سبیل اللہ کرتی ہین

جو ہنستی ہین کبھی دریا ہسی جاتا ہم مگر — تو ہو کر پھر جدا ہم گریہ سال و ماہ کرتی ہین

جو روتی ہین کبھی ہم تو بتان شوخ ہنستی ہین — اگر ہم آہ کرتی ہین تو ظالم واہ کرتی ہین

بہ باطن نسبت ہمسائی ہین گو ظاہر مین تی ہین — چہری جب حلق پر لیکر وہ بسم اللہ کرتی ہین

تواریخ سلف سی انکو کچھ بہرہ نہین شاید — جو یہ تماثل جہان مین حسن عشق و جاہ کرتی ہین

نہین انکو نظر شاید فریب زال رعنا پر — ہوس دنیائی دون کی جو گدا و شاہ کرتی ہین

وہ بت کیا ہم فرشتی کو فلک پر کھینچ سکتی ہین — کہ جذب عشق سی کوہ گران کو کاہ کرتی ہین

وہ جتنی دام مین آ کر گیا ہی جو نکل اب ہم — سدا اس غم مین ہر دم آہ جانکاہ کرتی ہین

غرض آتش زبانی ہماری ای فدا یہ ہے
کہ سوز دل سی اپنی اسکو ہم آگاہ کرتی ہین

۲۱۳

نہ دم فکر مضامین کمر باندہتے ہین — گویا ہم طائر اوہام کی پر باندہتے ہین

کہول دیتی ہین سر منبع طوفان بلا — تار رونے کا جو یہ دیدۂ تر باندہتے ہین

رشک فردوس بریں بنتا ہی صحرای خیال
دہیان اوس حور وش کا ہم اگر باندہتی ہین

دلبری مین بنو اکرتی ہین جادو چشم
آدمی کیا کہ ملایک کی نظر باندہتی ہین

گل کی بو کی مین پہر آج اوڑنی بوسہ لگا
بولی کیا آپ یہ دمی مسری کر باندہتی ہین

دیکہا ہی شکل صدف جو دہن تنگ کو ہم
بی تکلف تری دانتون کو گہر باندہتی ہین

اونکو تکلیف گوارا نہین غربت کی ذرا
کیون فدا پہر کمر عزم سفر باندہتی ہین

۱۴۲

کب نہاتا ہی وہ شوخ مہر پیکر آب مین
ہی درخشان چشمۂ خورشید انور آب مین

غرق بحر حسن ہی یون وہ در دریای ناز
جسطرح ڈوبا ہوا رہتا ہی گوہر آب مین

جلوہ گر آنکہون مین ہین لخت دل سوزان مرے
چہوڑ کر آتش لگی رہتی ہی سمندر آب مین

دیکہتا تماشا کیا دریا مین وہ مہ چاند کو
عکس عارض ستی روشن ہا وہ انور آب مین

بسکہ ہی مضمون چشم تر کا دیوان مین مری
ایک قلم ڈوبا ہوا ہی اپنا دفتر آب مین

کیا نہایا وہ یم خوبی کہ موجین ہو گئین
ماہی بی آب کی مانند مضطر آب مین

مین بسمل ہون ادہر شوق شہادت تشنہ کام
ہی ادہر کیا بات قاتل کا خنجر آب مین

اوس سہی قد کا پڑی جو عکس تہ تالاب مین
جای نیلوفر اوگی نخل صنوبر آب مین

کیا مین ترپا اشک کی دریا مین باصد اضطراب
ہو گئی برپا ہزارون شور محشر آب مین

ترتا پہرتا ہی جون سجادۂ ارباب کشف
رات کی رونی سی کافر اپنا بستر آب مین

کیا وفور گریہ ہی رو دون جو ای ترسای حسن
دم مین عالم کو ڈبو دین دیدۂ تر آب مین

کون ہی جسکا وطن مین اپنی جی لگتا نہین
کس نی دیکہا ہی فدا ماہی کو مضطر آب مین

۲۱۳

تی غمزے کا زہرا ہوا ہی تس آب مین　　گویا ہی ہر تار گیسو ار مہرن آب مین

ل بی جو تن اتنک سے سفینہ سوی یار　　یہ چلا ہی خط مرا عدا از نوشتن آب مین

عکس سکا کل تی پی لی نی شنک کل ات ت بیکار　　لگتی ہر یا ہے یہ رخسار ناگن آب مین

حرف کیرنی سخن سنجان انا ہی محال　　موج کا کوئی پکڑ سکتا ہی دامن آب مین

نشت مین تہا تہا کسی وتی عرق الود دیر　　جا ہی مدفن بہی میرا بعد مردن آب مین

ال ہوتی مین گری حق سن مین گیا ہی تر تی　　یا گرا ہی کنگی کا فرسانے کا بیس آب مین

کیا حوادث بین بسر کرتی ہین اہل و نگار　　شعلۂ عمر روان کہتی ہین دشمن آب مین

ہی سبک وہان عالم سی ان جانے کو مینس　　سایۂ لکری سدا رہتا ہی آہن آب مین

عکس جہو مرسی ترن جس طلائی کنگنیں　　کیا عجب جائی بسد پیدا ہو کندن آب مین

سی جو کئی نرنی بہا ہی مستی آورہ سے　　کہل گئی مین تختۂ گلہای سوسن آب مین

دیکہ زور شہ خیبر کشائی پاک ذات　　غرق ہی خجالت سی تہمتن آب مین

سی عم اصنام مین طاہر مری تر دامنی　　وہ جتا ہی تر جو تیک ترئی امن آب مین

تسریم عصیان سی قدا مجکو برآیا ہی عرق
محشر مین ڈوبا کہڑا ہون تاگردن آب مین

۲۱۴

اوس کو مری دل تیاب سے کچہ کام نہین　　پرسش گریۂ خون ناب سی کچہ کام نہین

گر گئی دانت نہیں اب عسم دندان مجکو　　آپ کے گوہر شاداب سی کچہ کام نہین

کب مجہی اب مرض عشق لب شیرین آئی　　شربت مصری عناب سی کچہ کام نہین

نہین سر من سوس و دیدبان نادون　　اب مجہی ہند مین پنجاب سی کچہ کام نہین

ظلمت گور کا مجکو ہی شب تار مین خوف　　دیدۂ تر کو مری خواب سی کچہ کام نہین

اپنی پردہ کا مجھی محو ہیاں ہی پردہ نشین
اب تری پردہ و جلباب سی کچھ کام نہین

نور ایمان سی فدایا ہو مری روشن گور
روشنی شب مہتاب سی کچھ کام نہیں

بعد مردن مجھے یارب کفن پاک ملے
رلیت مین سندس سنجاب سی کچھ کام نہیں

ای صنم عشق ہی کعبہ کی زیارت کا مجھے
ابروون کی تری محراب سی کچھ کام نہیں

خوگر رنج و قلق ہون میں ازل سی مجکو
عیش و آرام کی اسباب سی کچھ کام نہین

شاہ مردان کا ثنا خوان ہون **فدایا** مجکو
قصۂ رستم و سہراب سے کچھ کام نہین

۲۱۷

وہ شمع رو اگر گل رعنا سی کم نہین
ہم دل زدی بھی بلبل شیدا سی کم نہین

فکر غم بتان مین نہین جو اہتمام طعام
خون جگر بھی من و سلوا سی کم نہیں

کیا کیجئے بیان شب ہجران کی تیرگی
روز فراق بھی شب یلدا سی کم نہین

دولت سرای یار مین جی ہی لگا ہوا
مجنون کو نجد کو یہ لیلے سے کم نہین

بیمار ہون جو نرگس بیمار یار کا
وہ بت بھی مجکو آج مسیحا سی کم نہین

واصل ہو حق کی ساتھ جو ہو حوصلہ بلند
انسان کا دل بھی عرش معلی سی کم نہین

عارض ہین تیری باطن صوفی سی صاف تر
ہر خال رخ بھی خال سویدا سی کم نہیں

کافر جو زیر لب تری جیحاک کا داغ ہے
آنکھون مین میری وہ گل حلوا سی کم نہین

پیش نگاہ ہے جو وہ یوسف ادا مدام
عالم ہمارا خواب زلیخا سی کم نہین

لرزان ہون خوف گرمی محشر کی یاد سے
گرما بھی مجکو موسم سرما سی کم نہین

روشن ہوا ہے پہ قدم پاک دیکھکر
ہر نقش پا ترا ید بیضا سے کم نہین

رم بھی ہے **فدا** جو غزالان شہر کو
معمورۂ جہان بھی صحرا سی کم نہین

۲۱۵
ناتواں ایسی ہیں تری غم مین — آب رفتار اسین ہم مین
آگیا ہی وہ میری ماتم مین — آج ہی عید یہاں محرم مین
آب آئینہ سے تری کرتی — یہ صفائی شکم ہی شبنم مین
دم رخصت ملا دیا مجکو — ہی کرامات تیری خاتم مین
کیوں خریدار ہو نہ اک عالم — حسن یوسف ہی تیری عالم مین
کیا کروگے سلاسل بیجان — ہیں مقید ہوں لف برخم مین
آج دوں کل دوں بوسہ او بے وفا — تونی رکہا سدا اسی دم مین
پیر دہقان نی عمر کی ضائع — ناحق افسانہ ہای رستم مین

جو ہے انسان فدا وہ کم پایا
ورنہ سب آدمی ہین عالم مین

۲۱۶
اتنی موتی نہین کسی یم مین — جتنی آنسو ہین چشم پرنم مین
نہ تو سرکا نشان نہ زانو کا — گور ہائی سکندر و جم مین
دل ہی میرا غریق چاہ ذقن — گویا یوسف ہی چاہ زمزم مین
نہین موجہ غفلت انساں — عالم خواب ہی جو عالم مین

ای فدا مجکو کیا نشاط سی کام
عمر میری گذر گئی غم مین

۲۱۷
ہی تصرف اجل کا عالم مین — ناد وہ ہی فنا کا آدم مین
بزم شادی ہی آج بزم عزا — یار شامل ہی میری ماتم مین
کوئی نکلی یہ میری حسرت دل — کیا جوانی گذر گئی دم مین

نہوا کام دل کوئی حاصل — عمر ساری گذر گئی غم میں

ای فدا تا کجا یہ طول کلام
تاب گفتار اب نہیں ہم میں

۲۴۳

سو قیامت کا ہی عالم اک قیام یار میں — جو ستا ہی فتنۂ محشر قدم رفتار میں
آب حیوان کا مزا ہی شربت دیدار میں — رنگ اعجاز مسیحا ہی تری گفتار میں
ابتو یہ علت پریشانی کی اپنی سر بند ہی — دل مرا الجھا ہی کافر لٹ ٹپی دستار میں
قیس میں سودائی کا کل ہوں صحرا میں مرے — بیابان کی تالو کی کاٹی کا ہی عالم خار میں

لکھنؤ والے ترا دیوان خریدینگی فدا
لعل کی طرح سے ہے قیمت جوہری بازار میں

۲۴۴

یہ چشم یوں کھولے ہوئی ہوں انتظار یار میں — رنگ ہی نرگس کا میری دیدۂ بیدار میں
جوہر خون ریز ہی جو ابروی خمدار میں — کس نے دیکھی ہی یہ برائی کسی تلوار میں
کیا دل صد رخنہ کو تسکین شوق دید ہو — ایک ہی روزن میں ہی یار کی دیوار میں
مینی کو جیتی میں تونکی جان بچو تسلیم کی — نجد میں مجنوں ہوا اور کوہکن کہسار میں
ہی یہ چھوٹ زرد دن منہ ڈھانپ رہتا ہوں پڑا — مردہ سی بدتر ہوا میں زندہ ہجر یار میں
کیا اسیری میں بنیں صحرا نوردی کا قلق — آبلوں میں گھر ہی جان میری تو دل ہی خار میں
منع مت کر اے صنم وقت طلب بہر خدا — ہم نہ ہونگی ورنہ کافر بوسہ کے انکار میں
جھولنا ساون کا تیرا مجکو آتا ہی جو یاد — ابر بہمن کا ہی نقشہ چشم دریا بار میں
گویا کا قرینہ نسیم ہے دریای حسن — مجکو سیر خلد ہی حاصل تری دیدار میں
پنجۂ رنگین میں تیری برگ گل ہی ہر ورق — سو گلستاں کا ہی جلوہ اک دو اخبار میں

لکھنؤ چھٹکر میں گئی رشک سی ہم ای فدا
پایا ہی ہمین مزا کچھ اور کی ہی تعار مین

۳۴۴

مر گیا ہون دوستو سودائی لف یار مین
دفن کرنا یا ہی لاشہ مرا تا تار مین

حرف گیران تجھکو منصفون کا خوف ہے
ڈر سدا رہتا ہی تیرہ روکی نیستان خار مین

ہیں یہ رو گوہر ہیں صدق سینہ مین نہان
کب تماشا ہی کلام اپنا کے بازار مین

سلک قطرون کا ہی لف سلسل مین ترے
یا ہی پیشنگ در غلطان وہان ابر مین

ہی مگر گنج جواہر دفتر دیوان مرا
فرق کیا ہی شعر مین اور گوہر شہوار مین

ای پری غم مین تری ہمسایہ اشک ہون
حسن کا سایہ ہی مری ہر سایۂ دیوار مین

قول گریہ مین جو پنہان مسکراتی ہو صنم
صاف ہی انکار ظاہر آپکی اقرار مین

ذکر اوصاف نبی احمد بشر ہی زبان
مین ملک نا آشنا اس قلزم زخار مین

مصحف ناطق ہی یا وصف اسکی تفصیل کا گواہ
جو رہا تہا مونس و ہمدم نبی کا غار مین

تذکرہ اہل معانی کا ہی دیوان مین مری
یا ہجوم بلبلان ہی گلشن بیخار مین

ای فدا زیبا نہین ہے تجکو یہ آوارگی
ہی تری عزت بڑی حکام کی دربار مین

۳۴۵

موج ہار رگ کیا ہی قاتل ابروی خمدار مین
جوہر باریک رخشان ہین تلوار مین

کیون نہ جلجاؤن مین گلگشت بہار مین
شعلۂ دوزخ نسیم صبح ہی گلزار مین

سمجھے تھی ہم اوس بت ترسا کا کوچہ جنت
ڈاکٹر اوٹھی لگی ہان حرم جسم زار مین

عقد پروین کا گمان ہوگا عقیق البحر کا
جوش ہی گریہ کا میری دیدہ خونبار مین

ہین غریق بحر حیرت حاملان عرش پاک
کون ہی غواص تیری قلزم اسرار مین

ہی ہر یک مضمون جواب جلوۂ رنگ بہار
چہا رہی دیوان مرا لکہنا حسنۂ گلزار مین

مرقد دل کی میری ہاپی سزا سکر خدا
قید ہی وزرو خانستہ بے عبار مین

ہیں بہریلی مین بہت سے رین لیلان سرو قد
دیکہہ کی افراط دکہی ہے گنگا بار مین

ہیں وہ مجنون ہو کہ میری سنگسار کیا لیے
بہر رہی مین سنگ دست و اس کہسار مین

ہی محل پایۂ العز کا سیتے بلند روز نگار
رکہی حق ثابت قدم اس راہ ناہموار مین

ای فدا نعت نبیؐ مین کیا مجال عبد ہی
خود خدا ہی محو وصف احمد مختارؐ مین

۲۲۴

اوس بت کی جلوہ سی عیش کا بار تہیا
کسنی گلاب محبہ نہ چہر کا برات میں

رقاص تہا دوہ بت یکتا رات میں
تہا لوئے فلک کا تماشا برات میں

نوشا دی مجہ فقیر کو بوسا برات مین
میں لیکے کیا کرون گا یہ بوسا برات میں

صحرای نجد وادی غربت تہا دوستو
مین قیس خستہ اور وہ تہی لیلی برات میں

تیری ادا کی سامنی ای بادشاہ حسن
مثل گدا می بہ رہی نوشا برات میں

بوسہ وہی لب کا وہ بت شیرین اور مجہ
کہلوا دی خوان حسن کا حلوا برات مین

ہی رخت داغ کہنہ مری تن یہ بہی درست
تو نی نیا لباس جو بدلا برات مین

سنبوسہ دکباب کی جو خواہش نہین ذرا
دلوا دی او صنم مجہے بوسا برات میں

ویرانہ مجکو کیون نہو گلزار انجمن
آیا نہین ہی وہ گل رعنا برات مین

ای لوگو تہر سکے چلو بہر ملا زمت
سنتی ہین ہم فدا ہی آیا برات مین

۲۲۵

دینا نہ یار تحفۂ سرفا برات میں
بلوا نہ راتیا عوض آپ رات مین

بیدار بان نصیب ہو من کیا رات مین
ساقی ہی کیا تکلف مہتاب رات میں
جیسی ترنی مجکو کیا ہے حورات میں
ہمراہ تہا جو طائفہ رشک آفتاب
غافل ہی مرا زسی تو نہ خوش ہو عزیز مصر
ہر دم بیان مری دل بسمل کا رقص ہے
ہنگام شام سی مین تڑپتا ہوں اسقدر
شادی ہی جب بیاہ کہ عورت لی حسین
نوشاہ آفرین تری بخت جواں کو تو
جوڑا ترا دوام مبارک رہے تجہے
ق
قاسم کا جب بیاہ ہوا تہا فدا حسین
اہل برات شیث و شعیب و عزیر تہے
سہرا نبار ہی تہی خلیل خدای پاک
الیاس و خضر عقد کی گویا تہی دو گواہ

بانگ دہل سی کو سون نہین حوا برات میں
دی مجکو کوئی جام سے نا سرات میں
بوسون کا اسی صنم ہی پیہ دسا برات میں
ہوتی نذر و زر کیون تب یلدا برات مین
تیری دولہن نہین ہی زلیخا برات مین
کیا دیکہون ناچ کا مین تماشا برات مین
دیتا ہی چین کب دل شیدا برات مین
ورنہ غم ابد کا ہے جہگڑا برات مین
لایا عروس غیرت عذرا برات مین
دیتا ہوں یہ دعا تجہی نوشا برات میں
تہا مرسلان حق کا جلوا برات مین
گر سر براہ کار تہی موسی برات مین
داودگار رہی تہی جو سہرا برات مین
قاضی نکاح کی تہی مسیحا برات مین

کیا ذکر ازدحام ملایک کہ تنگ تہا
میدان کربلای معلی برات مین

موجود جو حسین و دلارام ناچ میں
قلیان وہاں ملتا ہے ہمدم یہ دم عطا
گاگا کی میری آگی غزلہای حسب حال

وہتا ہی راگ سوگ کا پیغام ناچ مین
کیونکر مجہا دل ہی مرا اکرام ناچ مین
اوس بت نی کر دیا مجہی بدنام ناچ مین

سنکر اذان بے وضو ہون جا بجا سیکڑون
ٹھٹا تمہارا اہل جماعت سا ناچ مین

محراب ابروی بت رقاص پر ہون عش
نا ہون کیون مین کعبہ کا احرام ناچ مین

گلزار بزم گویا تھا باغ حسن ان رُو
آیا تھا جو شب وہ گل اندام ناچ مین

لکھتا ہون اضطراب دل اہل بزم
نامہ مین اونکو کرتا ہون ارقام ناچ مین

ٹھوکر سی اوس پری کی زمین لرزتی ہے
برپا ہی روز حشر کا کہرام ناچ مین

ایسی بھی کیا اطاعت شیطان ہی ای فدا
کچہ بھی ہے تجکو غیرت اسلام ناچ مین

۴۲۸

خون رشک سی ہوا دل اغیار بزم مین
بیڑا جو تونے مجکو دیا یار بزم مین

خنجر ہے مجکو گر مژۂ یار بزم مین
ابروے یار گویا ہے تلوار بزم مین

تیغ ستم ہی دیں بت رقاص کی نگاہ
جا نبر ہو نجک کیا مین دل افگار بزم مین

کب دردی مین ہی مجہی ساغر کی احتیاج
ہون چشم مست یار سی سرشار بزم مین

آنکھین جو ہون تو کرلی تماشای حسن یار
روشن ہی دیکھو شمع پر انوار بزم مین

مجکو غرض غنا ستی مطلب ہی رقص سے
ہون مین کسیکا طالب دیدار بزم مین

اتنے لیے شریک ہون بزم شراب کا
دے مجکو جام ساقی میخوار بزم مین

جسکی شراب شوق سی ملتے ہوش باد ہین
مین بیخبر ہون اوس سی خبردار بزم مین

محو غنا ہ محو تماشای رقص ہون
ہون مین شہید بادۂ گلنار بزم مین

میری بھی ساقیا سپے حسنین لی خبر
مین بھی ہون ایک رند قدح خوار بزم مین

کیف وصال یار سی خالی نہین رہا
رہتا تمام رات کا بیدار بزم مین

اخفای وصل حال نہ کچہ مجسے سیکھئے
مین بھی تو تھا کہین پس دیوار بزم مین

وہ محفل امام کا رتبہ ہے سو منو		روح الامین یہاں ہیں غبار در بزم مین
ہوکر شریک جلسۂ رندان مے پرست		واعظ شراب سی نکر انکار بزم میں
دیتا ہے جام کب کوئی مجھ بد نصیب کو		ورنہ ہیں مے کشی سی کسی حار بزم مین
گویا موکلان اجل ہین مری لیے		ہین منصرم جو آپکے اغیار بزم مین
گو بیچتا ہون مین عوض مے گر دلا		ہے کون میری دین کا خریدار بزم مین
موج شراب مجکو سلاسل سی کم نہیں		ہون دام زلف کا جو گرفتار بزم مین

کیا مجکو پھر کمی ہے فدا کچہ شراب کی
ساقی اگر ہیں حیدر کرار بزم میں

پی یار باغ محفل حاتم سے کم نہین	۴۲۴	نرگس کی پھول دیدۂ پرنم سے کم نہین
کس پیچ و تاب مین ہین کہ شست استخوان		مین تیرہ بخت کاکل پرخم سے خم نہین
پنجاب ہوگیا ہے دوآبہ فراق مین		ہر بحر اشک ستلج و جہلم سے کم نہین
مسکوک سکۂ غم سیمین تنان سی ہی		ہر داغ دل ہی میرا وہ درہم سے کم نہیں
جاری ہین چشم تر سی جو یون اشک متصل		آنکھین مری فراق مین کچہ یم سے کم نہیں
کیا کیا جنون کی ساتہ ہین زور آزمائیان		مین سیستان دشت مین رستم سے کم نہین
صناع جام فکر سخن ہین ہم آج کل		رتبہ ہمارا مرتبہ جم سے کم نہین
کیا کیا ہجوم حسرت و حرمان و یاس ہے		سینہ ہمارا ساحت عالم سے کم نہین

کچہ پاس جو نہین تو کریں کیا عطا
ہمت مین پر فدا ہیں حاتم سے کم نہیں

طالب یار ہون کسی سی کچہ کام نہین	۴۲۳	مال و زر کی مجھے تکثیر سی کچہ کام نہین

بسکہ ہوں بد تعلق سی جہا نمین آزاد — مری فریاد کو تاثیر سے کچہ کام نہیں
مجہ سے یہ محبت کو ہی سایہ کا کل گار — رخ پر نور کی تنویر سے کچہ کام نہیں
ولولی عشق کی سب ساتہ جوانی کی گئے — سیر ہوں اب بت لی پیر سے کچہ کام نہیں
مجسی گویا کی زبان کون پکڑ سکتا ہی — میں ہون وہ شمع کہ گلگیر سے کچہ کام نہیں
کس قدر بد علائق سی میں وارستہ ہوں — مری دروازہ کو زنجیر سے کچہ کام نہیں
بخدا کیا بت قاتل مرا نا یروا ہے — جسکی فتراک کو نخچیر سے کچہ کام نہین
کیا خطا پوتس عفو کو تس ہی حاکم میرا — مجہ گنہ گار کو تعزیر سے کچہ کام نہین

ای فدا تابع تقدیر ازل ہون میں مجہی
اب کسی کام مین تدبیر سے کچہ کام نہین

۲۳۱

مین وہ انسان خور و خواب سی کچہ کام نہیں — عیش و آرام کی اسباب سی کچہ کام نہین
ایسی رندونکو خدا موت شتاب آجاتی — ہای جنکو دل بیتاب سی کچہ کام نہین
دیکہکر خود سحر ستیب کو گریان ہو نہیں — مجکو اب شبنم شاداب سی کچہ کام نہین
شکر یزدان کہ سگ کوچہ جانان ہوں میں — مجکو دارین کی ابواب سی کچہ کام نہین

شہر میں گو جامۂ انسان ہیں تن ہی ہین مخلوق
ای فدا جسکو کہ آداب سی کچہ کام نہین

۲۳۲

جواہر آستین سی ہی میری اوجاڑ مین — یہ وحشی ہین تری جنگلی کی جہاڑ مین
جہانکا جوا ونکو کرتی تہی عاشق لواڑ مین — رخنہ کوئی اونہون نی نہ رکہا کواڑ مین
یارب نہ ہمکو ن راہ کہیں آس او جاڑ مین — ٹہوکر نہ دی مجہی کوئی پتہر پہاڑ مین
سیر ایسی سیلی ٹہیلی کی پڑ جاوی بہاڑ مین — دہکا نہ کہا و نہین کبہی آس بہیڑ بہاڑ مین

کیون سوز غم سی جلتا نہ پروانہ ناتوان — ہی یہ وہ شعلہ آگ لگا دی بہار مین
سب نا تیغ مین خیال ہر اک اہل بزم کا — بوسہ عطا کرو مجھی مشعل کی آڑ مین
بیجا ہے ناز غیر ترے ارتباط پر — کب اختلاط مین جو مزا ہی بگاڑ مین
یہ ہی جنوں کہ دشت مین سودا ہی پا بوس نشین — ای کوہ کن رہا مرا شملہ پہاڑ مین

کافر خدا بچانے فدائی نزار کو
ہی باڑ تیغ کی تری سرمہ کی باڑ مین

۴۴۳

کسی پہلو آرام آتا نہین — یہ درد بتان دل سی جاتا نہین
جو مین محبت بگتتا ہون مین — فلک بھی یہ صدمہ اوٹھاتا نہین
کبھی بوسۂ لب نہین دیتا آہ — یہ کافر مجھے منہ لگاتا نہین
دو اک دن نی وقت جو گذری ہی غم — ولی چرخ کسکو ہنساتا نہین
دکھا کرتی ہین ہاتہ یارب مری — جو پاؤن وصل صنم کی دباتا نہین
جو بد مست ہو کر مین چیخون وہ نہیں — کبھی خوب ساقی پلاتا نہین
یہ ڈر ہی کہ شاید کرین کچھ و درنج — جو درد اپنا اونکو جتاتا نہین
دل مضطرب سی مری آسمان — کبھی یاد اونکی بھلاتا نہین

فدا ہی یہ طرز کلام حسن
مجھے کس کا انداز آتا نہین

۴۴۴

مدحت حضرت عباس رقم کرتا ہون — نیزہ کلک کو عالم مین علم کرتا ہون
درد سر ہی جو غم زلف بتان میں مجکو — رات دن سورۂ و اللیل کو دم کرتا ہون
مجکو مقصود نہین فکر سخن سی شہرت — مین غلط اپنا اسی حیلہ سی غم کرتا ہون

شوق ازبسکہ ہی کعبہ کی زیارت کا مجہی
نالی مین ہند مین ہی اہل حرم کرتا ہون

کاتبون کو نہو دیوان مرا بازِ خاطر
فکر اشعار مین اسواسطی کم کرتا ہون

یاد آگیا مری دل آئی مری بیتی کی مین
نالی ہر شب لبِ دریا پہ ہم کرتا ہون

ای فدا عالم رویا مین ہوئی ہی یہ غزل
حاک کر اب اسی دیوان مین ضم کرتا ہون

ہی شور جسکی جلوہ کا ہر خاص و عام مین
وہ جلوہ گر ہی حسن بت سبز فام مین

کیا خاک لطف صوم ہی ماہ صیام مین
جی ہی شراب مین تو مرا دل ہی جام مین

ہاتہ اوسنی کیا اوٹہایا مرا دم نکل گیا
مین ہوگیا تمام جواب سلام مین

ہمنام حق ہے وہ بت شیرین دہن مرا
ہی ذکر کا مزا بہی اوس بت کی نام مین

موسیٰ کو کوہ طور پہ جسکی تلاش تہی
جلوہ ہی سیان وہ ہر در و دیوار و بام مین

کیا ہو مری نماز قبول جناب حق
ہی دہیان اوس صنم کا قعود و قیام مین

دل خانہ خدا تہا ہوا مسکن بتان
قبضہ بتون کا ہو گیا بیت الحرام مین

شادی مین تجکو بات کی فرصت نہین ذرا
مصروف اجی صنم ہی کس انتظام مین

دیوان ہی گویا ایک حسین خندہ بہار
رنگینیاں فدا ہین وہ تیری کلام مین

تو کرا ای شوخ تجکو ہولی مین
رنگ پاشون کی ملکے ٹولی مین

پوری کر آرزو سے دل ربا
ڈال دی بہیک میری جہولی مین

جان مانو نہ بہول عمر یہ تو
بانس بو دا ہے تیری ڈولی مین

رنگ عیش تہان ہی خرخاک
دیکہہ لو دہول ہی ہی ہولی مین

کسکے پوشاک پر ہوا ہوں غش — جی ہے دامن مین اکے چولی میں
مل بنے شوخی بجاے گا دہرل — جوڑی اوس بت نی مین مجہولی مین
کیون نہ غم کہاؤن بینوائی کا — سخن مین آ مرے کمو لی مین
سارا قصہ تمام ہو صاحب — مار دو مجکو ایک گولی مین

سیکہو سے کچہ زبان پنجابی
کہہ فدا شعر اوکی بولی مین

ہر شعر انیاز لف پریشان سی کم نہین — حسن کلام عارض جانان سی کم نہین
بیری میں باغ حسن گر دشت ہو گیا — مژگان یار خار مغیلان سی کم نہین
کیونکر رحمت مین ہو ان شفیع تو انکا — خلق نبی آبی رحمت یزدان سی کم نہین
صد ہا مری زبان پہ مین اشعار آبدار — تیراز ہ سیرنی اسکا دیوان سی کم نہین
مشہور زمان با انہی نعت رسول ہے — مین بی جہان بیچ حضرت حسان سی کم نہین
ویرانگی محیط ہے دنیا مین ہر طرف — دیر خراب گو ز بیابان سے کم نہین
تو بافت لیلی ہی تر ماسیہ ہی تار لف — گنگہی تمہاری کفچہ ثعبان سی کم نہین
نور نبی ہی نو رخ اور مرا ہے طور — صدیق آج موسی عمران سی کم نہین
سرخی حنیم کا جو حنا پر ہے احتمال — پنجہ تمہارا دشنہ مژگان سی کم نہین
لا دل او نکو کیوں سناؤن بجا شعر — ہر جا سد لعین مرا شیطان سی کم نہین
کیا اس سے ہی جو غیر لعین باریاب ہو — کو حرم مین اوس صنم کی دربان سی کم نہین

از بسکہ ہے مجکو جلسہ پاک نبی ۲ فدا
مین بی جہان مین حافظ قران سی کم نہین

ہر داغ دل جو لالۂ نعمان سی کم نہین
سینہ مرا بہار گلستان سی کم نہین

قربان صد افتخار سر انکسار پر
اس در کا جو گدا ہی وہ سلطان سی کم نہین

بیا کہ جیٹھ دیکھلو ساون ہی آج کل
گریہ مرا جو بارش باران سی کم نہین

ہمسایۂ جنون ہین جو دل کی دو دھیان
بستی بہی مجکو اب تو بیابان سی کم نہین

ہمسنگ کان لعل ہی ہر ہر غزل مری
جو ہی زمین زمین بدخشان سی کم نہین

کشتہ ہون کسکی پنجۂ رنگین کا دوستو
خاک اپنی اب جو کشتۂ مرجان سی کم نہین

نغمہ ہی عندلیب کا ہر شعر دلنواز
خامہ مرا جو مرغ غزل خوان سی کم نہین

صد چاک ہی جو خار بیابان سی ای جنون
دامان مرا بہی اب تو گریبان سی کم نہین

فرقت تمہاری کیسی گوارا ہو پھر مجہے
تم بہی عزیز مجکو مری جان سی کم نہین

روشن ہین بعد مرگ مری داغ آتشین
کنج لحد بہی شہر چراغان سی کم نہین

مین ای **فدا** ہون شیشۂ غالب سخنوری
دیوان مرا سواد نیستان سی کم نہین

ہمکو بگولی دشت کی گہوڑون سی کم نہین
لٹو ہی جا ہی تند کی کدڑون سی کم نہین

تو ہی وہ سیمبر کہ دم رقص تخت پر
توڑی ہی بلی دیہ ہی تری لوٹرون سی کم نہین

دنیا کی لوگون پہ ہی جو رکون کا ظن مجہے
یہ مردہ دلی جو جیتی نگوڑون سی کم نہین

گر تجکو نہین ہی تیغ و سپر ہاتہ سی تری
ہتیار گویا جسم کی جوڑون سی کم نہین

روڑی کی ٹکر سی ہی جہان پیچ و تاب مین
غم پیٹ کا شکم کی مروڑون سی کم نہین

پابند یہ ہوی شمع دنیا سی چھوٹ کر
ذرّے ہمارے چکی کی رہ ڑدون سی کم نہین

گر دیکھتا ہون چشم قناعت سی ای **فدا**
کملی مری حریر کی جوڑون سی کم نہین

۴۴۰

جو نکہت ہی پیراہن گلبدن مین
نہین بو وہ جیب گل یاسمن مین

غم ہجر سی داغ گل ہین چمن مین
صنم سوز دل شمع ہی انجمن مین

مضامین برجستہ لکھے ہین مین نے
لگائی ہین شمشاد باغ سخن مین

تری خال مشکین ہین جو ہین شمیمین
نہین ایسی بو نافہ ہاے ختن مین

کرون گا نہ کیون ہشت جنت کی سیرین
سوا ہون شمیم الفت نحتن مین

صنم بوسہ دیدو خط آیا جو رخ پر
دیا کرتے ہین وان سورج گہن مین

جو کہتا ہون مین خون دل ساتا ورندان
مزا جانے کیا کیا ملا ہے سخن مین

نہین دانہ خال عارض پہ تیرے
مگر ہے یہ شبنم گل نسترن مین

دہن تیرا ای جان ہی مصری کا کوزہ
مزا ہے شکر کا لعاب دہن مین

جو ٹوٹے کوئی آبلہ میرے پا کا
لگے آگ فی الفور مجنون کی تن مین

شراری ہین کچہ آہ سوزان کی میرے
فدای ماہ کوکب ہین چرخ کہن مین

کرون کیا غم و درد مین عمر اپنی
بسر کرتا ہون سایۂ ذو المنن مین

چمکتے ہین جگنون مگر بیستون پر
شراری نہین تیشۂ کوہکن مین

جو اشعار مین ہے مری آبداری
نہیں آب وہ دُر ہای عدن مین

وہ ہی طرز رقم تکو بخشی ہی حق نے
تفاوت نہین آب مین اور بدن مین

فدا امیری کیونکر شفاعت نہ ہوگی
مین ہون خادمان حسین و حسن مین

۴۴۱

دیو کی نرگس شہلائی دکہائین آنکہین
یا دگلشن مین جو تیری کبھی آئین آنکہین

ہو گئی سرو وہ سب گرمی واثقی سنان
جسکے یوسف سی زلیخائی ملائین آنکہین

ہجر میں جسکو نہ سوجھی کوئی تدبیر وصال
دو رہیں تا کہ گئی بیٹھہ کی تب یاس آ کے

ہو گیا خول لب مری دیدۂ تر سی رو پوش
صید ہیں ای بت خوش چشم غزالان حرم

جل بجی او شعلہ رخسار تری تا تپش گرم
صنعت حضرت باریکی تماشا کر لے

اس زمین مین جو فدا مجہسی غزل ہو نہ سکی
مینی مجہکو نسی محفل مین چرائین آنکہین

مینی رو رو کی تری غم مین ہجائین آنکہین
مینی نیچی ہی جو اوپر کو اوٹہائین آنکہین
جیسی آنکہو نہیں مری تیری ہمائین آنکہین
تو نی کیا سرمہ کی سی سجائین آنکہین
سینکی یا یا نہ آنکہین کہ جلائین آنکہین
او سکی قدرت سی یہان تو نی جو پائین آنکہین

۴۴۲

مجہسی او س عربدہ جو نی نہ لڑائین آنکہین
مینی دیکہا جو دیسی او سنی دکہائین آنکہین

کہل گیا دل تو یا کا یہ نعا فہ میرے
مینی جو اوس بت نوخط سی لڑائین آنکہین

زلف شب گون سی ہی کسکی تو ہجائین میرے
روز روشن مین جو خفاش نی پائین آنکہین

شکوہ ہی وزد خا سی مجہی اپنی خون کا
اوس جفا ناک نی کیون مجہسی چرائین آنکہین

جیولیی بنی جو اوتری ہوئی گیری او سکی
خشمناکی سی بہت و سنی چڑہائین آنکہین

تہام کر اپنا کلیجہ مین وہین بیٹہہ گیا
شب جو میری فدا اوس بت نے اوٹہائین آنکہین

چشم باطن سی سر اک سنگ کو دیکہا پر نور
شاہ عالم نی جو پتہر کی لگائین آنکہین

دیکہی اسکان مین دلا پرتوۂ نور وجوب
حق نی ہو اسطی انسان کی بنائین آنکہین

خون بہایا کبہی اشک آئی کبہی لخت جگر
رنگ کیا کیا تری غم مین سی لائین آنکہین

حضرت عشق جوانی مین ہوا پیش اونکی
کی نظر مجہپہ تو مینی بہی ملائین آنکہین

نظر آیا نہ کوئی قافیہ مجکو اچہا
اس زمین پر جو تعمق سی جمائین آنکہین

کور باطن جو فدا اکثر ہی بی بہرہ تھے
اس غزل کو سنکے وہ نہیں ہاتھ آئیں آنکھیں

۲۲۲

کالیان دیتا ہی ناحق ای بت بدخو ہمین — عاشقی سی اپنی کیا سمجھا ہی کافر تو ہمین
بنگئی ہم وحشی صحرای الیجولیا — کر دیا کیا چشم شوخ یار نی جادو ہمین
وصف چشم شوخ لکھتی ہین نگہ کر جا ہی — روستائی سواد دیدۂ آہو ہمین
قیدی زندان غم زلف مسلسل نی کیا — طوق گردن ہی ترا ہر حلقۂ گیسو ہمین
کہکشان آہی ماہ دہی مار سیاہ راہزن — انجم گردون شب ہجران نبی بچھو ہمین
کام غیرون سی پڑا ای رنگ گل تیری سبب — ہم تو بلبل ہین یہ صحبت کو بلی الو ہمین
درد سر باقی ہی کسکی قشقہ کا بعد از فنا — خاک تربت سی چوب صندل کی آتی بو ہمین
بیوفائی سرد مہری گرم ہونا بی سبب — خوش نہین آتی ہی او کافر یہ تیری خو ہمین
دور جو کوچہ سی تیری ہین برنگ فاختہ — درد ہی وہ سرو قامت نغمۂ کوکو ہمین
کیون نکالا ہمکو اس گرمی مین ای اہل وطن — وادی غربت کی اب جیسی دیگی لو ہمین
لی لین بوسہ جو لب کا اوس بت چھر کا — کیا کرین ملتا نہین ایسا کبھی جادو ہمین
مار کاکل سی تری لپٹی جو اس دریای حسن — مچھلی بالی کی نظر آتی ہی ہر اک مو ہمین
ترک عادت ہو نہین سکتا ہی ناصح کیا کرین — دل لگانیکی کچھ ایسی پڑ گئی ہی خو ہمین
ناز رحمت پر تری بندی گستاخ ہون — آب سی سو درجہ بہتر پالیتا ہی تو ہمین
عرصۂ محشر مین غول ہول رستاخیز سی — یا علی شیر یزدان تم بچا لیجو ہمین
مشغل کسب زر ہی ہمکو گویا دام اضطراب — چین اک دم بھی کبھی آتا نہین یارو ہمین
ای فدا کیا غم مین غمازون کا تسکو دیکھیا — ہجر مین اوس بت کی رسوا کرگئی آنسو ہمین

۲۴۴

دنیا مین ہم جو محسن بخت سیاہ ہین — کردہ مثل تیرگی دود آہ ہین
گویا بلای جان ہی ترا ای پری سنگہار — کیا کیا نہ مجکو تنگ ہی لب اشتباہ ہین
اخفای واردات مری خون کی ہی محال — قاتل مری خدا و پیمبر گواہ ہین
مین رہ نورد کعبہ مقصد ہون واعظا — صنم سبز فام مری خضر راہ ہین
برپا ہے ایک زلزلہ عرصات حشر مین — محشر مین اپنی خون کی ہم دادخواہ ہین
سیدہی نظر سی دیکھ ہمین تو تو واعظا — ہم کشتہ نگاہ بت کج کلاہ ہین
ق
یارب ہماری آبرو بس تیری ہاتھ ہی — ہم روسیاہ اور سراپا گناہ ہین
ہر دم مآل نیک کی تجسس مین ہین خواستگار — دنیا مین ہم نہ طالب اعزاز و جاہ ہین

جو لوگ ای فدا ہین در دوست کی گدا
درویش و نہین ہین مگر بادشاہ ہین

۲۴۵

ہم نوجوان عشق مین ایسی نزار ہین — پیران سال خوردہ بھی اب شرمسار ہین
کچھ اصل زیست ہی نہ بھروسا معاش کا — دنیا کی سب معاملے ناپایدار ہین
دشت جنون مین سمجھی ہو تم جنکو آہ میان — آہون کی ساتھ وہ مری دل کی غبار ہین
تا کہ آپ چاہنے والون سی ہین نفور — ہمکو بھی سمجھ لو کہ خدمتگذار ہین
افلاک پر کواکب رخشان ہین جلوہ گر — یا تیری میری نالۂ سوزان شرار ہین
حیران مین ہم ہین ممتنع النظیر — ناکامیون مین منتخب روزگار ہین
ترچھی نگاہ سی تری جانبر ہو کیا کوئی — سیدہی نگاہ بھی تو کلیجی کے پار ہین
حیران ہین تیری غم مین مرا حال دیکھکر — جو لوگ ای پری مری حلیہ کی یار ہین
استاد قیس کی ہین فنون جنون مین ہم — فرہاد کی محن مین جو آموزگار ہین

گھونگھٹ سی جب ہے ترے مکھ کی بہار اے گل رو	حسرت کی کلی کب ہے نہین سینہ مرے کی تہ مین

دل کی بیماری ہوئے دور سب آپ ہم اے سراج
یہ کرے سخن نہیں سب کے مقدر مین

ردیف واو

سرو قد عالم مین تیرے حسن انسان کو	سکا لو زلف سی دیکھ گبر و مسلمان دونو
خال و خط مین تھا ازہر دل بیان دونو	کو نہین معروف صنم حافظ قرآن دونو
دیر ست مجکو غرض ہی نہ حرم شیخ طلب	غم مین اوس بت کی افسردگی مین یاران دونو
ست کی دو تری طرہ و ترشا مین ہی بیمار	گرد بیٹھی تری سنبل و ریحان دونو
ہین کمر پر تم ہجر مین انسان و حوسا	گو تیرہ ہی مجھی شہر و بیابان دونو
زلف دل ہتی ہیں کہ چمن تیری ادا	مہ و خورشید فلک گویا ہین دربان دونو
زلفین رخ پر نہیں ہین گنج پہ دو مار سیاہ	نقد جوہی کی ہین سکا فر نگہبان دونو
قیس و فرہاد گئے لیکے حسرت کیا کیا	کیا کیا دل نے تری کی ہوئی ہین پشیمان دونو
حسن دو نام خدا ہی ترا اللہ اللہ	کیون نہ طالب ہون نگی گبر و مسلمان دونو
ہوں گدا جسکی دوستی کا مین ضعیف	جاہتی ہین او سی بلقیس و سلیمان دونو
بندہ اوس مست کی ہوئی آتش سینہ مین بحث	مفت برباد گئی تقوی و ایمان دونو
جو نہا سکی تری حوض مین ہی کم ہیت	لطف رکہتی نہیں وہ کوثر و حیوان دونو
گل چمن حسن ترا ہی بت کافر و مجنون	چاک تب غم سی کیے جیب و گریبان دونو
گردم سرد ہی تو نالہ جان سوز بری	ہین مری ذات مین گریا و زمستان دونو
کیا سراجی جو چلین مست دو عالم مین فدا	کر چکی نذر جم اوس بت کو دل و جان دونو

۷۷۷

خاک اوڑاتی سی مری اتنو ہین یاران دونو / ای جنون تہر و بیابان ہوہی یکسان دونو

گرد ہی لطف ملاحت سی تری نگ چمن / وی نمک ہین تری آگی گل و ریحان دونو

آب و تاب در دندان کا ہے ہنگام کرم / لبسکہ بی آب ہین اب گوہر و مرجان دونو

مرتبہ ہی وہ تری حسن خداداد کا آج / چاہتی ہین تجھی بلقیس و سلیمان دونو

بل بی ای جوشش جنون ست درازی تیر / ٹکڑی ٹکڑی ہین مری جیب و گریبان دونو

ہی تری حسن خداداد کا عالم طالب / بندہ ای بت ہین تری گبر و مسلمان دونو

لیلی بخت سیہ کا مری مجنون ہم ہی / ہین پرستار اگر حسرت و حرمان دونو

رات دن ہجر مین یکسر تڑپنی سی تجھی / گویا ہین ماہی بی آب دل و جان دونو

غم مین اوس چشم فسون ساز کی حالت سے / مجھسی رم کرتی ہین اب وحشی و انسان دونو

بیان فدا ہی جو ہوتی ہین وہان مرزا صاحب / ہین مساوی اگر اب ہند و صفاہان دونو

۷۷۸

سخت دشوار ہی شفا مجکو / مرض عشق ہی فدا مجکو

دونگا ای چرخ گالیان تجکو / اوسسی تونی کیا جدا مجکو

چرخ فریاد اک ست سفاک / ذبح کر کر چلا گیا مجکو

لیگیا دل اور اوسکی بدلی مین / دیگیا غم وہ دلربا مجکو

سلطنت سی نہین غرض یارب / اوسکے کوچے کا کر گدا مجکو

ہو برا اضطراب فرقت کا / چین آتا نہین ذرا مجکو

دل کا جانا تھا آفت آنی تھی / لگ گئی ہائے کیا بلا مجکو

ناتوان ہون دیار جانان مین / جلد اوڑا لیچل ای صبا مجکو

کافی ہی جبہ سے یہی کلیمین ای نی
حسرت کی گل ہی سینی میں مری کچی نا چین

دل کی ہیولی سوز رہے ہین ہم ای فدا
یہ گرمیٔ سخن نہیں ہے سب کے سہار ہین

ردیف واو

سدہ حال ہین تیری حسن و احسان دونو
کافر زلف بھی ہی گبر و مسلمان دونو

خال و خط ہین سجدہ رہزن ایمان دونو
گو ہین سر و صنم حافظ قرآن دونو

دیر سے مجکو غرض ہی نہ حرم سی مطلب
غم میں اوس بت کی نظر آتی ہین ویران دونو

مت گل رو تری طرہ و خط مین ہی بہار
گرد ہین آگی تری سنبل و ریحان دونو

ہین کمربستہ غم ہجر میں انسان و وحوش
گو ترے غم سی ہی مجہی شہر و بیابان دونو

رات دن رہتی ہیں کوچہ میں تیری ای ماہ
مہ و خورشید فلک گویا ہین دربان دونو

زلفیں رخ پر نہیں ہیں گنج پہ دو مار سیاہ
نقد خوبی کی ہین اس کافر نگہبان دونو

قیس و فرہاد مر گئے لیکے نہ حسرت کیا کیا
کیا کیا دل وہی کی ہوگئی ہیں پریشان دونو

حسن شاہ احمد ہی ترا اللہ اللہ
کیون نہ طالب ہوں تری گبر و مسلمان دونو

ہوں گدا جسکی در فیض کا میں شور خفیف
چاہتی ہین اوسی بلقیس و سلیمان دونو

شدہ اوس بت کی ہوتی آتش سی میں مست
مفت برباد گئی تقوی و ایمان دونو

جو نمایش تری خوش میں ہی کیفیت
لطف رکہتی نہیں وہ کوثر و حیوان دونو

گل چمن میں ہے ترا ای بت گلرو مجنون
چاک تب غم سی کیی جیب و گریبان دونو

گردم سر دہی تو نالہ جان سوز ہی ہے
ہین مری ذات مین گرما و زمستان دونو

کیا سے باقی جو جلیں خدمت و عزا میں فدا
کر چکی نذر صنم اوس بت کہ دل و جان دونو

خاک اوڑاتی ہی مری تو ہین ویران دونو / ای جنون شہر و بیابان ہوی یکسان دونو

گرد ہی لطف ملاحت سی تری نمک حسین / دی نمک ہین تری آگی گل و ریحان دونو

آب و تاب دُر دندان کا ہی ہنگامہ گرم / بسکہ بی آب ہین اب گوہر و مرجان دونو

مرتبہ ہی وہ تری حسن خداداد کا آج / چاہتی ہین تجھی بلقیس و سلیمان دونو

بل بی ای جوش جنون دست درازی تیری / ٹکڑی ٹکڑی ہین مری جیب و گریبان دونو

ای تری حسن خداداد کا عالم طالب / بندہ ای بت ہین تری گبر و مسلمان دونو

لیلی بخت سیہ کا مری مجنون غم ہی / ہین پرستار گر حسرت و حرمان دونو

رات دن آٹھو ہین ہنگام تڑپنی سی مجھی / گویا ہین ماہی بی آب دل و جان دونو

غم مین اوس چشم فسون ساز کی یہ حالت ہی / مجھسی رم کرتی ہین اب وحشی و انسان دونو

یان فدا ہی جو ہوئی ہین وہ نہان مرزا صاحب / ہین مساوی مگر اب ہند و صفاہان دونو

سخت دشوار ہی شفا مجکو / مرض عشق ہی فدا مجکو

دو نگا ای چرخ گالیان تجکو / اوسنی تونی کیا جدا مجکو

چرخ فریاد اک بت سفاک / ذبح کر کر چلا گیا مجکو

لیگیا دل اور اوسکی بدلی مین / دگیا غم وہ دلربا مجکو

سلطنت سی نہین غرض یا رب / اوسکی کوچی کا کر گدا مجکو

ہو برا اضطراب فرقت کا / چین آتا نہین ذرا مجکو

دل کا جانا تھا آفت آنی تھی / لگ گئی ہای کیا بلا مجکو

ناتوان ہون دیار جانان مین / جلد اوڑا لیچل ای صبا مجکو

بسکہ مرتا ہوں ہجر جانان میں — شوق ہے اب وصال کا مجکو

ہوئیں وہ مردہ کہ جیتے تھے — ہی تمنا کہ کہین موا مجکو

قتل کرکے اس رو دیا جاتا — یون تڑپتا نہ چھوڑتا مجکو

خوبرویوں سے رہتے ہے نفرت — کسنے دی ہے یہ بد دعا مجکو

کیا صنم ناز دل نوازی ہے — بوسہ لب آپنے دیا مجکو

سب کدورت ہوئی دور خاطر سے — کہدی جان اپنا خاک پا مجکو

رکھی جس دل میں میں ہوں راضی — تیری منظور ہی رضا مجکو

چشم بیمار کا میں ہون بیمار — نظر آتی نہین شفا مجکو

خود خدا کو یہ وصل ہی منظور — نہین اوس بت کا کچھ گلا مجکو

کافر اس عمر نوجوانے مین — سوز غم مین نہ یون جلا مجکو

ایک مسلمان نوجوان ہون مین — نہ ستا از برائے خدا مجکو

غم ہجر بتان مین رات اور دن — خون دل کا ہی ناشتا مجکو

کس قدر رہون مین نا امید وصال — مرگ کا اب ہی آسرا مجکو

صدقہ ہوتی ہے میری جان او نیر
جب وہ کہتے ہین او فدا مجکو

۲۲۹

تھا جوانے کا ولولا مجکو — عشق نے ٹھیک کردیا مجکو

دل لگانے کا شوق تھا مجکو — اب نتیجہ مگر ملا مجکو

الاماں الاماں جدت عشق — سوز غم نے جلا دیا مجکو

جو ملا مطلب آشنا پایا — نہ ملا کوئی آشنا مجکو

بولتا ہون نہ اکدم ابکو — لوگ کہتی ہین باولا مجکو
خون پیا کر رہیگے اوسکا نہ — ایک دن یہ تیری حنا مجکو
ہوگیا تنگ کہاتے کہاتے زخم — لا دوا اب کوئی سکہیا مجکو
ست میں سولاہون غم مین اوس بت کے — ہے فقط یاد اک خدا مجکو

ای فدا سوای خون جگر دل
ناموافق ہے ہر غذا مجکو

۴۵

درِ شاداب سی فائق ہین، توقیر مین آنسو — نکلتی ہین جو آنکھون سی ہم شبنم شب مین آنسو
دم کشتن مری از بس مین ہون مشتاق لبِ قاتل — نکل آئینگے چشم جوہر شمشیر مین آنسو
مین وہ گریان ہون کی گر مری تصویر کو کہینچے — دکھاوین موج دریا کاغذ تصویر مین آنسو
تصور فرقت ای جوش بہار تیری قبا کی مین — بہری ہین غم سی میری چشم جیب پیرہن مین آنسو
یہ فرماؤ رقیب سنگدل کو درد مند اپنا — بہری رہتی ہین اب تک دیدۂ دلگیر مین آنسو
خیال عارض تابان جانان مین جو روتا ہون — نہین کم چشمۂ خورشید سی تنویر مین آنسو
نکر ہمدم بیان اوس لب رنگیان لطافت کا — ٹپکتی ہین مری آنکھون سی اس تقریر مین آنسو
کسی کی عمر روتی ہی فراق نازنیان میں — بجای آب ودانہ لکھی ہین تقدیر مین آنسو

گردن گلا اوسکی مین نظم کہون پر سلک در تابان
پروسے ہین فدا رشتۂ تحریر مین آنسو

۴۶

چشم بد دور یہ صدمہ ہی گوارا مجکو — چارہ گر چشم فسون ساز نی مارا مجکو
بزم جانان مین اسی رشک نی مارا مجکو — غیر دیکھا تو نہیں یہ کب ہی گوارا مجکو
مانگ شانہ سی جو اوس بت کی نکالین اغیار — چیر ڈالے کوئی آری سے خدارا مجکو

غیر تب ہو گیا چپ ایسا کہ گویا ہی ہوا
اپنی محفل مین جو اوس بت نی پکارا مجکو

کسطرح یار لگوں میں کہ نہین ملتا ہی
کہین اس بحر محبت کا کنارا مجکو

لاکہہ گویا ہون میں پر اوست بکتا مجکو
بوسے لینے کا تری آگے نہین یارا مجکو

جان دی شوق شہادت میں بہت سے تسکین
نہ میسر ہوا قاتل کا نظارا مجکو

سنگریزون کو نہ سمجہا ہون فقط نافہ مشک
خاک در کی ہے تری عنبر سارا مجکو

حسرت وصل فدا مین بہی لون دل سی
پہر گردون دے جوانی جو دوبارا مجکو

۳۵۲

استاد رہا کر غم ہجران سی جان کو
مکتب سی گزارا دبت سر و روان کو

ہی آفت جان صدمہ دوری مری نزدیک
بعد کوئی لاؤ بت آفت جان کو

سب حال کہی دیتی ہی صورت مری اونسی
کیا غم نہین یارا ہی تکلم جو زبان کو

آخر ہوئے بدنام غم پردہ نشین مین
ہر چند چہپایا بہت اس راز نہان کو

ہی بسکہ تصرف تری جلوہ کا جہان مین
میں طور سمجہتا ہون ہر اک بام مکان کو

حورون ہی سی بہلا دونگا دل ہجر بتان مین
لیچل مجہی جلد اے ملک الموت جنان کو

جنت مین بہی لیلی ہی سوی ہیزہ لگا جی
لیجاؤن مین اب اس دل مضطر کو کہان کو

مکتب مین سدا نسخہ غم پڑہتا رہا ہون
طفلی ہی مین کہو بیٹہا ہون سب تاب و توان کو

دنیا کا رہا ہون نہ مین عقبی کا رہا ہون
کر دور مری دل سی جدا درد بتان کو

حال الفت دل تب کہلی او شعلہ رو میرا
آتش کا زبانہ ہو زبان وصف کی بیان کو

ہر وقت غم عشق مین رہتا ہی تمہاری
دہر کا سا مری جی کو جگر کو مری جان کو

افسوس اثر کا نہ ذرا نام و نشان ہی
لگ جائے کہین آگ مری آہ و فغان کو

ہرچند مین ہمنام تری اور بہی شاعر
پر کون پہونچتا ہی فدا تیری زبان کو

۴۵۴

شکر ہے یارب تری درگاہ کو
راہ پر لایا ہے گمراہ کو

اوہبت مبارک تیری ہجر مین
یاد کرتا ہون سدا اللہ کو

عاصلے و اسفل تری نعمان ہین سب
عشق ہے تیرا گدا و شاہ کو

دیو ترسے نہین تشبیہ ابر
برق سے نسبت نہین کیا آہ کو

رات دن کسکی ہین سرگرم تلاش
کیون سدا گردش ہی مہر و ماہ کو

دی ہے مجھے خالق رسوخ آخرت
مانگون کیا دنیا کے عز و جاہ کو

پہک گیا سوز غم اسلام مین
آگ لگ جائے خدایا چاہ کو

دیر مین حاصل نہین کیا نور حق
کیسلیے جاؤن مین بیت اللہ کو

ای فدا ہے ناظم ملک سخن
خوش رکہی خالق بادشاہ کو

۴۵۵

جسکو چاہا ہی ملی اوس سی برائی مجکو
کس سی حاصل ہوتی دل کی بہلائی مجکو

مار لیگی ترے ہاتون کی صفائی مجکو
ہوگی صیقل تری تلوار کی کائی مجکو

پیٹ بہرنی سے خطا وار معاصی مین ہون
روٹیان ہوگئی ہین نان خطائی مجکو

روندای ترک مین تختہ تربت کو مرے
گل سی بہتر ہین تری پای حنائی مجکو

بہول سکتا ہون کہین صحبت فصل سرما
یاد ہی وہ تری ململ کی رضائی مجکو

آسمان نی یہ وطن مین دیا ہی روز سیاہ
شام غربت ہی مگر صبح ڈہائی مجکو

کہا تواے دختر برہمن نہ مری آگی قسم
مار ڈالی گی تری رام دہائی مجکو

ستم اہل جہان سی ہون میں آسا خفت — نظر آتا ہی برہمن بہی قصائی مجکو

بوسۂ سیب ذقن مینے لیا مستی مین — شب جو اوسنی ہی انگور پلائی مجکو

سرمگیں آنکھوں نی ظالم مجھے کرڈالا قتل — گویا نیزہ ہوئی سرمہ کی سلائی مجکو

آشتی شیوہ سراپا ہون جہان مین لیکن — نفس سرکش سی ہی البتہ لڑائی مجکو

اوس بت حسن سراپا کو جو دیکھا یارب — نظر آئی ہی تری آج خدائی مجکو

نہین شاکی ہین فدا غصہ و غم کہانی سی
غم اگر ہے تو تعجب ہے ملائی مجکو

دیتا تکلیف نہ یہ درد جدائی مجکو — ماردیتی دم تولید جو دائی مجکو ۵۷۸ ؁ھ

بہیک گہر کی ہی تری میری لیی حاصل ملک — بادشاہی ہی تری در کی گدائی مجکو

مرد میدان نخایا کہ ہین نیت سی مدام — فرش کمخاب سی بہتر ہی چٹائی مجکو

پاؤن ٹوٹین مری اندیشۂ ناموس کی ہی — نہ ہئی کوچہ تک اوس بت کی رسائی مجکو

ای جنون چشم اکہاسے نکرا محجوب — قیس و فرہاد کہا کرتے ہین بہائی مجکو

چاہیے یہ کہ کرون کسب فلاح عقبی — سود کچہ دیگی نہ دنیا کے کمائی مجکو

مدد ای زور جنون وادی پرخار مین آج — آزمانی ہے بہت آبلہ پائی مجکو

قفس تن سے جو پرواز کری طائر جان — قید صیاد سے تب کچہ ہو رہائی مجکو

نغمہ سنجی کا فدا پیر طریقت ہون مین
کہتے ہین مرغ چمن شیخ نوائی مجکو

بسکہ ہے غیر کی صورت سی تنفر مجکو — سجے کرون آسنے جو مردک کا تصور مجکو ۵۷۹ ؁ھ

کچہ کبہی کا فر ہے تری تمکنت حسن کی جا — مار ڈالے گا ترا ناز و تبختر مجکو

سودس رساں ارت ہی قدا شان سخن
ہے بجا گرمین لواب کھا در مجکو

۷۵۷ھ

بندہ نہین جو محو رضای خدا نہو
جز شکر صد بلامیں لب شکوہ وا نہو

طالب نہین جو بندہ مہر و وفا نہو
مطلوب کیا جو صاحب جور و جفا نہو

دیکھون جو اوس پری کا کنا عدو میں
کیون میری جان بہ صدمہ محشر بپا نہو

درد مجاز سے ہے حقیقت کی آرزو
آزار دل کو میرے خدایا شفا نہو

ہر حرکت بدن سی ہین سو ناز جلوہ گر
کیونکر کوئی اس آن وادا پر فدا نہو

ناصح جتا اوسکی مجہی بیوفائیان
کیا لطف عشق یار اگر بے وفا نہو

زلف دراز یار کے محو تما ہین ہم
کیونکر ہماری فکر گرہ رسا نہو

جس گلبن کساد کو ماری خزان عشق
باد نسیم خلد سے بہی وہ ہرا نہو

اکروز آخرت سی بہی ہے کام آخرش
ایسا غم جہان مین قدا مبتلا نہو

۷۵۸ھ

کیون بہ شدت سے رنج ہے مجکو
کسکی فرقت سے رنج ہے مجکو

کہہ دو ناصح سے مجہے نہ منہ دکہلای
اوسکی صورت سے رنج ہے مجکو

کوی جانان سے دشت مین لایا
جوشش وحشت سے رنج ہے مجکو

کیون کرون ترک عشق ای ناصح
کیا محبت سے رنج ہے مجکو

غش جو ہوتا ہون سامنی اوسکی
اپنی حالت سے رنج ہے مجکو

پارسائی نے تیرے مار لیا
حفظ عصمت سے رنج ہے مجکو

روز کھاتا ہون اپنا خون جگر
کیا نہ حسرت سے رنج ہے مجکو

عاشقی کی جو ٹڑ گئے سب خو ۔ اپنی عادت سے رنج ہے مجکو

ہی فدا اب پسند تنہائی
سبکی صحبت سی رنج ہے مجکو

۴۵۹

دل مین کیا ساکن مجھے ہی اشتیاق لکھنو ۔ کوی جانان سی سوا ہی اشتیاق لکھنو

کیا ڈبائی میں دیتا ہی یاد ائیں مجھے ۔ مور د جور و جفا ہی اشتیاق لکھنو

روز وعدہ ہی کہ ہیو نچا دونگا لیکن پہر نہین ۔ ای کسا بیوفا ہی اشتیاق لکھنو

دم مین گر ہیونچون تان تم بہی میرے یا سو رب ۔ حد سی افزون ہو گیا ہی اشتیاق لکھنو

مین تو مین ادہر کو بہی یارب عجب حظ ہی وہ ۔ شوق جنت سی سوا ہی اشتیاق لکھنو

کیا مجہی پروا ہی و اعظ گلشن فردوس کی ۔ حضرت حق نی دیا ہی اشتیاق لکھنو

جائیگا دل سی مری کب خلاکت سب ہان ۔ ای فلک مجکو بچا ہی اشتیاق لکھنو

جلد ہیو نچا دی مجہی بہر رسول خافقین ۔ بسکہ دل کو یا خدا ہی اشتیاق لکھنو

ذبح کر ڈالا مجہی عشق حسین آباد نی ۔ گر نہین قاتل تو کیا ہی اشتیاق لکھنو

مین تو دیوانہ تہا لیکن شوق سی ہی باولا ۔ سوی دہلی لیچلا ہی اشتیاق لکھنو

کیون کوچی لکھنو کی خواب مین آئین نظر ۔ کعبۂ دل مین بسا ہی اشتیاق لکھنو

جلد پہونچا دیگا مجکو منزل مقصود پر ۔ گویا خضر رہنما ہی اشتیاق لکھنو

رات دن ہی خاک پاک کربلا کی آرزو
کب مری دل کو فدا ہی اشتیاق لکھنو

۴۶۰

ہے زبان اصفہان گویا زبان لکھنو ۔ عندلیب ستیراز ہے ہر نکتہ دان لکھنو

عندلیبان جنان ہین بلبلان لکھنو ۔ غیرت خلد برین ہی گلستان لکھنو

کیا بیان کیجے بہار بوستان لکھنؤ — گویا ہی خسا بریں وقف گلستان لکھنؤ
دیکھکر خلد بریں میں حوریان حسد سے — یاد آئینگے مجھے یارب بتان لکھنؤ
ہی زمین لکھنؤ ہمرتبہ چرخ بریں — گویا ہی عرش معلی آسمان لکھنؤ
ہر گدائی نکتہ رس گویا ہی خاقانی زمان — خسرو دوران ہی ہر شیرین بیان لکھنؤ
مضطرب ہون جلد تر پھر بہیجیو پھر مجھی — یا خداوند دو عالم میہمان لکھنؤ
ہین گدائی بینوائی لکھنؤ دارالستان — کیا بیان کیجی شکوہ ساکنان لکھنؤ
کیا کرون آتی ہی جان الاماں توں کا بیان — ہی فلک رفعت ہر اک ادنی مکان لکھنؤ
ہم ہوائی من شیوع لکھنؤ مین وتی مین — ہی عقیق البحر سنگ آستان لکھنؤ

لوٹتی چلکر فدا اسیر حسین یاد کی
لیجی کوئی مکان صاحب بیان لکھنؤ

۱۴۹

بسکہ ہی سر مین ہی یارب ہوائی لکھنؤ — مین تو پاتی مین تڑپتا ہون برائی لکھنؤ
ای مخاطب حسن لیلی ہی تری یہ گفتگو — بنگیا مجنون مین سنکر ماجرائی لکھنؤ
غیرت باغ جنان ہی کیوں مرا دشت جنون — آگئی ہی کیا نسیم جانفزائی لکھنؤ
ہون قریب المرگ دوری حسین آباد سے — ہی بلا ہی جان جو شوق کربلائی لکھنؤ
اک سواد گومتی کیا ہمسر پنجاب ہے — خلخ و نوشاد ہین قربان ہائی لکھنؤ
من غزلخوان ہون مقرر لکھنؤ کا یادخوان — ہی مری فکر سخن وقف ثنائی لکھنؤ
جان تازہ ہی تن بیجان مین باد شرق سے — ہی دم عیسے مگر مجکو ہوائی لکھنؤ
ہر ورق دیوان کا پرچہ ہے اودہ اخبار کا — جا بجا لکھا ہے اکثر ماجرائی لکھنؤ
دل کشا تہ ہی سواد گلشن شاد ادہی — گویا جنت ہی فضائی جانفزائی لکھنؤ

لکھنؤ کی سیر ہی شایان اعجاز کا علاج — ہان وہ سہ ہی نہ پیا کر جب آئی لکھنؤ
ہی ہر اک رنگین بیان کا تو طوطی ہند — خسرو دوران ہی ہر سیر نو آئی لکھنؤ
خسرو کا مصرعہ ہی گویا میری جان اثر — ہی بلا سی جان فرق جا کر آئی لکھنؤ

ای فدا یہ جذب الفت ہی کہ ناسخ کی طرح
لکھنؤ میں صرف لب ہے ہم فدائی لکھنؤ

۴۷۷

کچھ نہ یافت میں سہو کار مین چاہو مجھکو — لب شیرین کی قسم دیکھی بوسی مجھکو
حسرت وصل و غم دوری دل سے [illegible] — آ ایسے خوب غایت کی تشفی مجھکو
اف ری تاثیر محبت کہ نہ خواب آئی آوے — رات بھر کو چین اپنے جو نہ کبھی مجھکو
مضطرب کرتی ہی کیا کیا ہوس گل کار — چین آتا نہین کافر ترے آگے مجھکو
آرزو ہے یہی ای یار سوئے پیراہن — دفن احباب کرین کوچہ میں تیری مجھکو
فکر انجام ہی نا فسل ہوں مین [illegible] — چین دیتی نہین دنیا کی کمیٹری مجھکو
کا دل یہ [illegible] حسرت کوی رد — کیا لگی ہین یہ غم عشق سی جھگڑی مجھکو
روز روشن ہی مرا مثل شب تار سیاہ — مار لینگے یہ غم زلف کی صدمی مجھکو

ای فدا خواب سے اب سو ہوں پریشان ہوں مین
دل آگاہ کے سے ہین یہ نتیجے مجھکو

۴۷۸

زندگی مین تھی محبت یار کی تسکین مجھکو — بعد تیری وہ مری لاش پہ روئی مجھکو
دیکھیا [illegible] خورشید تم — یاد آتی ہین تری چہرہ کی جلوی مجھکو
چین ہی گیسو کی [illegible] — خط جو ہو سادہ ورق بھیجی کوئی اکثی مجھکو
کیوں تم مین شب معراج میں [illegible] — ہین عارض ترے رو چاند کی بالی مجھکو

دیکھکر مر گیا ہوں آپ وال کی کرتے
کاٹ دینا کسی دریا کے کنارے مجکو

ہائے عزم بہ بدخوئی ہے تیری گویا
ہین دم تیغ تری کوچے کے رستے مجکو

کسقدر ہی وہی سودائی سی بی نفرت
گالیاں دی سر بازار جو دیکھی مجکو

برگ طوبی کی مقابل کروں اے سروی
ہاتھ آئیں جو تری کان کے تیرا مجکو

ای فدا غمکدۂ دہر سے پیدا ہو کر
کیا چنگتے شرو ہین رہے تو احمد تمہی مجکو

۴۷۶

کس [illegible] لی اپنا ستمگر صاف [illegible] پایا مجکو
حسن [illegible] نور سے دریا میں ڈبویا مجکو

آفت جان [illegible] دا کرتی کی ہی جہانہ ترسیب
دیکھکر ہوش گئی اور غش آیا مجکو

کسکی بیجے وہ کمر [illegible] کی سرخ آئی یاد
کسنے آنکھوں سی یہ خونناب رلایا مجکو

یا پہنچوں کو تری جیبا مو غنچۂ نوعرس [illegible]
جلوہ ساقی کا ہوا دمین نظر آیا مجکو

یہی حسرت ہی کہ او وقت بہ اگر کبھی
تکیۂ زانو پر اپنے نہ سلایا مجکو

کر لیا کون [illegible] گرم وصل او تمالی
کسنے سو رہ غم فرقت میں جلایا مجکو

کسکی دل ہم [illegible] عرق تیا میں ساری
خاک مین کسنی پس از مرگ دبایا مجکو

دی عدا جیہیں نہ منکا [illegible] تر مجکو
قبر مین اجد فنا تو نے جگایا مجکو

تنگ ہوا ہجران سی ہین فدا کی مانند
کر رہا [illegible] غم فرقت سے خدایا مجکو

۴۷۷

وہ مست ہوش [illegible] جو آئی کہ ہماری رات کو
بار ہجران سی سبکدوش ہوا ری رات کو

نام ہی اوڑکا فلک [illegible] برخت دنبالہ [illegible]
میری آہوں کی جو تاثیر تھی سیاری رات کو

یعنی بی چاندنی ہارسیہ ہی [illegible] شان
آپ کے کاکل مین عقب مجکو تاری تی رات کو

ہجر میں تا صبح آہ سرد نے یہ دکھ دیا — نیند کب آئی مجھے جاڑے کی ساری رات کو
پھر تو کیا ممکن جدا ان کو نہ تکلف کر ملوں — ہمدم آ رہائیں اگر وہ گھر ہمارے رات کو
جلوہ ہائے جسم عریاں سے ہو عالم روز کا — وہ جو سونے کے لیے کپڑے اتاریں رات کو

ہم ہیں جو فکر سخن میں جاگتے ہیں اے فدا
سوتے ہیں آرام سے ذی روح سارے رات کو

دم ذرا بھی میں نہ تھا غیرت کے مارے رات کو — ہوتی تھی حیرت سے جو اوس کے اشارے رات کو
کب مری قسمت جو بیداری میں دیکھوں وہ پری — خواب میں البتہ کرتا ہوں نظارے رات کو
حسرتوں میں دم تو دیکھا جانان حال سا — ہوش جو باقی رہی تھی دم سہارے رات کو
کیا بیان کیجے جو بیکس ہمکناری تھا مجھے — گھڑی جو اوس سے دم جستن ای تاریکی رات کو
چاہیے ایسا کو جو دل میں کسی سبب مشتاق سا — کار ہا جاتی ہے بہت اپنی سنواری رات کو
ہجر میں اک ایک لمحہ گویا عمر نوح ہے — پھر بھلا کاٹے کوئی کیسے گذاری رات کو

اے فدا دن میں کہاں غمہائے دنیا سے نجات
بعد خفتن چین کچھ ملتا ہے ساری رات کو

۴۷۷

یہی ارمان ہے کہ پاس اپنے بٹھاؤں تجھکو — کھینچوں آغوش میں سینے سے لگاؤں تجھکو
جی میں آتا ہے کہ دیوانہ بناؤں تجھکو — اے پری حال جنون اپنا سناؤں تجھکو
تولا وہ مجھسے کہ حالت سے ترقی ٹوٹتا ہے لب — کس طرح بزم میں پھر اپنی بلاؤں تجھکو
جسم آتا ہی کہاں باہم ملنے سے بیان — جان کیطرح سے تن قالب میں چھپاؤں تجھکو
چونک تو اللہی مرے حال حزین کو تو بھی — سوزش ہجر مگر آگ لگاؤں تجھکو
گر لم العنت ہون کسی ورتے ہی ملین ہمی — جسقدر تو نے جلایا ہے جلاؤں تجھکو

یاد اوروں کی لگاؤں تجہی بہولوں کہاں تک — اپنا بہ یاد نکرنا تو کہلاؤں تجکو
تم تو واقف ہو مری جاں گلہ از دل کیا — اپنی اشعار اگر آپ سناؤں تجکو

لولاوہ شوخ کہ جب جانوں فدا تو نہ پیئے
جام می ہاتہ سے اپنے جو پلاؤں تجکو

[illegible]

جیسی اوس بت کا غم عشق لگا ہی مجکو — سب مین ہولا ہون فقط یاد خدا ہی مجکو
قتل کرتی ہی ترے ہاتہ کی مہندی کافر — جوہر تیغ گر رنگ حنا ہی مجکو
دشت وحشت میں اگر قافلہ ہی تشنہ لب — نالۂ جان حزین بانگ درا ہی مجکو
اسقدر آرزوے قتل مین تا ہوں اے ظالم — آب شمشیر اگر آب بقا ہی مجکو
تیغ نگاہی سے تب و روز عیاد آباعد — دل لگانے کا مزا خوب ملا ہی مجکو
سر ہے ہر وقت گریبان تفکر مین مرا — فائدہ فکر سخن سے یہ ملا ہی مجکو
ہون جو محتاج ترا اے شہ اقلیم غنا — حاصل اب مرتبہ شاہ و گدا ہی مجکو
محو آراستگی حسن ہی پردہ مین مدام — محو حسن اپنا جو کافر نے سنا ہی مجکو

سامنا ایسے ہے گو وہ خطرناک فدا
فضل یزدان سی مگر خوف جا ہی مجکو

[illegible]

کیا برا عشق کا آزار لگا ہے مجکو — کچہ موثر نہ دعا اور نہ دوا ہے مجکو
کام کچہ آب و خورش سی نہ رہا ہے مجکو — ناشتہ خون جگر کا جو سدا ہے مجکو
حق نی وہ نور بصارت کا دیا ہے مجکو — جلوۂ حسن بتاں نور خدا ہے مجکو
شعلہ ہجر مین جو آہ و بکا ہے مجکو — مونس جان حزین رنج و عنا ہے مجکو
کسی سی بوسہ لب شیرین کا ملا ہے مجکو — تہکانے مین جو شکر کا مزا ہے مجکو

آج حوصت بت دیدار ملا ہے مجکو
یاری کچه دردو تپ غم سی شفا ہے مجکو

فکر کچه پهر گرہ کو رہتے کیا ہے مجکو
ناخن فضل خدا عقدہ کشا ہے مجکو

جیوں فا دیکھ کر یہ پاس وفا ہے مجکو
اس ستمگر پر تراشک ہو نوازا ہے مجکو

نظر افضال خدا پر جو فدا ہے مجکو
ہر در مشکل دارین کهلا ہے مجکو

۴۷۰ ن

دایہ نے مہد میں کس ناز سی پالا مجکو
دیو فرقت نے مگر سنگ پہ مارا مجکو

نام لیتا ہی جو اوس شکر پہ تکی کوئی
تہا نشانہ ترا ہاتہوں سی کهیچا مجکو

ناشتہ کر گیا غم ہڈیاں و گوشت مرا
مطبخ عشق سے سمجہا تہا وہ تلیا مجکو

تلخکام اتنا ہوں اوس شیرین لب کے غم مین
زہر لگتا ہی بہت شہد سی میٹها مجکو

دل گرفتار ملا جان اسیر اندوہ
غم الفت سی لگا ہے یہ بکهیڑا مجکو

ہوں موا دیکهکی اوس بت کی طلائی رنگت
وین کفن بهی جو موئی پر تو سنہرا مجکو

دیکهکر روی عرقناک ہوا ہوں بسمل
آب خنجر ہی تیں قاتل کا پسینا مجکو

صدمہ پہونچا ہی مری جان پہ نگہہ کا اوسکی
سخت مشکل نظر آتا ہی جینا مجکو

کیا کیا بل رکہتا تہا مین غم و پیچ پر اپنے
کر دیا پیچ نی اوس زلف کی سیدها مجکو

درد دل کو ہی مری مٹنے سے جسکی آرام
ہی وہ بت گویا جگر گوشتہ سینا مجکو

جی اوٹها قبر میں آواز ترا سنکر
تیرا گانا ہوا اعجاز مسیحا مجکو

مرگیا ہوں غم زندان مین فدا بہر کفن
لادو اوس بت کی بزد گہر آتا مجکو

۴۷۱

غم اصنام نی دارین سی کہویا مجکو
فکر دنیا ہے نہ اندیشہ عقبی مجکو

غفلت اہل جہان پر ہی کیا کیا حسرت
دیکھکر مرقد اسکندر و دارا مجھکو

دہن گور کا لقمہ جو ہوا جسم نزار
مرض غم سے ہوا آج افاقا مجھکو

ذبح کرنیکی جو نیت ہی تو کیا تیغ سی کام
ہی کفایت تری ابرو کا اشارا مجھکو

ای پری صید کیا طائر جان کو سیرے
ہوگئی باز تری انگیا کی چڑیا مجھکو

کیون دل کو رہی دیو تپ غم کا آسیب
ہی کسی شوخ پری زاد سے لگا مجھکو

روز ہجران ہی یہ تاریک کہ مرغ خورشید
نظر آتا ہے صنم مرغ مسیحا مجھکو

خون دل کہاتا ہون فکر سخن شیرین میں
مفلسی میں کبھی ہوتا ہے جو فاقا مجھکو

اب ہی کیون نا وسی ہی ید بیضا حق نے
دل روشن دیا اور دیدہ بینا مجھکو

خر موسی کی صدا سنتا ہون قوس سی مین
آتش دیر ہوی جلوہ سینا مجھکو

موج ہی مار غم زلف مین ہنگام شعور
سانپ کا زہر ہوا ہی کف دریا مجھکو

گرد میں لپٹی گذر جاتی ہین تنہائی ہزار
ہجر مین چین کسی دم نہین آتا مجھکو

بہر تخلیق مضامین میں ہوا ہون پیدا
فکر اشعار کا بیجا نہین دعوا مجھکو

درد دل کی مین ترقی کا ہون خواہان ناصح
تجا احمق ہون جو ہو فکر دوا مجھکو

ہی نظر مین مری اک دانہ خردل دنیا
حق نے دی ہی وہ قدر ہمت والا مجھکو

[illegible]

تن پہ سر اپنا گرانبار ہوا ہے مجھکو
کیا اثر عشق کا آزار ہوا ہے مجھکو

کردیا ہے مجھے بیمار سے بدتر کافر
کیا غم نرگس بیمار ہوا ہے مجھکو

نکہت گیسوی محبوب جو لائی ہی نسیم
دشت غم وادی تاتار ہوا ہے مجھکو

دل نہین جان نہین صبر نہین ہوش نہین
جب سی پیدا غم دلدار ہوا ہے مجھکو

خس و خاشاک جو اوس کوچی کا ہی تاج فدا
تحت ہر سنگ دریا ہوا ہے مجکو

۴۷۳

جلوۂ بام یاد ہے مجکو — تسام ہی ماد ہے مجکو
عشق مین خیر مضرت دل و جان — جانیے کیا مفاد ہے مجکو
سولا ہجر بتان مین سب لیکن — یاد رب معاد ہے مجکو
ہی صدای انا الصنم لب پر — مت سی کیا اتحاد ہے مجکو

بسکہ محو معاش ہون مین فدا
کچہ نہ فکر معاد ہے مجکو

۴۷۴

نہ کسی سے وداد ہے ہمکو — نہ کسی سی عناد ہے ہمکو
دونو عالم ہین طاق نسیان مین — شوق رب العباد ہے ہمکو
وقت دیدار یار ورد زبان — آیہ ان یکاد ہے ہمکو
آپ سی ہی مغایرت حاصل — کس سی یہ اتحاد ہے ہمکو
آسرا تیرا دونو عالم مین — یار رؤف جواد ہے ہمکو
ہی جو حاصل حقیقت نم سے — غیر مستل جماد ہے ہمکو
اب ہی دارین سی دل افسردہ — فکر کسب رشاد ہے ہمکو
آج کل اپنا کنج تنہا ہی — محفل کیقباد ہے ہمکو

ہی فدا یہ جو خود فراموشی
ایسی اب کسکی یاد ہے ہمکو

۴۷۵

ای جنون ربط ہی بن سی مجکو — کام کیا سیر چمن سی مجکو

عیش و آرام کہان قسمت میں
کام ہے رنج و محن سے مجکو

پردۂ رحمت حق کافی ہے
کچھ غرض ہے نہ کفن سے مجکو

ہون میں از لف کی غم مین احباب
خاک لا وا مین ختن سے مجکو

یاد ہے اگرہ مین وہ یم حسن
رنج ہے سیر چمن سے مجکو

وحشت چشم بت کافر ہون
ربط گویا ہے ہرن سے مجکو

تو ہو رنج ہیت پیری مین سدا
یاد یاران کہن سے مجکو

غنچۂ گل کی طرح خون ہی دل
عشق ہے کسکی دہن سے مجکو

ای فدا اوادی غربت کی خوشش
کم نہین اہل وطن سے مجکو

ای پری حسن دل ار زود کہا دی مجکو
تو جو لیلی ہی تو مجنون بھی بنا دی مجکو

تاب دوری ہیں ابھلا مری لک یارب
آتش ہجر بتان کا شش جلا دی مجکو

چین پاؤن نہ کسیدم تری غم سی یارب
قلق و درد و الم رنج و عنا دی مجکو

آرزو ہی کہ زبان شکر عرفان ہون
لذت چاشنی ذوق چکھا دی مجکو

خوب سویا ہون جو آنی مین تو ای نوبت شب
خواب غفلت سی ذرا ابتو جگا دی مجکو

لایا ہون صحف مین تیری یہ غزل مین لکھکر
بوسہ لب کا شکر لب تو صلا دی مجکو

عمر کاٹی ہی تری رنج و محبت مین مدام
بیوفائی سی نہ ای شوخ دغا دی مجکو

سرخرو کر مجھے غیرون مین دم مرگ اگر
وقت رخصت تو بھلا پان کھلا دی مجکو

عزم بالجزم ہی اوس کوی بت بیدین کا
سفر حج کی ہین ای شیخ ارادی مجکو

رخ جو دیکھا ہی پھرا میری طرف سی اونکا
گالیان دیتی ہین اوس بت کی پیادی مجکو

سادہ رویوں کی یہ سادہ بھی کوئی نئی بات
سیکھا نخشی سی ہے وہ شوخ تو سادی مجکو

بوسہ زلف جو لیلیوں سے سیہ مستی میں
بت مے کش سے کبھی اک جام پلا دی مجکو

ایک مدت سی فدا ہوں ترا مشتاق کلام
غزلیں دو چار تو آج اپنی سنا دی مجکو

۴۷۷

تکلیف ایسی دی جو امام شہید کو
کچھ روز حشر کی سی خبر تھی یزید کو

صد آفرین خدا مری بخت سعید کو
آغوش کے ولی کر جو ملا یار عید کو

ای نامہ بر کہیں تری آپہونچی ہی اجل
اوس بت سی مانگتا ہی جو خط کی رسید کو

ہی نقد دل کہ بت تو سراجی بغل میں ہے
جاتا ہو کس تپاک سی مے کی خرید کو

رہتا ہی ہکنار جہاں اوس سی خوش اب میں
بہرہ ہی اوس پری سی قریب بعید کو

قاتل بوقت درس ہی یہ شوق قتل تھا
پڑھتا رہا کشید میں لفظ کشید کو

کیونکر نہو مری سخن تازہ کو رواج
دستور ہے لذیذ سمجھنا جدید کو

بیعت سی میری قیس خریں کہہ ہی انتحار
تھا فصل رد یہ پیر کو جو ہے مرید کو

عالم ہی مستفید تری فیض عام سی
شکوہ وہ نہیں قریب کا اسیا بعید کو

با وصف ایسی قرب کے کیوں لعبہ ہی تجھی
سمجھا ہی تو جو معنی حبل الورید کو

حاسد کو کیا ضرر ہی مری ذات سی سودا
سو واسطہ سب مجھے صدا دیت لبید کو

۴۷۸

موت بہتر ہی تہہ مین آرزوشیں ایوان مجکو
تیر قالین ہی کہ تیر نیستاں مجکو

جوشش گریہ سی یکسر میں ہی کشتی حیات
کر نہ گرداب سی ہے دیدہ گریاں مجکو

میں کیا دوں لب خال نحبش سے گلی ان سی کہ
کیا زہر مگر قطرہ حیواں مجکو

تنگنا وحشت سی نہین ہی یہ صحرا ای جنون
بیار سی کہینچی ہی آغوش بیابان مجکو

ضعف مین جو اس کہسار ہون اس ایسا
کوہ سی کم نہین ہی گوی گریبان مجکو

چشم بیمار بت رشک پری کا ہون مریض
آنکہین دکہلا نہ تو دیوی تب ہجران مجکو

ای فدا دیکہہ سکے میری یہ مضامین بلند
آفرین کرتا ہی اب ناظم شروان مجکو

۲۷۹

یان سنی دل سی دور کیا احتیاج کو
دہقان ہی مانگتی ہین سلاطین خراج کو

کہینچون جو تنگ بر مین بت بدمزاج کو
تب ہو افاقہ دل کی مری اختلاج کو

بیمار نرگس بت سیمین بدن ہین ہم
نسخہ ہو کیمیا کا ہماری علاج کو

کنگہی او لجہ گئی ہے جو گیسوی یار مین
دندان مارسیہ کیے دلا آج عاج کو

بہاری گا گانڈ حشر کی دن او حرام خوار
دنیا مین پیٹ بہر کے تو کہالی بیاج کو

آج اونکو آسمان نی دیا چتر زرنگار
جو سایہ کس سمجہتی تہی دنیا مین چہاج کو

سمجہی کہ ہمکو تخت سلیمان ہوا نصیب
پوچہا جو اوس پری نی ہماری مزاج کو

ارباب جاہ کو نہین ہمت کا کچہ خیال
تب روستا سی مانگتی ہین شاہ باج کو

روشندلونکو رشتۂ الفت بہی چاہئی
درکار ہے ضرور فتیلہ سراج کو

سارا جہان غم ترا کہاتا ہے ای صنم
ارزان کیا ہی عشق نی تیری اناج کو

کافی ہے مجکو کوچۂ جانان کا خار و خس
مین لیکے کیا کرون گا فدا تخت و تاج کو

۲۸۰

قاتل اگر افاقہ ہے درد شدید کو
کیون کرب ہی مزار مین تیری شہید کو

طاہر فدا اگر اپنی تو نفس پلید کو
ناپاک پہونچی مرتبہ بایزید کو

مشہور گو کہ تو ہی محب حسین پاک
ہی شرم تیری جور سے کاویزید کو

ہیں بسکہ صم و بکم زمی جمس میں ہم
گم تسان حسن نی کیا گست رشید کو

وہ نعل وصل کا زر و بستہ ہی مرا
حداو نے بنایا نہ جسکی کلید کو

سونیا ہی متصل قیس مجھی بھی جنوں کا کام
دیکھا نہ آسمان نی قایم وحید کو

خرق جنوں قیس ہوا سب مجھے آشکار
ترجیح شیخ پر ہو کیونکر مرید کو

پامال تجکو ایس بت مغرور نے کیا
ای آفرین دلا تری بخت سعید کو

کر پاک اپنی جامہ ناپاک کو فدا
بہتر ہی یا نفس خبیث پلید کو

ردیف یاء ہوز

تاج سر فردوس ہیں کلہای مدینہ
ای گلشن فردوس تہ پای مدینہ

محبوب خدا ہی جو سرا پای مدینہ
ایں غیرت صد طور ہی جلوای مدینہ

وہ جای مقدس ہی کہ عرش معلی
ہی نور خدا انجمن آرای مدینہ

شاہستہ امین کا ہی تو وطن پاک
زیبا ہی جو ہی فخر زمیں و ہوای مدینہ

خادم ہوں میں اسکا جو ہی مخدوم دو عالم
مولا ہے مرا وہ جو ہی مولای مدینہ

مسجود ملایک ہے در فیض تمہارا
فخر گل آدم ہے تجھا لای مدینہ

ہر خار بیابان مرہ حور جنان ہی
ای خسار برین تجکو جو صحرای مدینہ

ہی شوق ملان حرم پاک نہ آتب
لب پر ہی صدا میری سدا ہای مدینہ

ہاں چرخ چہارم ہو مدینہ کی زمین دا
آقا ہی مسیحا ہی مسیحای مدینہ

جنت بہی تامل ہے گر رہی نہ تزئین پر
تربت کو اگر میری ملے جای مدینہ

سرتاج ملائک ہی یہان کی خس و خاشاک
کیونکر مین کہون عرش کو ہمتای مدینہ

پیدا کیا ہے روز ازل لوح و قلم کو
حق نی پئے تحریر ثنا ہای مدینہ

کیا شوق زیارت مین تڑپتا ہون بے روز
خالق مرا مجکو کہین پہونچای مدینہ

خود خالق کونین جو مشتاق نبی ہی
مخلوق خدا کیون نہو شیدای مدینہ

پہونچادی خدا جلد کہین بہر پیمبر
ازبسکہ فدا کو ہے تمنای مدینہ

کیا گلشن انوار ہے گلزار مدینہ
رشک گل خورشید ہی ہر خار مدینہ

یعقوب ہین گر طالب دیدار مدینہ
یوسف ہی ہے سودائی بازار مدینہ

ہی محض نہ آقای سلیمان و سکندر
شاہنشہ کونین ہی سردار مدینہ

ہر برگ سی پیدا ہی یہان نور تجلی
رشک شجر طور ہین اشجار مدینہ

دربار مین تیری یہی اک عرض ہی میرے
دکہلا دے خدایا مجہے دربار مدینہ

فوج غم دارین تراخون مین کرونگا
کرتا ہے مدد اپنے جو سالار مدینہ

ہی شیفتہ روضہ انور دل روشن
آنکہین ہین مری طالب انوار مدینہ

ہر ہر شجر و سنگ ہی اک برق تجلی
گویا جبل طور ہین کہسار مدینہ

سودا ہی مدینہ ہی فدا مایۂ عرفان
کیونکر کہ خدا خود ہی خریدار مدینہ

شاہنشہ کونین سے ہے سلطان مدینہ
ہم شان سلیمان ہین گدایان مدینہ

ہین مثل اگر خار بیابان مدینہ
سرمہ ہی مجہے ریگ بیابان مدینہ

ہوگا مرا سرسبز یہ تب باغ تمنا
جبدن نظر آئینگے درختان مدینہ

ہی جیسی کہ پہونچون تدم چشم سی چلکر
شرمندہ ہی اشجار مدینہ سی جو طوبی
سہر پہونچ گریبان کی مین کہلاؤن گا یزدی
سہر دار مدینہ کہ خدا خود ہے ثنا خوان
پہونچون گا مین جس روز در پاک نبی پر
کیا قصر معلی کی بیان کیجے رفعت
ہی ذات پیمبر سی جو کعبہ کی بزرگی
رضوان کو تمنا ہی تبدل ہی بصد جان
بازار مدینہ ہے گر مصر کا بازار

سطے مردم دیدہ سی ہو میدان مدینہ
ہی غیرت فردوس گلستان مدینہ
ناتہ آیا کبہی میری جو دامان مدینہ
جبریل بیان کرتی ہیں کیا شان مدینہ
کر دون گا دل و جاں کو قربان مدینہ
ہی غیرت افلاک بر ایوان مدینہ
اللہ کی گہر پر ہی بے احسان مدینہ
منظور ہر یک کب کرتا ہے دربان مدینہ
ہمسایہ یوسف ہین غلامان مدینہ

کیا خوب لقب پایا ہی قسمت سی فدائی
قدسی اوسی کہتے ہیں ثنا خوان مدینہ

لشکر ظلم و ستم ہی بت قاتل کی ساتہ
نجد میں لیلی سراسیمہ ہی شل گرد باد
دشت وحشت کو ہی ہر کی سی یہ ارتباط
رہ گیران فنا کو یقین ہوگا بعد مرگ
جو ملا تسی ملایا اوسکو تن خاک مین
ناقصون کی ہمنشینی باعث نقصان ہے
شمع کا پروانہ کا جلنا پایا اسی بری
آدمی با آتش کہ جسم ہی ذات مین

ہی ہجوم بیکسی مجہ بیدل بسمل کی ساتہ
قیس وارفتہ نہین ہی آج محمل کی ساتہ
جسطرح رہتا ہی دریا ساحل کی ساتہ
یعنی ہی سایش اہل سفر منزل کی ساتہ
کب کسی نے فیض کچہ پایا تمہاری دل کی ساتہ
چاہیی انسان کو صحبت مرد کامل کی ساتہ
پہ کہ میرا ہی سفر رب ہی محفل کی ساتہ
رنج و غم درد و الم مین ہیر کی سب محمل کی ساتہ

بعد مردن شاید اسکا ذری پہچانا کہ چھٹی
ای فدا عشق تباں ہی میرے تئیں ان ال کی ساتھ

۴۵۶

مونس ہی مرا درد جو ہمدم سی زیادہ
دل سوز ہی دنیا مین نہیں غم سی زیادہ

ہی بزم طرب ہجر میں ایک محفل ماتم
نوروز ہی وہ روز محرم سی زیادہ

ہی حسن خداداد کو تیری جو ترستے
یان غم ہی مرا ہو ذرا لگا لم سی زیادہ

بوسہ جو دیا تمنی صنم مجھے گدا کو
آہستہ ہی تری فی ابتہ [illegible]

کہدو مری آنکھون کی مقابل نہو دریا
سیل اوسمیں ہی جو آب [illegible]

کیا فیض قناعت ہی غنا مجکو جو حاصل
ہی فقر مجھی سلطنت جم سی زیادہ

زاہد ہی مرا عشق تری حسن سی کافر
اشمہ زان پن گیسوی پر خم سی زیادہ

افسردہ مری بعد ہی اغ غم اہست
رونق تری محبت کو مری رم سی زیادہ

کیا لکھی فدا ہی تری ہر آن نرالی
عالم ہی تری حسن کا عالم سی زیادہ

۴۵۷

ہی ربط جو مجکو تری کاکل سی زیادہ
کیونکر نہ پریشان ہون سنبل سی زیادہ

کیا حسن پرستی مجھی بخشی ہی خدا نی
ہی گل کی محبت مجھی بلبل سی زیادہ

میت کو مری غسل مئی ناب سی دینا
پانی کو فضیلت نہین کچھ مل سی زیادہ

ای شیشہ مئی بہر خدا خالی نہو جب
ہی مجکو سرور اس تہ ہی قلقل سی زیادہ

غافل ہی خبر تیری تغافل سی کا اور
آگاہ ہی اللہ تغافل سی زیادہ

کیا ہو وہ بیان جسکی نہو حد و نہایت
ہی دل کو مری رنج جزو کل سی زیادہ

خوش کر کی ہی مجکو فدا باغ جہان میں
ہی نغمہ سرائی تری بلبل سی زیادہ

مرکز آفات ہی گویا ستمگر باغچہ
ہی تری تم مین گر میدان محشر باغچہ

کیا مین جی بہلاؤں اپنا جبر مین گلگشت سے
داغ دل دیگا مجھی ظالم مقرر باغچہ

سیر مین وہ غیرت گل جب نہ اپنی ساتہہ ہو
کیون نظر آئی نہ ویرانہ ہی. تر باغچہ

ہی شکایت سینہ پر داغ کی مجکو
صحن خانہ میں لگالیتی ہین اکثر باغچہ

غیر کی استان سر کی رو کرتا ہی وہ سیر
کیون نہ داغون کا لگی یان دل کی اندر باغچہ

بس گیا ہی دل مین اپنی کس گل خندان کی یاد
گریہ آتا ہی جو مجکو دیکھکر ہر باغچہ

لطف کیا رکھتی نہین ہی گریہ و داغ دل
رکھتی ہین سرسبز اپنا دیدۂ تر باغچہ

کیا غم حسرت سی ترچھی گیا ہی داغ داغ
دیکھہ چلکر اوسکی تربت تک صنوبر باغچہ

بلبل شیدا جو تھا مین گلشن آفاق مین
قبر سی میری ہوا پیدا موی پر باغچہ

ای فدا ہر مصرعہ برجستہ ہی سرو سہی
ہی مقرر یہ مری دیوان کا دفتر باغچہ

کہان نصیب ہی جو عذار کا بوسہ
لگانہ ہاتہ کبھی پای یار کا بوسہ

مذاق مجھی لعل عذار کا بوسہ
میں جا کی لونگا گل و لالہ زار کا بوسہ

نہ لون کبھی مین گل پر بہار کا بوسہ
لے اگر گل کف نگار کا بوسہ

عجیب طاری ہی کیفیت مستی
لیا ہے مینے جو اوس میگسار کا بوسہ

لبون سی اپنی لون تسخیر آفتاب کا کام
جو دی سب مجھے وہ رخ نوریار کا بوسہ

بحال قیس تھی یہ ساربان کی بیرحمے
دیا نہ بن مین شتر کی مہار کا بوسہ

حو کی تھی مجھے دم رسیت شوق تیاب
نسیم لیتے ہے سیر ی غبار کا بوسہ

دہان وا نہین بیہودہ غنچہاے چمن
کہ لیتی ہین کف پای ہزار کا بوسہ

جو پہونچا میں بسر خاک پاک خوطی ہند
فدا لیا تھا لپٹ کر مزار کا بوسہ

ق ۷۸۹

خدا دکھلا دی مجکو ابروی خمدار کا سایہ
کہ ہی ظل ہما قاتل تری تلوار کا سایہ

بنا دیتا ہی مجنوں وس پری رخسار کا سایہ
مگر ہی حسن لیلی طرۂ دلدار کا سایہ

وجود پاک واطہر سر بسر نور مجسم تھا
نہ پڑتا تھا زمیں پر احمد مختار کا سایہ

گدائی تیری کوچی کی ہی شاہی ای شہ خوباں
ہما کا سایہ ہی مجکو تری دیوار کا سایہ

شگفتہ شکل گل سب بلبلیں ہو جائیں اپنی ملک
پڑی دریا میں گر اوس غیرت گلزار کا سایہ

لگا تو قیس پر جادو جو بنگیا مجنوں
ہوئی لیلی جمیلہ پڑ گیا جو یار کا سایہ

نہ کیوں اسلام اپنا کفر ہو جائی بت کافر
پڑا تسبیح پر میری تری زنار کا سایہ

رہا ہوں عمر بھر گوشہ نشیں کی ہوس میں باز
خوش آئی مجکو کیونکر خانۂ اشجار کا سایہ

میں ہوں دو سایۂ طوبی کی کیوں پلاں سبز
مجھے کافی ہی ذیل سید ابرار کا سایہ

مقابل آئی جو میری دشمن ہو کی لیا رہ ہر
کہ ہی مجہ ناتواں پر حیدر کرار کا سایہ

مرا ہر داغ دل کم شکل نہ سی نہیں کافر
پڑا ہی جیسے تیری لف عنبر بار کا سایہ

رہیں کیونکر نہ پامال بلا یوسف سی بیمار
کہ ہی اہل میں چرخ کج رفتار کا سایہ

ازل سی پرورش ہی کس کا بد بختی ہی معین
تھا طفلی میں سر پر دایۂ غمخوار کا سایہ

جفا کاری سے اسکا فر کی جو نیت نہیں پھرے
فلک پر پڑ گیا ہی کس بت خونخوار کا سایہ

میں ہوں وہ زار باوصف تلاش اہل بینائی
نہیں ملتا زمیں پر میری جسم زار کا سایہ

تری کوچی میں ہیں محفوظ آفات و ملک
نہیں ہی اس زمیں پر چرخ ناہنجار کا سایہ

خردمندوں نی جسکا ابر نیساں نام رکھا ہی
مقرر ہی وہ میری چشم گوہر بار کا سایہ

بلا سے بابِ اکرم جو نہ شفقت سی کی نظر — سپاہ پر ہی ہے یہ طرز دوستی کا یہ

خدا کیا مدد جو [illegible] اوس کا

مری سپہر بنا فضل اور داد [illegible]

گیسوں خون بیابان مجکو برائی کا — باد [illegible] ف یا نگرانی ہے

ای [illegible] نشان [illegible] آ کرے — کو جنت [illegible] مشامی دلکشائی کرے

[illegible] — [illegible] کو جب الٰہی کرے

اک [illegible] کو سا [illegible] تاج [illegible] — [illegible] عشق [illegible] برائی کرے

ساکنان کرہ [illegible] — ای [illegible] بہائی کرے

[illegible] بستی [illegible] — رخسار [illegible] سائی کرے

اطلس [illegible] ان کی [illegible] — چادر مہتاب [illegible] کرے

[illegible] املاک [illegible] — ای [illegible] مائی کرے

[illegible] احکام و الاسرار [illegible] خدا

[illegible] آ کرے

ردیف یاے تحتانی

[illegible] — دیدہ [illegible] آ جائے

فاک تو و دنیا کی سیر [illegible] آ جائے — تیر مژگان کی [illegible] آ جائے

سیر [illegible] بلبل [illegible] — نشتر سینہ [illegible] آ جائے

اور [illegible] کرتی — آب شور اشک میں [illegible] آ جائے

[illegible] چمن [illegible] موسم خزان — دامن جیب و گریبان [illegible] آ جائے

عشق میں تیری جبیں ہر ہر کی ہم او سنگ دل
نام ہمکو سنگ مرمر پر کہدوانا چاہیے

بنیگے جوگی بت کافر کا قشقہ دیکھکر
صندلیں کپڑی اب اپنی رنگانا چاہیے

مر گیا ہوں دیکھکر اوس بت کی میں بے صیاد
سنگ مرمر ہی قبر میں میری لگانا چاہیے

بس ہی زلف مسلسل دام ہی روانہ خیال
بلبلان عشق کو کیا دام و دانا چاہیے

بسکہ ہوں وحشت زدہ یکجانہ پاتی نا قرار
نعش میری بھی بیابان میں بہانا چاہیے

یارب اس گنج سخن سی کچھ نکلتا ہی نہ کام
ہی قدر افلس اوسی زر کا خزانا چاہیے

۲۹۲

امتحان کا وقت ہی نور آزمانا چاہیے
نفس سرکش کو جوانی میں گرانا چاہیے

آگ غیرت خود پرستی میں لگانا چاہیے
پاک اسباب زمانہ جلانا چاہیے

محتسب کو علم شان ہی دکہانا چاہیے
پا برہنہ جانب میخانہ جانا چاہیے

پہر ہوا جوش جنون صحرا کو جانا چاہیے
گرد باد دشت کی مانند لگانا چاہیے

کچھ مرا افسانہ وحشت سنانا چاہیے
گر سنے وہ لیلی گر مجنون بنانا چاہیے

از پی کشتن وہان کو بھی بہانا چاہیے
تنگ ہونے کی لیے آنسو بہانا چاہیے

زعم اس طول شب غم کا گھٹانا چاہیے
طرۂ شب رنگ سے تمکو بڑھانا چاہیے

ربط اصنام پری وشوں سے ہی خدر
دل کو آسیب جدائی سی ڈرانا چاہیے

ہوں قفس بے سرگ دوری سی خد کیوں ہوا
اتنا اوس بت کو مری نزدیک لانا چاہیے

گرد باد دشت مجھ وحشت نے دکہا ہی تبا
گہر ہوں آوارہ مگر کچھ بھی ٹھکانا چاہیے

ہی بیابان میرا اپنی زمین نشین گو ذکر خیر
بعد مرگ انسان کو کچھ تو فسانا چاہیے

تم یہ مرنا میری تڑپنے کا بہانہ ہو گیا
سچ ہی کا مرنی کی سینے کو بہانا چاہیے

آمد پیری ہوئی ناگہ کہ کس نہی پیغمبر ور
ہی سفر درپیش گھر کو چھوڑ کر سلانا چاہیے

بعد مرگ اپنا سو برباد ہی دشت غبار
کس بار اور زمین مجھکو دبانا چاہیے

چھٹ گیا [illegible] پر سی جو سر گیا
جیتی جی کیوا اسکن سب کا زمانہ چاہیے

نمکت قیس ہر کب نشین بنجای کا
بہ مرادیران نزل کران کرنا چاہیے

فصل گل کی نی غبار ہت سو لتی ہیت
چاک جامہ کی برنگ گل اوڑانا چاہیے

وقت پوشاک ہی شامیانی او گمیدان
عید کر کپڑی تکلف سے بنانا چاہیے

معتمد قدرت میں ہوں کب استوار الآن
آشنا اس وقت میں کوئی بنانا چاہیے

ای قدیا کا بہ دولت میں تیری دانون کا م
مرد اس بیت کو دیرنہ رودانا چاہیے

بو ای کہ نہیں مجکو نہ غریب دل بیانت
بہ روئی زمین [illegible] بیابانی بیابانت

بیابانیت کہ وحشی ہو اسیری سایہ کی
کر زاران ہی گریزان ہی گر [illegible]

غم زلف پریشان تیری ہو بیدل مدت
پریشان ہو پریشان ہی پریشان [illegible]

مر گئی [illegible] چشم تری داری حشت
[illegible]

خزی کی زمی ہی باغات پہ سیر [illegible]
[illegible]

مین تجکا ہر نغمہ بلبل ہمیشہ سیر [illegible]
[illegible]

ہر ایک نصیحت کو سی ایک احمد مرسل
سلطان سب ہی ہات ہی سلیمان [illegible]

تحسین ملفل بعد زوال [illegible]
[illegible]

کسی [illegible] کو ہر [illegible]
گریبان [illegible]

[illegible] ووزل [illegible] الخیر
[illegible] پشیمان [illegible]

شب تار جدا ای دیکھکر میرا دل عمگیں
ہراسان ہی ہراسان ہی ہراسان ہراسان ہے

نہین ہیہ جو نرگس چشم وا ہی عصمت گل کے
نگہبان ہی نگہبان نگہبان ہی نگہبان ہے

پی خونریزی مردم وہ شوخ جیار سبالہ
نریمان ہی نریمان ہی نریمان ہی نریمان ہے

رخ انور ترا ای جان مثال نیر اعظم
درخشان ہی درخشان ہی درخشان درخشان ہے

تیکہ جس نے رانزون ہی وہ ترسا بچہ گویا
جہانبان ہے جہانبان ہے جہانبان جہانبان ہے

فدا باقی رہا ہم سی جو افسانہ وہ دنیا مین
یہ دیوان ہی یہ دیوان ہے یہ دیوان یہ دیوان ہے

۴۹

روز جاتا ہے وہ شیر شوم سے کے
کیا بری دن آئے مجہ مظلوم کے

میری جا دل مین بسی من اوسکی بغیر
ہین چمن مین آشیانی بوم کے

کرتے ہیں وصف کمر کچہ راز ہم
کہولتے ہین عالم معدوم کے

کی ہی پیدا کیا لب عیسی نی بات
آستانے کو تمہاری چوم کے

بارور کب ہون نہال آرزو
کسنے پہل کہائی ہیں نخل بوم کے

ساتہ ہون شہنائی و چنگ و رباب
ہون علم لاشہ کو میری دہوم کے

یادگار رہے بقائے دہر کو
نخل ہین تربت کو موزون بوم کے

رقص اگر دیکہا ترا ای رشک ماہ
چرخ سے زہرہ اگریگا گہوم کے

ہوگی بیخود کہا کی غش کرتا ہون مین
چلتا ہی مستانہ جب وہ جہوم کے

عقد پروین کو فلک پر دیکہکر
یاد کی آئے مجکو جہوم کے

رشک کی جا ہی فدا اوس بت کی روز
جہوم کے لیتے ہین بوسی جہوم کے

۲۱۵

ہون کیون نہ تیری چاہنی والی نئی نئی — انداز تو جو روز نکالے نئے نئے

کلگ و جیغہ بالس خضاب و زر بڑا — جاری ہین چشم سی مری نالی نئے نئے

باقی ہنوز ہی دل خون گشتہ کا اثر — اوگتی ہین خاک سی مری لالی نئے نئے

بگڑی گی دشمنون سی مری ایکدن ضرور — ای یار تو یہ دوست سالی نئے نئے

ربط کسی کو اوس سی کیون چہوڑ دین رقیب — ہتیار وہ جو روز سنبھالی نئے نئے

تصویر ہے یار کی دیکہی جو دل مین آج — ای در تو بہی نقش جمالی نئے نئے

کمبخت دل نی ہمکو لگایا ہی تیری ہاتہ — غصے تو اپنی یار جتالی نئے نئے

چرخ کہن ہی کیا ستم تازہ ہا بیای — ہوتی ہین اوسکی چاہنی والی نئے نئے

دیرینہ ہم ہین تیری ہوا خواہ ای جنون — صحرا و دشت ہمکو دکہالی نئے نئے

جس روح کو ہو گلشن ایجاد کی ہوس — دنیا مین گی داغ وہ کہالی نئے نئے

درد و غم فراق و محن ہای بیکسی — کیا یار مجہ پہ چرخ نی ڈالی نئے نئے

موقع ہی مست رہنی کا بزم جہان مین — شیشی نئی نئی ہین پیالی نئے نئے

وان فلک سی مجکو ملا ہی زمین پر — لقمی نئی نئی ہین نوالی نئے نئے

تخریب دل کو حسرتونی ہر داغ کہنہ سے — نوجین نئی نئی ہین سالی نئے نئے

ہر ثبوت داغ درون ہمکو پیش یار — حجت نئی نئی ہین خیالی نئے نئے

لیکن منحصر نہین ہی سیاہ و سفید پر — ای روزگار رنگ دکہالی نئے نئے

کافی ہے مجکو اپنی گلیم کہن فدا
مین لیکی کیا کرونگا دوشالی نئے نئے

۲۱۶

خوب گذری ہے عمر بہر میری — فضل یزدان پہ ہے نظر میری

نکلی حسرت کہ ہجر خوبان مین — سب جوانی گئی گذر میری

نوجوانی مین پیر فانی ہوچکا — بار غم سے ہی خم کمر میری

غم دوری سی ہون قریب مرگ — جلد لی ای ستمگر خبر میری

لکہہ گیا ہی جواب نامہ بہی — لے خبر جلد نامہ بر میری

حضرت نوح بہی ہوئی قت مند — کوئی طوفان ہی چشم تر میری

شغل کسب معاش مین ہیہات — عمر ناحق ہوئی بسر میری

شام کی ہیر نہ پوچہہ کیفیت — شام غم گویا ہی سحر میری

کم نہین لو سی دشت وحشت مین
ای فدا آہ شعلہ ور میری

۲۹۶

ہر ہر قدم یہ نزہت باغ نعیم ہے — کس کا محل سرا ہی یہ کس کی حریم ہے

تب ہای غم سی گو کہ یہ بندہ سقیم ہے — کچہہ غم نہین کہ شافی مطلق حکیم ہے

کیا جان زار پر نہ عذاب الیم ہے — سوز غم تبان ہی کہ نار جحیم ہے

فرہاد نی پہاڑ سے ٹکری آور ادمی — مردون کو کار سہل ہم عظیم ہے

ای عقل کل ہی سو با ادب مرزدن یہان — یہ خوابگاہ پاک رسول کریم ہے

ایک قیس ل کہ وہ تہا سو وہ سہلے چل بسا — دشت جنون مین کون من اب مقیم ہے

خالی فلک نہ دون سی تا ہی کوئی نہ دور — مین ہون اگر جدید تو مجنون قدیم ہے

کیونکر جی عطر ناک نہ باغ جہانیان — کس زلف مشکبو سی جہان پر شمیم ہے

فکر رسا سی موسی طور سخن ہون مین — گویا مرا کلام کلام کلیم ہے

سینہ ہی ریش ریش جگر پاش پاش ہے — صدمی سی سنگ غم کی اگر دل دو نیم ہے

گو ای فدا ہین حد سی زیادہ میری گناہ
کیا غم کہ رب پاک غفور الرحیم ہے

ہمسایہ کون جو تمایل مقیم ہے
وحشت کدہ ہی میرا جو باغ نعیم ہے

واعظ ہی عشق پاک بھی کیا ہی تمکو علم
آگاہ میری حال سی رب العلیم ہے

یہ داغ دل مین مرا جو رشک بدخشان ہی
یہ سوز تپش جگر نہین سوز جحیم ہے

میر حراب مین ہی مرا کون ہم نفس
ہی درد اگر رفیق تو حسرت ندیم ہے

تشبیہ گل سی کیا بت رنگین لباس کو
نادان بیان تجاوز شان کلیم ہے

یا کاں دہر ناصب فرسا ہین رات دن
کوچہ ہی تیرا یا کہ حرم کی حریم ہے

ق

رحم اے ستم شعار کہ یہ ناتوان ترا
بیکس ہی بینوا ہی غریب اور یتیم ہے

امداد کی فقر اس کا کیون رہی نہ فدا
تو کوہ طور فکر رسا کا کلیم ہے

ہاتف سی یہ ندا کہ ترا حاسد بمحن
مردود ہی شقی ہی لعین ہی لئیم ہے

دیگر

گھر میری آغاز ہی وحشت مقیم ہی
کیا آج کل عنایت رب کریم ہی

فکر سخن کی ساتھ مین کیوں وقت میوہ جات
بسکہ غم جہان سی مرا دل دو نیم ہی

جیتی ہی جبین جبیر جنان سی ہوں بعد مرگ
کس زلف کی دماغ مین میری شمیم ہی

نمعانہ مین جو غزلت اقامت ہی آج کل
یہ سجدہ و رندی کہ فلاطون حکیم ہی

زمزم سی کم نہیں مری مشروب آبدار
قبلہ ہی فکر کعبہ طبیعت حطیم ہی

سنت وہ راہ ہی کہ چلی جاؤ بخطر
سیدھی ہی سوی جنان یہ جو مستقیم ہی

آموزگار جل ال حسد جانک سب مرا
شاگرد اضطراب کی میری قسیم ہی

حکم قضا نہین جو حصول مرام ہو — کچھ تجکو ہی مخاطرہ کچھ مجکو بیم ہے

لاما وہ جو ہی شیر کا اور کوہکن کو دکھ — اہل ہمم کو سہل مہم عظیم ہے

جاروب کش ہین پنجۂ مژگان سی جبرئیل — وہ رتبۂ حریم رسول کریم ہے

قابل فدا کو ہم نہ سمجھتے تھے اسقدر
پایا کلام سے کہ نہایت فہیم ہے

ے

شمع سوزان باعث آبادی کاشانہ ہی — داغ جس دل مین نہین وہ خانہ ویرانہ ہی

دیدن چشم سیہ پیمودن پیمانہ ہی — یاد گلگون کا ساغر نرگس مستانہ ہی

قیدی میعاد مین سب قیدیان زندگی — جسکو تم کہتی ہو دنیا گویا زندان خانہ ہی

جیتی جی کی آشنا دنیا مین ہین سب آشنا — جو یگانہ آج ہی اپنا وہ کل بیگانہ ہی

بخت بد نی کر دیا ہی مجکو ایسا مضمحل — نوجوانی مین جو اپنا شیوۂ پیرانہ ہی

پیر ہو بس پائی ہی غم کھا کھا کی ملک عشق مین — جس مین کی ہم مین نایاب آب و دانہ ہی

دیکھی لیلی نہ آفت آج آئیگی نہ کیا — محو آرایش سراپا کل سمی و جانانہ ہی

ای پیم خوبی دہان تنگ ہی تیرا صدف — جو در دندان ہی گویا گوہر یکدانہ ہی

بل بی تاثیر محبت یا تو وہ تھی سرکشی — یا مری پنجہ کا اب زلف دوتا مین شانہ ہی

پردہ اونکا گویا مجکو پردۂ فانوس ہی — وہ پری تمثیل شمع اور ہی ناتوان پروانہ ہی

محفل ہی ہجر مین گویا سرائی سوگ ہے — ہر صراحی میری جان کو سنگ ماتم خانہ ہی

ریخ نہین انکی لبی آمین تعزیرات ہند — ورنہ خونریزی مین ہر قاتل یہان افسانہ ہی

زمرۂ اہل سخن مین مستہر فرزانہ ہے
ورنہ دیکھا ہی فدا کو تم نی اک دیوانہ ہی

باری نہال کاہش جان کا ثمر ملی
سیب ذقن کا یار کے بوسہ اگر ملی

حسرت نے گرد لطف ملاقات کر دیا
کیا خاک پھر ملے جو وہ دشمن کی گھر ملی

دم میں ہو دور جسم سے ضعف مہ صیام
دن عید کی جو یار بغل کھول کر ملی

اس دور میں مٹی ہی سالت کی رسم و راہ
جھک کر کروں سلام جو پیغامبر ملی

پوچھی جو ساقبت تو لگا کہنے نامہ بر
کچھ زندگی کی بن تھی جو ہم آ کر ملی

بھیجا تھا مجکو اچھی جگہ بولا نامہ بر
کوچی میں جسکی سیکڑون انبار سر ملی

منظور ہی مجھی دل گم گشتہ کی تلاش
خورشید و ماہ سا جو کوئی ہمسفر ملی

موج صبا میں کوچۂ جانان کو اڑ چلے
گویا کہ لاغری سے ہمین بال و پر ملی

بارش نہ ابر مردہ سی ممکن ہی دوستو
کیا فایدہ بخیل کی صحبت اگر ملی

سرگرم جستجو سوی دیر و حرم ہو نہیں
اب دیکھیے کہ جلوۂ جانان کدھر ملی

دربان خلد سی ہوں مرحبی اچھا تشیان
مدفن کو میری جو در خیر البشر ملی

اس عمر رفتہ کا میں لگاؤں اگر سراغ
ملک عدم کا قافلہ مجکو اگر ملی

سیکھوں میں اوس سے طرز سخن جنید ہی کمیتر
صحبت نصیب خوش سی فدا کی اگر ملی

کیا منہ مرا جو اوسکی دہان سی ہی ہاں ملے
ہونٹوں سی ہونٹ اور زبان سی زبان ملے

یاران رفتہ کا مری شاید نشان ملے
ملک عدم کا مجکو اگر کاروان ملے

مرتا ہوں ہجر میں جو ملو تم تو جان ملے
کوچہ ملی تمہارا تو گویا جہان ملے

سب جسم غم میں گل گیا ہی اے ہما تجھے
شاید پس از تلاش کوئی استخوان ملے

مرتا ہوں بسکہ شوق شہادت میں یاستان
عیسی ملیں جو قاتل نامہربان ملے

دشت جنون نہ کوچہ ہی لی ونکا نہ رہگذر — ہم خاک مین ملی ہین پھر یارب کہان ملے
گو جسم زار مین وہ بہت جستجو کری — لیکن نہ مرگ کو مری کا ہیدہ جان ملے
سوز جنون نی مجکو سراپا جلا دیا — کیونکر کوئی ہما کو مری استخوان ملے
آخر ہوئی ہی عمر مری خانقاہ مین — ایسی کہان نصیب جو کوئی بتان ملے
حسرت نکالون دل حرمان پرست کی — پیری مین بھی اگر وہ بت نوجوان ملے

وہ بت مجھی ملی تو خدا سی ملون فدا
کعبہ ملے اگر مجھے کوئی بتان ملے

گداز رشک سی دشمن کا ہو جگر پانی — بلائی وہ بت نی کش مجھی اگر پانی
بیان تری لب جان بخش کا کیا سنی — ہوا ہی شرم سی کیون چشمۂ خضر پانی
یہ زار زار مین رویا ہون ہجر مین تیری — روان ہی شہر مین ہر سمت دربدر پانی
وہ سیر گر کی مین رویا ہون ہجر جانان مین — کہ ہو گیا ہی مری گھر مین تا کمر پانی
مین ایسی وادی وحشت کا آبلہ پا ہون — کہ جس مقام پہ ہو زہرۂ بشر پانی
بجھائی آتش سوز درون کی انگارے — موئی پہ چھیر کا جو اوسنی مزار پہ پانی

نہان ہی وہ دل آشفتہ مین لی فدا آتش
کہ جسکی سوز سی کرتا ہے الحذر پانی

دیکھا ہون لی فدا جسکو وہ ہی رنجور ہے — کون اس وحشت سرائی دہر مین مسرور ہے
کر دیا حیران بخت بد نی ایسا مضمحل — اب نہین پروا مجھی گو وہ پری رو حور ہے
خضر سی شب ہائی فرقت مین مجھی دن کم نہین — گویا مجکو ظلمت حیوان سحر کا نور ہے
فاتحہ کو آگیا ہی کون میری خاک پر — کسکی جلوہ سی مزار اب رشک کوہ طور ہے

نامہ بر گر پوچھی وہ تجھکو تو کہدینا یہی
زار ہی بیمار ہی بیتاب ہی رنجور ہے

لطف حق سی ہی توقع ہی انکی کچہ آسرا
منزل مقصود میری گو نہایت دور ہے

باعث افشای راز درد دل ہی ای فدا
مشتہر کرنا مجھے دیوان کا کب مسطور ہے

٥٠٥

کب تم سوی اغیار نظارا نہیں کرتے
چشمک مین کرتی کہ اشارا نہین کرتے

ہر چند کہ ڈوبی ہوئی ہین بحر بلا میں
پر اوس بہم خوبی سی کنارا نہین کرتے

گر باتیں سکے جاتے تو شکوہ ہمکو نہوتا
کیوں چپ ہوئی جو ذکر ہمارا نہیں کرتے

بی وصل ہی کاٹونگا ابھی عمر کو اپنی
کیا خلق مین محتاج گذارا نہین کرتے

لازم ہی سنانا گلہ دوری اغیار
پاس اپنا کرو کچہ جو ہمارا نہیں کرتے

فکر سخن و شعر ہی جو گھر اتری غم کا
بہتر اسلئے ہم جان کو تو مارا نہین کرتے

گہبرائی ہوئی پہرتی ہو کیا غم سی فدا تم
ہمت کو جوان مرد تو ہارا نہین کرتے

٥٠٦

مری فکر رسا کو شاخ طوبی تک رسائی ہے
جو ڈالی آفریں کی وصف رضوان سی لی ہے

مرے اس دیدہ گریان نی کیا آفت اٹھائی ہے
کہ دیوار بنای گو تمک گردون ڈہائی ہے

ہوئی ہین جیسی ہا مور انتظام ملک وحشت کے
یہ ہمنی خاک اوڑا ایکی بڑی دولت کمائی ہے

ہمیں کیوں کیا کرین ہون ہر مین انصاف کی جا ہے
قسم ای جان تمہی جان کی تم سی کہائی ہے

ذرا و صحت نہیں صحت سی آئینہ لی کدم کو
خدایا کیا خود آرائی بتکا ذکو بہائی ہے

وہ دیکھی کسطرح عشاق عشکر دکی جانب کو
کہ شوخ مست مدہوش شراب خود نمائی ہے

جگر خون ہو گیا یہان انتظار آمد مین
وہان پاؤن پہ تاحال ابھی مہندی لگائی ہے

یہ ہی صنعت سراپا یا ہی تصویر مینم مانی
قلم ہی ہاتھ مین مری کہ سرمہ کی سلائی ہے

تشان دہن ای فدا کیا مین جہان کا رہنی والا ہون
وہ ہی اک وادی وحشت کہ نام اوسکا ڈبائی ہے

جو اکثر جابجا مضمون اوسیکا ہی ہے
اگر دیوان مرا ای مہر وش دیوان آہی ہے

سر اپنا یہان مین بستر خس کو سمجھتا ہون
گدائی کوچۂ جانان کی مجکو بادشاہی ہے

عبث ہی گرکنا اوس بت بیمہر کی آگی
مری رونی کی عالم خلق ازبسکہ تابماہی ہے

نہیں ہی تیت اک مہر سلیمان ای پری پیکر
کہ ہمسر تیری خوبی کی یوسف کی گواہی ہے

چمن شیا لب خندان ہے گمر لعل ہستا ہین
رسائی تیری ای گلرو جو یہ گلنار دکا ہی ہے

غم اصنام مین فتوی نہ دی تکفیر کا مجکو
کہ ہر دم لب پر اپنی وعظ یاد الہی ہے

فدا کیا خاک عیش زندگانی ہی کہ دنیا مین
خرابی سی خرابی ہی تباہی سی تباہی ہے

شعر

خط جانان کی مجکو آسا ہے
یہ کبوتر تو کچہ ہما سا ہے

رکہنا اسکو باحتیاط تمام
دلبرو دل مرا ذرا سا ہے

جسکو کہتے ہین وادی الفت
وہ تو میدان کربلا سا ہے

دم رفتن کہ جلد آئینگے
ہمکو جانان سے یہ دلاسا ہے

یہ ہی مضمون کی سی ای ساقی
میرا ہر شعر گویا کا سا ہے

کیجیی اوس سی کیا امید صلی
وہ تو محبوب بیوفا سا ہے

کیون نہ شربت پلا سی غیر کو وہ
خون دل کا مری پیاسا ہے

ری خدائی ہی نا خدا ترسی
وہ صنم سخت بے ہوا سا ہے

کیون فدا کو ہی زعم نغمہ وری
وہ تو اک شخص بی نوا سا ہے

ہمنشینی سے کے سیلے مرد خردو چاہیی
صحبت نادان سی پرہیز ای برادر چاہیی

کیا خریدار ہی باغ خلد کو زر چاہیی
دل مین حب حضرت ساقی کوثر چاہیی

مر گیا ہون دوستو رفتار جانان دیکھکر
قبر میری یار کی راہ گذر پر چاہیی

ساقیا بہر خدا جلدی سُنادی یہ صدا
دور سراہی فصل گل مین دو ساغر چاہیی

مشتری زر ہو سحاب تقوی بیچکر
تیرگی گور کا خوف ای بد اختر چاہیی

دولت دنیا نہو تو پس کیا معنی ہی یہ
قابلیت کا گر انسان مین جوہر چاہیی

وصف ان کی نہر کی کاٹنی کا رقم کر ای قلم
شاہد معنی گلگون کو زیور چاہیی

ہم سیہ بختون کو کیا عشق رخ انور نگار
سچ ہی ہمکو الفت زلف معنبر چاہیی

بسکہ مضمون مسلسل ہین دلاویز ای فدا
تار گیسو کا مرے دیوان کو مسطر چاہیی

سوی اوج معرفت شوق پریدن چاہیی
مرغ دل کو شاخ سدرہ کا نشیمن چاہیی

اب دریا سی بادہ ہی وان عمر روان
کشتی تابوت مین انسان کا مسکن چاہیی

مر گیا ہون دیکھکر رفتار جانان دوستو
ساتھ چلنا میری اوسکو تا بمدفن چاہیی

غم نہین پیدا اگر روغن نہین بہر چراغ
کچھ چراغ طبع روشن کو نہ روغن چاہیی

آدمی تزویر شیطان سی نہ غافل ہو کبھی
ہر مسافر کو سفر مین خوف رہزن چاہیی

ہون غریق بحر عشق خانمان برباد مین
قبر بھی دریا مین میری بعد مردن چاہیی

چاہیی لکھنا غزل اک اور پیش چراغ
ای فدا شب بہر چراغ فکر روشن چاہیی

۲۱۱

ہمدم کب غیر کی جانب اشارا چاہئے
بیوفا میری طرف بہی کچہ اشارا چاہئے

اک بت خورشید رو کا چاہیے الاہیں
بخت کا روشن مری یارب ستارا چاہئے

زہر دیتا ہی بجای نوش ساقی فلک
ای لبینا کام یہ ستم گوارا چاہئے

گلشن یاروں سی نسبت ہی جو دیوانگو مجہ
شاخ نرگس کا تمہیں کو ہم عصارا چاہئے

ہی یہان ہر شخص گویا دم گرداب غیب
صحبت ارباب دنیا سی کنارا چاہئے

شرم سی ترک ترک ہا ورنہ بت بیباک کو
دل میں آیا تہا کہ محفل میں پکارا چاہئے

گو نہین عشق بتاں پر شکر حق کر کر فدا
بن سکے جسطرح عمر اپنی گذارا چاہئے

۲۱۲

حوروں کو سوزش دل بریان جو کہا ینگی
ہم روضۂ بہشت کو گلخن بنا ینگی

خنجر لیے جو آتی ہین وہ میری لاش پر
آکر موی پہ دیکہی کیا گل کہلا ینگی

جنکو کہ سنگسار بہی کرنہین تہا دریغ
کب گل وہ میری قبر پر آکر چڑہا ینگی

فرما ئے کہ دامن صحرا کو پہاڑ کر
اب قیس آپ وہ جیان کسکی اوڑہا ینگی

مرجاتا شوق مین نہ کرتا کبہی طلب
کب جانتا تہا بوسہ پہ وہ روٹھ جا ینگی

دامن تمہارا حشر مین پکڑ ینگی ہم اگر
دشمن ہمارا آ کے جنازہ اوٹہا ینگی

ہون تشنہ کام آب دم تیغ دیجئے
کب وہ مری پیاس کو آکر بجہا ینگی

بزم نیاز مین جو بلاتی ہین مجکو وہ
کیا قند لب کی بوسہ کا حلوا کہلا ینگی

غیروں سی گرم رکہتا ہی صحبت وہ ای فدا
واسوخت ایک لکہکے ہم اسکو سنا ینگی

۲۱۳

ناچار وں سی ہم دل شیدا لگا ئینگے
پنجاب سی کسی بت یکتا کو لا ئینگے

رکہتا ہی تو جو ہمسے یہ بیجا کدورتیں
کس طرح کا خاکہ ترا ہم اوڑائینگے

کچھ کتنی کی سوا نہ بن آئیگی تجھی بات
شتاہ یاد رکھ اوسے ایسا بنائینگے

دکھلا کی اوس صنم کی تجھی سادہ روئیاں
نقش غرور جس کا تیری ہم مٹائینگے

کیا سادہ روئی اپنی کا رکہتا ہی تو غرور
تجھی ہم اوسکو خط غلامی لکھائینگے

دکھلا کی اوس صنم کا رخ رشک آفتاب
ذروں کی طرح خاک مین تجکو ملائینگے

لی لی کی اوسکی بوسی تری سامنی سدا
دی دی کی رشک تجکو تری لب جلائینگے

رہین ہمیشہ اوسکو تری آگے گہیر کر
کافر یہ یاد رکھ تجھے نعلیں جھکائینگے

کافر تو بہول جائیگا سب اپنا بانکپن
ہم اس طرح کی اوسکو ادائیں سکھائینگے

ان بیوفائیون پہ کر انصاف تو ذرا
بیداد گر ستم تری کب تک اوٹھائینگے

ہر چند جیمیں تہا کہ کبہی تی دم تلک
شکوہ زبان پہ ترا ہرگز نہ لائینگے

پر کیا کرین کہ تونی تو اکی آتشین عذار
سمجھا ہی یہ کہ خوب تجھی ہم جلائینگے

للہ اب بہی صلح جو منظور ہی تمہین
ہی دل مین جو لڑائی کا جھگڑا مٹائینگے

آؤ تمہین خدا کی قسم پہر اوسی طرح
ہون سگے غلام ہم تمہین آقا بنائینگے

۱۰۱۵

یہ عمر اور غم اطفال نی سوار مجھی
کیا ہی عشق نی کیسا ذلیل و خوار مجھی

مفرحات دین گو چارہ گر ہزار مجھی
نہ جینی دیگا کبہی کرب ہجر یار مجھی

بجا ہے کہیے اگر برق بیقرار مجھی
غم فراق مین ایسا ہی اضطرار مجھی

غم فراق سی سینہ ہی داغ داغ مرا
خوش آئی خاک صنم سیر لالہ زار مجھی

ہجوم غم مین ہون جان عزیز سی تنگ
ہوئی عداوت جان دوستی یار مجھی

کھلی ہین چشم موئی بر جو گور تیرہ مین — شب فراق مین کس کا تھا انتظار مجھی
فراق یار مین گلشن کدہ ہی محفل سوگ — سرشک دیدہ گریان ہین آبشار مجھی
نہ خاک کو مری کیونکر ہو نازش اکسیر — خطاب یار نی بخشا ہے خاکسار مجھی
بچی نگاہ مین کب میری تیغ نیسان — کہ یاد ہین ترے دندان آبدار مجھی

چھون مین کیا نظر بندگان شیطان مین
پسند ہی جو **فدا** عجز و انکسار مجھی

۵۱۵

غم مین مجکو سرور حاصل ہے — چشم ساقی پہ دل جو مایل ہے
کیا مین لیلی سی اوسکو دون نسبت — وہ پری شک ماہ کامل ہے
کیا جنون جوہر اپنی دکھلائے — آہنی پاؤن مین سلاسل ہے
توشہ آخرت کی فکر کرو — کہ نہایت کڑی یہ منزل ہے
کارد خوی تلخ قاتل سے — مرغ دل اپنا نیم بسمل ہے
وجہ میری پریشان حالی کا — آپکی کاکل مسلسل ہے

کیا لکھیگا **فدا** کوئی دیوان
طبع گو ہے رسا پہ کاہل ہے

۵۱۶

جوش سرشک تر جو مری چشم تر مین ہے — جز آب اشک خاک نہ کچھ اور گھر مین ہے
کیا عشرتین حصول ہین فیض خیال سے — جام شراب لب پہ ہی جانانہ بر مین ہے
مجکو فقط نہین تری آنی کا انتظار — حسرت بھری ہوئی مری دیوار و در مین ہے
آنکہ اوٹھی جسطرف وہین لو لگا گیا — جادو بھرا ہوا تری کافر نظر مین ہے
کیا کیا ہین صدمی ہجر سی جان ہزار پر — دل مین اگر ہی درد تو سوزش جگر مین ہے

مدت گذر گئی ہے شب وصل مانگتے
کچھ بھی اثر نہ میری دعای سحر مین ہے

ہین شاخ نسترن پہ نہ گلہای تر نے
زرین لباس جسم بت سیمبر مین ہے

سیب ذقن کی بوسہ مین پایا تھا جو مزا
لذت کب ایسی باغ جنان کی ثمر مین ہے

رحم خدا نہین جو بحال مسافران
حکم نماز قصر بھلا کیون سفر مین ہے

ظاہر مین گو چھپی ہوئی ہو مجھسی تم ولی
جلوہ تمہاری حسن کا میری نظر مین ہے

بیرحم اوسکو جاکے اوٹھاے ترا مریض
افتادہ بیکسانہ **فدا** رہگذر مین ہے

۵۱۷

کسکی نوید جلوہ گری میری گھر مین ہے
کیفیت حیات جو دیوار و در مین ہے

لطف زمین عطر جو ہر رہگذر مین ہے
کسکی شمیم آج نسیم سحر مین ہے

پائی ہی مینی دل کی لگانیکی یہ سزا
جان نحیف میری عذاب سقر مین ہے

کیا اعتبار زندگی مستعار کا
جو ہی یہان مقیم و راہ سفر مین ہے

موج شمیم کیون نہو آسیمگی مری
سودای زلف یار **فدا** میری سر مین ہے

۵۱۸

مدتون بدلی مین اوسکی پھر رولاتا ہی مجھے
اتفاقاً گر کبھی گردون ہنساتا ہی مجھے

قلقلی غیرون سی دکھا کر ستاتا ہی مجھے
زندہ کو جون مردہ ہشدہ جلاتا ہی مجھے

تیغ پہ کچھ رہا ہی بلب عشق مین کیا چیز ہے
ابتو وہ آ آ کی گھر میری ستاتا ہی مجھے

سانس لینا کام کرتا ہے دم شمشیر کا
دھیان سوتی مین اگر قاتل کا آتا ہی مجھے

تیرگی گور چھا جاتی ہے آنکھون مین بدم
ای **فدا** جسدم خیال موت آتا ہی مجھے

۵۱۹

ارمان نہ دل کا کیا نکالا ہمنے
اوس بت کو جو بر مین آپنی کھینچا ہمنے

اس دل نے کیا ذلیل و رسوا ہمکو
دشمن یہ بغل مین خوب پالا ہمنے

واعظ پی مے پٹک پٹک کر سارا
کاٹا رمضان کا مہینا ہمنے

چشم بت شوخ کی ہوئی مین بیمار
کیا روگ یہ جان کو بسایا ہمنے

کیا طول شب فراق کا دکھ جھیلین
دیکھا نہین منہ کبھی سحر کا ہمنے

حسرت سی سدا چباتی ہین ہونٹ اپنے
پایا کب تیری لب کا بوسا ہمنے

جتنا چاہے ہمین ستا لے کافر
تجکو بھی کیا ہے خوب رسوا ہمنے

جا جا کے گھر اونکے ربط کر پیدا
خود آپ کو آب ہاے مارا ہمنے

کوچے مین تری تڑپ تڑپ کر قاتل
شور محشر کیا ہے برپا ہمنے

سب صوم و صلوۃ ای **فدا** ہی بیکار
دنیا کی ہوس کو گر نہ چھوڑا ہمنے

۵۲۰

جلوہ گر تو جو وہان بارخ روشن ہوجاے
گل خورشید فلک ہر گل گلشن ہوجاے

طالع بد سی مری بدرقہ رہزن ہوجاے
دوست گردانون جسے مین وہی دشمن ہوجاے

ہی یہ ظاہر کی کشش ورنہ جو مرجاوین
ابھی برپا وہان ہنگامۂ شیون ہوجاے

دیکھی دیوان مین میری جو مرا حسن کلام
کیون نہ دیوانہ مرا وہ بت پرفن ہوجاے

مرگیا ہون مین ترا دیکھ کی قشقہ کافر
خاک کیونکر مری قد کی نہ چندن ہوجاے

چھوڑون گر تو سی طبیعت سی جو تنگ مضمون
سینۂ حاسد کج فہم مین روزن ہوجاے

دل غمناک مین کہتا ہون مین یہ سوز و گداز
ای **فدا** موم مری نالون سی آہن ہوجاے

۵۲۲

سر میں پای ہوس بوسہ سی بھر آتا ہی / جب ترا سبزہ رخسار نظر آتا ہی
شوق دیدار نی مجکو یہ کیا ہی بیتاب / نام لینے سے تری منہ یہ جگر آتا ہی
ساتہ لاتا ہے رقیبوں کو جلانی کی لیے / گاہ گاہے مری محفل مین اگر آتا ہی
رشک مہتاب ہوئی ہی جو یہ تاریکی گور / کیا مرے قبر پہ وہ رشک قمر آتا ہی
شیخ جی تم جو وظیفہ مین بلا کرتی ہو / سچ کہو کونسا پیر آپکے سر آتا ہی
داغ چیچک نہون کیون جلوہ گہ رخ سی عیان / دن مین کب اختر تابندہ نظر آتا ہی
کیا مین مارا محبت مین تہالا یا دل کو / کہ نظر صاف یہان جان کا ضرر آتا ہی

صدقی اس جذب کی ہان جان فدا کی صدقے
کہ بلا ناغہ وہ روز اب مری گہر آتا ہی

۵۲۳

دیکہو اک جہان او سیر عرش شال موسی ہے / جلوہ اوس صنم کا اج رشک صد تجلی ہے
غیرت شب مہتاب گور کا اندھیرا ہے / وہ صنم جو مرقد پر میری جلوہ فرما ہے
حسن یوسفی من آج رنگ صد زلیخا ہی / طالب ایک بت کا خود وہ بت خود آرا ہے
یہ درستی عصا سانچی سے تو ہی معلوم / جسم کو تری کافر حق نی کس مین ڈہالا ہے
مین ہون ساکن کوہ تنہا وہ بادیہ پیما / کیون نہ غیرت لیلی قیس مجکو سمجہا ہے
چہوڑ خاک ہونی پر دلی تو ای دل / قبر مین مری کافر شور حشر برپا ہے
دل مرا ہنین شیدا زلف یار پر گویا / ہے یہ قیس دیوانہ محو طرز لیلی ہے
حسن یوسفی مین ہی ننگ جشن جمشیدی / محو بزم آرائی وہ بت خود آرا ہے
کیون نہ یہ دل ناپرس مدعی اختر ہو / بخت بد کی گردن پر خون صد تمنا ہے
بر ملا کہون گا مین پیش قاضی محشر / یعنی بیگنہ کافر تو نی مجکو مارا ہے

ہوگا کسطرح باطل شوخ دعوی صفائی — کیا نہ تیری وہن پر خون کا میری دہبا ہے
ایسا ہاتہ دہو بیٹھا عقل سی یہ دیوانہ — کیا ہوا ہی ناصح کو قیس مجکو کہتا ہے

ای نظافت حیرت ہوگی اونکی ہی رو کیوں تیس
کسکو اس زمانی مین شاعری کا دعوا ہے

۵۲۳

کچہ صباحت ہی کچہ ملاحت ہے — کیا پیاری تمہاری صورت ہے
ہاتہ مین تیرے پہولونکی گجری — کچہ نزاکت سے یہ نزاکت ہے
عشق کیا چیز ہی نپوچہ ای جان — رنج ہی درد ہے مصیبت ہے
ہون گرفتار صد بلا غم مین — زندگی مجکو ایک آفت ہے
غم لب مین جو مرگیا ہون مین — برگ گل میرا سنگ تربت ہے
دب مری گی زمین بہی ناحق — میری لاشہ مین بار حسرت ہے
ہی دمیاک آفت دوران — قد وہ کیا ہے کوئی قیامت ہے
کیا ستمگر ہی دلنزوون سی جسے — نہ مروت نہ کچہ محبت ہے
ہی جو میرا یہ داغ دل روشن — مجکو کس مہ جبین کی الفت ہے
ہجر کا دغدغہ نہین جاتا — وصل بہی میری جی کو آفت ہے
کیسی شیرین نالہ مرتا ہون — زہر غم مجکو مثل شربت ہے
پاؤن بہی تم نہ چہونی دیتے ہو — میری ہاتہون سی کیا یہ نفرت ہے
کیون جہجکتی ہو شب کی آنی مین — گہر میرا کیا مکان خلوت ہے
ٹکڑی ہونگی کفن کی مرقد مین — گریہ جوش جنون سلامت ہے
دیکھا جو شمع رو ہوئی پانی — موم گویا مرے طبیعت ہے

خوش رکھے تجکو خلق مین خالق
ای قدا دم ترا غنیمت ہے

۵۲۸

دہوکی مین کبھی موت کی آیا نہین کرتے
جبتک تری کوچی سی ہم اسلا نہین کرتے

جون شمع نگاہ کرتی ہیں ہر وقت ہم اونکو
محفل میں ذرا خوف کسی کا نہین کرتے

افسوس صد افسوس وہ بیمار کو ایسی
اچہا ہیں کرتی ہین کہ اچہا نہین کرتے

محفل میں نکہار اوٹہتی ہو ویہاں کہ سر عام
اور کہتی ہو ہم تو تمہین رسوا نہین کرتے

اور اولٹی حیا ہوتی ہے اس حالت بد مین
تسکین ہمیں کرتی ہو دلاسا نہین کرتے

غافل او ہمین کیونکہ کہو نہین حال سی اپنی
کب میری وہ چپ رہنی کا چرچا نہین کرتے

کیا کیا نہین ارمان بہری رہتی ہین دل مین
محفل مین جو اوس شوخ کو چہیڑا نہین کرتے

جی چاہتی تو گوشہ مین بیرا کہلیا کیجے
نکالی سر بازار سنایا نہین کرتے

کہتی ہین لی معنی ہی جون نغمہ بلبل
الو جو مری شعر کو سمجھا نہین کرتے

تو بہتی جتا و کہ اوتار لے ہے ہمکے ہاتہ
یون چہاتی پہ رکہہ ہاتہ کو سویا نہین کرتے

جسطرح جلاتا ہی وہ مجہہ زندہ کو کافر
ہندو کسی مردہ کو جلایا نہین کرتے

اس قدر وحشت کو بناتی ہین مرقع
دیوان مین تجھ اوصاف سراپا نہین کرتے

ہو جاتی ہین فوراً گمہہ گرم سی ٹہنڈی
بسمل تری شمشیر کی تڑپا نہین کرتے

جو آجکا ہے کام اوسی فردا پہ نہ چہوڑو
کیون حشر قدا نالون سی برپا نہین کرتے

۵۲۹

کیا طرح تو افل کا تماشا نہین کرتے
جو زاد سفر اپنا مہیا نہین کرتے

اچہا نہین کرتی یہ ہم اچہا نہین کرتے
دنیا میں جو اندیشہ عقبی نہین کرتے

جو طالب صیاد ہیں وہ بندی ہیں رضا کے
جرأت کسی حال میں شکوا نہیں کرتے

ناداں ہیں جو اس دام میں دنیا کی پھنسی ہیں
دانا تو کبھی دھوکے میں آیا نہیں کرتے

اسیر کو سمجھو نہ فدا خاک سے بہتر
جو مرد ہیں وہ خواہش دنیا نہیں کرتے

۵۲۶

جلوۂ حسن عالم آرا ہے
وہ بت شوخ ماہ پارا ہے

تو ہی وہ آفتِ جہان کہ ترا
رشکِ صد فتنہ پر اشارا ہے

بیقراری سی بیقراری ہے
اچپلا پن نی تیری مارا ہے

سکہ ہی خرد سال وہ محبوب
رشک صد ماہ اک ستارا ہے

بی خطر مل فدا حسینوں سے
دل کا دینا اگر گوارا ہے

۵۲۷

کیا سبک شہادت کی مری جلوہ گری ہی
قاتل کی مری خون سی ہر انگشت بھری ہی

شکوہ نہ بتِ شوخ کی بی سنگدلی کا
یارب مجھی آہوں کا غم بی اثری ہی

یارب تری امید کرم دل کو ہی مضبوط
دارین کی جانب سی مجھی بی خطری ہی

ہرچند کہ ہی خشک مرا نخل تن زار
بیخ شجر درد مگر دل میں ہری ہے

ہاں سوی میان زلف کی بالوں میں ہی حائل
نازک کمری سی تری نازک کمری ہے

کس حور منش کو سر گلگشت چمن ہی
ہر خار و خس رہگذر بال پری ہے

دو چار ہو اگر تو کبھی او بت یکتا
تنہا ہوں میں اور خالی مری بارہ دری ہے

دیوان کی ورق کاغذ زر کی ہیں برابر
ہم سنگ طلا گویا مری نکتہ وری ہے

گویا تو صنم نعمت دولت ہی سراپا
بر میں تری وہ لو نعچۂ سیمبری ہے

جوہر کی نشانی ہی تری مہر یہ طالب ... ناراضی تری گویا مری بی ہنری ہے
نادان ہین جو ہم طالب امداد ہین تجہسی ... شیوا ترا اگرچہ رخ جو بیدادگری ہے
گویا ہی مگر چاندنی دولت تری غافل ... یہ نیر اقبال چراغ سحری ہے

دن آیا نکل دیکہو فدا خواب سی چونکو
کچہہ اب تو نہین رات جو یہ بیخبری ہے

ملایک آسمان پر آپ کو نور خدا سمجہی ... براق برق وش کو گویا عرش کبریا سمجہی
قماش خاکساری کو جو ہم سنگ طلا سمجہی ... دلا ہم کشتن نفس لعین کو کیمیا سمجہی
برا سمجہی یہ کچہہ اچہا نہ سمجہی ہا ہی کیا سمجہی ... جو دنیا مین بتان خوب رو کو ہم بہلا سمجہی
رخ تابان کو روز وصل کی ہم صبح سمجہی ... تو زلفون کو تری شام فراق ای مہ لقا سمجہی
قد مجہہ بی تکلف سمجہی سنگ آستانہ کو ... جو ہم قصر رفیع غیر کو بیت الخلا سمجہی
ہجوم ایسا ہماری سر پہ کب ہوتا بلاؤن کا ... تری زلف سیہ کو ہم نہ پہلی سی بلا سمجہی
تری مضمون الفت کو مگر سمجہی قصیدہ ہم ... دیا بوسہ جو تونی ای پری گویا صلا سمجہی
جو دیکہا سبزۂ خط مین تری ہم نی لبینی کو ... خوا وسکو خضر سمجہی اور اسی آب لقا سمجہی
بسا جو صدمۂ سنگ غم فکر معیشت سے ... ہم اپنی دلکو دانا اور فلک کو آسیا سمجہی
رخ روشن پہ تیری کاکل شبرنگ جب دیکہی ... اٹہی کعبہ اسی ہم کعبہ کی گویا ردا سمجہی
تب اس گرداب دریای غم ہجر انین ہم ڈوبی ... جو اوس نا آشنا بیگانہ خو کو آشنا سمجہی
لب لعل بت شیرین شمائل کا وہ طالب ہو ... غذا اپنی جو غم کو اور خون کو ہم نشا سمجہی

فدا بہر خدا قصر محاسن کیجئی صاحب
بتان سیمتن بس تمکو مرد پارسا سمجہی

۲۲۹

مین دست جنون سی تنگ گریبان ہی ہائی
مین اشک کا قطرہ ہون تہ داماں ہی ہائی

کیا قیس نہ تھا مین ادرہ کیا نجد کا بن تھا
کیون میری چلی آنی سی ویران ہی ہائی

پابند کیا ہی مجھی اس حُبِ وطن نے
گویا کہ مری واسطی زندان ہی وہائی

ہر شور مرا نغمۂ بلبل سی نہین کم
مین مرغ گلستان ہون گلستان ہی ہائی

تم جاؤگی مرجاؤنگا مین ہوگی تنہا یک
تم شمع مین پروانہ شبستان ہی ہائی

مین وحشی ہون دیوانہ ہون مجنون سہی مشہور
وحشت کدہ ہی بن ہی بیابان ہی وہائی

بستی کوئی تاریک فدا ایسی نہ پائی
موجود ہی پر آنکھون سی پنہان ہی ہائی

۲۳۰

کیا جوش جنون سی مری ویران ہی ہائی
صحرا ہی خرابہ ہی بیابان ہی وہائی

کیا کیا نہین ایذا اسی اخوان وطن کی
یوسف ہی مرا دل چہ کنعان ہی وہائی

کیا غم ہے مجھی رو بہ سرِشتان وطن کا
مین ستیز زبان او خیستان ہی ہائی

تا عمر کوئی آرزو میری نہ بر آئی
میری لئی سرمایۂ حرمان ہی وہائی

گویا سخن تازہ مرا باد صبا ہے
مین تو ہون نسیم اور گل خندان ہی ہائی

سرمہ مری آنکھون کو فدا خاک وطن ہی
گویا مری نظرون مین صفاہان ہی وہائی

[illegible]

مجکو ہے مگر نجد بیابان وہائے
مجنون مجھی کہتی ہین سب انسان وہائے

طالب مری کیا کیا نہین خوبان وہائی
کیا کیا مری گردن پہ ہین احسان وہائے

صحرا مری وحشت سی ہی آبادی بازار
دریا مری رقت سی ہی میدان وہائے

اشعار مری نغمۂ بلبل ہین مین گویا
ہون بلبل نالان گلستان وہائے

کیونکر نہو آباد مری دم سی یہ قصبہ ہی قالب افسردہ مرا جان دبائے
کرایی ربان شانہ گیسوی بنان ہو تب کچھ ہو بیان حال پریشان دبائے

میں بہی ہون فدا وحشیٔ دلوانہ ومجنون
ہم شان بیابان ہی اگر شان دبائے

۵۳۲

یار میرا جب ہرجائی ہے ہرطرف اب مری رسوائی ہے
نکرینگی کبہی بوسہ کو عذر گفتگو اونسی یہ کب آئی ہے
کیونکر آونگا سری کوچی مین کب مجہی ایسی توانائی ہے
مشغلہ فکر سخن کا ہی مدام مین ہون اور گوشۂ تنہائی ہے
آفرین زور جنون کو میرے راندن بادیہ پیمائی ہے
فرصت آئینہ وشانہ نہیں کیا وہ بت محو خود آرائی ہے
تجکو کب ہی مری پروای نیاز اک زمانہ ترا ہرجائی ہے
وہ ہی او پر کتنی وخود رائی مین ہون اور ناصیہ فرسائی ہے

دور کر حرص وہوس پر یہین
ای فدا موت قریب آئی ہے

۵۳۳

عشق کا گل ہی مجہی نمین پریشان اس لئی رنج ہی میرا دسی کا گل ہی بیجان اس لئی
گل کی صحبت ہی میسر غیرت گل کی کہان رشک ہی میرا دسی بلبل ہی نالان اس لئی
تا رہا ہو بندۂ تزویر زنان مصر سے حیا ہی نہی یوسف نی خوسی قید زندان اس لئی
قید ہی میری فقط ورنہ نہین دشمن کی رک تمہی دروازہ پہ بٹہلا گئی ہین دربان اس لئی
کثرت اعمال بد سی ہوتی ہی نازل بلا کیا نہ عہد نوح مین آیا تہا طوفان اس لئی

کب کسی کامل پی پایا ہی الم میں جیب زخم — مصر مین کنعان سی آیا ماہ کنعان اسلئی
او بت رشک چمن سودائی اپنا جان لیا — چاک مثل گل کیا ہی گریبان اسلئی
اب بہت مشکل ہی طعن خند فروسان نجات — مشتہر کرنا تہا مجکو یہ دیوان اسلئی
دل لگانا گویا برق خرمن ناموس ہی — ہوگئی بدنام کیسی شیخ صنعان اسلئی
حضرت حق کو ہی کب زیب تنی آدم السینہ — کردی غرقاب فنا اقلیم یونان اسلئی

پنجم ماہ محرم کی ولادت ہی فدا
ہون لڑکین سی مین زیربار احزان اسلئی

۵۳۴

ربط ہی فکر سخن کو وصف روی یار سے — مطلع حیدای فدا کہ مطلع الانوار سے
آمد جانان کا ہی کیا گہر کو میری انتظار — روزن دیوار وا ہین دیدۂ بیدار سے
سیر دریا مین نہین ہمراہ جو وہ بحر حسن — اشک کا چشمہ ہی جاری چشم دریا بار سے
داغہای دل سی ہی کیا لالہ و گل کی بہار — کم نہین سینہ ہمارا ساحت گلزار سے

کرتی ہو بدنام کیون اوسکو عم اصنام مین
ہی فدا دیندار یہ حرکت نہو دیندار سے

۵۳۹

زخم کہایا ہی جگر میرا ابروئی خمدار سے — ہوگیا مین ذبح او قاتل تری تلوار سے
فائدہ بی یار کیا ذکر خط و رخسار سے — دل کا بہلانا غرض ہی ای فدا اشعار سے
پہوٹتو دلکی پہپہولی شعر اور اشعار سے — ای فدا حسرت نو نکلی کی وصال یار سے
بختم بیمار ہیت سمین با رکا ہون لیکن — خاک مجکو فائدہ ہو شربت دینار سے
سایۂ طوبی کی خواہش ہی حوران بہشت — کام رکہتا ہون بتون کی سایۂ دیوار سے
قبر پر کوند اکریگی میری بجلی رات دن — مرگیا ہون مین کسیکی جادۂ دیدار سے

ورنہ رہتا ہے بسا کیون مجھ مین پر دم شبنم
ہاں مگر مجکو بنایا خاک کوئی یار سے

اشک سی میری فقط ہی کچھ نہ موتی کو [illegible]
ابر نیسان کو ہی نسبت چشم گوہر بار سے

ہجر مین اوس سرو قامت کی نہ دو تکلیف مجھے
مجکو ہوتا ہی جنون پیدا گل و گلزار سے

ذبح کرتی ہی مگر لکنت زبان یار کی
ہی مثل تیغ دو سر کو حرف کی تکرار سے

تخلیہ ایسا کہان مجکو کبھی ہوگا نصیب
کب مین مانا ہی پریرو آپ کی انکار سے

ہی جو اوس سیمین بدن کی کوچہ کی اکسیر خاک
کم نہین ہین سنگریزی درہم و دینار سے

بوی پیراہن سی ہوتی ہی بسر یعقوب کی
دل لگی کنعان مین ہی مصر کی بازار سے

مجکو تکفیر کنسی کچھ نہین دنیا مین غم
یعنی چشم مغفرت ہی حضرت غفار سے

پاک ہی نیت جو تیری ای صبا کچھ غم نہین
ہی عبث پرہیز کرنا صحبت دلدار سے

۲۳۳

اس شش جہت مین پنج بھی حجاب ہے
کیا عمر پنج روزہ بزیر مذاب ہے

اس بخت وا اثر کون سی نہ کیا ہین ذلتین
کیا رنگ مرا عمل نا صواب ہے

جام دل شکستہ ہی اس در مین نصیب
خون جگر مری لبی جائی شراب ہے

خمخانۂ جہان مین سدا میری واسطی
خون جگر ہی ہی دل بریان کباب ہے

ہر حاتم زمان ہی مری واسطی بخیل
ہر جا مری طلب کا فقط رد جواب ہے

کیا ناک مین ہی دم مرا باغ جہان سی
میری دماغ کو جو گل بھی سداب ہے

شب ہای ماہ بھی ہین لیالی مظلمہ
تیرہ مری نظر مین یہ دیر خراب ہے

کیا تیرگی بخت نی اندھیر ہی کیا
دیجور مجکو اب جو شب ماہتاب ہے

ساری بلندیان نظر آئین نہ کیون حضیض
ہی پست زینہ مجکو جو گردون آب ہے

باغ جہان مین کوئی لگا گل نہ میری ہات
البتہ جون بنفشہ ملا پیچ وتاب ہے

دوری ہی نصیب سدا ہر جمیل سی
نزدیک شیب ایک ہی ہر شباب ہے

حظ وصال مین اوٹھایا نہ ایک شب
فرقت کا بس نصیب مری اضطراب ہے

حرمان بخت کا مری چرچا سدا رہا
کسنی کہا کبھی کہ فدا کامیاب ہے

کراے فدا فسانہ تم اپنا مختصر
قصہ تری جنون کا مطول کتاب ہے

۲۳۳

غم ترا رزق اگر ٹھہرا ہے
ناشتہ خون جگر ٹھہرا ہے

دشمنی ہی سے مجھے یاد رکھو
خیر کینہ ہے اگر ٹھہرا ہے

اونکے نزدیک دم سرد مرا
نغمہ مرغ سحر ٹھہرا ہے

اسکے میلے مین ہون جویان اوسکا
نہین معلوم کدہر ٹھہرا ہے

ہی تصور تری مژگان کا مجھے
ہدف تیر جگر ٹھہرا ہے

اونکی سوداے دردندان مین
گہر جان کا قدر ٹھہرا ہے

دل یہ بیتاب ہے کافر گویا
برق کا سینہ مین گہر ٹھہرا ہے

اوس بت شوخ کی کوچہ کا غبار
خلق کو کحل بصر ٹھہرا ہے

ہی پس از مرگ پریشان جمشید
سنگ رہ کاسہ سر ٹھہرا ہے

گویا آتش ہی مرا آب سرشک
قطرۂ اشک شرر ٹھہرا ہے

ہی تصور ترے دانتون کا مدام
دل مرا کان گہر ٹھہرا ہے

کس کا ہے منتظر دیدہ کہ آہ
مژہ پر لخت جگر ٹھہرا ہے

ہی یہی رنج فدا کو کہ فلک
دشمن اہل ہنر ٹھہرا ہے

۵۳۰

رونا یارب مجھے اب شام و سحر ٹھہرا ہی / دل میں جو درد محبت رشک قمر ٹھہرا ہی

خشکی زہد نہ کام آئیگی کچھ ای زاہد / باعث رحمت حق دامن تر ٹھہرا ہی

مجھکو دیتا ہی مجھی سوز عذاب ہجران / عالم زیست مری جان کو سفر ٹھہرا ہی

دشت میں دود فغاں سی ہی مجھے سر پہ سایہ / نالہ آہ کا مگر مجکو شجر ٹھہرا ہی

آستانہ ترا ای قبلۂ پاکان ازل / سجدہ گاہ ملک و جن و بشر ٹھہرا ہی

آسمان کہنی لگی ہین جسی اہل تنجیم / کچھ بلند ہی پیرا دود جگر ٹھہرا ہی

ای قدر کیا نہ دربانی ہین ہی رزاق خدا
کیوں تری دل میں اٹاوہ کا سفر ٹھہرا ہی

۵۳۱

کیا فکر حوادث جہان ہی / ہر وقت خدا نگاہبان ہی

کیا شدت ہجر کا بیان ہی / بس طائر روح نیم جان ہی

جان تو ہی ہاں کہ تو جہاں ہے / قالب مرا گو ستم نہان ہی

تیغ سے میں مری جگر طپان ہے / سینہ میں کچھ آگ سی نہان ہی

کس غم میں یہ ناتوان ہوا ہوں / ہر موی بدن وبال جان ہی

ہی سانس فراق میں دم تیغ / ہر تار نفس نہیں سنان ہی

اے دوست کہیں قصہ مختصر ہو / غم کی مری طول داستان ہی

کیا زار و نزار و غمزدہ ہوں / گریان مری حال پر جہان ہی

فرقت نے مری چہرے پہ ڈالا / مجھ زندہ پہ مردہ کا گمان ہی

کیا فرقت ترا نام مجھے تسکین / ہر وقت وظیفۂ زبان ہی

ابھی ہی اگرچہ اولی حباب
دم کا کوئی دم یہ مہمان ہی

اگلا نہیں ہی کہین قرار دل
حسرت سرا سکا دیہ مکان ہی

مونس ہی مرا نہ کوئی ہمدم
غم یار ہی درد مہربان ہی

اللہ رے ہجوم ناتوانی
طاقت کا نہ جسم میں نشان ہی

ہی ہی نہیں کیون ضعیف ہوتا
کیا ہجر مین غم جاودان ہی

زندہ ہون یہ مرده سی نہ ہون
کیا خاک مری بانہین جان ہی

خم ہوگئی پشت بار غم سی
تہا تیر جو قد سو اب کمان ہی

ہون ایسی عذاب مین گرفتار
لب پر مری شور الامان ہی

افسوس فدا ہی اور یہ غم
کیا مرد ظریف نوجوان ہی

۲۳

ادا اتی ہی فدا مجکو بہار دہلی
ہین منور گل خورشید سی رخسار دہلی

خاک اس شہر کی ہی رشک عبیر فردوس
غازہ چہرۂ حوران ہی غبار دہلی

ماہ پنجاب سی کیا حسن مین نسبت دیجے
انتخاب ہمہ عالم ہی دیار دہلی

رتبہ ہمسنگی گردون ہی ایک کو حاصل
افزون انجم سی ہین کنگرۂ ہای دہلی

خوبصورت ہی ہر اک برج دو پیکر سی سوا
غیرت بارۂ گردون ہی حصار دہلی

چاندنی چوک نہین گویا ہی مہتاب فلک
ہی مہ چار دہ ہر ماہ عذار دہلی

ہر سر رہ ہی اتالیق دبیر گردون
ای فلک دیکھ تفنن مین وقار دہلی

طوطی ہند کو کیون فوق نہو سعدی پر
گویا ہی بلبل شیراز ہزار دہلی

ہی فقط گلشن آفاق نہ تنہا قربان
ای فدا روضۂ الفنس ہی نثار دہلی

۱۱۶۵

خاک زندہ و بیقرار رہی — رات دن جسکو اضطرار رہی
آدمی اپنی اصل کو دیکھے — چاہیے یہ کہ خاکسار رہی
دی چکی جان نہ تم کسی بت کو — سخت جانی سی شرمسار رہی
سخت جان ہو کوئی ولی آخر — تم زلفِ سیاہ مار رہی
سخت جانی کا ہے گلہ مجکو — تیر سی تم جو ہمکنار رہی
کیون نہ دب جای خاکمین وہ زار — لپشت پر جسکی غم کا بار رہی

ای فدا چاہیے مسلمان کو
حق سی ایمان کا خواستگار رہی

۱۱۶۶

نہ بچا میں جو غم کی شدت سے — بچ گیا ہجر کی مصیبت سے
مان لے یہ کبھی نمانونگا — ناصحا فائدہ نصیحت سے
ہجر میں ہو کہیں وصال مرا — موت بہتر ہے زیست فرقت سے
یہ پڑیگا عذاب کسکے سر — مرگیا مین تمھاری عصمت سے
مجکو پہونچا دے جو تمہاری پاس — نہین کچھ دور اوسکی قدرت سے
نامہ دشوار ہو گیا ما من — باز یکو حظ کتابت سے

ہین فدا فن عشق کے اوستاد
ہی تعارف مجھی ہی حسرت سے

۱۱۶۷

دیکھکر قد کو تری تیر کی جان سوکھ گئی — رشک ابروسی تری شاخ کمان سوکھ گئی
ایسی کیون تنگ ہوئی رنگ چمن ڈالا ہی — کیا نہ چولی تری او غنچہ دہان سوکھ گئی
بلبی گرمی بہت قاتل نی جو مارا انسینہ — تپش دل سی مری آب سنان سوکھ گئی

خشکی لب نہ گئی تب بہی تب دوری میں — تشنگی سی مری گو جوئی وان سوکہہ گئی
نہ نہین وہ سوختہ اختر کہ مری مقدم سی — نخل اشجار درختان جہان سوکہہ گئی
تاب کیا زخم اوٹہانیکی ہو مجکو قاتل — دیکہکر آب تری تیغ کی جان سوکہہ گئی
خشکی لب کا اونہین اپنی سناتا کیا حال — کہ زبان بہی مری ہنگام بیان سوکہہ گئی
تیغ قاتل کی جو کچہہ آب کا باندہا مضمون — دم تحریر قلم کی بہی زبان سوکہہ گئی
جیٹہہ بیساکہہ کی دہوپ مین سی یہ جو پڑین — شاخ تن میری تری بن مکان سوکہہ گئی
ہوگیا خشک مین اوس پر نہ تیسین کی غم مین — جان تری گرمی سی او سوز نہان سوکہہ گئی
تفتگی جگر قیس کی پہونچی جو خبر — جان لیلی کی پس شادروان سوکہہ گئی
موت سی زور چلا کچہہ نہ ترا بعد اجل — کہاں سب تیری اب ای شیر ژیان سوکہہ گئی
پانی باقی نہ رہا ہی مری چشم تر مین — نہر در کی تری ای سرو روان سوکہہ گئی

ای فدا اس غزل طرح کی مشکل تہی ردیف
فکر مین سوکہہ گئی کی مری جان سوکہہ گئی

دیکہکر جو مری صورت کو خفا ہوتا ہی — مدعا دل کا کب اوس بت سی ادا ہوتا ہی
دوست جتنی جاتی ہین تی ہین تمارب دشمن — نہین چہٹتا جو دل اوس دوست لگا ہوتا ہی
خوبرویون نی کیا خلق مین مجکو بدنام — سچ ہی اس دل کا لگانا ہی برا ہوتا ہی
جانتا ہی مرا دل غیر بہلا کیا جانی — حاصل اس تیغ ستم مین جو مزا ہوتا ہی
بوجہتا ہون جو میں قاصد وہی بنتا ہی رقیب — ایک دشمن مرا ہر روز نیا ہوتا ہی
صبر کر صبر کر ای دل غم ناکامی مین — اب تری حسرت و افسوس سی کیا ہوتا ہی
لاکہہ چلایا کرو تم مگر اوسکی دل مین — ای فدا ایک اثر آہ رسا ہوتا ہی

وہ ہی ہوتا ہی جو تقدیر مین لکہا ہوتا ہے
سچ ہی ای دوست تو تدبیر سے کیا ہوتا ہے

سانپ کا زہر نہین جسکو ہو واقع تریاق
زندہ کب کشتۂ گیسوی دوتا ہوتا ہے

مار لیتا ہے لگا جسکو غم زلف سیاہ
عشق گیسوی بتان سخت بلا ہوتا ہے

ابہی لوٹ کہان ہی اوسی لیلی وحشت
قیس کب راغب آواز درا ہوتا ہے

ہی قیامت جو ٹہرا ترا ای آفت جان
چلنی مین حشر کا ہنگامہ بپا ہوتا ہے

سکہ اس اوج کی قسمت مین ہا یون ہین
بوم اگر میری صحرا مین ہما ہوتا ہے

مجکو درکار ہی اک فضل خداوند کریم
جس سے دارین مین انسان کا بہلا ہوتا ہے

ابر رحمت و ... اقبل کی غافل آواز
تہہ کر ناچ مین کیا محو غنا ہوتا ہے

صاف کہا جانے مین مردود جلق کی حالت
دیدہ وان رخ انسان پہ جو وا ہوتا ہے

خیر کر خیر جزا خیر کا ہے خیر فدا
شر جو مرتکب کری اوسکا بہلا ہوتا ہے

جلوہ اپنا دکہا دیا کسنے
برق مجکو بنا دیا کسنے

اوسکو یہ مدعی بنا دیا تمنے
ذکر میرا سنا دیا کسنے

مجکو یارو رلا دیا کسنے
گہونگٹ اپنا اوٹہا دیا کسنے

بس تیرا کون غیر کی تا آگے
مجکو خوار و زار رلا دیا کسنے

گدگدی سی ہی گئی دل مین
زانو میرا دبا دیا کسنے

مرگیا سنکی حال زلف صنم
زہر مجکو کہلا دیا کسنے

کسنی ٹہوکر فراست ماری
بعد مرگ اب جلا دیا کسنے

کون بولا کہ ہم چلی یہان سے
دل ہمارا دکہا دیا کسنے

کس سے دل لگ گیا برن میں فدا
عزم سیر چمن مٹا دیا کہتے

۲۴۷

کیا زندہ ہیں وہ لوگ کہ جو غم نہیں رکھتے
دل مضطرب و دیدۂ پرنم نہیں رکھتے

کب ہجر میں ہنگامۂ ماتم نہیں کہتے
کس ماہ کو ہم یاد محرم نہیں رکھتے

کچھ سینۂ سوزاں میں بجز غم نہیں رکھتے
دل ہم نہیں کہتے ہیں جگر ہم نہیں رکھتے

دوری سے تری مرنے کی رو بیک ہیں کافر
ہم قالب بیجان ہیں ورادم نہیں رکھتے

کر دیتے فدا ساقی کی اک جنبش قدم پر
افسوس کہ ہم سلطنت جم نہیں رکھتے

تسکین کی لئے گویا ہے قاتل کی نشانی
ہم زخم پر اپنے کبھی مرہم نہیں رکھتے

جو گیر غم ہجر یہاں تک تو ہوئے ہم
اب اونکے نہ ملنے کا ذرا غم نہیں رکھتے

مسکن تو ہی جانیں میرے وہ نہیں اتنک
مر جانے سے سیری جو وہ ماتم نہیں رکھتے

ہے اپنے توکل پہ گذر آمد زر کا
جز باب قناعت کوئی در ہم نہیں رکھتے

کیسے سر و خورشید جو اونکو تو بجا ہے
کیا حسن دل افروز سے عالم نہیں رکھتے

کچھ منظور نہیں ہے دل و جان دینے میں تمکو
کب آپ فدا حسن حاتم نہیں رکھتے

۲۴۸

بجا معشوق کو عشاق کی صحبت سے نفرت ہے
ہر یک ناجنس کو ناجنس کی صحبت سے نفرت ہے

قصور اپنی ہی ہے الکا نہیں تقصیر کچھ اونکی
اسی الفت سے رغبت ہے اوسی نخوت سے نفرت ہے

صنم لیلی کو غیرت کس قدر تھی نجد کی بن سے
کبھی پھر کیوں نہ لی بش وہی وحشت سے نفرت ہے

جو کچھ تکرار شوق وصل میں کرتا ہوں میں اوس سے
وہ کہتی ہیں چپ رہے مجکو اس حجت سے نفرت ہے

رہی بیداری طالع تھی ایام فرخندہ
کہ اب اوس مہر وش کو غیر کی صحبت سے نفرت ہے

گلشن کو کار وصل یار ہو کس طرح ای ہمدم
محی جلوت سی نفرت ہے اور خلوت سی نفرت ہے

مین بندہ ہون خدا کا اور امت ہون محمدؐ کی
فدا مجکو نزاع مذہب و ملت سی نفرت ہے

غزلہ

ہی جنبش خنجر کا گلا اونسے
سخت بدنی کیا جدا اونسے

صلح بن کب رہا گیا اونسے
غیر سو بار گو لڑا اونسے

ہوگی بار غم مجکو دی گالی
جان مینی جو کل کہا اونسے

لب تک آ جینگی میری تاثیر کا ذکر
تو نی ہمدم جو کہدیا اونسے

عشق اور حسن کی یہ جیتنی مین
ہی وفا ہم سی اور جفا اونسے

طرز و انداز کے وہ ماہر ہین
ہی ادا سیکھی ادا اونسے

دیکھکر اونکو ہوگیا ششدر
جب مین دوچار ہوگیا اونسے

عوض شعر کب دیا بوسہ
کب سخن کا ملا صلا اونسے

ای صبا میری اضطراب کا حال
حاکی کہدیا تو ذرا اونسے

کب وہ سنتی ہین مجھ فقیر کی بات
کیا کہون جی کا مدعا اونسے

ہین فدا ای بتان فدا ایسے
کہتی ہین لوگ جان فدا اونسے

غزل

ہمدمو ہجر مین اوس شوخ کی ہم کیا کرتے
برق کیطرح سی گہر مین جو نہ تڑپا کرتے

اور چارۂ مرض عشق کا ہم کیا کرتے
صبر سی گر نہ علاج دل شیدا کرتے

ہم بھی کچھ شکر گزاری سیتا کرتے
ہمکو اس زرد جگر سی جو وہ چھا کرتے

کبھی بہت فکر پہ ہاتھ آیا نہ مضمون کمر
کیا رقم یار کا ہم وصف سراپا کرتے

ای جنون ہمکو اگر نسبت تہی زنجیر ستی
نجد سا ہم بھی بیابان کوئی پیدا کرتے

دل ترا سا جو خدا ہمکو بھی دیتا ناصح
تب تو البتہ تری پند گوارا کرتے

تم ملاقات اگر یون ہی رکھتی ہم سے
آپکو اور بھی کیون خلق مین رسوا کرتے

کوچۂ یار مین ہوتی جو رسائی اپنے
نہ کبھی خلد کی تا حشر تمنا کرتے

خاطر یار سے ہم ارض و سما کو ورنہ
ایک آہ جگری مین تہ و بالا کرتے

ای فدا دل کی یہ دل ہی مین جاتی ارمان
ہائی گر ایک بھی وعدہ کو وہ ایفا کرتے

۱۵۵

کیا لالہ زار عشق بتان کی بہار ہے
سینہ ہی ریش ریش تو دل داغدار ہے

از بسکہ ذکر کاکل و روی نگار ہے
دیوان مرا مرقع لیل و نہار ہے

لرزہ مین دیکھکر جسے سنگ مزار ہے
کشتہ ترا مزار مین کیا بیقرار ہے

کیا ای فدا کلام ترا آبدار ہے
ہر بحر شعر پر تری دریا نثار ہے

دستار محتسب ہی یہان تار تار ہے
یہ بزم چند بادہ گساران خوار ہے

شامل جو اہل سوگ مین وہ گلعذار ہے
بزم عزا مین میری چمن کی بہار ہے

بہر ثبوت چاک دل ریش ای صنم
شق بعد مرگ بھی مرے سنگ مزار ہے

جاگا مین جو وہ ست بد مہر تو کہین
آنکھون مین تیری نیند کا کیونکر خمار ہے

بھاری جنازہ ہی مرا حسرت کی بوجہ سے
ہر چند یہ کہ لاشۂ جسم نزار ہے

مرہم کی بدلی زخم جگر مین بھرا ہی مشک
ٹانکی کی جای زلف معنبر کا تار ہے

حلقہ تمہاری زلف کا پھانسی سی کم نہین
جو پیچ تار زلف ہی زندان تار ہے

ہی یہ شمیم نافہ کہ خوشبوی زلف ہے
یہ گہواہ او سس پری کا کہ دشت تتار ہے

جون غنچہ چاک ہی جگر ریش ریش میں — کیا زخمہای سینہ کی میری شمار ہے
بیواسطہ جو رنج کری مجھسے غیر شوم — کتا ہی سگ ہی خر ہی گدہا ہی چمار ہے
بیوجہ چشم سے مری جاری نہین لہو — پہلوی خستہ مین دل منتظر فگار ہے
مخلوط میری ذات مین ہین خاکساریان — عنصر جو عجز ہی تو سرشت انکسار ہے

پیدا تو کرلے پہلے کمال سخن فدا
کم ظرف ابھی سی کیا ہوس اشتہار ہے

۵۵۲ ف

غم مین تیری ای صنم کیا شکوہ اغیار ہے — تا صبح مشفق بھی میرا دشمن خونخوار ہے
مجکو ہر صبح فروزان مثل شام تار ہے — کیا تری زلف سیہ کی غم کی یہ آثار ہے
ہی سفر مین یاد مجکو رنگ تیری ناک کی — وادئ غربت مرا گویا قرنفل زار ہے
ہر مسلمان زادہ ہی بنام سیمین کی ستا — رشتہ الفت نگہ کا فرتر از زنار ہے
بنگیا ہون اسقدر سوز غم اصنام مین — قار کا ہی تار جو میری نفس کا تار ہے
ق
حسن کی عالم سی درہم اور برہم ہی جہان — ہر کوئی دھندی سی اپنی مشغلہ بیکار ہے
ہی کوئی سودا زدہ زلف دوتا کا انکی — کوئی بیچارہ مریض نرگس بیمار ہے

رکھہ نہ مخفی راز درد دل کو مولا بخش سے
ای فدا اک دوست دانا ہی مآل کار ہے

۵۵۳ ف

گویا ہر ہر زخم آرام دل افگار ہے — مجکو زنگ تیغ قاتل مرہم زنگار ہے
ہی خریف آنی سی تیری رشک صد فصل ربیع — مجکو بہاگن کا مہینا اب تو اسن کوار ہے
بیخطر منزل پر اپنے مال کو لے جائیگا — جو کوئی غفلت سرای دہر مین بیدار ہے
آج کل کی آشنایون کا نہین کچھ اعتبار — جو ترا غمخوار ہے غافل وہی خونخوار ہے

ہی تری پاؤن مین نقش تل جو رخ کی کیا صلہ　　گویا میری واسطے تلوار کی جھنکار ہے

ہی عوام الناس کو کم عقل و دولت کی تمیز　　شہر دانا ہی نادان بھی اگر زردار ہے

خوشہ چین خرمن اہل سخن ہون مین فدا
میر محسن ہی جو دانا صاحب افکار ہے

مطلع

میرا ہر ذرہ حریف دیدہ بیدار ہے　　مجکو کیا خواب عدم مین حسرت دیدار ہے

تا بہ مدفن تم ہی مرجاؤ کی ماری بوجہ کے　　حاملو لاشہ مین میری حسرتوں کا بار ہے

اوس بت کافر کی غم نی سخت لاغر کر دیا　　جو بدن مین رگ ہی گویا رشتہ زنار ہے

اوس پری پیکر کی یو رکا جو سودائی ہون مین　　نوک کا کانٹا ہی جو میری آبلہ مین خار ہے

ای صبا کہہ جا کر اوس گل سی کہ تیرا تو ہان　　زار ہی رنجور ہی بیتاب ہی بیمار ہے

کیا کریگا حاسد مردود آہو گیر ہان　　تیر ہون مین اور مرا دلوان میان راز ہے

برق اگر ہی آہ میری عذر تو راہ ہے　　ابر کہتی ہین جسی وہ چشم دریا بار ہے

گروہ سو منزل مین ہو دونکا یہا لگی پہنچ مین　　اسقدر نامہ کا میری سر بسر طومار ہے

آی بجا محبوب نامہ نام رکہون جو فدا
جا بجا دیوان مین میری بیان یار ہے

مطلع

کیا یہ بندہ انتظار یار مین بیدار ہے　　منتظر آمد کا اوسکی ہر در و دیوار ہے

میری دیوان کی خریداری بہت دشوار ہے　　گویا ہر شعر سنگ گوہر شہوار ہے

مر گیا ہون دیکھکر تیرا جواب از سلام　　وا ابھی دروازہ دار السلام ای یار ہے

گلشن مین ہی کسی گلشن کی مژگان کا خیال　　جو چمن مین پہول ہی مجکو برنگ خار ہے

وادی ہستی کو کر جاتا ہی طی یک چند مین　　توسن عمر رواں کتنا سبک رفتار ہے

بین اگر عناب لب اوس بت کی بیمار کو
شربت آلو بخارا شربت دیدار ہے

گرد دیوان کی مری کحل الجواہر ہی فدا
نور بخش مردم چشم اولی الابصار ہے

۷۵۶

آدمی کی محض لاحاصل فدا تدبیر ہے
بس وہی ہوتا ہی جو کچھ خواہش تقدیر ہے

ہر مسلمان زاد و ہر ہندو بچہ کا ہی گمان
کسقدر اوس بت کا کفر عشق عالمگیر ہے

خاک پاک مسکن جانان کا لکھا ہی جو نام
یہ لفافہ ہے مرا یا نسخۂ اکسیر ہے

سر جھکائی مین ہون وہ کھینچے ہوی تلوار ہین
موت کی آنی مین بہر اب کونسی تاخیر ہے

خط مین لکھا ہی جو تیری تنہ روئی کا وصف
گویا حیرت سی کبوتر طوطی تصویر ہے

جوش رقت نی ہوا میت الحزن زندان مجھی
موج بحر اشک ترسی پاؤن مین زنجیر ہے

ہو گیا ہون تا کسی خورشید رو کی چاہ مین
کیون شعاع الشمس میری زردگی تنویر ہے

گل کیا ہی زرد رنگی نی اوگی ہی زعفران
خاک میری ہند مین انموذج کشمیر ہے

کب مین فکر شعر کرتا ہون بکتا ہون مگر
ہاتہ مین خامہ نہین میری رگ کہگیر ہے

اوس بت ابرو کمان کی غم مین ایسا خستہ ہون
جو بدن پر بال ہی میری وہ گویا تیر ہے

ای فدا تقریر ایسی آپ کی گستاخی معاف
جیسی مضمون خیز قبلہ آپکی تحریر ہے

۷۵۷

جوش گریہ کا مری ہجر مین ایسا حال ہے
دامن دریا ہی چشم تر پہ جو رومال ہے

مثل گورکھ دہندی کی اہل جہان کا حال ہے
پیچ و تاب فکر دنیا جان کا جنجال ہے

تیر کرنا زندگی کا ہجر مین اشکال ہے
روز ہی گویا مہینا اور مہینا سال ہے

کب ہے اوس سیب ذقن کو تشنگی کی احتیاج
شیرہ آب حیات جان سی مالا مال ہے

تیرہای آہ سی روزن ہزارون ہو گئے   آسیای آسمان مین خالِ غربال ہے
ذات چاندی کی گلی ہی چھنی یاقوت مین   گر گڑی کی باتری سنہ مین صنم منال ہے
نالہای دل کا جو صدمہ اوٹھا سکتا نہین   قرص مہر و ماہ سی پشت فلک پر دہال ہے
لکھتی ہین مکتوب عصیان کیونکہ کاتب ہین   روسیاہی سی مری میرا نامہ اعمال ہے
ملبی جوش گریہ خونین تری شان و شکوہ   ہنگ گلگون ہی کی ہی زرگلی واہس لال ہے
خون مم تحریر خطا جاری ہی لیلی مش   ہی شگاف خامہ یا فصد رگ قیفال ہے
ہی دوگانہ شکر کا گویا جنازہ کی نماز   میرا روز مرگ اوسکو غرۂ شوال ہے
کیون ہو بار مژگان ہجر بانع وصل مین   اندنون سرسبز میرا گلشن اقبال ہے
آ مری صحرا مین گر فرصت ہے دوفور اشک و آہ   گر تجھی منظور کرنا سیر نینی تال ہے
تنگدستی مین قناعت کی بدولت ہون غنی   بوریا گر مجکو قالین ہی تو کمل شال ہے
کس سی تیرا وصف ہو اے خسرو اقلیم حسن   طوطی ہندوستان کی بھی یان بیان لال ہے
دانہ مقصود تک طاقت نہیں پرواز کی   مرد بی زر ہے مقرر طائر بے بال ہے
ناتوانی سی جو لاشہ اپنی نظر آتی نہین   کسقدر حیران سرہالین مری غسال ہے
بیباک ہے اوسکی گا تیمن با جراحی مین تیر آب   ہی کمر زیر شکم یا آئینہ مین بال ہے
لوگی جو وکی کم کہار و ن سی نہین میری   گرد باد وادئی غربت مرا سکھپال ہے
ہوگا اک دن تیغ سکار سے رو بار ابی سیل تن   آج گو مصروف صید ضیغم و افیال ہے
ہوگا روز مرگ ای غافل مبدل با کفن   زعفرانی دوش پر تیری جو یہ رومال ہے
ہو ہنوز ہلتا ہی پیوستہ منہ سی سرنہ   دہن میرا گویا دار الضرب یا ٹکسال ہے
پیستم ہی بی کسندہ نہوگی تیری ملنسی کبھی   ای فدا افضل خدا تیری جو شامل حال ہے

٥٥٨

رند واوس محتسب خوار کی ایسی تیسی
کیا کہا اوسنی کہ میخوار کی ایسی تیسی

لاکہ چارہ گری کی مین نبجیا پر نبجیا
ای پری عشق کی آزار کی ایسی تیسی

ایک شب پاس کبھی یار کی سونی دیا
اپنی اس بخت سیہ کار کی ایسی تیسی

حدب دل پر مری جو وادن اللہ ہو فائق
غیر کی درہم و دینار کی ایسی تیسی

وہ جو ارباب محبت کو برا کہتا ہی
ای **فدا** زاہد مکار کی ایسی تیسی

٥٥٩

خورشید انجمن میں ہی یہ کس کی نور کی بتی
یہان ای شمع سوزان تن مہجور کی بتی

غم موی کمر مین ناتوان ہوکر ہوا ہون مین
جلی مرقد پہ میری تار زلف حور کی بتی

ہوا ہی خم پارہ مین سینہ ریشہ ریشہ تیرا پنہا
مری زخمون کو کافر چاہیے ساطور کی بتی

جو ہو محفل کو تیری احتیاج شمع کافوری
بنا کر بھیجی فیلون روز ساقی حور کی بتی

جلا کرتا تہا سوز اشتیاق حشر زیر زمین
چراغ قبر کو میری ہٹوا انگور کی بتی

دہان گور بنی سوزش جرم ارض ہی غافل
تن زار جلی دکھلان بنی اہل سور کی بتی

یہ سب انعام ہیں سحرا کا ورنہ شب کبھی آتش ہے
جو لایا یار پاس اپنی تو جہنے دور کی بتی

رہائی دوستی نام آور سب ہی طیفہ مین
سدا کرتا ہی روشن شیخ موم زور کی بتی

یہ پیچ لف ہی کام مین او لجھاو بڑی ہی مین
غضب کرتی ہی رخ پر شعلہ سرکش مغرور کی بتی

رہ سوز شکست مثل فتیلہ مین جلون کیونکر
سنبہالی نشہ مین جو غیر اوس مخمور کی بتی

دل سوزان مین ہی جو داغ عشق احمد مرسل
فروزان گور تیرہ مین ہی میری نور کی بتی

لگائی ساٹ ہمین کب سی پہلو بیلی دس ستب
ملی کب زخم دل کو مرہم کافور کی بتی

فدا روشن ہی جا تیرا نام مثل مہر دنیا مین
غزل مین تو نی کس کس طرح باندھی پر نکور کی بتی

پاس سے تیرے جو ہون مین نالان ہے کیا مد نظر
درد جگر مین سوزش دل ہے شور قیامت سر پر ہے

چھاپہ میری ہوش و حواس و صبر و خرد پر مار گیا
شاہ دیار عشق بتان کا جسکے بارب لشکر ہے

یہی غزل اک کافی ہے جو اوسکو سنائے میرا کلام
یون دیوان کا تو میری ہمدم بڑا ضخیم دفتر ہے

دوست عبث کہتی ہین مجھسے حال سنا اپنا اوسکو
ورنہ یہ میرا سوز نہانی اوسپہ بخوبی اظہر ہے

خط تو لکھا ہے شوق سے لیکن کون اوسے نہین پہونچائیگا
طالع بد سے میری جہان مین عنقا آج کبوتر ہے

کچھ ہم تم ہی نہین حیران ہین دیدار سے اوسکی ای ہمدم
اوس سادہ روکی عارض کو آئینہ دیکھکے ششدر ہے

کچھ غیرت بات نہین کرتا تو اسکی ان حضرت گھبرا
ہر شخص کے پاس کھڑا ہو جانا عادت اوسکی اکثر ہے

جادو سیکھہ کے کیا کرنا ہے عشق مین سامری چشمون کے
یہی فقط اک جذبۂ دل کا کافی ہمکو منتر ہے

یاد جو اوسکی سوئی مژہ کی ہر دم دل کو رہتی ہے
تن پہ جو میری بال ہی گویا خنجر ہے یا نشتر ہے

سیر مری دیوان کی اوبت کم نہین سیر جنت سے

دیکھو مری ہر بحر رواں مین جاری چشمہ کوثر ہے

بوسہ لگا مینی جو اون سی سجدہ کر کر کیا سوال

کہنی لگا وہ کافر یہ کیا حرم کا اسود پتھر ہے

کل گہر جو مین اونکی جا نکلا کس لطف سے وہ فرمانی لگے

کیون آیا نہین کرتی صاحب یہ بہی تو تمہارا ہی گہر ہے

بسکہ وہ لعل کان حسینی قدر جو میری کرتا ہے

سخنوری کا مجہ مین ہم فن بڑا گرامی جوہر ہے

بی عشق نہین ہی لطف سخن یون فہمی ان ل لہایا کرو

وہ ہی سخن کا ماہر ہے جو عشق کی علم کا دفتر ہے

انشا اللہ ہو جائیگا اب سکے یہ دیوان مرا تمام

شوق مین اونکی شوق سخن بہی رہتا مجکو اکثر ہے

ناز و ادا طرز جفا سی تیری کوئی بچ سکتا ہے

شیخ بہی شوخی دیکھ کی تیری سخت طپاں و مضطر ہے

جو پرسون تہا وہ کل نہین تہا جو کل تہا سو وہ آج نہین

کیسی بیان کیا حال زمانہ جو دن ہی سو بدتر ہے

آتش غم سی پہلوی سوزان میر آتش خانہ ہی

جگر نہین ک شعلہ ہی یہ دل نہین گویا اخگر ہے

بارہ برس کی عمر تہی میری جب یہ لکہی تہی مینی غزل

دنیا فدا اصلاح ذرا تم غلطی اسمین اکثر ہے

۵۲۱

گدای حسن کسیکو کوی جانان کی میسر ہے / وہ دارا ہی فریدون ہی سلیمان ہی سکندر ہے
خرابی دیار دل کو تیرا دستۂ مژگان / رسالا ہی سپہ ہی فوج ہی پلٹن ہی لشکر ہے
دل سوزان مرا اس آتش ہجران سی پہلو مین / شرر ہی آگ ہی شعلہ ہی انگارا ہی اخگر ہے
وہ رویا ہون تمہی غم مین کہ میری اشک کا دریا / جمن ہی گنگ ہے جہیلم ہی ستلج ہی سمندر ہے
خدا حافظ ہی ای یار و نگاہ قاتل ظالم / کٹاری ہی چہری ہی تیر ہی برچھی ہی خنجر ہے
تجھی لیلی سی کیا نسبت کہ تیرا چہرۂ تابان / تجلی ہی سحر ہی ماہ ہی مہر منور ہے
رخ انور پہ اوس خورشید رو کی داغ چیچک کا / زحل ہی مشتری ہی قطب ہی زہرہ ہی اختر ہے
جو پوچھی حال میرا وہ تو اوی قاصد یہ کہدینا / تپان ہی زار ہی بیتاب ہی بیجان ہی مضطر ہے
مرا خط ای پری بال ہمای شوق سی تیر / صبا ہی پیک ہی طائر ہی ہدہد ہی کبوتر ہے
ہمارا جذبۂ دل بہر تسخیر پری رویان / عزیمت ہی فسون ہی سحر ہی جادو ہی منتر ہے
رخ رنگین ترا ای نوبہار حسن رعنائی / سمن ہی ارغوان ہی یاسمین ہی لالۂ تر ہے
گرہ چوٹی کی تیری غالیہ سائی مین ای گلرو / اگر ہی لخلخہ ہی عود ہی نافہ ہی عنبر ہے
تری زلف سیہ سے حق تعالی سی نجات اپنی / بلا ہی دیو ہی آسیب ہی افعی ہی اژدر ہے
یہ پوشش خاک کا وہ سرو خرامان تیری جلنی سے / کتان ہی شال ہی دیبا ہی مخمل ہی مشجر ہے

فدا کو جسنے دیکھا ہی وہ مرد عاشقی شیوہ
کشیدہ قد ہی گندم رنگ ہی خوش شکل ہی لاغر ہے

۵۲۲

غافر الذنب غریق یم عصیان مدد دے / یا خدا ای دو جہان و ولی دوران مدد دے
وقت امداد ہی یا ایزد سبحان مدد دے / قادر و مقتدر و ارحم و رحمان مدد دے
شورش کفر ہے یا نایب یزدان مدد دے / یا محمد ﷺ مدد ای ختم رسولان مدد دے

نفس امارہ و سرکش نی کیا ہی مجی مغلوب یا رسول مدنی ہادی دوران مددی
بند فکر غم دارین سی یارب مجی نجات یار ہا تی وہ زندانی احسان مددی

بیکس و غمزدہ و زار و پریشان ہی فدا
مشکل آسان کن بیمار و یتیمان مددی

۱۲۱۳ھ

دم ہی انکہو نمین اب ای حیثمہ حیوان مددی لب جان بخش بت جان کی فیضان مددی
تڈیان مغفت نہ برباد ہون اے امین مری نظر لطف سگ کوچہ جانان مددی
پہونکی دیتی ہی مجی آتش سوز الفت جوشش رقت مردمی دیدہ گریان مددی
پیچ و تاب غم دنیا سی چہوڑا دی مجکو حلقہ کاکل و گیسوی پریشان مددی

ختم ہوتا نہیں دیوان فدای ہندی
یا فصیح العرب ختم رسولان مددی

۱۲۲۵ھ

نہ بدلا ہیں اوسنی کوی قاتل مین اگر پہلے تو یار اجا ینگا ویں سی خط کی نامہ بر پہلے
نہ گہا ہی کہین صیاد کی اس نجانی کا کہ فصل آنی سکی فرنی پیرتی ہی ہین نیہر نہلے
مین وہ ناتوان اس گلشن آفاق مین ہی جان بوئی گل سی اوڑ اوینگی مجی باد سحر پہلے
رہ ملک محبت کرسکی طی خاک کیا کوی قدم رکہتی ہین پیچہا جان فی تن سی سفر پہلے
امان یارب مکافات گناہ عشق سی مجکو جلا آتا اتش دوزخ سی ہی اوس جگر پہلے
جو کاشش یا مری گہر تو تسلیم کو جاناں جہکین گی میری اوٹہنی سی گی ہو ادر پہلے
بیرین خون عزیزان کو جیین تیر ادی بت قاتل کہ پڑتا ہی قدم پیچہی مگر کٹتا ہی سر پہلے
مری عقدہ کشای کیجو ہیلی غنچہ گل سے خط شوق اوسکو پہونچا نامرا باد سحر پہلے
مقدم فکر عقبے پر نکر فکر معیشت کو نشاط زندگی سی موت کا ساماں کر پہلے

کسیکی ہانک کے راہِ طلب میں سب چلی کوئی
گوارا کرلے سر پر صدمۂ تیغ دو سر پہلے

فدا کیونکر نہو لولاک و نکی شان مین نازل
ہوا سب خلق سے نورِ محمد جلوہ گر پہلے

۵۶۵

ہم تابکی ضبط اے بت جانانہ کرینگے
کب تک تری اس پردہ کا چرچا نکرینگے

کیا جانتے تھے ایسے وہ ہوجائینگے بدظن
اب بوسہ بھی اونسے کبھی مانگا نکرینگے

میرا ہی ہے یہ حوصلہ تسلیم و رضا کا
اغیار ترے ناز اوٹھایا نکرینگے

کب ہمسے بتون کا ہو ادا حق محبت
شکوہ جو کرینگے تو یہ بیجا نکرینگے

ہرچند کہ مرتے ہین کسی پردہ نشین پر
لیکن کبھی یہ راز ہم افشا نکرینگے

سو عہد وفا کرتا ہے تو ہمسے ولی ہم
اے عہد شکن تیرا بھروسا نکرینگے

پچھتائینگے اور روئینگے قسمت کو فدا ہم
دنیا مین جو اندیشۂ عقبے نکرینگے

۵۶۶

کب تک تجھے اور آپکو رسوا نکرینگے
کب تک تری بیداد کا شکوا نکرینگے

جو اونسے ملاقات کی پروا نکرینگے
کچھ اون سے کسی وقت وہ پروا نکرینگے

خود درد نہان اپنا ہم افشا نکرینگے
دیوان کو مروج کبھی اصلا نکرینگے

گر خواب مین بھی آپکا آنا ہے جو دشوار
کیا فائدہ ہم اب کبھی سویا نکرینگے

رکھینگے سدا شربت دیدار سے محروم
بیمار کو کیا لب سے وہ اچھا نکرینگے

بولے وہ کہ جو منہ سے مرے منہ کو لگایا
ہم پھر کبھی منہ تجھکو لگایا نکرینگے

کھا جائیگا ہمکو غم نومیدی و حرمان
افضال خدا کا جو بھروسا نکرینگے

بولے وہ کہ کچھ تو نے زیادہ جو ہوس کی
پھر تجھکو بغل مین کبھی کھینچا نکرینگے

حاتم رہی دنیا سی فدا قدر سخن کی
ہم خوش دل ایسا کبھی کھایا کرینگے

عالم مین تیری جور و جفا میری واسطے — سب ہین یہ تیری ناز و ادا میری واسطے
عیش و نشاط کر ہوی اغیا کی نصیب — دنیا مین درد و رنج و بلا میری واسطے
ہر دم ملال فکر مین رہتا ہوں مبتلا — ملتی نہ کاش فکر رسا میری واسطے
اللہ مغفرت کری محمد رسا کی — ای دوستو یہ مانگو دعا میری واسطے
یارب جو تو نی دی ہی زبان سخن سرا — لازم ہی تیری حمد و ثنا میری واسطے
عیش و نشاط کی ہی محبت مجکو آرزو — پیدا ہوا ہی رنج و عنا میری واسطے
رفتار خوش کا تیری جہان مین ہی غلغلہ — ای جان ہی گویا حشر بپا میری واسطے
جسدن سی تجھ سی لوگ لگی ای ستمگر — کیا کیا نہ تو نی رنج دیا میری واسطے
تہا ان ترے وطن سی اگر بن مین میں بسی — رہتا مدام جہد صبا میری واسطے
تو ریشا عری مین کلام دروغ ہے — کب جھوٹ بولنا ہی روا میری واسطے
مشتاق فکر شعر سخن مجکو کر دیا — استاد ہی یہ درد ترا میری واسطے

فکر تال عشق تباں گشت معاش
کیا کیا ستمین ہین فدا میری واسطے

کرتا ہوں مین سدا یہ دعا تیری واسطے — ای بت خدا دی مہر و وفا میری واسطے
مخصوص ہی جور رنج و جفا میری واسطے — پیدا ہوا ہی ناز و ادا تیری واسطے
جسنی بنایا رخ ترا مانند آئنہ — کر دی صفای دل بھی عطا تیری واسطے
دیوانہ پن کی میری شکایت او اسی کر — لازم نہیں کہ مرا یہ گلا تیری واسطے

معنی شکر ناطقہ مارب ہون تب ادا ۔ کرتی رہین جو حمد و ثنا تیری واسطے
حسرت کا میری گویا ہیولا ہی ای پری ۔ جو بن لاہی حسن کا کیا تیری واسطے
جب غم نہ تہا ترا نہ تہی فکر سخن مجہے ۔ دیوان تمام مین نی کلہا تیری واسطے
روشن چراغ رخ سی شبستان دہر ہے ۔ اللہ نی یہ حسن دیا تیری واسطے
مرنی کی جای تہی نہ اطاعت کا تہا مقام ۔ مین سنے جو خط غیر پڑہا تیری واسطے
بہر خدا صنم نہ بجہے آنکہ سے گرا ۔ اس اوج رتبہ سی مین گرا تیری واسطے

بس ای **فدا** یہ میری شب و روز ہی دعا
عزت دی دو جہان کی خدا تیری واسطے

۵۶۹

پیچ و تاب سحر مین کیا سنبلستان دیکہیے ۔ سوی پیچان دیکہیی زلف پریشان دیکہیے
داغ روشن مین شب تاریک مین ای ہمدم ۔ میری فرقت مین تماشاہی چراغان دیکہیے
لوٹیے نظارۂ رخسار جانان کی بہار ۔ سیر گلشن کیجیی لطف گلستان دیکہیے
کیا صدا اللہ ہو کر کی تیری قم باذنی نے ۔ زندہ ہوتی مین ہزارون بیکسی جان دیکہیے
گلشن فردوس مین لگتا نہین جی بعد مرگ ۔ یہ تمنا ہی کہ چلکر کوی جانان دیکہیے
کیا یہ ای لیلی منش کہ کر جنون قیس ہے ۔ میری وحشت دیکہیی میری بیابان دیکہیے

ای **فدا** چلکر مزار حضرت بیدار پر
شاعران آگرہ کو بہی غزل خوان دیکہیے

۵۷۰

جنون عشق مجہپر چہا رہا ہے ۔ عبث ناصح مجہے سمجہا رہا ہے
مری سینی مین بہر عشق باقی ۔ بجز اک قطرۂ خون کیا رہا ہے
ہوئی یہ حقیت اوس بت کی ناصح ۔ مرا کیا دل پر اب دعوا رہا ہے

موتی یہ بہی مری تربت پہ پیہم
فلک باران غم برسا رہا ہے

ابہی مین دیکہتا آیا فدا کو
در جانان پہ وہ چلا رہا ہے

مسیحا کو بحر رخ یار مین یارب جسے آتا پایا ہے
زمین پر کس صنم نے پردہ چلون اوٹھایا ہے

گیا کہسکا نہ ارباب خرد کو میری وحشت کا
سنو لو مشی میں اب مجکو پس از مردن بنایا ہے

بولا کہ نہین وہ خود چلا جاونگا ای ہمدم
بہانہ یہ بنالونگا کہ مجکو کیون بولایا ہے

کمال از روز روزن مجھے ملتا نہی مہ تابان
خیال اوسکو زوال حسن کا شاید کر آیا ہے

جگر تہامی ہوئی شبہا ہی ہر رہگیر رستی مین
تری رفتار نی آشوب صد محشر اوٹہایا ہے

نہ دل مین اوس صنم کی کچہ اثر یارب ہوا پیدا
مری رونی نے گو تہر کو پانی کر بہایا ہے

ملی ہمسے جو وہ طفل دبستان حرم کچہ کہا کر
نہ اغیار سے یہ رونی اوسے ایسا پڑہایا ہے

ہوئی ہی بیکلی اگر کفن مین بعد پس از مردن
غرارا کس پری پیکر کا مجکو یاد آیا ہے

یہ دیوان ہی بیابان اور مین ہون قیس آوارہ
فدا فکر سخن نے مجکو دیوانہ بنایا ہے

زنجیر اور زلف گرہ گیر اور ہے
پابند جسکے ہم ہین وہ زنجیر اور ہے

تیر مژہ سے نسبت تیر کمان نہین
کافر یہ تیر اور ہے وہ تیر اور ہے

تشبیہ کچہ نہین ورق آفتاب سی
چہرہ ترا جدا تری تصویر اور ہے

مارا مجھے نہ شمشیر ابروے یار نے
خون ریز عاشقان ہی یہ شمشیر اور ہے

فرہاد نے یہ خسرو پرویز سی کہا
قسمت مری جدا تری تقدیر اور ہے

تو نیک نام حسن مین بدنام عشق مین
شہرہ ترا جدا مری تشہیر اور ہے

بتاں کو میری دردسی نسبت نہیں ذرا — نغمہ ہے اور نالۂ شبگیر اور ہے
دشنام تیری لب پہ مری لب پہ ہی دعا — تیرا کلام کچھ مری تقریر اور ہے
کیا تذکرہ ہے قصۂ اصحاب کہف کا — حال عجیب حضرت شبیر اور ہے
واعظ کو کیا خبر رخ و گیسوی یار کی — قرآن یہ جدا ہے یہ تفسیر اور ہے

گرد و نو صاحبوں کا محمد تقی ہے نام
لیکن ہوس ہی در فدا پیر اور ہے

ے ۷۵

مری سینہ میں تیر عشق کا وہ زخم کاری ہے — کہ جسکی درد کی شدت سی مجکو لیست بہاری ہے
نہ کیا کیا حال انساں پر نگاہ فضل باری ہے — جو ہم غافل ہوں اوس سے عین کمبختی ہماری ہے
ہمیشہ شب ہای غم میں اب مشوش گنون تارے — کہ میرا اختر بد ضامن اختر شماری ہے
جو فرباقی ہو مجھسی پھر ترک عشق انکی صح — مری قسمت کہیں یہ امر کیا کچھ اختیاری ہے
شبنم تم گل ہوا وریدان صحرا صحن گلشن ہے — یہ گلگوں صبا تک پیکا باد بہاری ہے
نہیں کچھ فائدہ جز رنج و غم دل کی لگانی میں — کہ وقت ہی خرابی ہی پشیمانی ہی خواری ہے

فدا ہوں میں ثناخوان اوس شہ فخر دو عالم کا
کہ جسکی شان میں نازل کلام کردگاری ہے

ے ۷۶

نجات البتہ پاتا ہی کحو کی توفیق ہمت سے — کسی کی مت ہی حاصل نہ دنیا کی مصیبت سے
کلیجا پک گیا ہی آتش شوق شہادت سے — جگر میں آبلی ہیں خنم ہو کھانیکی حسرت سے
کسیکی نذر کر بیٹھی ہو کیا تاب و تواں صاحب — جو ہمکو عشق ہی نہ زور دل کچھ نہ دیوان جرات سے
غم صیاد و خوف باغبان و رنج بیبالی — نہ پوچھو حال کچھ مجھ کو گرفتار مصیبت سے
بھلا کب چھوٹتا ہی شوق صنم مری پیکر — فدا ہم باز آئی جامع مسجد کی امامت سے

٥٧٥

ای جان ہی شکرین جو تری لب کی بات ہے — مصری ہی انگبین ہی گی ہی نبات ہے
دنیای بی ثبات کی کیا کائنات ہی — مثل حباب آب روان بی ثبات ہے
جو شعر ہی مرا وہ نصیحت کی بات ہی — گویا مرا کلام کلام نجات ہے
ناحق کا درمیان ہے جھگڑا انہیں کبر — لب اوسکی ہی دہان یہ کہنی کی بات ہے
خالی ہے جو سیم بران جہان سے — گویا بغل مری کسی مفلس کا ہات ہے
جب رو دیا میری لاش پہ مین زندہ ہوگیا — ہر اشک یار قطرہ آب حیات ہے
گل ریز آتشین ہی جو ہر گرم آتشیں — میری شب فراق ہی یا شب برات ہے
بوسہ جو مانگا ہی نہین دیتا جواب ہی — گویا وہ طفل شوخ بت سومنات ہے

وہ ہی فدا سخن مین نظامی کا مرتبہ
جامی آب ہی تو نظامی صفات ہے

٥٧٦

یارب کیجو نگاہبانی — ہے عشق بلای ناگہانی
پردہ ہی تمہاری مرنا مین — کب تک نہ کہلی غم نہانی
مجکو کسی زلف سی ہی نسبت — ہی طول بہت مری کہانی
دو بوسہ لب اگر مجہی تم — پاؤن ابھی عمر جاودانی
کیا یاد کرونگا تمکو ای جان — کوئی میری بات ہی نمانی
مرتا ہون لب شکر فشان پر — کیونکر نہو تلخ زندگانی
یہ شوق وصال اور یہ حرمان — یہ حسرتین اور یہ جوانی
دہشت مین گئی ہی عمر ساری — جنگل کی ہمیشہ خاک چھانی
کیا تجکو سناؤن حال اپنا — یہ رنج فراق ہی کہ جانی

ن

موئی شدہ ام ز ناتوانی ۔ مو بر تن من کند گرانی

ایتی مین فدا اٹھائے ہزارہا لطف
ہر وقت تہا شغل شعر خوانی

۵۷۷

گر ہی نگاہ لطف خدای غفور کی ۔ مین راحتین سب آفتین ہین ذرہ تنور کی
ایسی کہان نصیب ہین مجہ تیرہ بخت کے ۔ شب کو نصیب ہو جو زیارت حضور کی
مانگا جو مینی بوسہ تو کہنی لگا وہ شوخ ۔ صاحب سمجہ کی باتین کرو تم شعور کی
اس حسن چندروزہ پہ یہ سب لے نیاز یان ۔ بیباک کچہ بہی حد ہے کبر و غرور کی
شوخی تو دیکہو الٹا ہی الزام مجکو اور ۔ باتین سب آپکی ہین فساد و فتور کی
آیا ہی مجکو کسکے ذرِ گوش کا خیال ۔ نیت ہے ورنہ کیون سفر کانپور کی

دہوسکے مین آئیو نہ کسیکی کبہی فدا
دنیا مین بسکہ رسم مروج ہی زور کی

۵۷۸

کیونکر کہون مین اوسکو کہ بدرِ منیر ہے ۔ زیر فلک وہ ماہ جبین بی نظیر ہے
یہ ناتوان جو بند سفر مین اسیر ہے ۔ انسان آب و دانہ سے کیا ناگزیر ہے
چہیڑو نہ اسی و سکی بات کی فرصت نہین مجھے ۔ کیا درد دل کہون کہ وہ کافر شریر ہے
بعد فنا ہی شاہ و گدا مین نہ کچہ تمیز ۔ دنیا ہی مین نمائش تاج و سریر ہے
بلبی خیال ہائے دلکش گمان مین جی چہکا ۔ جو دم ہی سیر کا سینے مین خدنگ تیر ہے
کیا کیا ہی ربط و ضبط خدا و رسول مین ۔ سلطان اگر احد ہی تو احمد وزیر ہے
جان کا ڈرانا ہی نہ ڈرانا ہے آنکہ کا ۔ بازی نہین ہی عشق مہم خطیر ہے
بہوجہ ہی نہ آتش غم میری خاک مین ۔ آب و ہوای عشق سے میرا خمیر ہے

بسیا کہہ کی ہیتی من ساون کی ہی بہار
یہ چشم تر ہے میری کہ ابر مطیر ہے

اللہ ری رنگ بوی محبت ترا اثر
بعد فنا غبار بہی اپنا عبیر ہے

کس اوج شان پہ ہی مرا رتبۂ سخن
تیر شدہ مجہی چرخ برین پر وزیر ہے

ہی رات دن مجہی غم و حسرت سی مصلحت
ہمدم ہے درد اور قلق اپنا مشیر ہے

ناگفتہ میرا حال ہوا اوسپہ سب عیان
نام خدا وہ بت کوئی روشن ضمیر ہے

پہر آئے ای فدا مجہی کس کا سخن پسند
ہر وقت میری سامنے دیوان میر ہے

۵۷۹

جاؤن فراق میں جو سوئی باغ بہول کے
بلبل کی بہول ہون مجہی کانٹی بہول کے

پہونچا دیا پیام مرا اوس صنم کی پاس
صدقی نہو نہیں کیون دل و جان رسول کے

کیون ہو نہین جا کی صحبت واعظ سی تنہ جبین
ظاہر ہین مجہپہ راز فروع و اصول کے

جی تلملاتا ہی قلق و اضطراب سی
کیون لوٹی لیتی ہو مجہی ساون مین جہول کے

دیوان مین جو غزل لکہو سو مختصر لکہو
قائل ہم ای فدا نہین تحریر طول کے

۵۸۰

دی تو خدا کی راہ مین کچہ دل کو کہول کے
دنیا سی لیجیو زر و دینار رول کے

باندہونگا تجکو وصف سراپای یار مین
لاؤن گا ای کمر تری مضمون ٹٹول کے

آئیگی عید بعد برس کی پہر ای بتو
مل لو خدا کیو اسطی آغوش کہول کے

کانٹونکا فرش رہا ہی مجہی ہجر الفین چاندنی
الحکم شب فراق مین دیکہی ہین غول کے

ایسی بہی کیا ہی چین جبین مین ٹہونکا مین
خوش کر دیا کرو کبہی تم ہنسکی بول کے

بار گناہ سی مری میزان کا ہی ضرر
کیا ہوگا داورا مری اعمال تول کے

وہ بت تو رام پور گیا ہی وہاں سی تم
مشتاق کسلئی ہو فدا سیر کول کے

[illegible]

کیا تجکو فدا خطرۂ گردن زدنی ہے
آقا مرا محشر میں رسول مدنی ہے

مین آبلہ پا اور یہ کانٹون کی بنی ہے
ای جوشش جنون حب تری آج بنی ہے

ہی پان کی سبزی تری غم مین سم قاتل
ہر ریزۂ حنائی تجہی ہیری کی کنی ہے

تم پہول کی گجری سی کلائی ہو نہ تجہ پری
کس مرتبہ کا فر تری نازک بدنی ہے

حاسد جو فدا اکرتا ہی غیبت تری ناحق
ناپاک ہی مردک ہی کمینہ ہی دنی ہے

[illegible]

ابوسن ندگی سی یہان ہر غریق ہے
چارہ ذقن نہین یہ چہ بڑ عمیق ہے

نایاب روزگار مین مرد رفیق ہے
جو آشنا ہی بحر ریا کا غریق ہے

اس بیکسی مین کون ہمارا رفیق ہے
مونس اگر ہی رنج تو زحمت شفیق ہے

مجہ رند بادہ خوار کی مذہب کو کچہ نہ پوچہہ
مذہب جو عشق ہی تو محبت طریق ہے

جز رہروان سنت خیر الورای پاک
گمراہ ہی نظر مین مری جو فریق ہے

نالی غم فراق مین تو یون ہی کم نہین
جو ہی شرارآہ حزین منجنیق ہے

اسود ہی واعظا جو سویدای دل مرا
ہر ہر شگاف دل دربیت العتیق ہے

لکہتا ہون برملا جو دل خونشدہ کا حال
رفتار کلک فصد رگ باسلیق ہے

لکہتا ہون جو غزل مین مضامین سوختہ
موزون مرا سخن مین تخلص حریق ہے

غیرون کی ہا ہا ہی مین سنتا ہی کب مگر
مرغوب اوس صنم کو تو شور نہیق ہے

البتہ بت پرست ہی ورنہ فدا ای پاک
ذی رتبہ نیکبخت سراپا خلیق ہے

[illegible]

سنگہلا کی بوی زلف نرا دل دکہا چلے
باد نسیم کیا گل تازہ کہلا چلے

آپہونچی جب قضا تو نہ کوئی دوا چلی / افسون چلا نہ سحر چلا نہ دعا چلی

محفل تمام مشہد عشاق بن گئی / قاتل یہ رقص مین تری تیغ ادا چلی

بولا وہ شوخ مین ستم ایجاد تو نہین / چنگیز خان کی عہد سی رسم جفا چلی

کیون غنچہ ہای زخم جگر میری کھل گئی / گلگون ترا چلا ہے کہ باد صبا چلی

خون چاٹ کر رہیگا ہر اک تیغ کا دم ہے / تلوار اگر تری ست شیرین ادا چلی

بکھری ہی زلف کیا رخ روشن پر آ کی / اندہیری رات مین کیسی ہوا چلی

مریخ کی شکم مین جو بیلی ہی کھلبلی / کب جانب فلک مری آہ رسا چلی

افتادہ خیر ہون بوی زلف یار سی / باد نسیم خاک مین مجکو ملا چلی

نقد دل رقیب لگا تا ہے کب تری / یہان گھات کچہ تری نہ ای زر و حنا چلی

بانگ درا کی سنتی ہی بیہوش ہو گیا / اوڑھنی تمہاری خاک مین مجکو گرا چلی

مثل چراغ کشتہ مری آ کی بزم مین / کب کچہ زبان مرثیہ نارسا چلی

دنیا ای دی جو مجکو طرح مین سمجہ گیا / کہتا ہی یہ کہ آگے مری دم وبا چلی

خونریزیان ہوئین جو اس ایام غدر مین / کب ایسی تیغ عہد سلف مین فدا چلی

۵۸۴

خونریزی نگاہ سی عالم اوجاڑ ہے / یہ چشم سرمگین تری تیغ کی باڑ ہے

آہون نی ہونٹ ہونٹ کی گلگون کر دیا ہی لال / سینہ ہی میرا یا کسی بھٹی کا بھاڑ ہے

سچ ہے مجکو ضعف مین بار عظیم ہے / شانہ کا میری سر پہ سقر پہاڑ ہے

اوس گل کا خار چشم میری کانٹی مین تھا نہان / بیوجہ خاک پر نہ یہ بلبل کا جھاڑ ہے

کیا ہناک جی لگی مرا ہجران مین اب کہ مین / وحشت کدہ ہی گھر مجھی بستی اوجاڑ ہے

ترا دیب سی زیادہ ہی اطلس ملائمی جان — اگرتی اگرتی کرچ توگوٹے اوسکی باٹ ہے

کیا داغہای دل مری روشن ہین ای فدا
مخمل بدن مرا کسی مخمل کا جہاڑ ہے

سنہ ١٢٩٥

تری شان لیلی نہ گوٹ جائیگی — جو مجنون سے کانٹے مٹ جائیگی
بتان جہان مین تبرک کے طور — موئی پر مری خاک بٹ جائیگی
جہری لو تری مجہ سے ہے اتحاد — نہ گلے سے مرے خود لیٹ جائیگی
جو قاتل چلے گی سوا سے تری — صبا رعب کی ماری ہٹ جائیگی
زاہد ہی وہ رشک پری شرمناک — لپٹنے سے میرے سمٹ جائیگی
عبث ہے مجہے رنج وغم کا گلہ — کہین میری قسمت پلٹ جائیگی
نہ آشنا اولجہ ہوسگے جیرجا ابھی — یہ باریک کرتی جو پھٹ جائیگی
نہ جوکون گا کہنی مین کہہ اوس سی مین — پنپٹنی جو ہوگے غبٹ جائیگی
بیان کر نہ افسانہ خواب غیر — مری نیند کا فرا اچٹ جائیگی
غرور جسکا وست مین غافل نہو — کسیدن یہ مسند اولٹ جائیگی

فدا اوس سے ممکن نہین ہی وصال
تری عمر ہجران مین کٹ جائیگی

سنہ ١٢٩٦

فکر رسا کو شعر کی ترغیب چاہئے — دیوان کو ای فدا تری ترتیب چاہئے
عزم سفر مین کچہ بہی تامل نہین مگر — بانی کو اوکی تہوڑی سی تقریب چاہئے
پامال مجکو کر نہ جنود ستم سے یون — ایسی دیار دل کی نہ تخریب چاہئے
اسکیطرح ہو یہ میرا اس وجود — ہر چیز کے بنانی کو ترکیب چاہئے

مضمون سی شوق طوف حرم کا جو شیتر
ہنادی کلام مین بھی تعریب چاہیے

ای بیوفا ہی کچھ بھی عذاب ستم کی حد
کب اتنی میری جان کو تعذیب چاہیے

کردار ہای زشت کی جو گر ہنوی پایں
بچوں پہ ہی ضرور کہ تادیب چاہیے

موجود باغ خلد سی ہو خوشہ کدر
مجکو بی دماغ جو ترطیب چاہیے

کیا ہی وہ گل کہ جسمین فلا رنگ و بو نہین
انسان کو خلق نیک کی تہذیب چاہیے

۵۸۷

ہنگامہ فغان سر بازار گرم ہے
بسمل کی دم سی محفل گلزار گرم ہے

سکا فرنیٹ کی سویا ہی کس شوس کی سات
کیون مثل سفن رشتۂ زنار گرم ہے

اللہ رے میری آبلہ پا کی گرمیان
مثل زبانہ دشت کا ہر خار گرم ہے

کیا سرد ہوئی یہ بھی باقی تب و تاب
بعد وصال کیون ترا بیمار گرم ہے

میکی کب اوسکی شعلۂ عارض سی جا نجھہ
مانند برق کیون نگہ یار گرم ہے

اللہ ری تاب حسن کہ جون تاب آفتاب
ای ماہ تیرا سایۂ دیوار گرم ہے

سنتا ہون آج وہ نزا کل وہ مر گیا
دنیا مین روز موت کا بازار گرم ہے

جوش عطش ہی کانٹی زبان پر مین نکلی [?]
آہون سی میری وادی پر خار گرم ہے

پانی ہی سرد خاک ہی خشک او ہوا ہی تر [?]
عنصر ہین چار جسمین فقط نار گرم ہے

کہتے نہ کیون مرا دل افسردہ آہ سرد
اوس بت کی گھر مین صحبت اغیار گرم ہے

تھا میل جو رو تیری دہان لطیف مین [?]
کب اب مزاج قافلۂ خار گرم ہے

طے کر سکے ایسا وہ زمین غزل فدا
خوب آج تیری خامہ کی رفتار گرم ہے

۵۸۸

کیا ان دنوں جو سوز دل زار سرد ہے — ہنگامۂ غم بت عیار سرد ہے

سودائی فکر شعر جو سر میں نہیں رہا — ای طبع تیری گرمی بازار سرد ہے

اک ضرب تیغ سی تری ٹھنڈا ہو آتشیں — او سرد مہر کیا تری تلوار سرد ہے

یہ سرد مہریاں ہیں بھری تجھ میں ای صنم — مانند برف رشتۂ زنار سرد ہے

آرام سوز داغ جگر کو دیا مرے — ای گل یہ تیرا شربت دیدار سرد ہے

رویا ہوں یاد آتش رخسار یار میں — کیوں آب اشک چشم گہربار سرد ہے

مجکو نہیں ہی شوق شراب دو آتشہ — میں کیا کروں جو خانۂ خمار سرد ہے

پانی پڑا اس آتش دل پر نہ خاک بھی — اشکوں سی میری گو کرۂ نار سرد ہے

کیا خوش ہو کوئی ہستی ناپایدار سے — اس زندگی سی میرا دل زار سرد ہے

کچھ بھی نہ شور شین مری زخموں کی کم ہوئی — کہتی ہیں لوگ مرہم زنگار سرد ہے

دل میں جو سوز عشق جوانی نہیں رہا — پیری میں میری گرمی انکار سرد ہے

اللہ ری ای خدا تری آتش زبانیاں
آتش کا تیری سامنے بازار سرد ہے

۵۸۹

محمد مظہر نور خدا ہے — حبیب ذات پاک کبریا ہے

محمد پیشوائے انبیا ہے — محمد خواجۂ ہر دو سرا ہے

گنہگاران امت کو نہیں غم — محمد شافع روز جزا ہے

بیان کیا کیجیے رتبہ کا اوسکی — سلیمان اوسکے کوچے کا گدا ہے

مدینے میں ہو یارب دفن اپنا — یہ جان خستہ دل کا مدعا ہے

لکھوں وصف اس تاجدار دیں کا کیا کیا — وہ ہی حق و شاہ انبیا ہے

صبا پاک صحن اٹ مدینہ / برائے چشم حق بین توتیا ہے

کلف ماہ دو ہفتہ مین بہین ہے / مگر داغ غم بدر الدجے ہے

فدا کیا جملہ مخلوقات عالم / فدائی حضرت خیر الورا ہے

۱۵۰

عاقل انسان کی تدبیر سی کیا ہوتا ہے / وہ ہی ہوتا ہی جو کچھ حکم خدا ہوتا ہے

پاؤن پڑتا ہون تو ہوتا ہی زیادہ سرکش / چھوڑتا ہون مین اگر یار تو خفا ہوتا ہے

نالی کرتا ہون تو چونک اٹھتی ہین دنیا کافر / حشر کا شور تڑپنی سے بپا ہوتا ہے

کو کہ ہین ناخن تدبیر مری عقدہ کشا / وا پر اوس شوخ کا کب بند قبا ہوتا ہے

سخت بیمار ہون تو ای بت بیگانہ مزاج / کہ تری آگے موثر نہ دعا ہوتا ہے

آخر اک دن اسی جنجال مین ہم جان سی تنگ / بند کاکل سی ترے کون رہا ہوتا ہے

فضل خالق سی قدا تو تو ہی حسان الہند / قایل ایسی سخن پوچ کا کیا ہوتا ہے

۱۵۱

آج ہم کارگہ ہستی مین جو حیران ہونگے / کل وہی شبنم گل کی طرح گریان ہونگے

یاد آئینگی جو یہ وصل کی ہیں رین ہکو / خاک جانبر تری غم سی تب ہجران ہونگے

جانیگی رنج مصیبت مین لاکہ استقلال / کیہ نہ تدبیر بنیگی جو پریشان ہونگے

یا اسی غم مین بسر ہوگی جوانی اپنی / ہم بہی ای پیر فلک یا کبہی شادان ہونگے

راست جو کام جوانی مین کر لینگی ہم / سخت ایام ضعیفی مین پشیمان ہونگے

رکہہ نظر لطف و عنایات خدا پر مرقوم / کام مشکل ہین جو تیری وہ سب آسان ہونگے

ہوگا مسجد مین گذر تیرا جو ای آئینہ رو / دیکہ کر سارے نمازی تجہے حیران ہونگے

پاؤن گا مین یہ مدینہ کی سفر مین جنت آ — فرش گل میری لیی خار مغیلان ہونگے
تیرہ طلبیدون کو عبث حرص نو سنجی ہے — کب بھلا اثر اتو زعفران مرغ خوش الحان ہونگے

بعد شہرت مری دیوان کو **فدا** پڑھ پڑھ کر
ہادی قیس سب اطفال دبستان ہونگے

۵۹۲

ہم فرقت مین جان ناتوان پر کیا مصیبت ہے — جگر مین درد سینی مین خلش اور دل مین حسرت ہے
صعوبت مین جوش اور ان جان ہمزولن ڈھا مین — وطن میرا اگر میری لئی وادی غربت ہے
ہر اک شاہ و گدا کو ہی یہان محنت سی کب فرصت — حقیقت مین یہ قید زیست ہی قید مشقت ہے
یہی اک انقلاب دو رنگا ہی شعبدہ کافر — مجھی تجھسی محبت ہی تجھی مجھسی عداوت ہے

وہان کی پہونچنی تک آنکھ ہی رہتی ہی صاحب
جو تمکو ای **فدا** کبھی سیر کلکتہ کی حسرت ہے

۵۹۳

غنچہ دل اپنا جو غم سی ملول ہے — گلشن مین مجکو ہر شجر گل ببول ہے
گویا حریف ہی تری زلف دراز کا — قصہ غم فراق کا میری یہ طول ہے
پہونچا مرام کو جو کبھی گڑگڑایا ہون — کسکی دعا نہ حضرت حق مین قبول ہے
دیر و حرم مین ڈھونڈھتا ہون مین قطرہ سے — وہ کس جگہ نہین ہی یہ کیا اپنی بھول ہے
سنبل ہی تیری گیسوی پیچیدہ ای پری — قد کشیدہ سرو تو رخسارہ پھول ہے
ناحق کی کوفت دل کو ہی طبع بلند سے — فکر سخن سے ورنہ مجھی کیا حصول ہے
مجکو جنون سی بادیہ گردی ہے ناگاہ — جاگیر کوہ ہے تو بیابان تیول ہے
کیا نکتہ فہم ہونگی خوش اپنی کلام سے — جو شعر ہے مراد وہی اول و جلول ہے
عنصر کا ترجمہ ہے کہ جل آب ہی صنم — آتش ہے آنچ بادیون خاک دھول ہے

سیجا می مکولات وگداف سخنوری — جو ہے مرا کلام کلام فضول ہے

ہی تیری فضل عام سی امید مغفرت — ورنہ شعار اپنا ظلوم وجہول ہے

کر لیگی میری حشر مین سب پردہ پوشیان — بندہ غلام آل جناب بتول ہے

کیا پوچھتی ہو حال فدا ہجر یار مین
تمکین ہی مضطرب ہے حزین ہے ملول ہے

۵۱۴

محمد سرور ہر دو جہان ہے — محمد خواجۂ کون و مکان ہے

معطر جس سے گلزار جنان ہے — وہ تیرا طرۂ عنبر فشان ہے

خدایا جس سے روشن لامکان ہے — وہ کس کا جلوۂ موی میان ہے

فدا کیون تو نہ حسان زمان ہے — ترا ممدوح ختم مرسلان ہے

عیان ہی رخ سی اوسکی نور ایمان — تری غم مین جسے سوز نہان ہے

گدا اوسکے سلاطین زمن ہین — محمد بادشاہ انس و جان ہے

فرشتی چومتی ہین اوس زمین کو — جہان پائی مبارک کا نشان ہے

ثنا خوان ہے ترا رب دو عالم — ترا دریای رحمت بیکران ہے

امام آدم و ادریس ہے وہ — محمد پیشوای مرسلان ہے

مین ہون دیوانۂ قد مبارک — مری جان قمری سرو روان ہے

بیان کرتا ہون راز لن ترانی — مری لب پر ترا وصف دہان ہے

خدیو کشور مازاغ ہے تو — عبث اپنی گنگوہی این و آن ہے

رہونگا نغمہ سنج نعت احمد — فدا جبتک مری منہ مین زبان ہے

بلاؤ یا نبی اللہ اوسکو — فدا شوق مدینہ مین تپان ہے

مدینہ مین نہ پہونچوں گا مین جبتک
کہان مجکو فدا آرام جان ہے

ش ۵۹۵

ای ماہ ہجر مین تری کہانا حرام ہے
یہ ماہ عید بہی مجہی ماہ صیام ہے

احباب نکتہ سنج کو میرا سلام ہے
اب جاہون سی مجکو وکالت مین کام ہے

دیرینہ سال ہی کوئی نخیہ کا رہے
حاکم اگر جدید تو عملہ بہی خام ہے

اس مصطفی کے ناؤ کا اللہ ہی ناخدا
طوفان اگر بہی ہی تو جہگڑا تمام ہے

سنسان یہ کچہری سے ہے ورنہ ہر آئینہ
دم سی اسی سرشتہ دار کی کچہ دہوم دہام ہے

ازبسکہ کاردان ستدین ہی ہوشیار
خوش ذات خوش صفات ہے حسن انتظام ہے

سبہاپت یاگی کی ڈہگی عیب تکقلم
ناظر جو اس کچہری کا عالی مقام ہے

مشفق مربی کیلئے مین مظہر حسین ہین
جنکی شمیم لطف سی تازہ مشام ہے

عملہ مین لالہ دوارکا پرشاد ہین رفیق
بندہ بہی اونکا داعی دولت مدام ہے

مخلص ہین میری شیخ ولاور علی بہت
ازبسکہ نیک خو وہ محب امام ہے

کچہ پوچہیی نہ حال تیسہ کار بدسرشت
تعمیر اوسکی قابل صد انہدام ہے

انساب اوس رزیل کی کیا کیجی بیان
مادر کنیز باپ بہی جسکا غلام ہے

منتر مرا کوئی نکسی سی ہے مجکو نیہہ
جو لگگیا پریت ادسے رام رام ہے

مجکو کسیکی ہجو و صفت سی غرض نہین
زیر قلم جو آیا ہے لکہنے سے کام ہے

ہر نیک و بد کی ساتہ مدارات رکہہ فدا
جبتک جو اس کچہری مین تیرا قیام ہے

ش ۵۹۶

کیا کیا کری مدام نہ خدمت کلال کی
ناتہ آئی محتسب کو جو صحبت کلال کی

یہ فیض ہی کشان سی فراہم کیا ہے زر
تا حشر اب ظلیگی نہ دولت کلال کی

جائی مداد چاہیے مجکو شراب ناب
کرتا ہون مین رقم جو حکایت کلال کی

لرزان ہین مثل بید جو سب رند بادہ خوار
کیا شل کیقباد ہے صولت کلال کی

حاتم سی کم نہین وہ عطای شراب مین
اللہ ری سخاوت وہمت کلال کی

روز حساب کیا کیا نہوگا مو خدد
رندو نہین ہی خوب او چاہیت کلال کی

ہون تشنہ کام می عوض ساغر شراب
ہر دم ہی میری لب پہ شکایت کلال کی

نیت مری شراب سی بہر دیگا لا کلام
قائم رہے بخیر جو نیت کلال کی

فکر ای فدا نہین ہی تجھے کچہ مآل کی
کمبخت ایسی ہے جو محبت کلال کی

۵۹۷

کرتا نہ چاہ مرغ دل اوس بت کی خال کی
ہوتی اگر خبر اوسی زلفون کی جال کی

پہنس نظر مدام ہو بہٹی کلال کے
تشویق شراب مین نہین کچہ حد کلال کی

منصور وار یہ کبہی سرمد کا سر کٹا
سنی جہان مین قدر کی اہل کمال کی

خدام ہین جلو مین مری آہوان دشت
زور جنون کہار بگولا ہے پالکی

انبوہ درد غم سی بیان آ نہین جان لب
اونکو وہان خبر بہی نہین میری حال کی

مستغنی المزاج ہون طفلی سی اسقدر
نوبت کبہی مجہی نہین پہونچی سوال کی

لغزش ہی پا مین نشۂ شوق شراب سے
تبلاؤ کتنی دور ہے بہٹی کلال کی

مارا جہان مین پیٹ کی دہندی نی یا خدا
آگے کی فکر کیجیے یا فکر دال کی

کچہ زلف یار کو نہین دل کی مری خبر
لیلی کو کچہ خبر نہین مجنون کی حال کی

دنیا کی دام مین ہے جو ایسا پہنسا ہوا
عادت سی بیخبر ہے تو اوس پیرزال کی

رسوائی ابد ہے نتیجہ تأمل کار
دنیا کا اختلاط ہی صحبت جہاں کی

روندا ہوا پڑا ہی اعرش لامکان
کچھ حد نہین شہا تری جاہ جلال کی

دنیا سے کون درہم و دینار لیگیا
بیفائدہ خدا ہی ہوس گنج و مال کی

۵۹۸

ایذا ہو قبر مین زمین کی عذاب کی
ہی وقت مرگ بھی مجھی آتش شراب کی

سودا زدہ ہون مین تو بت سرد مہر کا
گرمی ہی سیر ہشت مین کیون آفتاب کی

کیا کام آئینگے یہ شمار سنین عمر
تجکو اگر خبر نہین فرد حساب کی

کیون ہیچ ال بوسہ مین جیبا و بت بخیل
کچھ ہمت عطا نہین طاقت جواب کی

بخشی گناہگار کی جو ہونگی وہ شفیع
یہ شان ہی جناب رسالت مآب کی

دنیا مین جسکا جلوۂ خورشید نام ہے
وہ روشنی ہی آپکی گرد رکاب کی

یاقوت لب ہی تیری کم از سنگ ہو گیا
قیمت کچھ اب ہی نہین لعل ناب کی

ہستی ہے اپنی چشم زدن کا معاملہ
کچھ اصل غافلو نہین نقش برآب کی

کس بات پر فدا یہان دل کو لگائی ہے
ہر رسم ہی خراب جہان خراب کی

۵۹۹

اوقات اپنی تونی فدا کیا خراب کی
کف پر ہی جام بر مین نہی تو تل شراب کی

وہ شان ہی روانی مین چشم پر آب کی
نسبت نہین درست بیاس و حباب کی

عادی ہوا ہون مین گنہ بی شمار کا
کچھ بھی مجھی خبر نہین روز حساب کی

ہی دہیان اوس صنم کا مجھی ہر نماز مین
کیا کچھ عمل سے توقع ثواب کی

بنیاد زندگی کی نہین اتنی پایدار
کیونکر مناسبت مین دو اوس سے حباب کی

کس چشم مست یار کا مین تھا فریفتہ
بو بعد مرگ ہی جو کفن مین شراب کی

کس شیشۂ گل کی بوئی تھی شمیم مین
کوسون مہکتا ہی ہی جو خوشبو گلاب کی

ہی لخت ہم طعامی نہ کچہ مجکو آپ کا
حلوای تر کی لب ہی غذا ہی فلوس کی

جوہر شناس ہین گئی دانتون کی شستری
قیمت کچہ اب نہین رہی ہی خوشاب کی

مثل غلاف کعبہ ہے نور نگاہ چشم
کیا شان جلوہ ہی ترے مشکین نقاب کی

فہم سخن کہان ہے فدا کمترین کو
منہ میرا اور داد کلام جناب کی

۷

یارب غم نہ لی گئی کیون میری واسطے
لیونگر ملا یہ بخت نگون میری واسطے

مجکو سفر مین وادی غربت جحیم ہے
گویا سقر کا شعلہ ہی تو ن میری واسطے

بیوجہ سوختگی جگر میری کچہ نہین
پیدا ہوا ہی سوز درون میری واسطے

ہر وقت ہی وظیفہ کلام اساتذہ
اہل سخن نے کہا یا تہا خون میری واسطے

معلوم ہی اوس سے زیادہ ہون مین تباہ
کیا لکھی قیس حال زبون میری واسطے

والان ہجر مین جو بیابان ہی اے پری
ہی دیو سا تباہ ان کا ستون میری واسطے

ہے گو مگو یہ راز خدا کا معاملہ
زیبا نہین ہی چون و چگون میری واسطے

مرغوب بار ہین مری جادو بیانیان
حق نے دیا یہ خوب فسون میری واسطے

میری لیے بنا ہے فدا جام بیخودی
کھینچی گئی شراب جنون میری واسطے

۱۱

ہی ظلم پر چرخ کہن میری واسطے
این نو بنو جو رنج و محن میری واسطے

باغ جہان مین کچہ ہوس رو بر نہین
کافی ہی تیرا سیب ذقن میری واسطے

نا آشنا ہین محض یگانی جو ذکر غیر
غربت سی بھی بری ہی وطن میری واسطے

اوس گلبدن کی ہجر مین ایسا ہوا نحیف
کوہ گران ہی برگ سمن میری واسطے

دشوار تو یہی ہی کہ لکھنا محال ہے
ورنہ ہی سہل فکر سخن میری واسطے

قسمت مین جو وصال نہین کیا ترا گلہ
کیا کیا نہ تونی جتن میری واسطے

مارا جنون نی ایسی مجھی وحشت مین
پیدا ہوا نہ گور و کفن میری واسطے

ایسی بسی ہی سر مین کہ ہی بوئی الف یار
جو سر زمین ہی ہی وہ ختن میری واسطے

کہتا ہون روز ماہ مبارک مین تم ترا
ہی صوم بھی نہ مہر دہن میری واسطے

نسبت ہوئی تھی میری سماہ یاس سے
حسرت بنی ازل مین دولہن میری واسطے

مجکو مراد بخش نی رکہا جو نامراد
حسرت گڑھی بنی ہی بدن میری واسطے

مار سیاہ زلف رسا ہی جو ای پری
کنگہی ہی تیری سانپ کا پھن میری واسطے

ناناسی اپنی میری شفاعت کرینگی وہ
حامی ہین وہ حسین و حسن میری واسطے

ناظم ہون مین قلمرو معنی کا ای فدا
پیدا ہوا ہی ملک سخن میری واسطے

۲

شرمندہ عطر ہی عرق رو کی سامنے
عنبر خجل ہی زلف کی خوشبو کی سامنے

موئی مژہ کی آگی ہے کیا قدر تیر کی
کیا اصل ہی کمان کی ابرو کی سامنے

انتہا ہی یہ کہ وہ بت بیدین ہو نہ تام
ڈنڈوت کر رہا ہون مین پربھو کی سامنے

شوخی چشم سی تری نخی تف ہین پہلوان
پڑتی نہین ہین شیر ہی آہو کی سامنے

ابرو کو مہر کی وہ سمجھتا ہے مصحفی
رٹتا ہون مین مبحث بت بدخو کی سامنے

گاتا ہی آج یار خوش الحان عدو کی سا
نالہ مین کی صدا ہی ہی موثر دل کی سامنے

دعوی جو غیر کا تھا مری آگے کیا ہوا
بوسہ لیا نہ یار کا تا او کے سامنے

وحشت ہی میری کل سی یہ گیسوی یار کو
جون سانپ ٹھہرتا نہین اسو کی سامنے

ناقدردان کو شعر سنانا ہی کیا فدا
بلبل ترانہ سنج ہے الو کی سامنے

۲۲

کیا ذکر شعر حکمدرو للو کی سامنی
موزون یہ تذکرہ ہی سخنگو کی سامنے

عالی ہی اوسکی کان کی موتی کا مرتبہ
کیا وصف در گوش ہی لولو کی سامنے

مسواک اوسکی ہجر کی جو ہی منہ مین یار کے
طوبی کی قدر کم ہوی پیلو کی سامنے

وصف صفائی روی منور کرون نہین کیا
آئنہ ہی خجل تری زانو کی سامنے

ہولی جلیگی یا کہ ملین گی جلی ہوئی
انبار خس کا کیون ہی تری کو کی سامنے

نسبت ہی حسن سی تری کیا اہتاب کو
ہی گرد مہر رخ کی تلالو کی سامنے

آب روان خجل تری چین قبا سی ہے
کیا اصل موج بحر کی اتو کی سامنے

اب تیری آگے ہے کہ بایام کا سبق
تھی رسم قتل عام اہالو کی سامنے

پلہ جو اپنا کرتی ہین ہماری بیان بیان
خفت کمال کی ہی اونکے ترازو کی سامنے

فرہادنی پہاڑ کے ٹکڑے اوڑا دیے
کیا اصل زر کی قوت بازو کی سامنے

جوہر شناس داد مری دیتی ہین فدا
کیا قدر میری شیام ستلو کی سامنے

۱۴

صورت سی میر جہی لاف ہمیان ملک کا درد ہے
لب خشک چشم تر ہی صنم رنگ زرد ہے

دل ہین تری صفا نہین کچھ خاک بھی مگر
آئینہ سامنے تری صورت کی گرد ہے

یاد خدا مین جسکو نہ دنیا سی ہی غرض
اس زال سیہ کا شعبہ مردہ مرد ہے

دیان یاس حسرت و سودا و درد و رنج
کس کسکو جان زار سی میری خبر دست

مین بار زخم سے دل ہے مرا ہمیں
گویا یتیم صبح دری آہ سرد ست

نایاب ہی نظیر ترا روزگار مین
گویا تو آج حسن کی جوہری فرد ہے

ہی سطر حسن کی کہ جیا پر غبار تر
پی قدر حسن سب جو بت کو جیہ گرد ہے

کاتا ہون جو سخن وہ پہنچا ہی دور تک
کیا تو سن قلم مرا گیتی نورد ہے

کہنیچا ہے آخرش تو لیا ہی کنار زمین
بیوجہ گی نہ رنگ ہائی کی فسردہ ہے

داغ جگر مین ہی وہ تمازت کہ آلامان
ہنگامہ آفتاب قیامت کا سرد ہے

سینہ مین لگیا مین تہ خاک کی داغ
کیون لالہ زار بعد فنا میری گرد ہے

رکتا ہی مجکو یہ جو شش و پیچ مین ام
پہلو مین میری دل ہی کہ جو سر کی درد ہے

صدقہ جناب ختم رسل کی مین ای فدا
جوہر ہی فیض نعت سی میری جو فرد ہے

۵ ۲

باری ہم اونکی مورد الطاف ہو گیے
نالی مری دعا ہی قبول کاف ہو گیے

ممنون جو ہم نہی تو وہ آراستہ ہوے
ٹکڑی ہماری جیب کی ہو باف ہو گئے

ناف زمین کا توفی کیا وعظ جو دو
ہم اوس خم کی ہجو نعم ناف ہو گیے

اوس ست کی غم مین نہی وہ ناسر تو اسقدر
سب بال میری پنبہ نداف ہو گیے

مانی مرا معاملہ اوس ست سی ہمیشہ
دن حشر کی وگرنہ سب انصاف ہو گیے

آئینہ کا ہی ہر دور تھا اب یہ گمان
مسواک سی یہ دانت تری جیا ف ہو گیے

کیا چرخ نی عزیز کیا ہر ذلیل کو
جو جور دی ہستے آج وہ صراف ہو گیے

دیوانہ پیشہ فن ہی کہ قیس اور کوہ کن
مشہور خلق قاف سی تا قاف ہو گیے

اوسطر روی فدا جو ہمارا شعار تہا
ہم بعد مرگ داخل اعراف ہو گئے

۲۰۶

پابند الفت بت صیاد ہو گئے
ہم قید آب و دانہ سے آزاد ہو گئے

شاگرد اپنے وامق و فرہاد ہو گئے
ہم وہ فنون عشق مین استاد ہو گئے

ہم کیا ہوائے یار مین برباد ہو گئے
ویران ہزار خانہ آباد ہو گئے

منت الجنب سی باغ جہان مین کیا ہے عقد
ہم اب عجوز تاک کی داماد ہو گئے

اوس سرو قد کی غم مین ہوا مین جو غمزدہ
پیدا مرے مزار سے شمشاد ہو گئے

ہاتھ نہین نشان بہی اونکا بزیر خاک
جو لوگ زیب عالم ایجاد ہو گئے

کہوٹی کہرے کلام کی کیونکر پرکہ نہو
ہم نقد شعر فہمی کے نقاد ہو گئے

کیا کیا نباہو سے جسے مین مجکو لگا اُڑ کر
دیوانہ مین بنا وہ پری زاد ہو گئے

کیا کیا نہ مجکو رنج دئے روزگار نے
کیا کیا فلک کی مجہپہ نہ بیداد ہو گئے

ہاتھ آگئی جو مین نی داد طبیعت کلام سے
دیوان کی جتنی حرف تہی سب صاد ہو گئے

اب کیا مرید ہم ہوں کسی شیخ وقت کے
مدت سی پیر دیر کے منقاد ہو گئے

ممکن نہین جو ہوں کوئی بہتر قافیہ
الفاظ کیسے کیسے مجہے یاد ہو گئے

مانند رگ جو ضعف سی آیا نہ مین نظر
حیران مری تلاش مین فصاد ہو گئے

بزم عزا فراق مین مقتل بنی ہے مجہے
قوال جان زار کو جلاد ہو گئے

کیا انتظار خط نی ہمہ تن کیا ہی چشم
خط جبین کی حرف بہی سب صاد ہو گئے

مجکو جو دفن کر گئی کسی نی نہ دی اذان
وا گور مین مری لب فریاد ہو گئے

غیرت کا ہی مقام فدا ہی سیاہ کا
وہ بہی تہی آدمی کہ جو اولاد ہو گئے

۴۰۸

زنجیر زلف بہر دل دردمند ہے — جو پیچ زلف ہی مری جان کو کمند ہے

گر زند قہقہہ کرین احفظ تبرا نہ مان — یہ رشک آپکی سبب ریشخند ہے

کرتا ہون مین ست دیامی و کرم — ہر شعر میرا اشعر اندر زروند ہے

اصنام بیوفا کا ہی ایسا گلہ فضول — لازم مجھی شکایت بخت نژند ہے

گویا ہون مین بیر فلک بر سر زمین — پایہ مرے کلام کا ایسا بلند ہے

خاطر پریش سینہ ہی کارشک رجان مین — پہلو ہی داغ داغ جو دل دردمند ہے

یہ پیکر ان ترا صنم شکرین ہان — ہی کوزۂ نبات کہ آوند قند ہے

کیا حسن تیرا ای مہ تابان بیان کرون — شبدیز تیری ران کی نیچی سمند ہے

کیا چشم بد کا خوف ہے اوس کیواسطے — مجمر ہی آفتاب ہر اختر سپند ہے

یا سر کے بالون کا ہی یہ جوڑا کھلا ہوا — یا دوش پر تری کوئی مشکین پرند ہے

قابل بھی ہی خلیق بھی ہی اور ظریف بھی ہے — خوب آدمی فدا ہی مگر خود پسند ہے

۴۰۹

کیا خوشبو ہوئی زلف یار لائی — بڑی احسان ہین مجھ پر صبا کے

سخن مین کب مقابل ہون فدا کے — اوڑی ہین ہوش مرغ خوشنوا کے

وہ قاتل ہے زبس ظالم سیاہ رو — دیا ہے خون بہا کب خون بہا کے

بہت بیدرد شباب عار شے پر — نکر دعوے خب اے خدا کے

بتا کچھ کو کہی قاتل کا نہ پوچھو — وہان لٹکتے ہین سب صحن منا کے

ولا برگشتہ ہین ازبسکہ ایام — کہان ورن ہین حصول مدعا کے

فریب اس زال دنیا کا نہ کھانا — سگر ویدہ ہین سب اس بیوفا کے

جہان پر فنا فاو تکیہ عبث ہے — یہان سب کارخانے ہین فنا کے

اونہین گز عمر ہی زلف رسا کو
کبھی بہی زور ہین فکر رسا کے

کبھی بہی آخرش اکر پچھاڑا
جنون نی قیس پر زور آزما کے

ازل سی ہین اسیر زلف پیچان
سدا سے ہم ہین پروردہ بلا کے

ملی لب اوسکے کوچی کی گدائی
مری سر پر عبث ہین پر ہما کے

لیے بوسے رقیبون نی تمہارے
ملا کیا خاک مجکو لب چبا کے

عبث ہی حرص مجکو مدعی ہم
ہوئے شاعر بڑی محنت اوٹہا کے

یہان ہی داغ افسر او رعلم آہ
نہین محتاج ہم تاج و لوا کے

جو اس دور مین ارباب سخن ہین
وہ سب کی سب ثناخوان ہین فدا کے

۲۰۹

عشق بازی کا حوصلا کرکے
خود خجل ہون ترا گلا کرکے

دام کاکل سے ای بت صیاد
دی نجات اب مجھے رہا کرکے

مرگیا اور مجھے نہ ہاتھ آیا
بوالہوس شوق کیا کیا کرکے

تیری آزار غم سے او کافر
ہم بچے ہین خدا خدا کرکے

اوس بت بیوفا کے ساتھ مین
کیا ملا خاک مجھے وفا کرکے

گل کیا میری زندگی کا چراغ
تمنے گلگون چراغ پا کرکے

مجھے واسوخت تمنے لکھوایا
اپنے گھر مین مشاعرا کرکے

موسم گل مین غنچۂ گل نے
کچھ نہ پایا قبا قبا کرکے

خوف دربان سے پہر نہ ٹھہرا مین
تیری دروازہ پر صدا کرکے

کہہ گیا مجکو دیکھ شعر تری
خوب تم آشنا شنا کرکے

تیرا بیمار مرگیا آخر
نہ ملا فائدہ دوا کر کے

نام پایا جہان مین ظالم
پھل یہ تمکو ملا جفا کر کے

ہین یہ اصنام دشمن ایمان
کیا کرون اونپہ جان فدا کر کے

ہے ارادہ کہ اونکو بلواؤن
محفل رقص اور غنا کر کے

دل لیا ہے تو جان بھی لے لو
بوسہ ہائے دو لب عطا کر کے

شب تاریک غم مین مرغ سحر
زندہ ہون تیرا آسرا کر کے

خود پشیمان ہون سامنے اوسکے
ظاہر اب دل کا مدعا کر کے

گر شب وصل بولا مرغ سحر
چاٹ جاؤن گا شوربا کر کے

بیوفا ہمنے تجکو پہچانا
امتحان تیرا بارہا کر کے

آئے کیا اور لگا گئے تم آگ
شوق کا اپنے ولولا کر کے

میری مضمون کی توفی ای نافہم
آبرو کھوئی مرحبا کر کے

ای فدا تا کجا یہ طول سخن
اوٹھہ بیان سی اب انتہا کر کے

۷۱۰

جو سوز ہین مری دل مضطر کیواسطے
سوزش نہین لعیب یہ اخگر کیواسطے

ہی روشنی جو خانۂ دلبر کیواسطے
تاریکیان بنی ہین مری گھر کیواسطے

تکلیف طالبان شہادت کو تا نہو
صیقل ضرور ہی تری خنجر کیواسطے

زر دست مین لئی ہوئی ہین غنچہ ہای گل
حاجت جو زر کی ہی تمہین زیور کیواسطے

ڈھاہی صنم تو ہی جبین نیازون مین
دون حالکی اب خدا و پیمبر کیواسطے

تشبیہ دون جو قامت رعنای یار سے
کیا مرتبہ ہی سرو و صنوبر کیواسطے

فکر بلند وسعت تسلیم اور گداز دل — لازم ہین چند چیز سخنور کیواسطے
دل سوختگان عشق کو خوف سقر نہین — آتش سی کیا خطر ہی سمندر کیواسطے
کارو جہانہ مین تو ہما ان مین ہی نیک — کیا کیا وہان خطر ہین کبوتر کیواسطے
دی ڈالا ایک بوسہ ابھی مجھ فقیر کو — سب ڈالتے ہین بھیک گداگر کیواسطے
چھوڑا جہان مین سکو وفا نے تشنہ کام — آب بقا ملے نہ سکندر کیواسطے
فیاضی و ابو الفضل و رازی ہی ہر ہر — کیا کیا ملے ندیم تھی اکبر کیواسطے
یہ دور بد بھی ہی نہ پدر کو پسر سی انس — زن بھی نہ خیر خواہ ہی شوہر کیواسطے
کیا کیا فلک سی مین گلہ مفلسی کرون — پیدا حصیر بھی ہی نہ بستر کیواسطے
نشہ شراب کا ہی نہ ہرگز زوال مین — کیونکر غرور ہو نہ تونگر کیواسطے
تجکو اگر جہان مین خدا نے کیا امیر — درویش ہین بنا ہوئی سی اور کیواسطے
سب کو ملے مکان علی قدر حوصلہ — تجویز جا ہوئی نہ مری گھر کیواسطے
پہونچے حبیب حضرت حق عقل کل ہان — خطرہ جہان تھا آپکی شہپر کیواسطے
سگان مقام مشہد عشاق کیا ہی کم — غازہ بنا ہے کیون رخ انور کیواسطے
دشوار ہے گذار مفلس جہان مین — خطرے بہت ہین طایر بے پر کیواسطے

منہ زور اسپ نامی کی جاہل مین ہی فدا — حاجت ہی اب لگام کی ہر خر کیواسطے

٦١١

غضب ہی شیخ رنگت دست و پا کی — کرگئی خون مرا سرخی حنا کی
حقیقت کھل گئی دلق ریا کی — نہین ہے پاک نیت پارسا کی
جو دل نے رسم یار زلف دوتا کی — خطا کی ہے خطا کی — نہ خطا کی

نکھون کیا اک نزاکت دست و پا کی
سراپا ہی دو دست قدرت خدا کی

غش آیا مصحف رخ سے جو ہمکو
ہوا خواہون نی قرآن کی ہوا کی

تپان رکھا ہمیشہ خاک و خون مین
مری ساتھ آسنے اچھے وفا کی

مرض سکے واسطے درمان ہی لیکن
دوا کوئی نہین مرگ اور قضا کی

تو اس پردہ مین قاتل ہے ہمارا
ملی ہے تیغ تجکو کیا حیا کی

زلال بوسۂ لب کا ہون تشنہ
نہین پروا مجھے آب بقا کی

چلے ناکام اس حیرت کدہ سے
مگر دیکھی نہ صورت مدعا کی

رہے جو مبتلا طالب محض ناکام
یہ بہی اک شان ہی اوس کبریا کی

ہوا بے خانمان مجکو خدایا
محبت دی مے بس ناکتخدا کی

حذر کر اہل دنیا سے جہان مین
نہایت رسم ہے جاری دغا کی

کیا مین نے جو نفس دون کو کشتہ
ملے ہے مجکو بوٹی کیمیا کی

بلای بد ہے دنیا کے محبت
رگیگی خوار صحبت بینوا کی

بباطن ہون مین شاہنشاہ عالم
بظاہر گو کہ ہے صورت گدا کی

نظر مین ہے مری کروہ و شعر
نہین بندش مین جو لفظوں کی پا کی

رہی کیونکر نہ دل مین داغ روشن
محبت ہے مجھے اک مہ لقا کی

یہ عالے رتبہ اور یہ خاکساری
فدا مین شان ہی ارض و سما کی

۱۲

بنگیا دیوانہ روئی یار سے
ہوگیا سودا مجھے گلزار سے

یہ نہ گیسوے لپیٹا ہی جکان
سم شگیا ہی دہان ما ـــــ سے

بعد مجنوں میں جو پہونچا دشت میں
آفریں یاں سنی زبان خار سے

بعد مردن بھی نہ ٹھہرا خلد میں
انس تھا مجکو جو کوچی یار سے

گھر میں گھسنے کی اجازت جو نہیں
پھوڑتا ہوں سر تری دیوار سے

خرق کا رشتہ کب استدراج کو
ہی تفاوت نور سے او نار سے

حشر برپا ہوگیا ٹھوکر کے ساتھ
مردے چونکے ہیں تری رفتار سے

طاق ابرو تیغ براں ہوگیا
مرگیا میں ابروئی خمدار سے

ہجر میں طاری تھا حال جانکنی
بچگیا بارے ترے دیدار سے

آل جہاں اوس ماہ کا ہی مشتری
کام کیا یوسف کو اب بازار سے

چشمۂ حیواں ہیں گویا لب ترے
مردے زندہ ہوتی ہیں گفتار سے

ق

ہیں نہ جو ہمراہ وہ رشک چمن
باغ میں ہیں پھول مجکو خار سے

سختی اندوہ میں فرہاد کو
تھا بہانہ جوی کا کہسار سے

پردۂ خارا تراشے میں مگر
عمر کاٹی تیشۂ معمار سے

بولی جھنجلا کر جو چھولی میں نے ناک
چیر ڈالو اسکو آرۂ نجار سے

اتنک مجھ مسکین کی ہیں طفل غریب
آئے یہ لڑکے سمندر پار سے

مانگ کی غم میں طلب ہی مرگ کی
گذری ہم اس جادۂ دشوار سے

ق

روزن دیوار تیرے کس لیے
کھل رہیں ہیں دیدۂ بیدار سے

کیوں ٹپکتا ہی مکان سی انتظار
وعدہ کچھ ٹھہرا ہے کیا اغیار سے

عاشق گل چہرہ ہو میں ہی درست
نسبت اپنی عندلیب زار سے

بیخودی میری خدا لیوا سطے
کہدو جاکر اوس بت سرشار سے

بیٹہ رہے گز اب نہ مجکو وا سے شفا
آتا ہون مین خانہ خمار سے

کیون ہو خم مین فلاطون بدا او سے
عشق تہا کس ساقی میخوار سے

کر خدا کے واسطے اقرار وصل
تنگ ہون کافر تری انکار سے

ای فدا کیا کیجیے فرصت نہین
گو نہین سیری تری اشعار سے

۲۱۳

دوستی تیری صنم موجب بدنامی ہے
سجدہ دشمن ایمان ہر اسلامی ہے

کسکو امید بہی ہی کہ غم سیب ذقن
سربسر یاس ہی محرومی ہی ناکامی ہے

دیکہی دل رکہتی ہین اضداد سی ای یہ صیاد
پختہ مغزان محبت کی بڑی خامی ہے

فکر اشعار مین مجکو نہین حاسد کا خطر
فضل خالق سی کمال اپنا بڑا حامی ہے

ہی یہ خوش چشمی کی اوس بت کو نمایش منظور
نہین سکہ لی ہی قبا چادرہ بادامی ہے

اہل دین سے ہی تعرض او سی جون اہل یاد
بت بیرحم مرا کوئی ہی ایشامی ہے

بحر مواج ہی جس سی وہ ہی حسان الہند
جسکا ممتاز تخلص ست رہ از نامی ہے

تیر مژگان سی بہی ہی صورت خنجر پیدا
قوس ابرو ہی فقط تیری یہ صمصامی ہے

بیقراری ہی مری فیض محبت تیرا
طپش دل ہی ہی جو کچہ تری انعامی ہے

ای تصور سی ہر انسان کی دل تعویذ
صورت یار کی کس مرتبہ رسامی ہے

دہن یار کی مضمون جو لکہی ہین اکثر
میرا ہر شعر پر از صنعت ابہامی ہے

بادۂ فکر سخن سی ہی بیان تک سرشار
ای فدا آج تو ہم مرتبہ جامی ہے

۲۱۴

بعد لازم ہی نہ ای دل تری دانشمند سے
استفادہ چاہئی ہر وقت وعظ اور پند سے

میں ہوں بیمار الم اوس اقتابی چہرہ کا — درد کو میری شفا ممکن نہیں گلقند سے
گر دہی سنگ قماش سرخی گلہای سرخ — سرخی لب کو تری نسبت نہیں کچھ قند سے
اوس دہان تنگ کی بوسہ کا میں مشتاق ہون — کچھ غرض مجکو نہیں ہی تقند کی آوند سے
گرچہ ہمین عورت یہ بس تنبہ کو بہو مچکن اوسکا بعہ — عشق جو اونکو ہوا اللہ سی خاوند سے
مجکو ہی امید شادی تجکو ہی ہیم غموم — ہی دل ناشاد بہتر خاطر خرسند سے
بسکہ ہون قید علایق سی مین آزادی طلب — حضرت حق دی ہائی مجکو جلد اس بند سے
عشق وہ حضرت ہین اون کو بہکاری کر دیا — دربدر ماری پہری تہی رای گوی چند سے

ای فدا اوس جنون مین کچ یا تہا اوستاد قیس
حب مین پڑہتا تہا الف بی حضرت اوحد سے

مـ۴۱۵

ستا یا بنا ہی چرخ و زمین تیری واسطے — پیدا ہوا ہی عرش برین تیری واسطے
تہا مہر دار جسم ترا ای خاتم الرسل — پیدا ہوا تہا نقش نگین تیری واسطے
ایسا ہی اضطراب ہی کیا ہجر یار مین — ای دل قرار و شکیب نہین تیری واسطے
للہ مجہ پر ای بت بیرحم رحم کر — رسوائیاں جہان کی سہین تیری واسطے
بولی وہ مجکو خاطر خوش جب خندانی دی — پہلی بنا تی جال حسین تیری واسطے
ای بار کچہ کلام کا میری حملہ سے — لایا ہون مین یہ در ثمین تیری واسطے
بیواسطہ جو مجسی عداوت ہے حاسد — کیونکر نہ لکہون ہیر مین لعین تیری واسطے
نقش سجود گویا مری سرنوشت سے — خط جبین ہی چین جبین تیری واسطے

کر دور دل سی اپنی فدا حسرت نشاط
حق لی تو دی ہے جان حزین تیری واسطے

ے۶۱۶

تشریف ایک لحظہ کو لائی چلے گیے — یہ بھی کچھ آنا ہی کہ تم آئی چلے گئے

جوش جنون ذرا نہ کم ای چارہ گر ہوا — گو فصد ہم ہمیشہ کھلا ہی چلے گئے

کشتہ بنائی کا جو اونہین شوق تھا مدام — سیماب دل کو میری جلائی چلے گئے

پہونچا جو اونکی گھر مین نہ ٹھہرا کوئی رقیب — سب سنگ سرشت دم کو دبائی چلے گئے

سنتی تھی یا نہ سنتی تھی پر اونکی بزم مین — ہم راگ اپنی شوق کا گائی چلے گئے

اہ صیام مین بھی شب روز ہم مدام — غم اوس بت ملیح کا کھائی چلے گئے

سر پیٹتا ہوا مین سر راہ رہگیا — گھوڑی کو اپنی وہ ہوا اوڑائی چلے گئے

سرکار عشق سے درم داغ وہ سدا — تنخواہ میری مجکو دلائی چلے گئے

ناصح نہ بحث کر کہ میری غم سے ہی وہ یہان — آئی چلے گئے کہ نہ آئے چلے گئے

ق

چارون طرف پہ لشکر اعدا مین شور تھا — عباس یعنی نہر پر آئے چلے گئے

گوشانہ ہای پاک جدا ہو گئے مگر — دانتون سے اپنی مشک دبائی چلے گئے

دنیا وہ دشت ہی کہ یہان لاکھون قافلی — ائی چلی گئے کہ بس آئے چلے گئے

آیا تو آپ کیجے فدا گو نہ ٹھہرے
دو چار شعر تازہ سنائی چلے گئے

ے۶۱۷

تیغ دو دم وہ ایک لگا کر چلے گئے — خون مجھ ستم زدہ کا بہا کر چلے گئے

وہ گرم گرم آج جو آ کر چلے گئے — آ کر چلے گئے نہ جلا کر چلے گئے

ٹھوکر جو قبر مین وہ لگا کر چلے گئے — کیا خواب خوش سے مجکو جگا کر چلے گئے

جلوہ نہ اپنا آپ دکھا کر چلے گئے — دیوانہ میرے دل کو بنا کر چلے گئے

اوٹھا قدم نہ گھر سے تری مجھ نحیف کا — ہر چند غیر زور جتا کر چلے گئے

کیا کیا شکوک دیگئے مجہ تلخ کام کو
جرات ہوی یہ کہ یکارین تجہے تو ہم
مین نی جو ایک بوسہ لب کا کیا سوال
ای دل نہ یہ سرای اقامت کی جای ہے
بوت مری اب آ ئی ہی تعیل ور کوہ کین
سرک جو دل بہہ ہ کی تم آ ئی دیکہنے
تم آ ئی کیا اڑانے پری زاد ملبین
اب ہم ہین اور تو ہی مری جان ہو سو ہو
اللہ ری دلبری کا ہی کیا اونکو ضمہ
غیرون سی جو معاملہ ہی و سوال میں
صد حیف اپنی کشتہ وزد خا سی تم

ای جان تم نہ بات چپا کر چلے گئے
زنجیر تیری در کی ہلا کر چلے گئے
دو چار گالیان وہ سنا کر چلے گئے
دنیا مین کون کون نہ آ کر چلے گئے
باجی سبا بنی اپنی بجا کر چلے گئے
مرغان ہوش میری اوڑا کر چلے گئے
جان باز سے نگاہ لڑا کر چلے گئے
بلوا کہان ملازم وجا کر چلے گئے
نقد دل اپنا مفت بچا کر چلے گئے
آ گے مرے زبان ہلا کر چلے گئے
وقت اخیر آنکہہ چرا کر چلے گئے
کہون سی اپنی مجکو گرا کر چلے گئے
کی مجکو زلف ڈرا کر چلے گئے
بار بولا کر چلے گئے
ستا کر چلے گئے
ہا کر چلے گئے

تند مجہی
بولی وہ مجکو خاطر
ای یار لیہ کلام کا میری
بیواسطہ جو مجسی عداوت ہے حا
نقش سجود گویا مری سرنوشت ہے
کر دور دل سی اپنی فدا
حق لی تو دی ہے جان حزین تیری

۷۱۸

کیون مری دل مین بت کافر طبیعت آئی
دین و ایمان گیا سخت مصیبت آئی

رات آئی غم ہجران مین تو آفت آئی
دن جو نکلا تو مری جان کو قیامت آئی

مین نی بیماری ہجران سی جو صحت پائی
سالہا سال مین اصلی مجھی طاقت آئی

بسکہ سیہ کاری کا سبب ہو گیا نادم ہونا
مجکو اعمال زبون پر جو ندامت آئی

پاسخ نامہ تو کیا یہ غنیمت ہی بہت
جان قاصد کی جو وہان سی جو سلامت آئی

خانۂ غیر سمجھکر جو وہ جانان آیا
غیر مترقبہ گھر مین مری نعمت آئی

ہو گیا ماہ محرم مجھے ماہ شوال
جب نظر مجکو تری چاند سی صورت آئی

پر بیابان ہی کیا حسرت آغوش تھی
شام کیا آئی مری وصل کی ساعت آئی

مین نی اتبک تو نہ دنیا کو ٹھوکر ماری
کیون شہان مری پابوس کو دولت آئی

بطن مادر سی مین جسوقت زمین پر آیا
سب سی پہلی مری پابوس کو حسرت آئی

شیر مادر مری قسمت کا جو طفلی مین تھا
دایگی کو مری ہمراہ قناعت آئی

دفعتہً ہو گیا سب تنگ وہان آب و دان
دشت وحشت مین فدا مجکو جو نوبت آئی

۷۱۹

آنکھون مین سماتی نہین تصویر کسیکی
ہی پیش نظر میری جو تصویر کسیکی

منت کی نہ گریہ کی فغان کی نہ گلہ کی
ہمنی تو نہ دیکھی وہان تاثیر کسیکی

چلنی لگا جب وہ بت خودکام نہ ٹھہرا
ہرگز نہ چلی پھر کوئی تدبیر کسیکی

امید کرم مین کہین معتوب نہ ہو جاؤن
سنتا او جسی جو ابی نالۂ شبگیر کسیکی

دشمن مری آوازہ سی مردہ جہان تک
شہرت ہی مری باعث تشہیر کسیکی

بخشا ہی خدا نی مجھے وہ رتبۂ عالی
آنکھون مین سماتی نہین توقیر کسیکی

واعظ جو علاقہ ہی مراد ختر رز سے — کیا ڈر ہی مجہی وہ نہین شمشیر کیسیکی
زنجیر سی اُس کی ترقی ہی جنون کی — یاد آتی ہے وہ سونی کی زنجیر کیسیکی
دم بہر مین جسی چاہی خدا کردی تونگر — یہ دولت دنیا نہین جاگیر کیسیکی
اندہیری سرکار مین تیری بت ظالم — ماخوذ کوئی اور ہو تقصیر کیسیکی

سحبان ہان ہو مین فصاحت مین فدا آج
کب مجکو پسند آتی ہے تقریر کیسیکی

٦٢٠

ترا بیمار غم ای جان دنیا مین کیا ٹہرے — طبیب عقل سی ہر اجل جسکی دوا ٹہرے
عجب سرکار ہی تیری کہ خلقت کار یا ٹہرے — تواضع کا تکبر اور خوشامد کا گلا ٹہرے
سراپا تو تو آتش پارۂ حسن برشتہ ہی — ترے آئینہ پر پارہ کی پہر کیونکر جلا ٹہرے
جو سکہ شعر دوگالی تو مین او نخن پاون — تمہارے لب ہلانا مکر کا میری جلا ٹہرے
بنانا سہل ہی اکسیر گا گر نفس کو ماری — تناسا ہو جو اپنا ذات انسان کیمیا ٹہرے
جو مجکو قتل کر ڈالو تو داد زندگی پاون — جو مارو لاش مین ٹہوکر تو میرا خون بہا ٹہرے
یہی دنیا ہی دن ہی وراسی کا نام غفلت ہے — دل انسان مین جو کچہ خدا کی ما سوا ٹہرے
سراپا ہی تو جادو ہی بت صیاد لی پڑا — نکیون ہاتہ مین تیری طلا یر رنگ حنا ٹہرے
بجا ہی مشتری کا ہو جو اوس ناپاک کو دعوے — تمہارا خانہ اغیار جو بیت الخلا ٹہرے

بلا ہا ئی حوادث کا فلک سی مینہ برستا ہی
فدا اس ارزانی میں کوئی ٹہری تو کیا ٹہرے

٦٢١

ہر قدم پر مرگ نا غافل جا بجا موجود ہے — عمر کی دریا کا ساحل جا بجا موجود ہے
مین ہون وہ مرہا دائی خسرو کہ مجکو انجمل — اک بت شیرین شمائل جا بجا موجود ہے

جادۂ عمر رواں مین ذرہ و ماہ و سال سی — سنگ در سنگ منازل جا بجا موجود ہے
دیر مین ہندو ہی مسجد مین مسلمان آدہ ہے — ناصحا مجکو تو قاتل جا بجا موجود ہے
منزل صلب پرستی بمیدان حساب — ای فدا انسانکو مشکل جا بجا موجود ہے

۶۲۲

ہر دم انسان کی لئی فضل خدا موجود ہے — کیا تردد ہی فدا مالک ترا موجود ہے
بید مجنون کا ہی سایہ سایۂ خرمای تر — آج بن مین لیلیٰ شیرین ادا موجود ہے
حالت عشرت مین غافل زحمت غم کو رہو — عافیت کی ساتہ دنیا مین بلا موجود ہے
عیش و عشرت کا زمانہ گو ہین ایام شباب — میری قسمت کا مگر رنج و عنا موجود ہے
روح تازہ ہوتی ہی پڑہتی ہی ہم ہر شعر کے — مجکو میری فکر و کاوش کا صلا موجود ہے
آدمی زادہ ہو گردش سی نکیونکر ناگزیر — آسمان سی جسکی سر پر آسیا موجود ہے
دن مین جسنی شب کبہی سو وہ جا کر دیکہ لے — اونکی رخسارون پہ جو زلف دوتا موجود ہے
ایک وہ ہین ہی مہیا جنکو اسباب نشاط — ایک ہم ہین جو سدا آہ و بکا موجود ہے
سخت تر ہر چند ہی روز قیامت ای فدا — کیا تردد ہے جو فضل کبریا موجود ہے

۶۲۳

چاہیے اپنا نصیبا یہان نہ کیا موجود ہے — ہر قدم مین آدمی کے کیمیا موجود ہے
تشنگی جوع مین آب و غذا موجود ہے — فضل یزدان سے یہان ہمکو نہ کیا موجود ہے
آپکی گہر غیر کو جو شوربا موجود ہے — مجکو بہی خون جگر کا ناشتا موجود ہے
ہان جلا ہمکو نہ ایسا دیکہہ تعزیرات ہند — ہر گنہ کی ای بت قاتل سزا موجود ہے
مجکو اس دیر کہن مین بخت نافرجام سے — روز رنج تازہ ہر شب غم نیا موجود ہے

شکوہ بس منت سرا ہی بے دردی ہی سب
پھر ہر مشکل ولا مشکل کشا موجود ہے

دام سر دیر اسقدر پھیلا ہوا ہی خلق مین
ہر قدم پر گویا پھندا جا بجا موجود ہے

ای ستمگر کرلے ہمپر جسقدر چاہی ستم
آخرش تو ایک دن روز جزا موجود ہے

غیر سی لی واکرن تو نی خود بتناس پاس
پھر تجھے تیرا گلیم و بوریا موجود ہے

خوش نوایان چمن پر کیون ہی نازای باغبان
کیا نہ کوئل مین فدا بلبل نوا موجود ہے

۷۲۴

نہ کو سامان عشرت جو وہان موجود ہے
مجکو بھی سرمایہ حسرت یہان موجود ہے

آجتک ہی نام تازہ بلبل شیراز کا
بوستان کیا ہی بہار بی خزان موجود ہے

جلوہ جانان سی خالی ہی کوئی رہگذر
جا بجا یوسف میان کاروان موجود ہے

کسقدر رسوا ہوا تھا مین بہ ایام شباب
تا بہ پیری آج تک وہ داستان موجود ہے

مدتین گذری ہین مجکو تری رنجور کی
لیکن اب تک قبر مین شیون و فغان موجود ہے

تنہا جو مین باغ جہان مین بلبل رنگین نوا
گور مین میری بہار بوستان موجود ہے

کب ہی ہر ریزی معنی طرازی مین دریغ
میری ہی سر کلک گنج شایگان موجود ہے

مرگیا ہی کیا زمین پر آج کوئی دل زدہ
ورنہ کیون کہرام زیر آسمان موجود ہے

کیا تردد ہے تجھی غفلت سرائے دہر مین
ای فدا بیدار مالک پاسبان موجود ہے

۷۲۵

سینہ پر کلیہ ہی تو دل ریش ریش ہے
دل ہی مرا شکستہ تو خاطر پریش ہے

خالص ہی شہد خطرۂ زنبور سی کہان
ہر جا قریب نوش کی موجود نیش ہے

متنہ ہین نہ نطفہ حرامان روزگار
ہر جا دگندہ کو یہان گو چاہ پیش ہے

ای مرغ دل محال ہی اس دام سی نجات | بالون میں انکی تیل نہین ہی یہ ریشہ ہے
ناحق ہی آدمی کو تردد معاش میں | قسمت میں ہی جو رزق کم و بیش ہے
بیداد شبوگی میں تیغ وہ منتخب ہوا | حجاج تیری سامنی انصاف کیش ہے

ہر آشنا فدا ہی یہان مطلب آشنا
کوئی کسی کا یار و یگانہ نہ خویش ہے

۱۲۴

قاتل تری نگاہ ہے یا تیغ تیز ہے | کافر ترا خرام ہی یا رستخیز ہے
جو یا مین آشتی کا ہون تیری عیان تین | پیکار و جنگ و عربدہ رزم اور ستیز ہے
شوق و شکیب مین ہی ہان کیا مجادلہ | ذرا سے ماندگی ہی نہ پائی گریز ہے
ہی زعفران کا کھیت نہین ہی یہ قتل گاہ | ایسی تری گلی کی ہوا عطر بیز ہے

بہر خدا فدا یہ نکر اسقدر ستم
کافر یہ دور سعدلت انگریز ہے

۱۲۵

ساقی نہ محتسب تری مینا کو توڑ دے | باقی جو کچھ شراب ہی ہی نچوڑ دے
استاد یا سن سنگ سی تاکید ہی مری | اے دنیں طفل اشک مروق مروڑ دے
جھنکار چوڑیون کی وہ قاتل ہی تا صبا | کیا میری اصل ہی کہ رخ بہن کو موڑ دے
نشا جی یا خدا ہی مری کام مین خسرو | یعنی کہ میری تار گسستہ کو جوڑ دے
کیا حسن پاگئی ہی مری لاش بی کفن | اے کلب کوئی یار ذرا تو جھنجھوڑ دے
حکمت ہی کچھ بعید نہین تیری اے حکیم | جو خاطر شکستہ کو میری تو جوڑ دے

زہاد و بادلا تہا جو تیشہ سی جان دی
سنگ در صنم سی فدا سر کو پھوڑ دے

۱۲۸

آنکھون مین پائی روشنی انوار غیب کی
انسان کو جو تلاش ہو کچہ اپنی عیب کی

کس تا سلیقہ یہ سحر رستخیز کو
سیکھی ہی طرز میری نگرچال حبیب کی

چھوٹی سے تو بڑا ہوا تو بہی نہین خبر
غافل تجھی جہان کی فراز و نشیب کی

لطف شباب سی کو وکا ز کہان گیا
اب پیر زار پہ جوانی ہی شیب کی

پہر خدا نہ دہو کہین نیا کے آئینو
یہ زال ہی بہری ہوئی رنگ و ریب کی

خوف خدا کسیکو کہین خال خال ہے
ورنہ ہین جابجا ہی باتین فریب کی

عالم کے حال سی بہت آگاہ ہے فدا
عادت قدیم سی ہی جو سیر کتیب کی

۱۲۹

آہ شرر فشان جو مری تا فلک گئی
بجلی سی آسمان و زمین مین چمک گئی

ساقی نی جام مین جو بہری تہی شراب عیش
میری نصیب کی وہ یہ فرغ از اچہلک گئی

آہون نی میری ارض و سما کو ہلا دیا
لیکن کبہی لوئی تری کان تک گئی

گویا سمند ناز کو یہ تازیانہ تہا
ورنہ دم خرام کہ کیون ٹہک گئی

نکلی نہ جان یہ حسرت دیدار مین کبہی
سو بار سر اجل یہان آکر ٹہک گئی

اوس شعلہ رو کی سینہ سی سینہ تو کب ملا
ناحق نہ اروا مری جہاتی بہک گئی

پیری نی چلنی پہرنی سی معذور کر دیا
سل کیسی شاہ راہ مین میری اٹک گئی

راہ عدم مین کچہ بہی کہین پیچ و خم نہین
ایسی بیان سی کچی نی رسید سی سرک گئی

باتون مین کسکی زلف کا کچہ ذکر آ گیا
خوشبو سی یہ جو کون و مکان مین مہک گئی

دنیا مین دور منزل مقصود سی رہا
اتنا ہی راہ مین جو یہ بہا اٹک گئی

طی کر چکی ہی عمر چہل سالہ ای فدا
اب چلتی چلتی عمر روان میری تہک گئی

۲۳۰

مسافر کوئی اس ہستی کی رحمت سی نہ نکلا ہے
عدم کی راہ تو سیدھی ہے لیکن سخت مشکل ہے

بسر کر دیا ہی ہمکو مکروہات دنیا سی
ہمارا دل جو ہی تیغ ادس بتکا وہ کا مایل ہے

خدایا پریشانی ہی گویا عین جمعیت
مری حال پریشان مین جو تیر افضل شامل ہے

کہان کشتی ہی تو نہ خدا ہی بخت و اژدر نے
ہزارون کو ہستی خشک گر اب نایاب ساحل ہے

یہ شرط مہر گویا قہر ہے از بہر آزادان
نہین شمادی کی شربت سنج کا زہر ہلاہل ہے

مرا دل پارہ پارہ ہی جو تم چہالی کترنی ہو
مجہی نو نلکا خوردہ خوردہ الماس قاتل ہے

اگر دیکہی تجہی شیرین تو خود دریا دہنجاتی
صنم تو قدرت یزدان ہی شیرین شمایل ہے

عجب لطف سخن حاصل ہی مجکو سیر مین ہیر
کبہی بونا صایب ہے کبہی دیوان بیدل ہے

ہر انسان کا نہین ہی جمع صاحب جو سخنور ہو
نہین فکر سخن آسان نہایت کار مشکل ہے

خباثت سی جو ناحق معترض ہی تیری دیوان کا
فدا اس جرم مین جلد سزا پہانسی کی قابل ہے

۲۳۱

رتبہ دانش مین ایسے سہو جو اوسکا بیش ہے
ہی سکندر فہمی تیری کا جو درویش ہے

در پہ ہی گویا ستمگر کی مکافات ستم
چاہ کندہ کو مقرر چاہ ہی درپیش ہے

واقعی ہی الاقارب کالعقارب کی مثل
ہی وہی دشمن جو تیرا یار عزیز اور خویش ہے

عشق ہی ہمکو ملا خلعت لطف شباب
ہی جگر صد پارہ و سینہ سراپا ریش ہے

نالش خاتم نی تیری ایسا مضطر کر دیا
ڈنک انگوٹھی کی تری بچہو کا مجکو نیش ہے

کسقدر رایج ہوا ہی اس زمانی مین نفاق
بطن مین قاتل ہی جو ظاہر مین خیر اندیش ہے

اہل جوہر کی سوءت کا ہی خبر کو ادعا
دوش متمول پہ جو شال پشم میش ہے

بی نصیب آرام سی ہون سقدر مین غمزدہ
قافیہ مین بہی یہ مجکو یاد نعط عیش ہے

مرتج ناامید گردوں میں اپنا باب کر ۔۔۔ نور ج ہی قتال الیکی اپنے صرب بخش

اس کلام پاک دلو کی سی نہ سمجھو زمزمہ بخش
سنی المذہب فدا اور حق پرستی کیش ہے

۲۳

کیا قدرت خدا کی ہیں جہان نئے نئے ۔۔۔ روغن نئی نئی ہیں چراغان نئے نئے
دشت سرائی میں کیا قیس کوہکن ۔۔۔ مجنون نئی نئی ہیں بیابان نئے نئے
روز ازل سی کاشتن کھیتی ہے پر بہار ۔۔۔ غنچے نئی نئی ہیں گلستان نئے نئے
اب دکھیان ہیں جہاں جب وہاں بت ستان ۔۔۔ ہندو نئی نئی ہیں مسلمان نئے نئے
آگے میر کی تیش نا سخ کہان بنگئے ۔۔۔ دیوان نئی نئی ہیں سخندان نئے نئے
زیبر خاک جوش جنون میں مری لئے ۔۔۔ جامی نئی نئی ہیں گریبان نئے نئے
ہی کتب جہان تجھکو سبق رشد الدنیون ۔۔۔ کتابی نئی نئی ہیں سبق خوان نئے نئے
اس خارزار دہر سی خالق پناہ دے ۔۔۔ کانٹی نئی نئی ہیں مغیلان نئے نئے
اس تیرہ خاکدان میں ہم خاک جی لگے ۔۔۔ وحشی نئی نئی ہیں بیابان نئے نئے
موجود کوئی اہل سلف سی ہی اب کہان ۔۔۔ ہم تم نئی نئی ہیں سب انسان نئے نئے

دنیا میں ہم سبق مرا اب کون ہی فدا
لڑکی نئی نئی ہیں دبستان نئے نئے

۲۴

آخر تو کوئی بات ہی جو آتی شب گئے ۔۔۔ تم کو جو ترتیب میں لائیں کی سبب گئے
دل کی کدورتوں نی جو بیٹھی غرابتیں ۔۔۔ پیدا ہی ہوتی خاک میں کیون ہم عرب گئے
معصوم پیدا ہوگی ہوئی ہم سیاہ کار ۔۔۔ آئی تو با ادب نہی مگر بی ادب گئے
سرچشمہ نعیم پہ کیا لوٹ کر گرے ۔۔۔ ہم تشنہ لب جہان سی یہ تشنہ لب گئے

ناگفتنی ہے وہ کہ جو دیکھا معاملہ — اتنا ان کی انجمن میں جو ہم بے طلب گئے

دنیا سے دوں میں لاکھوں بلا طین بے ستم — کچھ بھی خبر نہیں کہ کب آئے تھے کب گئے

مارا تو عشق نے یہ رگڑوا کے ایڑیاں — دنیا سے ہم بہ محنت و رنج و تعب گئے

پیری میں اب وداع ہوئی بدعت شباب — آئی ابو تراب تو بس بولہب گئے

اب ہند میں کہاں ہے فدا ہے حسین پاک
مدت ہوئی کہ طوف حرم کو عرب گئے

۱۲۲

کہتی رہی ہمیشہ کہ ہم حج کو اب چلے — لیکن نہ شیخ جی کبھی سوئے عرب چلے

دنیا سے لیچلے ہیں نہ کیا کیا بڑائیاں — آئے تو با ادب تھے مگر بے ادب چلے

پانا چمن لطف تھی مشتاق رخ ہوئے — ہم اب دیار شام سے سوئے حلب چلے

عمر شباب گذری لگا یوں وصل میں — منزل پہ ہم نہ پہونچے مگر ساری شب چلے

تھا یہ شگون بد کہ ہوئے چھینک سامنے — ملک عدم سے ہم یہاں آنے کو جب چلے

تا نفس واپسیں رہی تو نہ بے نفس میں — ہم بے ادب تو آئے تھے پر با ادب چلے

سیراب کس کو یہاں نہ فلک نے کیا فدا
ہم منہل جہان سے مگر تشنہ لب چلے

۱۲۳

ہندوئی زلف کی کافر ہیں جو خواہاں کتنے — بندۂ خال بھی ہیں تیری مسلماں کتنے

ہمنے اس دیر خرابات میں اے مے وحشت دل — چھانے جنگل میں بہت دیکھے بیاباں کتنے

کیا تری زلف کی سودا میں زمانہ ہی خراب — ہیں سراسیمہ جو اکثر تو پریشاں کتنے

گلشن دہر میں شادی سے زیادہ غم ہے — شبنم گریاں بہت ہے گل خنداں کتنے

حسرت و درد و الم رنج و تعب غصہ و غم — اک مری جان کی ہمراہ ہیں ساماں کتنے

غافلو گلشن گیتی ہی مقام عبرت — دیکھو ویرانہ پڑی ہین جو گلستان کتنے

تکیہ ہستی پہ نہ میری محل استعجاب — مین نی اس عمر مین دیکھی وطن ویران کتنے

غالب و مومن آزردہ و ذوق و تسکین — مہربان تھی مری یہ مرد سخندان کتنے

اب سی ہی نیک بد روش زمانہ خالی — چند بیدین ہی ہین اور صاحب ایمان کتنے

کیون ہی مغرور تو اس سلطنت فانی پر — اوٹھہ گئے تخت زمین سے جو سلیمان کتنے

تجا ازاد دنیا پایہ کوسے دنیا مین
ہمنی دیکھی ہین فدا بی سروسامان کتنے

۶۳۶

کب دل سی مری ٹلتی ہین لب نالی ہوئے — یہ سنگ حوادث کی ہین پالی ہوئے

تحسین بیاض تیری ہی پورئیا کیا سورج — آسمان کی بالی ترخم خورشید کی ہالی ہوئے

اشک خونین سے مری کہ سر زمین کیا سرخ — دو دہائی دل ہی سا تو آسمان کالی ہوئے

آنکھہ دکھنی کو جو آئی ہی بس تب خونخوار — پھول گویا نرگس بیمار کی لالی ہوئے

جسم فرط ناتوانی سی ہی رشتہ کی مثال — بال پیری مین سپیدی ہی کی کالی ہوئے

خط مین جو لکھنی لگا مین اپنی سودائی کا حال — ورق گرمی ہی لب خامہ سے مین تبخالی ہوئے

تب ای یادی دام زلف پیچان سے تیرے — روتی روتی جبکہ آنکھون نین ہی جالی ہوئے

اس غزل مین کچہ نہ مینی جی لگا کر فکر کی — تو بھی میری شعر سب آتش کی پرکالی ہوئے

تم جو ساون مین گئی ہوا اپنی میکے کو صنم — دیدہ گریان مری بہادون کی پرنالی ہوئے

تہی فدا پہلی تو رنگت آپکی سرخ اور سپید
تابش فکر معانی سے مگر کالی ہوئے

۶۳۷

خوبان زبون خو کی محبت نہین اچھی — انسان معزز کو یہ ذلت نہین اچھی

زاہد نہ ہوگا تو اس کو وہ کنج میں / کمبخت شب روز کی محنت نہیں اچھی
اے بت یہ سمجھ میں ہی تو بندہ ہون خدا کا / انسان ہے انسان کو یہ نفرت نہیں اچھی
تنہا ہی بہتر جو نہو کوئی خردور / جہّال کی لیکن تجھے صحبت نہیں اچھی
جاونگا کہاں او زمین کا ہون کہاں سے / ہے بات کی اتنی مجھے حجت نہیں اچھی
تھی حسن خدا داد کی اخلاق سے خوبی / یہ شکل کو اور تری عادت نہیں اچھی
یہ معنی ہین باریک مرا ذہن ہے موٹا / تو ضعیف کمر مین تری قوت نہیں اچھی
گردم کبھی باز آتا نہیں شیشہ نی سے / کراوس سے حذر جسکی کہ طینت نہیں اچھی
کچھ تمکو مری تنہ سے نکل جائیگا حضرت / ہر وقت کی ناصح یہ نصیحت نہیں اچھی
منظور ہی گو تجکو مری کارروائی / کیا کیجیے لیکن مری قسمت نہیں اچھی
ہی محض توکل پر وکالت تری نادان / اس پیشہ مین اتنی بھی قناعت نہیں اچھی
کیون ہر غم ہجر مین کہا تم کی ہی نیت / ہمت تو ہی اچھی یہ یہ ہمت نہیں اچھی
رو کر یہ در قیس لگا کہنے پسر سے / ماں باپ سے ہی جان تجھی وحشت نہیں اچھی
مفقود اگر خیر تو معدوم ہی برکت / ارباب زمانہ کی جو نیت نہیں اچھی
ای شیخ تری دلق ریاکار نے مارا / صورت ہی تری پاک یہ سیرت نہیں اچھی

یہ شوق سخن اور یہ فدا صدمہ امراض / کیا فکر کرون میری طبیعت نہیں اچھی

۷۳۰

تا خورشید مین جو منزل کیوان کی تلے / رحل چرخ ہی تماشا تری ایوان کی تلے
نوح طوفان مین ہی جا ذقن سنف پی چمن / کسکو آرام ملا گنبد گردان کی تلے
مر گیا ہون مین کسی قامت خوش کی غم مین / قبر بنوانا مری سرو گلستان کی تلے

رخ پر نور ترا ماہ سے ہی بالا تر
سب ستارے ہیں تری انجم افشان کی سے

کوہ کن سے ہی زیادہ مری جان پر سختی
دب گیا ہوں میں جو کوہ غم ہجران کی سے

سخت دل تو ہی محسن میں کچھ انسانکی بات
رنج اوٹھاتی ہی جو آجاتی ہی مژگان کی سے

دام صیاد میں جسنے کہ دیکھا ہو خراب
دیکھی وہ خال سیہ زلف پریشان کی سے

خطرہ تیر بلا ہمکو نہیں دنیا میں
ہم ہیں مستور سر سایہ یزدان کی سے

خار صحرا ہی جو وحشت سے ہی پہنچا دشوار
گویا انسان کی قامت ہی مغیلان کی سے

کوہ زیادہ ہی اور قیس نی بن کو چھوڑا
کتنی ہمسی بڑھی ہی تن ہی مری ویران کی سے

خاک دنیا میں تھی کل مسند زیب نصیب
آج سوتا ہوں میں بہتر بکیہ بیابان کی سے

جان مری روضۂ شبیر پہ قربان ہو فدا
دفن ہوں پائین قدم شاہ شہیدان کی تلے

۴۳

کام میری سا تیر آہنگ ہے
خامہ جادو نوا آشفتہ جنگ ہے

کیوں کروں ناصح میں ضبط نعرۂ راز
لب غنچہ ودوری ہیں پاس ننگ ہے

محنت فرہاد سے ہے تلخ کام
زندگی سے جان شیریں تنگ ہے

عالم فانی ہے بازیگر کا سوانگ
چرخ گویا کاسۂ نیرنگ ہے

جسکو تم کہتے ہو پارس کا پہاڑ
طبع موزون کا مری پاسنگ ہے

فقر کو تیرے اگر وقعت ہی کچھ
بوریا ہمسایۂ اورنگ ہے

ہے مجھے اخفای راز غم محال
لب ہیں خشک اور زرد میرا رنگ ہے

والی ہے مجھے ایا ہج کو خدا
دست کوتہ ہے مرا پا لنگ ہے

زند شوق وصل کو تقوی کے ساتھ
رات دن تکرار ہے اور جنگ ہے

ہی تری رفتار کا نقش گرا
جو صدای پا ہے وہ ساز نگ ہے

خال و خط سی چہرۂ رنگین یار
ماننا غیرت وہ ارزنگ ہے

یہ دو آبہ اب سے آبہ ہو گیا
جب سے یہان اجرای گنگ ہے

فکر رنگین ہے میری یک قلم
روشنے محفل آہنگ ہے

۷۴۰

جان ار قیس ہجران مین کٹ گئی
کیا لیلی جمیلہ نہ اس غم سی لٹ گئی

پیری مین کیا کرون مین سیہ بال یار
عمر شباب تو مری ہجران مین کٹ گئی

آیا تھا ہمکناری جانان کا کب خیال
چھاتی سی میری آ کی جو حسرت لپٹ گئی

چھاپا جو اہل طبع نی میرے کلام کو
چھاتی کسی کی رشک کے صدمے سی پھٹ گئی

تدبیر وصل مین تو رہا تھا نہ کچھ قصور
تقدیر ہی سی مگر مری قسمت پلٹ گئی

تھا مین دکھایا جو کہ بیش الحبر
کحل البصر کی طور مری خاک بٹ گئی

دنیا کی گھر کی وسعت ناحق کا بڑا ہے
ورنہ زمین گور تری کیون سمٹ گئی

اہی می فروش وام ملا مجکو مے ادھر
ایک ایک گھونٹ تیری جو تھی مجھ سی چھٹ گئی

بوسہ لیا عدو نی ترا میری سامنے
دہشت سا مین مین زمین مین کیون نہ پھٹ گئی

تم آج کل وہ رونق بازار حسن ہو
آگی تمہاری قیمت یوسف بھی گھٹ گئی

مین ہو گیا ہون پیر گئی ہی ہوس جو زن
اتنک نہ مجھ سی آس ان قحبہ کی ہٹ گئی

پہونچی ہی تا بشرق مری شہرت سخن
کیا جانی جا بنگالہ گئی یا سلہٹ گئی

مشکل ستم ہم ہی کفن سی نکل گئی
کیا چادر خانہ ہو اسی ولٹ گئی

دیکھا جو تیری شان تجمل کو راہ دین
باد نسیم بھی تری آگی سی ہٹ گئی

ناصح جو نوجوانوں کو ہی اتباع عشق — ای شصت سال تم ہی عقل سٹھ گئی

کیوں اس سودہ میں ہی اب فکر انتخاب
ناقص تھی جو غزل وہ فقرا ہی چھٹ گئی

۲۴۲

مجنوں کو مار دی گی میں بدلی غزال کے — لیلی نہ پھینک تیر بہت دیکھ بھال کے

حیلہ ہی جو رتن تجھ بتو نل ہی تجھ اس ہے — کتنی نہ گوپی چند سی ہیں میری بال کے

دل کی سبب یہ عشق کی صدمے اوٹھائے ہیں — پہلو میں اپنی میں نے غم الفت کی پال کے

اس دام پر بلا سی ہائی محال ہے — ہم ہیں ہنسی ہوتی سی لفوں کی جال کے

ہی خاطر شکستہ مری اسکیہ چور چور — یارو مرا جنازہ اوٹھانا سنبھال کے

اہل نیاہ کو نہ گزند زوال ہے — ہیں صدمہ خزاں سی ہی پھول ڈال کے

گذرے ہیں غم میں عہد صبا و شباب و شیب — قصی دراز ہیں مری جی کی ملال کے

ای چرخ کینہ توز مری حسرتوں کو دیکھ — پایا نہ وصل یار دن آئے وصال کے

اس آرزو میں ہماری جوانی گذر گئے — مشتاق کب سے ہیں تری یہ جمال کے

سچ ہے مثل ولی کی ولی کو شناخت ہے — اہل سخن شناسا ہیں میری کمال کے

مجھکو کہاں دماغ وکالت کی کام کا — حکام مہربان ہیں فقط میری حال کے

دنیا کی دوستی سی مزا لیا اوٹھا گئی — عاشق ہوئے ہیں یا دلی کس بےزوال کے

عالی گہر ولی ابن جعفر خان سی یہ کہا — کیا لگ گیا تجھی مری آنکھیں نکال کے

اصنام بیوفا پہ میں مرتا رہا مدام — پیدا دگر کبھی ہوئے پیسان حال کے

ممکن نہیں جو ان سی ملاقات ہو نصیب — ناحق ہم ایسی در پی ہیں امر محال کے

شاہا ہزاروں حضرت رضوان ہی باغبان — گل چین ہیں تری گلشن جاہ و جلال کے

کیا الگیا فدا یہ جز افشای راز دل
فکر سخن مین تجکو یہ حسرت نکال کے

۶۴۲

کیا صدمۂ فراق غم ہجران مین نا مانوس ہے
میری آنکھون مین جلا جل بہی لگف امسوس ہے

ہین یل زلف سیاہ یار ہی حبشی نژاد
جلوۂ حسن برشتہ جو سیاہ روس ہے

محو ایسا ہون مین یوسف طلعتان ہر کا
میری بیداری بہی خواب خضر طمیوس ہے

صحبت انساط حسین سی ہوتی ہی فرحوں اصل
ذات میری وہ مجرب نسخہ قاموس ہے

کچہ دکہا شان مسیحائی خدا کیواسطے
زندگی سے اب ترا بیمار غم مایوس ہے

کیا حقیقت سلطنت کی ہی بی نیاز مین
مجہ گدا کی تکیہ مین ہر مردہ کیکاوس ہے

دانش ارباب یورپ کی جو کچہ دیتی ہی داد
اب اقلیدس ہے زندہ اور نہ بطلیموس ہے

دیکہتی جو صنعت فرہنگ ارباب ہنر
اب فیاغورث ہی نیا مین جالنیوس ہے

امن فلک اوس یہ دیکہ سنی ہو کیونکر اتصال
زائچہ مین جو ستارہ ہی مری منحوس ہے

کیا بیان کیجے فدا کی شاعری کا مرتبہ
حکمت فکر سخن کا گویا جالینوس ہے

۶۴۳

پامال فرق حسرت افسوس ہو گئے
ہم کامیاب دولت پابوس ہو گئے

وقت بلوغ قیدی ناموس ہو گئے
ہم موسم بہار مین محبوس ہو گئے

مدت سی ای جنون ہی صحرا مین ہو دو باش
ہم وحشیان دشت سی مانوس ہو گئے

کب ہمکو اب امید حصول مرام ہے
ایسی وصال یار سی مایوس ہو گئے

ہمکو بہت رہا مرض صحت لغات
آخر ہم آپ نسخۂ قاموس ہو گئے

محروم وصل یار جوانی مین رہ گئی
طفلی سے ہم جو حافظ ناموس ہو گئے

اہل سخن نی داد مری اسکی نہ دی
کنجور میری واسطے کنجوس ہو گئے

لاتی ہین دور دور سی مضمون ڈھونڈ کر
فکر سخن مین ہم کوئی جاسوس ہو گئے

کیا لاغرون کو جسم نی بخشی ہی فربہی
مینڈہی بہی اسن نانی کی جاموس ہو گئے

جلوہ نہ چھپ سکا تری شمع جمال کا
چلمون کی پردی پردۂ فانوس ہو گئے

سمجھی جو تم نہ رمز تو شب میری واسطے
تالی بجانا بہی کف افسوس ہو گئے

ذوق وصال یار سے ناکام رہ گئے
ہم داغہای عشق سی طاؤس ہو گئے

حسرت ہماری درد زلیخا سی کم نہین
ہم بہی اخی دختر طیموس ہو گئے

کب تہی جہان مین درہم و دینار کی ہوس
کیون داغہای دل مری فلوس ہو گئے

ترک تعلقات جنہون نی کیا قبول
وہ آفت زمانہ سی محروس ہو گئے

ارباب معرفت ہوئی تو سراج گل
پیدا جو اہل خرقۂ سالوس ہو گئے

دنیا کی سلطنت کا نہین ہی کچہ اعتبار
کتنی فدا نہ خسرو کاؤس ہو گئے

۲۲۴

رنج فراق مین مری صورت بدل گئی
ای حسرت وصال نہ کیون جان نکل گئی

حیرت سی لوگ پیکر تصویر بن گئے
تصویر جو تری سوی چین و چگل گئی

ای بخت سازگار جو وہ گہہ رہی ہین آج
کب کیسی اونکی پاس ہماری غزل گئی

ای شمع بزم ناز تری تاب حسن سے
مانند موم میری طبیعت پگہل گئی

یہ مادر زمین پسر خوار ہے مگر
سب کو دہان گور سی کافر نگل گئی

چھوڑی جو تنی جب رروال ای فلک
آگی مری زمین وفینی او گل گئی

کیا زخم بند ہستی فانی پہ تہا تجھے
ایک ایک ہڈی آج تہ خاک گل گئی

کیا تیرگی کلبۂ تیرہ سے ڈر گئے — آکر مری گلی میں جو واپس چلی گئی

باقی ہنوز ہے اثر سوز دل مرا — تربت پہ میری گھانس جمی کب جل گئی

ہو واسطہ نہ کیون یہ مری بدگمانیان — کو دی تھی کسکی گھر میں جو یون ہی نہ ٹل گئی

آخر تو کوئی حافظ و نگران ہے ای فدا — آئی ہوئی بلا جو تری سر سے ٹل گئی

۶۴۹

پیری ہی میری جسم میں طاقت نہیں رہی — مطلق دل و دماغ میں قوت نہیں رہی

وہ دل نہیں ہا وہ طبیعت نہیں رہی — وہ حوصلہ میں پہلی سی وسعت نہیں رہی

پہلی سی جو زبان میں طاقت نہیں رہی — وہ ذہن حافظہ میں بھی قوت نہیں رہی

کیا مجکو اب بتون کی محبت نہیں رہی — اللہ کی بھی تاب عبادت نہیں رہی

دل کو نہیں ہا ہی جو وہ شوق شاہدان — اب یاد دشمنوں کی غنیمت نہیں رہی

ہی یاد اب بھی کچھ جو کلام خدای پاک — لیکن وہ جان میں قوت قرات نہیں رہی

میری فنی کردیا جو مرا پست حوصلہ — جون بخت سر بلندی ہمت نہیں رہی

غیر آگی میری لرزہ براندام اب نہین — وہ شیب میں شباب کی لذت نہیں رہی

خدام دوڑتی تھی جلو میں جو ساتھ ساتھ — اگلی سی اب وہ شان مشیخت نہیں رہی

یکسان مری نظر میں پلاس و حریر ہے — اب نفس کو جو خواہش زینت نہیں رہی

یارب کہان گئین وہ مری کوچہ گردیان — اب گھر میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رہی

کوتک میں رو رون مجمع دیرینہ کی لیے — وہ آدمی نہین ہین وہ صحبت نہیں رہی

یارب کہان گئی وہ جوانی کی ولولے — اب وہ جنون نہیں ہے وہ وحشت نہیں رہی

از بس تھی مجکو رفعۃ الاحباب پہلی آج — اک بوستان کی یاد حکایت نہیں رہی

کیا مجکو اب ہی سیمبرن جہان سی کام
بر مین مری شباب کی دولت نہین رہی

ہی شورش جنون ہی مین ہی ہی نمک
حسن شباب کی جو ملاحت نہین رہی

تہوڑی سی دن مین نقشہ جہان کا بدل گیا
وہ گہر نہین ہی وہ عمارت نہین رہی

آیا وہ دور بد ہی کسی کی مزاج مین
الفت نہین ہی مروت نہین رہی

ہی باپ سی جو بیٹی کو جنگ و جدل مدام
دختر کو مان کی ساتہ محبت نہین رہی

کس کا قول و فعل بادشاہ کا ہی تذکرہ
شیخ الزمان کی پاک جو نیت نہین رہی

نادم ذرا نہین کوئی فعل شنیع پر
کیا آج کل حیا و حمیت نہین رہی

پالا ہے بوم بخل کو اہل زمانہ نے
عنقا صفت جہان مین سخاوت نہین رہی

بیباک ارتکاب جرائم مین ہین عوام
ہر گز تدارکات کی عبرت نہین رہی

موجود میری دفتر وحشت مین ہین تمام
باقی اب اور کوئی نصیحت نہین رہی

جو لیگیا غزل مری مضمون چرا لیا
ایسی خدا جہان مین دیانت نہین رہی

۱۲۶

غم اصنام مری ایمان کا خدا حافظ ہے
اب وہ دوری مین کہ ہی جان کا خدا حافظ ہے

جوش وحشت مین ہی ہیسج مرا دست دراز
اب مری جیب و گریبان کا خدا حافظ ہے

تجکو اس وادی وحشت مین ہی جو فکر معاش
جا رہی اب تری اوسان کا خدا حافظ ہے

قسمت ہی سی ہوا جاتا ہی نایاب
ہی جنون سر ہی بیابان کا خدا حافظ ہے

چشم بد دور رخ پاک ہی وہ نورانی
ای سنم خود تری قرآن کا خدا حافظ ہے

نہ کچہ سہارا مشیت ہی نہ کچہ زاد معاد
اسکے مجہ بی سر و سامان کا خدا حافظ ہے

حاکم وقت کی نیت ہی کہ کرتی ہی ضبط
کہ گنجینہ کو رغم سیان کا خدا حافظ ہے

مجکو کسو ابتلی ہو باد خزان کا کھٹکا
باغبان میری گلستان کا خدا حافظ ہے

ہے عیب نہان جہان کی فدا نابینا
مطلبین رہ تری بوالگی خدا حافظ ہے

۱۲۸

ہای اس دار الفنا سی مردان چل بسے
کیسی کیسی خلق سی کردان یزدان چل بسے

کسقدر ہی گرم رہ وادی فنا کا کاروان
چل بسی یوسف عزیز و پیر کنعان چل بسے

موت سی مجبور ہین کیسی سلاطین زمن
چھوڑ کر تخت خلافت کو سلیمان چل بسے

جای آسایش نہین ہی یہ مصیبت کا مقام
کربلائی ہر شہی و شہیدان چل بسے

گو امام وقت تھی لیکن نہ چھوڑا مرگ نی
جانب پاک علیم شاہ خراسان چل بسے

موت کی آگی نہ کچہ دعوی خدائی کی گئی
کیون تہ خاک فنا فرعون و ہامان چل بسے

مرگ کی لطف نی باندہی پایا خاک مین
کنج خاموشی مین سبحان و حسان چل بسے

چھوڑ کر دشت جبل کو دو قیس اور کوہکن
کیا غریبانہ سوی گور غریبان چل بسے

عالمان عاملین عارفین و کاملین
کیسی کیسی ہای دنیا سی انسان چل بسے

حضرت ختم الرسل صلو علیہ اللہ
چھوڑ کر کشرب کو زیر عرش رحمان چل بسے

کوئی ہای بہر ہوا دنیا مین داغ مرگ سی
کیسی کیسی سرو ہمشکل غلمان چل بسے

آگئی روز مرگ کے کام آتین کسکی قوتین
رستم و سہراب کیا کیا مرد میدان چل بسے

نرتبہای گل یہ سوتی ہی جو گلہا دونکی ساتھ
بعد مرنیکی تہ خار مغیلان چل بسے

مرگ نہی نغمانی ہی ای قطرہ آب سقف
کیسی کیسی معرفت کی بحر عمان چل بسے

حضرت آدم سی تا ختم الرسل اوراجتک
لاکھون اہل دعوت و ارباب عرفان چل بسے

کوئی دنیا مین ہا دشت سرای خلق سے
سیکڑون دانا و اقطاب دوران چل بسے

ایک بھی حکمت نہ کام آئی کسیکی وقت مرگ
سب کی سب سوی عدم ارباب یونان چل بسے

شیخ سعدی بلبل شیراز تھا جسکا لقب
چھوڑ کر اپنا کریما او گلستان چل بسے

آدم و ایوب یونس شیث و یحیی و شعیب
سب اجل کی بعد سوی باغ رضوان چل بسے

حضرت عیسی مریم گو رہی زندہ مگر
اوٹھہ کی دنیا سی فلک پر زیر کیوان چل بسے

جای عبرت ہی یہ دنیا کچہ تو سمجھو غافلو
کتنی کچہ انسان خاک بیابان چل بسے

رحلت اہل سلف کا کیا کرون مین تذکرہ
میری آگی ہی بہت درویش سلطان چل بسے

دیکھی تھی آنکھوں سی ہی جو دنیا مین لوگ
تھوڑی ہی دن کی بات ہی اکثر وہ انسان چل بسے

غالب و آرزو و تسکین و ذوق و شیفتہ
کل کی گویا بات ہی کیا کیا سخندان چل بسے

ای فدا مانگ اپنی آسانی مشکل کی دعا
چل بسی جو لوگ پہلی وہ تو آسان چل بسے

روز وصال سیر ہی طبیعت اداس ہے | ۲۴۰ | دیو شب فراق کا دل کو ہراس ہے

مطلع ثانی

یا رب محال ہمکو وداع سپاس ہے
بندون پہ فضل عام ترا بیقیاس ہے

حسن معاشرت سی تھا آقا سی بادشاہ
محمود غزنوی کا نہ بندہ ایاس ہے

ہو جبکہ نہین سر رشتہ سخن مجھے
آب حیات عمر ابد کی پیاس ہے

پیاک اجل ست ہی مرے دم مردانہ تہ
کیا نزع مین مجھی تری آمد کی آس ہے

میری گرہ مین اور بضاعت نہین کوئی
حیران جو ہی تساع تو سرمایہ آس ہے

البتہ کچہ دراہم داغ جنون تو ہین
دولت یہی میری گرہ مین کچہ اپنی پاس ہے

[illegible]

اندہی کو جو نظر نوس ین آوا ب ضبط پر — کیا حافظ کلام خدا سور داس ہے
ہم لوگ اسکی کہوٹی کہری کی ہیں دیدہ ور — کب جوہر سخن کی کسیکو شناس ہے
اک روز زیر خاک کفن ہوگا تار تار — کیون باعث غرور یہ زرین لباس ہے
تیرہ درون ہین جو ہین بظاہر سپید رو — کالی سنولوں کی بہری اوجلی کپاس ہے
سنگین دل ہست ہر کہ بظاہر ملائم است — جسکو حریر سمجہا ہی تو وہ پلاس ہے
حق نی عطا کیا ہی مجہی خلعت کمال — رنگ حریر پیرا گذری کالباس ہے
بروانون سی نہ یادہ ہی مٹی مری خراب — اوس شمع رو کی پاس لگن ہی نہ طاس ہے
نسبت ہی مجہ مین تجہمین محیط اور کنار کی — ہین دور تجہسی مین تو مری آس پاس ہے
ہندی زبان مین ارض و سما کا ہی ترجمہ — دہرتی اگر زمین ہی تو گردون اکاس ہے
ہمت بلند چاہیی اور حوصلہ فراخ — کس کام کا محل تر اگر دون اساس ہے
روشن ضیا ہی کف نی کیا آج ہی کو — یا روشنی کا ہاتہہ مین تیری گلاس ہے
حق نی دیا ہی فیض قناعت سی وہ غنا — یکسان مری نظر مین حریر اور پلاس ہے
ہی کاہ خشک کاہکشان ماہ ہجر مین — محکو ہلال چرخ جو ہم شکل داس ہے
پنجاب ہی دو آبہ اگر آہ سرد سے — جو آنکہہ ہی مری وہ چناب اور بیاس ہے
وحشت ہی اونکو وصل کی شب مجہسے کسقدر — بوسہ کا کچہہ مزا ہی نہ لطف مساس ہے
مطلب سخن کا پاکی مری پردہ در نہون — دیوان کی ناظرین سی یہ التماس ہے
پہچانہ پہر کی دیکہا جو اس قید سی چہٹا — زندان روزگار مین کیا احتباس ہے
فکر سخن سی چشمہ آب حیات مین — ہر وقت آشنا و مجہی ارتماس ہے
اکسیر میری خاک جسد ہی مزار مین — بوٹی ہی کیمیا کی جو روضہ پہ گہاس ہے

سمو لاہی کہون مفضل منعم کوئی فدا
تو اسقدر جو رنج سی اپنی اودا س ہے

فردوس جو نمونہ الطاف دہر ہی	دوزخ ہی جسکا نام نہ یر خشم و قہر ہی
ناکام مجھ نہ ہب کو رکہا جو عمر بھر	اونی سی کچھ ادائی دور سپہر ہی
ساتون زمین ہین مری خاک کا جو غبار	نہ بحر چرخ ایک مری ال کی لہر ہی
بر لایا جو کوئی نہ مری دل کی آرزو	ویران مری لئی ہی جو آباد شہر ہی
اغیار نکو ہی جو مہیا ہان شراب	سیری ہی واسطی یہان موجو زہر ہی
پرسان جو میری حال زبون کا نہین کوئی	گویا ہی مجھکو شعر خموشان جو شہر ہی

اوس آفت جہان کا فدا جلوہ خرام
آشوب ہی غضب ہی قیامت ہی قہر ہی

مسکی نا تیر دعا سی مرا مطلوب ملے	یا الہی کوئی ایسا مجھی مجذوب ملے
وی باپ ہی بیٹی کی مصیبت ...	چاہ کنعان مین جو یوسف سی یعقوب ملے
مطرب نغم ہجران سی نہ تنگ آیا من	انکو یارب مجھی صبر دل ایوب ملے
لئی عمر تو سب حسرت و حرمان مین ...	لطف پیری مین ہی کیا خاک جو محبوب ملے
من ناکام ہو ہا لیک سخن مین مجکو	للہ الحمد مضامین تو بہت خوب ملے
ست وحشت مین نظر آیا ہی شعبان کا چاند	ایکبون اب کہین تہوڑی سی نئی ...
بست عام خلائق سی ہی نفرت مجکو	یارب اب خاص کوئی مجلس منسوب ملے
ملتا تو کہان یہ ہی غنیمت ہی عظیم	مجکو قاصد سی جو تیرا کوئی مکتوب ملے
عزیز دو جہان عین تمنا ہی مری	کہ تیری غم مین مجھی آ کہ یعقوب ملے

عیب سیرت سی تو بہتر ہین یہ بدصورت
مرد چون پیر شود حرص فزون میگردد

ہان نہ انسان کو مگر باطبع معیوب ملے
نفس پیری مین غضب ہی جو نہ مغلوب ملے

دولت نیست قدرایارا زین در دنیا
ابن آدم کو اگر بخت خوش اسلوب ملے

۱۵

خجل یاقوت ہی لعل لب رنگین کی لالی سی
اگر دندان کو نسبت ہی تو ہی سلک لالی سی

جبون اعلیٰ ہی میرا نثر نعمت خان عالی سی
نہ فائق ہی فقط دیوان کی نظم زلالی سی

مری جان معنی اشعار مدرجاج مین گویا
تن لاغر کو نسبت ہی تو بمضمون ہلالی سی

ہماری تیرہ بختی رشک انوار سہیلی ہی
فتور عقل افضل ہی تو اخلاق جلالی سی

لیا سرکش نی ناحق خون مسکین اپنی گردن پر
فلک کی خاک کیا ہات آیا میری پائمالی سی

نزد دہی طرز رفتار کلک میرزا صائب
تفوق ہی مری اندیشہ کو فکر خیالی سی

مرا ہر مطلع تکبیر صلوٰۃ صبح ہے گویا
صریر خامہ کو نسبت ہی جو بانگ بلالی سی

کلام اپنا جو وقف وصف حسن خوبرویان ہی
سخن مین بی کیا اصلاح پائی ہی جمالی سی

نہین جز فکر عقبیٰ تجکو فکر کار دنیا کر
مثل مشہور ہی بیگار رہی بہتر بیکالی سی

حواس منتشر میری جو ہفت بند کاشی مین
ٹپکتا ہی مناقب طبع کی بی اعتدالی سی

نمک زخم نہان کا ہی کلام بی نمک میرا
عیان جو تلخ کامی ہی مری شیرین مقالی سی

میرا آشوب حسرت ہی تمنا کی غفلت سی
نہ جینا چاہیئی ایمن تجھی بی وقت خالی سی

نہ ہو محرم مری راز نہانسی کوئی نامحرم
موا ہون بن محرم مین سیہ محرم کی جالی سی

موا ہون دیکھ کر بیتین گس مخمور جانان کو
مرا اب غسل واجب ہی شراب پرتگالی سی

بلو ہون مین جو طرز خوردن قوفل سی دل آیا
مری یاد مین جو پالی ہین کسیکی مونہ کی چھالی سی

فدایا بانغان حاجب دربار مین صبر
اگر وحشی کو حاصل قرب ہے جہلا و بانی

بجتا ہی تو نہ لی سحر لالی دہن مجہی
گویا زبان حشا ہوی موج عدن مجہی

نازش ہی میری طبع کو ذکر بلیغ پر
موزون لقب ہی ہما مہر سپہر سخن مجہی

دعوائے شاعری ہی مسلم مری لئی
روز ازل خدا نی دیا تہا یہ فن مجہی

ہمت بلند رکہتا ہون فکر بلند مین
سمجہی ہون نو کا کسی سپہر کہن مجہی

فرحان ہی سخن سی ہی رہتا سو فہم
دیتی ہین داد خلد برین مین حسن مجہی

دی ہی خدا نی اقلیم کی مجہکو ادای
جرات جو ہوتی لکہتی سخن کا پیشوا مجہی

اوج سخن سرائی کا گویا ستارہ ہون
بزم سخن کا لگاتی سر انجمن مجہی

رشتہ شاعری سری ہی وسیلہ نجات کا
مداح اپنا جانتی ہین پنجتن مجہی

جانتا ترانہ سنجی مین ہو نہین تو ہزار زبان
استاد بولتی ہین ہزار چمن مجہی

سا ایمان شمیم سخن سی ہی ہوا اک
خامہ ملا ہی گویا غزال ختن مجہی

یلمق سخنوری کا میری بر مین چست ہی
زیبا ہی شاعری کا کمر پیرہن مجہی

نامہ ہوا ہی مین قلمرو فکر بلیغ کا
موزون ہی شہریاری ملک سخن مجہی

فیض سخن سی بحر معانی کا ہون والا
ہو آفتاب جون کہ نہین ہی گہن مجہی

دیکہا ہی میرا نسخہ تو شعر مین نظم
ہر حرف شعر دیتا ہی شرف عدن مجہی

الٰہ مغفرت کر مری چہرہ روسیاہ کی
درکار ہے غفار اکرم ذوالمنن مجہی

افراد

فرد — ای فدا جام ہے دل بیتاب / خون دل ہی مجھی بجا ہی شراب

فرد — شرمندہ ہی ظلمت شب تنگ تھی ہی یارون کا / خجل ہی ماجیا رہہم یہ وپے تیرگی لون کا

فرد — مسل ایسا نہ پاکوبی ہی اسکو قفس محفل مین / ہمارا دل ہی کی قاتل یہ ٹوٹا ہی جا جم کا

〃 — جسکی لگی یہ ضرب وہ جان بر نہو سکا / صدمہ بہت بڑا ہی فدا دل کی چوٹ کا

〃 — کیا تجہکو شراب کا ہے ٹوٹا / ساقی صراحی سی بہر دی لوٹا

〃 — غم اوس شوخ یکتا کا جو کہائیگا / جینی تک کا کہا یا نکل جائے گا

〃 — کلام شیرین کا کبھی مجکو شتاب کوئی عطا والا / تزیب پرور جناب عالی ولی نعمت حضور والا

〃 — ساقی پلا مجھی وہ پیالہ شراب کا / کہٹکا جو دل سی دور ہو روز حساب کا

〃 — تری بارگاہ مین یا خدا مری روز و شب ہے یہی دعا / کہ دہت اگرچہ ہی بیوفا ولی مجہ سی نہ کبھی جدا

〃 — کہیا زمزمون کا تیری فدا دند ہو گیا / گلشن مین بلبلون کا گلو بند ہو گیا

〃 — ناصح کا زلف سی دل دانا نکل گیا / یا سانپ کی بلی سی خزانا نکل گیا

〃 — سن سان میرا بیت جسد ہی بغیر دل / گویا کہ گھر سی صاحب خانہ نکل گیا

〃 — دہیان جسدن سی مجہی فکر سخن کا آیا / جسکا دیوان سنا مین نی وہی منگوایا

〃 — سترہ لاکہ فدا شعر نظر سے گزرا / شعر کہتی ہین جسی پر وہ بہت کم پایا

〃 — پیری مین ای فدا ہی عبث حسرت وصال / عیش شباب کا وہ زمانہ نکل گیا

〃 — پہلی سی کیفیت نہین لیل و نہار مین / کچہہ مین بدل گیا کہ زمانہ بدل گیا

〃 — کیا دیکہا جلوہ آج تیری گوری گال کا / مین گرتی گرتی گوری کی سونہہ مین سنبہل گیا

〃 — مردہ چراغ دل مرا چہ آنی کر دیا / یا من کی روشنی کو کوئی کالا نکل گیا

حسرت مری نصیب ہی ای فدا ایام | البتہ بعد مرگ یہ جی سی خلل گیا
جسوقت والدہ نی جنا تہا فدا تجہی | کا فردہان گور نہ تجکو نگل گیا
سوز و گداز عشق سی مین ایسا گل گیا | مانند شمع موم ہمہ تن پگہل گیا
برق نگہہ نی خرمن جان کو جلا دیا | باؤنمین د انہ دل وانا مسل گیا

رباعی

میر صاحب شفیق حال فدا | بعد اظہار آرزو ہو وا
کہ پس از عرصہ آیا خط جناب | مبتہج منتظر کو ف رہا یا

رباعی

اپنی ہی نصیب کا ہی ٹوٹا | ورنہ تیری کیا کمی ہی مولا
دولت کی ہوس نہین ہی مجکو | دلوا سی سنگ در کا بوسا

ایضاً

ہی شور موج گویا ہم آواز چنگ کا | انا از پل کی پیپون مین ہی جل ترنگ کا
کیا کیجیی بیان جو فدا اکا نیور مین | دیکہا ہی لطف گنگ کا او ز ہر رنگ کا

غزل

وہ سخنور ہون مین جو لکہون سبا ہو جائیگا | ترک جس مضمون کو کر دونگا وہ رد ہو جائیگا
غور سی دیکہا اگر میری کلام پاک کو | مبتدی دنیا مگر عبد الصمد ہو جائیگا
حسن ہی تیرا اگر غارتگر تقوی و دین | غم ترا برہم زن صبر و خرد ہو جائیگا
صاحبا اوسکو ٹہکانا ہی کہان زیر زمین | آپکو جس شخص سی کچہہ ظن بد ہو جائیگا
صولت جوش جنون سی کیونکہ وحشی ہون تہین | رام صحرا مین میرا ہر دام و دد ہو جائیگا
گر دیا بوسہ مری مرقد کو آکر آپ نی | قبر مین بالیدہ بوسیدہ جسد ہو جائیگا
وہ موحد ہون جو ڈالون آنکہہ احول پر زمین | ترجمان قل ہو اللہ احد ہو جائیگا
آسمان دیگا جو مجکو سر بلندی اس زمین | دیکہہ لینا پست طبعون کو حسد ہو جائیگا

یار ہو جائیگا بیڑا مجہ فدای خستہ کا
گر ترا یا ذوالمنن زور مدد ہو جائیگا

بازار حرص پیری مین جو سرد ہو گیا / نامرد ہو لی شیخ زمان مرد ہو گیا
سوز نہان درد بتان صاف گھل گیا / جسم نحیف و زار مرا ایسا گھل گیا

دیگر

فدا تو سخنور ہے جادو نوا / کوئی سحر ہے تیری فکر رسا
لکھا تو نے دیوان ہی کیا یہ بہار / فدا آفرین ہے فدا مرحبا
سخن سے ترا نغمہ عندلیب / جہان مین ہے تو بلبل خوش نوا
ترا شاعری مین ہے وہ مرتبہ / دبیر فلک ہے ثنا خوان ترا
بیان کیا کرون نکتہ سنجی تری / لب بلبلان پر ہے تیری ثنا
غزل تیری کس کی زمین پر پڑھی / فلک پیر ہی کیون شور تحسین کا
تری نظم ہے گوہر آبدار / مرصع سراپا ہے دیوان ترا
سخن ترا کس مرتبہ سے بلند / ترا شعر ہے تاج فرق سما
یہ لکھہ کے دیوان مین رنگین کلام / کیا ہے فدا تو نے خون حنا
کہ مالوفی ہے مضمون رنگین کے پہول / تری فکر ہے گویا باد صبا
جہانگیر ہے تیری تیغ زبان / دیار سخن کا ہے تو بادشا
مصفا ہے جون تیرا ہر لفظ پاک / نہ آئینہ مین دیکھی ہی یہہ ضیا
تری ہر غزل ہے جواب بہار / یہ دیوان ہی گلشن جان فزا
غلط نسبت باغ دیوان سی ہی / سخن کا تری ہے چمن رونما
صدف تیری بحر سخن کا ہی مول / غزل کا ترے شائگان ہے صلا

نیا یا نبات و شکر مین کبھی — سخن سی جو تیری اوٹھایا مزا
تیری نور معنی پہ غش ہے کلیم — فقط ہی سنا ہے نہ موتنا
وہ ہی روکش خوش ادایان ہر — جہان تو نے باندھا ہی لفظ ادا
دل گلشنی داغ ہے کیا ترے — زمین غزل سی ہی لالہ اوگا
زبان جب کراب تو بہر خدا — یہ لاف و گزاف ای فدا تا کجا
نہین یاد کیا آیت فوق کل — زمانہ نہین ہے ایک سی اک سوا
مجھی ہمفنون سی ہی چشم عطا — میری قصید مین آہوان خطا
مری اصل کیا پیش اہل سخن — حقیقت کو اپنی جو دیکھون ذرا
مین ہون کفش بردار اہل زبان — یہ بیجا ہی بالکل مرا ادعا
تعلی سی توبہ ہے یارب مری — مین ہون بندۂ فکرت نارسا
مین ہون لیک ناچیز جو آپ کو — سخنور کہون کیا مرا حوصلا
بجا ہے وہ البتہ ای ہمنفس — جو ہو نارسائی مین دعوی مرا
مین کیونکر ہون معمار کاخ سخن — بھلا ای فدا میری بنیاد کیا
یہ اہل سخن سے ہے مجکو نیاز — مین آتش زبانون کا ہون خاک پا
دم فکر اشعار کیا مین بیان — یہ فن ہی بہت سخت اور جان گزا
لڑکپن سی مجکو ہے شوق سخن — تب اس فن کا پیر طریقت ہوا
فراہم کیا ہے جب اتنا کلام — جو اک عمر اس مشغلے مین رہا
کبھی جاکے غالب کا دیکھا چلن — کبھی ذوق کا ہمنشین مین ہوا
کبھی دیکھی آزردہ کی بول چال — کبھی مومن دہلوی سے ملا

کسی جا کی مارت کا دیکہا کلام … کہین دیکہا انداز تسکین کا
بہت چہانی دلی کی کوچون کی خاک … ملا ہی یہ تب گوہر بے بہا
رہا اونکی خدمت مین چندی مقیم … جو کیسم شیفتہ سے تلمذ کیا
یہ ہی حضرت حسرتی کا طفیل … جو کچہہ اپنی حسرت کا قصہ لکہا
وگرنہ تہا کب شاعری کا دماغ … ہین بچپن سے دیوانہ پیدا ہوا
فدا اگرمیٔ آتش عشق نے … جلایا مجہے وقت نشو و نما
جو کچہہ کرتا دنیا مین کسب کمال … مجہی دل نی کب چین لینی دیا
جوانی میری حسرتو نہین گئی … تڑپایا اسی قضیہ مین آگیا
زمانہ نی تم سے نہ بخشی نجات … یہی ہی سبب جو ہین امی رہا
وگرنہ تہا مجہکو بڑا حافظہ … ذہانت کا بہی میری پایان تہا
خجل برق تہی جودت طبع سے … دماغ آسمان پر تہا ادراک کا
جو گہستا تہا میخانۂ فکر مین … سمجہتا تہا جامی کو مین پارسا
یہ تہا سر مین شوہذیان آوری … نغانی نظر آتی تہی بے نوا
کلام اب جو کچہہ خوب و ناخوب ہے … یہ ہی تحفۂ بزم اہل صفا
دعا ہی خدا سے کہ یارب مدام … رہی تا ابد مجہسے یاد بقا
نہین مجہکو دزدان معنی کا غم … کہ ہی میری دیوان کا حافظ خدا
نگہدار یارب بفضل خودش … سپردم بتو مایۂ خویش را



رباعیات

رباعی

کیون مین نی یہ سفر کیا ایوای ای فدا | موقوف ہو گیا ہے مراد و رد ہر دعا
جون ترک رزق ہی پی آسان لی جان | کیونکر نہ رنج اوٹھاؤن خلیفہ ہو جو قضا

ایضاً

کام رہوار بدایون سی ٹبر ہانے مدیا | صحبت وازون نی بریلی مجھی جانے دیا
دل دیوانہ نی مقصود سی رکھا محروم | رنگ رلی کا مجھی کچھ لطف اوٹھانے دیا

ایضاً

ای شوق ہی یارت حضرت کا ای فدا | رنج و قلق سی سیر ہی بس لگا دیہی خدا
آنکھون کو دیکھتی تو ہیت ہیبا یہ عموم | دل پر جو ہاتہ رکھو تو عالم ہی ترق کا

ایضاً

یارب مری جان نکلی کہیں یاس کا غم تہا | کیا شوق مری دل کو کہین اوروں سی کم تہا
کیونکر مین رووں کیا قافلہ ہے ہے | کیا میری ہی قسمت مین یہ طوف حرم تہا

ایضاً

کیا تاب ہے جو کلبہ تاریک مین تم | رعب فراق یار سی جاتی تہی تاب
روز فراق مجکو نگر ہی دہان شیر | گور ہی کہین ہجر مین لما جاتی قتاب

فرد

زنگ و نی خستہ من سفران ازار منت | داغہای سینہ من سیر گلزار منت

رباعی

چھوڑدی وعظون کی کیون بحث | کیون کیا ترک مذہب و ملت

کچھ بھی خوف خدا فدا ہی تجھے — ایسی بھی ہی بتون سی کیا رغبت

ایضاً
کیون چھوڑ دی واعظون کی صحبت — کیون کر دیا ترک دین و ملت
کچھ بھی تو فدا ہو فکر انجام — ایسی بھی بتون سی کیا محبت

ایضاً
ایجان ہی وہ جان مین کب حلاوت — کہتا ہے جو لب ترا عذوبت
جی جانتا ہے بیان کرون کیا — بوسہ مین تری ملی وہ لذت

ایضاً
دال دو گویا ہین ای دوست لیل و لنت — ہین الف اختر اقبال کی برسہ حجت
کاف سی کام روا سب ہے حاصل ہی سرور — واو سی واضح ہی سر و قت و فور نعمت

فرد

رنگینیان فدا ہین مضامین کی اسقدر — شنجرف کی نہیں مری دیوان کو احتیاج

غزل

اب مین خود فکر سخن مین ہون امام ناسخ — پہلی گو مجکو تھی تقلید کلام ناسخ
دل جلایا تو بہت فکر سخن مین لیکن — نہ میسر ہوا آتش کو مقام ناسخ
داد پاتی سخن تازہ کی کیا کیا نہ اسیر — آجتک ہوتا جو دنیا مین قیام ناسخ
قایل اوسکی سخن پاک کی تھی جنت سی — پہونچتا کیون نہ شہیدی کو سلام ناسخ
مجکو اب جوہر صمصام ذکی کی آگی — رنگ بستہ نظر آتی ہی حسام ناسخ
خواجہ صاحب جو ہوی ہین متخلص بہ زبیر — دوڑی ہر چند نہ پہونچی بخرام ناسخ
کیون نہ لکھون مین شہ ملک معانی انکو — سکہ اقلیم سخن کا ہی بنام ناسخ
رند و آباد جو نکلی پی سیاحی فکر — چلکر آرام کیا زیر خیام ناسخ
مہر اور ماہ بنی پایینگی سخن مین جو فروغ — جلوہ دکہلائینگی اپنا لب بام ناسخ

کیہ تکلف نہین یہ حال ہی نفس الامر
مثل خورشید ہی نام اونکا جہان بین روشن
طرز آسان کی جو موجد وہ ہوئی او دنیا
اس بانی کی سخن سنج جو دیکھی اکثر
سب ہین فی ہی یہ علی قدر لیاقت ہر یک
کارنامہ سخن ذوق کا جاری جو ہوا

کسکو انہین نہین تائید کلام ناسخ
فلک نکتہ وری تہا جو بکام ناسخ
ہی بانی مین بڑا شہرۂ عام ناسخ
سب کو پایا کہ ہین جو یائی امام ناسخ
کوئی ناسخ کا ہے آقا نہ غلام ناسخ
گویا منسوخ ہوا نامۂ نام ناسخ

سخن محض رہے نکتہ معنی سے مگر
ای فدا کو کیا رشک فی جام ناسخ

ہین نعت رتبہ ہای احمد
شان احدی ہے شان احمد
ہی اوس سی بہت بلند رتبہ
ہی تاب فدا بیان احمد
کیا تاب عباد ست بنیاد
ہی عرش بریں مکان احمد
اللہ ری شان مصطفائی
رضوان ہی جو باغبان احمد
ہی صل علی ہر اک کا نغمہ

ایضاً
کرسی ہے زیر پای احمد
ایضاً
کیا کبھی فدا بیان احمد
کرسی نہین آستان احمد
ایضاً
مازاغ ہی داستان احمد
معبود ہے مدح خوان احمد
ایضاً
افلاک ہین آستان احمد
جبرئیل مین دربان احمد
ایضاً
فردوس ہی بوستان احمد
کروبی ہین بلبلان احمد

غافل ہی جای گریہ مگر اسرحرم آکر
ہو خواب ہی خفتہ منعم ہشیار

ایضاً
ہی خندہ زن اجل تری ہر گام پر
ایضاً
کیون خام طمع مین ہی گرفتار

دنیاکو جو دل دیا ہے تو نے — یہ فجہ کیسکی ہی ہوئے ہے یار

فرد

سوتاہون خاک کیا مین کہ پٹ لیٹ کر — روتاہون ہجر یار مین مونہہ کو لپیٹ کر
ہواہے زمانہ فدا کسکا یار — نہیں عیش دنیا کا کچہہ اعتبار

رباعی

فدا باب رحمت ہی کیا تجہپہ باز — تہجد کا وقت اور یہ قرات دراز
بہلا کیون نہو ربط رب سی تجہی — یہ شب ہی یہ خلوت ہی اور یہ نماز

ایضاً

تہجد کی اوٹہہ کر فدا پڑہ نماز — در رحمت حق تعالی ہے باز
یہ کل کی لیی تیرے کام آئیگا — جو کر لیگا کچہہ آج سوز و گداز

فرد

پہلی کرلون مین یا والنعمت دین کا تو سپاس — غم دنیا مین عبث ہی تجہی رنج افلاس

ایضاً

غم رزق مین کیون ہی انسان ایش — کسی نی بہی پایا ہی قسمت سی بیش

ایضاً

کیون خجالت سی خورشید چہپاتی عارض — دیکہی اوس آئینہ رو کی جو صفائی عارض

فرد

ممکن نہیں فدا جو ندہی ہوا اختلاط — سیمرغ نی بنایا تہا رستم سی ارتباط

فرد

اصنام بیوفا سی عبث ہی یہ اختلاط — پیدا خدا کی ساتہہ فدا کر کچہہ ارتباط

رباعی

تنگی رزق کی کیونکر تجہی ہوگی تکلیف — ہی وظیفہ مین تری آیت اللہ لطیف
دشمن صعب سی کیون پہونچیگی تجہکو تکلیف — ہی قوی رب مرا کو ہون مین اک مور ضعیف

رباعی

کس سے بیان ہو وسعت ایوان کا غل
مثل فلک ہے رفعت ایوان کا غل
ہیں اس مکان میں قبلہ و کعبہ مرے مقیم
کیا کیا نہیں ہے عزت ایوان کا غل

ایضاً

کس سے بیان ہو وسعت ایوان کا غل
گویا جہان ہے گوشہ وکان کا غل
دیوانخانہ اوسکا ہے کوہ بیستون
تھی کوہکن سے کم نہ فدا شان کا غل

ایضاً

شب قدر ہے اور ماہ صیام
فدا باز ہے باب دار السلام
نہ سو یاد حق میں ہے بہتر قعود
تکاہل اگر ہے مخل قیام

ایضاً

کرامت علی ہے شہیدی کا نام
محاسب بڑا تھا وہ شیرین کلام
سنا ہے کہ جا کر عرب میں موا
گیا تھا پئی طوف بیت الحرام

غزل

کیا کروں میں حال اس بستی میں جو ہے یارب تمام
چند موذی رنج ناحق دیتے ہیں مجکو مدام
رکھتے ہیں بغض و عداوت چند مردک بے نسب
در پئے آزار رہتے ہیں میرے یارب مدام
کیوں نہ انگریزوں نے یہاں سے دیئے نکلوا انہیں
کیوں نہ وہ ماری گئی جب تھا وہ گردون انتقام
یا خدا تو منتقم ہے جلد کر اونکو تباہ
اونکی صبح زندگی کو جلد یارب کر دے شام
یارب اونکا خون پینے کو تو غم کھانے کو دے
ہو نہ پیدا میری آغا اونکو کبھی ماء و طعام
جو مرے اعدا ہیں یارب جلد ہوں خانہ خراب
پائیں دنیا میں نہ جز زیر زمین جائے قیام

یا ہوں فی النار السقر ازار ایلا دس
ہاں ہیں دنیا میں دائم بس گرفتار جذام

کھینچی ہی شمشیر کین جن مردکون نی مجہ پر آج
ہی کوئی ولد الزنا اونمیں کوئی ولد الحرام

آدمی کہنا اونہیں ہی اُدسے بعید
مار وکژدم کی طرح سوذی ہیں مردک لا کلام

مجہہ محب اہل بیت پاک سی جسکو ہی بغض
شمر کا بندہ ہی وہ یا ابن ملجم کا غلام

نام بالکہی سی اونکی فائدہ کیا ای فدا
جانتی ہیں میری اعدا کو یہاں خاص عام

افراد

کیونکر سلاؤں اوسکو بغل میں کہ بیٹھ نا	فرد	پاؤں جو وصل یار فدا دستر س نہیں
خار مژگان بتان میں جو تکلف دیکھا	ایضاً	یہ لطافت نظر آئی نہ گل نرگس میں
اک شب بی وصال صنم مجکو دو زبان	ایضاً	تجو برس کی تم ہو تو میں ہی ہی نوجوان
بجہر وصال تا ربی کیون مجہسی مہربان	ایضاً	تمکو اگر شباب ہی کیا میں نہیں جوان
رفتار سی تری جو قیامت ہوئی بپا	ایضاً	ہنگامہ اتنا ہوگا نہ شور نشور میں
حضرت خدا کو یاد کرو چہوڑو یہ خیال	ایضاً	کس بت کو ڈہونڈہتی ہو فدا رام پور میں
پہنس گیا آکر یہاں دام بت صیاد میں	ایضاً	آب و دانہ مجکو کیون لایا مراد آباد میں
کیا نہ تیرا رنج فرقت تہا دل ناشاد میں	ایضاً	آخرش شوق درون لایا مراد آباد میں
اتنی پہول اصلا نہونگی گلشن شداد میں	ایضاً	جسقدر گل و نظر آئی مراد آباد میں
لیموں ترے سرد میں لگی ہیں	ایضاً	کیا پہول شگفت کی کہلی ہیں

رباعی

کب تک میں اوس مکان مقدس کا غم کرون
کب تک فدا میں نالی ساد مبدم کرون
دنیا کی سب معاملوں لکہہ کی تیں ختم
ہی جی میں یہ کہ چلکی طواف حرم کرون

رباعی

کسی زلف کا مین گرفتار ہون / کسی چشم فتان کا بیمار ہون
بہت چاہتا ہون نچاہون نہین / مگر کیا کرون دل سی لاچار ہون

ایضاً

غم ہجر سی ہون اجل کی قرین / فدا مجکو اب تاب دوری نہین
وہ مشرق مین ہی در مین مغرب مین ہون / ٹھکانا ہی اس فاصلہ کا کہین

ایضاً

فزون حد سی ہی مجکو سوز نہان / اسیواسطی ہو مین آتش زبان
یہی ہی سبب ورنہ مجکو فدا / سر فکر شعر و سخن تہا کہان

ایضاً

پرورش یاب کنار بخت نافرجام ہون / بسکہ طفلی سی خراب گردش ایام ہون
کامرانی سی مجہی بہرہ ہوا ہی کب نصیب / مین فدا نومید ہون مایوس ہون ناکام ہون

ایضاً

جوش سخن نہین قلم نکتہ سنج مین / کیا لکہون مین ہیچ لطف اوٹہا کا سکنج مین
رہتی ہی یاد کس تبت رکنا کی رات دن / دل درد مین ہی میرا فدا جان رنج مین

غزل

تیر ہا ہی حرم سی گویا ہین چہلنی چہاتیان / ہین ہمہ سوراخ ہم لوگون کی ریشی چہاتیان
سینہ دریای لطافت ہی اگر اوسکی حسن / دو حباب بحر خوبی ہین تمہاری چہاتیان
کیون نہ ٹوٹون سینہ لینا سنگ حسرت سی ام / یاد آتی ہین خدایا اوس صنم کی چہاتیان

چھاتیان تیری اگر دو قمقمی ہین نور کی — خوبصورت حور کی ایسی نہونگی چھاتیان
نل صحا کیونکر نہوا اوس بت کا کوئی مستفید — جسم نازک رنگ گورا اور اوبھری چمکی چھاتیان
صبر انکھون نی لیا ہی ہوش زلفون نے لیے — دل جو سینہ نی لیا تو لینگی اب جی چھاتیان
کر دی بندہ کو شب وصل صنم سی دور گو — اوس بت رعنا کی دکھلا دی الہی چھاتیان
کٹ گئی میری اسی حسرت مین عمر شباب — پر لگین اک شب نہ اپنی ہاتھ اوسکی چھاتیان
گویا ہین دو لبوغ مالا مال رخت جفا نفس — حق نی اوس بت کی بنائین کتنی اچھی چھاتیان
یہ تو نیری عمر اور ایسا کلام شوخ شوخ — ای فدا خاموش رہ کیسی کسیکی چھاتیان

رباعی

کوئی ہے عاشق صنم یارو — ہی کسیکو کسیکا غم یارو
مین تو مرتا ہون کعبہ کی غم مین — مجکو ہے الفت حرم یارو

ایضاً

دنیا کی کچھ ہوس ہے نہ دولت کی جستجو — نہ طالب صنم ہون نہ خوابان خوبرو
پہونچا دی مجکو جلد مدینہ مین یا خدا — از بسکہ ہی زیارت حضرت ؐ کی آرزو

ایضاً

یک ذرہ نہین ہی تاب مجکو — طاقت نے دیا جواب مجکو
ای دل تری چاہ مین لگی آگ — الفت نے کیا خراب مجکو

افراد

فرد: عاشق کی یہ صفت ہی کہ سوز و گداز ہو — معشوق کی صفت ہی کہ عاشق نواز ہو
ایضاً: ای شاہ حسن لطف یہ عشاق چاہیے — سلطان کی ہی صفت کہ رعیت نواز ہو

ہی ادعای نوروز رخ آفتاب کو	نرد	کب تیری سامنی ہی فروغ آفتاب کو
مہر کی آنکھ نہیں دیکھو جان فدا ہی خستہ کو	،،	ناز بیجا سی ندو تکلیف محو آراستہ کو
لکھو نکیا وصف اوس بت کا وہ سیپی دہن ہی	ایضا	رخ گلرنگ دیکھو اور زلف پر شکن دیکھو
سب عزیزان جہان کہتی ہین جابی تجکو	ایضا	نام زیبا ہی صنم یوسف ثانی تجکو

ایضا

کیون ہوای فدا مجھی فکر سخن کا حوصلہ		ہی دل محو ناز کو شوق بتان کا ولولہ
تنگی گور سی تجھی ہوگا مقابلہ	ایضا	رکھہ جیتی جی فدا تو خدا سی معاملہ

رباعی

محبوب ہے آسمان کا شکوہ	ہیم سنگدل لعین کا کیا شکوہ
مہوا وہ جو چاہتا تہا تو	بخت بد کا کرای فدا شکوہ

افراد

جان مری سوز جحیم ہجر سی آزاد ہے	جنت الماوا مگر مجکو مراد آباد ہے
کیا غم حادثہ دہر خدا حافظ ہے	ای فدا خالق رب دو سرا حافظ ہے
مشکل فدا ہی دید جمال بتان مجھے	کب ہو بہلا نصیب وصال بتان مجھے
تجکو دنیا مین بہشت ہی تیم ناکامی	کرخدا وندی بندون کا فدا یاجامی
کیون ہی تم مین یہ مجکو بتا بی	کیا مین خاکی بنا ہون سیمابی
گرفتار عذاب تم ہون اللہم احفظنی	بحق حضرت خیر الوری قرشی و مدنی
سبک مقتول لاغر کا تری قاتل یہ کہتا ہے	نہ ری ہی نہ تولا ہی نہ تماشائی تماشا ہی
اسکی ہوار کو جو تردد تمام ہے	عمر روان کا اسپ ہی کیا بد لجام ہے

کہان نصیب بھی عیش زندگانی ہی — بہت دور میں میری بگر گذشتی جوانی ہی
فدا عرصہ سی ہی تمنا تیری — کہ دیکھون مین سوروں کی مار گری
نجانو تہتون مین برای خدا — ارے مان کا فرنصیحت دہری

رباعی

کیا بیان ہو جو ہی ہم بندوں پہ شفقت تیری — ہمکو مایوس جو ہوگی عنایت تیری
گو کہ ہم غرق گناہان ہین قدم سی تک — دستگیری کو تو موجود ہی رحمت تیری

ایضاً

نہ نماز ہی نہ وظیفہ ہی دعا ہی ورنہ درود ہے — نہ قیام ہی نہ قعود ہی رکوع ہی نہ سجود ہے
کسی بت کی عشق مین یا خدا امراؤ این ہی حجاب ہے — ہین ملا مین الیسی ان مبتلا مجھی غم سی گفت و شنود ہے

ابیات

دل مین میرے جو غم نہان ہے — صورت سی وہ ہو بہو عیان ہے
حسرت نی جلا دیا ہی ایسا — انگشت مرا برا ستخوان ہے
آخر مری جی کو کچھہ تو ہی رنج — ورنہ کوئی ایسا نیم جان ہے

رباعیات

لازم ہی جوانی مین عبادت کرنا — اللہ کی راہ مین ریاضت کرنا
سوچو گی جو کچھہ نہ اب تو پچھتاؤ گی — بہتر نہین ای فدا نہ غفلت کرنا

ایضاً

اندیشہ آخرت ہی کیون جی سی ہوا — کسواسطے ہے خیال ترک دنیا
شد ہی غفور اور محمد ہی شفیع — پھر کیون ہی فدا تجھی یہ فکر عقبیٰ

رباعی

ہر شخص کا ہے حرام خواری شیوا
غیبت ہی بیان ہر ایک انسان کی غذا
جب تک نہو آدمی فرائم سی پاک
کچھ لطف نہین نماز و روزہ مین فدا

ایضاً

کنجی ہی نماز راز حق کی گویا
ہر رکن نماز مین ہی اسرار خدا
پڑھنا ہے نماز کا نہایت دشوار
واقف نہین کوئی اسکی نکتونسی فدا

ایضاً

دیتا ہون نشان تجکو مین گنجینا
فیض اسکا نگاہ کر تو ہو کر بینا
گویا ہی یہ جیب رفاہ دارین
کیا اچھی درود ہی فدا التحیتا

ایضاً

مقبول مری دعا کو یارب فرما
یارب مری آرزو ہی دل کو بر لا
دی نعمت معرفت سی حصہ مجکو
حسن رخ شاہد حقیقت دکھلا

ایضاً

یہ وقت اخیر اور یہ غفلت ہی فدا
حب الدنیا مآل ذلت ہی فدا
پیری مین تو کرلی کچھ تو فکر انجام
عمر باقی بہی اب غنیمت ہی فدا

ایضاً

جب سی کہ دل بت پریوش سی لگا
رہتی مری جان پر ہی آفت برپا
یہ صدمۂ درد و غم سی بیتابی ہی
اک جان پہ مری ہین سو قیامت برپا

ایضاً

بہولا ہون مین اوسکی یاد مین یا جلا — دل تو بہی عرابت پری وش سی لگا
قانون تو مجھسے یاد ہوئی کا نہین — باز آیا مین منصفی کی عہدہ سی فدا

ایضاً

ازبسکہ گناہگار ہون مین یارب — شدت سی سیاہ کار ہوں مین یا رب
دارین مین کیجیو معزز مجکو — ازبسکہ ذلیل و خوار ہون مین یارب

ایضاً

باران کو شتاب حکم کردی یارب — پانی سی تمام دشت بہر دی یارب
تیغ خورشید سی جہان کپی خائف — بادل کی پئی امان سپر دی یارب

ایضاً

ازبسکہ زمانہ ہی پر آفات نہیب — ہین سیکڑون خدشی اسمین لاکہون آسیب
دہوکہی مین نہ آئیو کسیکی ہرگز — دنیا مین فدا ہین سربسر مکر و فریب

ایضاً

ہی تو بہی بہت بتون کی غم مین بیتاب — کیا اور زمانہ مین نہین اہل شباب
دنیا کا نہ کام ہو نہ دین کا تجہسی — ازبسکہ فدا ہی تیری اوقات خراب

ایضاً

یہ جسم ضعیف اور یہ سوز فرقت — یہ جان نحیف اور یہ غم کی شدت
یارب دی نجات اس مصیبت سی مجھی — یہ جیٹھ کا موسم اور یہ وحشت غربت

ایضاً

حق نی تجہی علم کی عطا کی دولت — ہر وقت ادا کر اوسکا شکر نعمت

ہی علم کی آگی کیا حقیقت اوسکی — کیون تجکو فدا ہی مال و زر کی حسرت

ایضاً

دنیا کی عبث ہی تجکو ناداں حسرت — کچھہ کام نہ آئیگی یہ شان و شوکت
خالق تجھی آخرت کا رتبہ بخشے — ایمان کی اِی فدا بڑی ہی دولت

ایضاً

سوچ اب بہی خدا کی واسطی رب کی سپید — کیا وصل کی رکہتا ہی بتون سی امید
اچھی نہین یہ سیاہ کاری کمبخت — سر مین تری آگئی فدا بال سفید

ایضاً

کر دیگا مری وہ روسیاہی کو سفید — بخشیگا ضرور انشراح جاوید
گو میری گناہون کی نہین حد لیکن — ہی مجکو خدا سی مغفرت کی امید

ایضاً

ہون شیفتہ جمال روی احمدؐ — دن رات ہی مجکو جستجوی احمدؐ
آنکھون مین بہرونگا چلکی روضہ پہ فدا — سرمہ مجکو ہی خاک کوی احمدؐ

ایضاً

شیوہ انکا ہی بس دغابازی و شید — ہر ایک ہی پر از فنون مکاری و کید
یہ ہمکو فدا ہوا ہی دہوکا کیا — ارباب جہان سی اور وفا کی امید

ایضاً

بیکار ہی ان کا محض وعدہ و وعید — کیا خاک کری کوئی وفا کی امید
ڈالی نہ خدا کسی سی ہرگز کچھہ کام — دنیا کی یہ لوگ بیمروت ہین شدید

رباعی

شبہای درازمین رہاہون بیدار — کھاتاہی جگر کاخون مدالیل ونہار
میرا ہی فدا یہ سخت محنت کا کلام — دیکھہ اسکونہ تو بدیدۂ استحقار

ایضاً

اوٹھتا نہین ہی اذان ہی تو سنکر — ایسی ہی جما وکیا نتھولن کی در پر
کچہہ حد بھی فدا ہی گمرہی کی تیری — ہوتی ہین تری قضا نمازین اکثر

ایضاً

دکھلا نہ کسی ضعیف کو اپنا زور — بیٹھا ہو کرنہ بن تو دنیا مین گور
کچہہ بھی نہین سوجھتا جہا نمین مجکو — یاد آتی ہی ای فدا جو تاریکی گور

ایضاً

اس عمر کو فقر و فاقہ مین کرئی تیر — غم کہا تی ہی ہو نہ حضرت حق کی ہیر
روشن دل تیرہ کو فدا کر کی چل — کیا یاد نہین ہی قبر کا کچہہ اندہیر

ایضاً

کرتا ہون مین فیض نام مغنی اظہار — تا غنہ نکری کوئی کسی ان زنہار
خالق دی ثنا ادسی غنائی ازین — یا مغنی جو پڑہی گیارہ سو بار

ایضاً

کیا کیجی بیان رتبہ بانی شبیر — ہی پایۂ عرش نیر پائی شبیر
حاصل ہی مجہی بزرگی ہر دو جہان — یعنی کہ فدا ہون مین فدائی شبیر

ایضاً

گردون ہی نسبکہ ای فدا دون پرور — نا اہل ہین اسکی دور مین مقصد ور
روٹی ہی نہ پیٹ کو نہ کپڑا ان کو — کس رنج مین کرتی ہین بسر اہل ہنر

ایضاً

شدت سی حسد ہی یان تب آیا اظہار — عیبت ہی یہانکی رہنی والون کا شعار
کی سیر تہبت جہان کی لیکن مین نے — دیکھا نہین ایسا خطۂ ناہموار

ایضاً

مین تنگ ہون ہی مرا نیستان افکار — ہوتی نہین صید جو غزال اشعار
آزردہ یہ ہوتی ہی طبیعت میری — جون یوز کو دشت مین ہات آئی شکار

ایضاً

ایسا نہ کبھی خدا سی پایا ہمراز — جو تجکو صنم کے ساتھہ ہی سوز و گداز
دلمین تیری ہی شوق وصل اصنام — کس کام کا ہے فدا یہ روزہ و نماز

ایضاً

حق نی تجھی ای فدا کیا ہی ممتاز — راتون کو گرا وسکی ساتھہ کچھہ سوز و گداز
کیا وصل کہ بوسہ بھی نہ دیگا تجکو — بیفائدہ ہی صنم سی یہ عجز و نیاز

ایضاً

پیدا کرو رب کی ساتھہ کچھہ سوز و گداز — اٹھہ اٹھہ کے پڑہو فدا تہجد کی نماز
دیتا نہین زیب تمکو شوق اصنام — یہ عمر تمہاری اور یہ ریش دراز

ایضاً

یا فکر سخن مین بل گیا ای ناکس — کہہ کہہ کی جو شعر تو ہوا معنی رس

فرمایئی کچھہ معاد کی فکر کا حال ۔۔ گذری تری عمر ای فدا تین سو س

ایضاً

اچھی نہیں ای فدا یہ دنیا کی حرص ۔۔ کرنا ہی جو کچھہ تو کر لی عقبیٰ کی حرص
کمبخت قناعت اپنی کملی پر کر ۔۔ کیون کرتا ہی تو حریر و دیبا کی حرص

ایضاً

ہی مجھسی وہ سادہ رو نہایت مربوط ۔۔ خوانندہ نہیں ہی جو بھیجی لکھہ لکھہ کی خطوط
اس باب مین ہی گلہ ہمارا بیجا ۔۔ کسطرح ادا کری وہ ظاہر کی شروط

ایضاً

تیرا ہی نہین ہی کوئی عالم مین شفیق ۔۔ در اصل ہی یا نہین زمانہ مین خلیق
خالق سی کر ای فدا محبت پیدا ۔۔ کیا ڈھونڈتا ہی کسیکو دنیا مین رفیق

ایضاً

بیواسطہ ہو نہ تلخ کام و غمناک ۔۔ کیون کرتی ہوا ہی جان شیرین کو ہلاک
کچھہ دین کا فائدہ نہ دنیا حاصل ۔۔ اس فکر سخن پہ ای فدا ڈالو خاک

ایضاً

چپ رہی کو یہ سمجھتی ہین گویا سوگ ۔۔ بکنی کا زبان کو ہی ہر اک شخص کی روگ
غیبت کی سوا نہیں ہی کچھہ کام انہین ۔۔ خونخوار برادران ہین دنیا کی لوگ

ایضاً

کر ڈالا ہی چرخ دون نی مجکو پامال ۔۔ ہی گردش دہر سی زبون میرا حال
بوسہ بھی لب صنم کا مجکو نہ ملا ۔۔ کس منہہ سی طلب کرون خدا سی میں وصال

رباعی

یارب ترا دستگیر ہووی اقبال
گو تجکو زمانی کیا ہے پامال
امید خدا سی رکھ کرم کی ہردم
ہرگز نہ دی ہاتھ سی فدا استقلال

ایضاً

مشہور جہان مین ہین ہمخوان خلیل
وہ سب سی زیادہ ہین زمانہ مین بخیل
امساک کی جسقدر ہی کثرت اوتنی
ارباب سخا کی ہی جہان مین تقلیل

ایضاً

امسال ہی انیس سی تیرہ کا سال [۱۳ ۱۹]
کیا تجسی فدا کہون مین بارش کا حال
پیمانہ زمین کا ہوگیا ہی غرقاب
بجتا ہی جو رعد کا فلک پر گہڑیال

ایضاً

یارب کریم کردے یاور اقبال
یارب کریم غم ہون میری پامال
یارب کریم یہ دعا ہے میری
دارین مین بس رہی نگاہ افضال

ایضاً

بوسہ کو جو اوس سی کل ہوئی لب ہم
منہ لگا ای فدا وہ تنہ حی سی صنم
دیتی نہین زیب گفتگو یہ تمکو
پڑہتی ہو جناب تم تو حزب الاعظم

ایضاً

اچھا نہین ای فدا یہ شوق دشنام
سمجھو کہ بہت برا ہی اسکا انجام
کچہ ہات لگی گا یان نہ وان پاؤ گی
دارین مین مفت تم رہو گی ناکام

ایضاً

لب خشک ہین کیا کرون مین گرمی کلام
گویا کہ سوا نیزی پہ ہی خور کا قیام
جلتی ہین چہار دہ طبق آٹھہ پہر
یہ جیٹھہ کا موسم اور یہ ماہ صیام

ایضاً

دن ورد و وظیفہ مین بسر کرتا ہون تمام
پانی کی فکر ہی نہ کچھہ فکر طعام
سنتا ہون تمام شب مین قرآن ہمہ تن
کس لطف سی ہوتا ہی بسر ماہ صیام

ایضاً

پڑھتی تھی جنہین سدا نبی اکرم
کیا اچھی دعائین کین علی نی باہم
ناغہ نکرو فدا کسی حالت مین
پڑھتی رہنا ہمیشہ حزب الاعظم

ایضاً

ایام کو گالیان دیا کرتا ہون
شکوی افلاک کی کیا کرتا ہون
مجکو ہی کہان شراب عشرت پیدا
مین خون جگر فدا پیا کرتا ہون

ایضاً

یان غم سی لبون پہ ہی مری جان حزین
تجکو مری حال سی خبر ہی کہ نہین
آ بہر خدا خبر لی میری کافر
مرتا تری غم مین ہون بت پردہ نشین

ایضاً

غمناک ہی فدا تو کیون عالم مین
کیون رہتی ہین اشک تیری چشم نم مین
ہون مین تری سوزش درون سی آگاہ
دیوانہ ہی تو کسی پری کی غم مین

ایضاً

اک بت کا فدا مین ہو گیا ہون مفتون
حالت مری عشق سی نہایت ہی زبون

لبلی لیلی سدا ہی میری لب پر — کیون خلق کہی نہ مجکو مجنون مجنون

ایضاً

لکھی ہی فدائی تیری توصیف ہن — ہین شاعرون پر نکات پنہان و فن
اسرار خفی عیان ہین انپر بالکل — شاگرد خدا کی ہین یہ ارباب سخن

ایضاً

دن رات مین نالی آتشین کرتا ہون — سرد آہین مین ای فدا لبسد بھرتا ہون
یہ شوق وصال ہی غم ہجران مین — جیتا ہون خاک گویا مین مرتا ہون

ایضاً

کیا دل کو سنبھالون دل ہاتھہی نہین — چھٹتا ہی فدا یہ جی لگا ہی تو نہین
مانا کہ نہین ہی وہ نہایت اچھا — فرمائی آپ کچھہ برا ہی تو نہین

ایضاً

رہتا نہین حال آدمی کا یکسان — ممکن نہین نکلین جو نہ دل کی ارمان
اس عمر مین کیا نہ رنج و راحت دیکھی — مشکل جو تھی کام وہ ہوے ہین آسان

ایضاً

ہی جی مین فدا کہ نام اپنا بدلون — اچھا کوئی ڈھونڈہ کر تخلص رکھون
شعری و تپاک و کوکب و آشفتہ — انمین کوئی نام اب مقرر مین کرون

ایضاً

لہجہ یہ تری فقط نہ عشق گر وہین — مشتاق تری صدا کی وحشی آہو ہین
ہو جاتی ہین رام جو بتان سرکش — باتین ہین تری کہ ای فدا جادو ہین

رباعی

گو تیری گناہ ہین نہ بس بی پایان — اللہ تو ہی ہی بڑا غفور الرحمان
اغماض کریگا گر نہ عصیان سی مرے — دارین مین پہر مرا ٹہکانا ہی کہان

ایضاً

رحمت کا تری نہین ہے یارب پایان — کیا کیا نہین عاصیون پہ تیری احسان
آسان کر مری مشکلات دارین — یا ارحم و ارحم و رحیم و رحمان

ایضاً

اے چرخ ستمگار جفا جو ہے تو — مقتول کیا تو نے بہترین کو
کی آل نبی پہ وہ قیامت بر پا — جس غم سی ہی وا ویلا اب تک ہر سو

ایضاً

اس عمر کو ای فدا غنیمت جانو — اسد خدا کو اپنے کچہہ پہچانو
ہو جاؤ فنا خدا کی رستی مین فدا — کرتا ہی جو بندہ عرض حضرت مانو

ایضاً

دل کو غم یاد حق سی آباد کرو — اس عمر کو یون نہ مفت برباد کرو
للہ بہلا دو دل سی یاد اصنام — ہر وقت فدا خدا کو تم یاد کرو

ایضاً

در دیہیم نکتہ دانے ہے تو — شاہنشہ کشور معالی ہے تو
خالق نے دیا فدا یہ رتبہ تجکو — کیون حسرت جاہ مین فنائی ہے تو

ایضاً

مضمون حدیث سی جوہی تواگاہ
آرکہہ اسکو سدا وظیفۂ شام وپگاہ
ننانوین درد کی دواہی یہ فدا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ایضاً

ڈرتا ہون مین ای فدا نہایت اللہ
دنیاکی طمع نہ تجکو کردی گمراہ
اللہ سی مانگ عافیت ایمان کی
کمبخت نہ رکہہ محبت دولت وجاہ

ایضاً

افضال خدا یہ رکہہ توہر وقت نگاہ
غافل نہو یاد حق سی ہرشام وپگاہ
خالق ہی فدا ہٰذا مجیب الدعوات
مطلب تری سب حصول ہونگی انشاءاللہ

ایضاً

مین مومن پاک وہ شقی گندہ
وہ بندۂ زر ہی مین خدا کا بندہ
کیون مجمہ پہ مرڈرتا ہی موچھین اپنی
دشمن ہی نہ میری پشم ہوگی کندہ

ایضاً

بخشا ہی خدا نی طالع فرخندہ
میرا ہی زمین پہ اختر تابندہ
دنیا مین رہیگا نام روشن میرا
یہ فیض سخن سے دولت پایندہ

ایضاً

ای طوطی طبع در تکلم آ ای
الہا بہ شکر ریز معانی بکشا ای
از بہر خدا ترانہ سنجی سرکن
احسان سخن براہل معنی فرمای

ایضاً

کہول اپنی زبان کی ای فدا جو ہری
دُرہای کلام سی سفینہ بہردی

لکھہ لکھہ کی رباعیات رنگین و متین
دیوان کو بکمال مرصع کر دی

ایضاً

انسان کو عبادت خدا لازم ہی
بس یاد جناب کبریا لازم ہی
گر یہ ہی نہ سمجھی تو نکھو دی اوقات
کچھہ کسب معاش ہی فدا لازم ہی

ایضاً

مطلوب جو کچھہ جہان میں ہی فیروزی
اللہ کی یاد مین کرو دلسوزی
رزاق کو اپنی کیون فدا بھول گیا
کمبخت جو تجھکو ہی یہ فکر روزی

ایضاً

یہ ذوق سخن فدا بڑی نعمت ہی
دل جانتا ہی سخن مین جو لذت ہی
کیون چھوڑ دیا خیال تالیف سخن
گویا کہ تمام عمر کی دولت ہی

ایضاً

انسان نہین جو سخن سی بی بہرہ ہی
افسوس کہ ایسی فن سی بی بہرہ ہی
سچ بلبل زار ہی ہر یک اہل سخن
ہی بوم جو اس چمن سی بی بہرہ ہی

ایضاً

دنیا مین فدا نہین ہی آرام مجھی
جز درد و قلق نہین ہی کچھہ کام مجھی
شوق بت سبز فام مین مرتا ہون
کیونکر نکرے زمانہ بدنام مجھی

ایضاً

ملجا ہی جو وہ بت پری وش باری
باقی ہی جو عمر کس مزی سی گذری
اپنی ہی نصیب کا ہی ٹوٹا ورنہ
یا رب کرم کیا کمی ہی تیری

رباعی

آرام طلب ہی کیا طبیعت تیری — تن پروری مین سدا ہی ہمت تیری
زیبا ہی جوانی مین عبادت کرنا — اچھی نہین ای فدا یہ عادت تیری

ایضاً

ہی حد سی فزون جہان مین غفلت تیری — خواب و خور مین سدا ہی نیت تیری
کچھ تجکو نہین جو فکر کار انجام — گویا کہ ہی ای فدا یہ شامت تیری

ایضاً

کیونکر نکرون شکایتین گردون کی — میدان مین شہید ہوگیا ابن علی
لعنت ہی خدا کی شمر ملعون تجکو — خنجر سی کیا ذبح جگر بند نبی

ایضاً

یارب مری دشمنون کو بیماری دے — امراض شدید کی گرفتاری دے
طوق لعنت گلی مین اونکی پہنا — دارین کی اونکو ذلت و خواری دے

ایضاً

کب اس سی جہان مین کوئی شی بہتر ہے — انسان کو کمال کا بڑا جوہر ہے
کس کام کی ہی اگر ہوئی ہی دولت — کیون تجکو فدا خیال سیم و زر ہے

ایضاً

کچھ دین کو جاننا مناسب تھا تجھی — فرمان خدا کو ماننا مناسب تھا تجھی
دنیا کی ہوس مین کیا ملا خاک فدا — اللہ کو پہچاننا مناسب تھا تجھی

ایضاً

لکھا ہوا بخت کا کوئی ہٹتا ہے | شکوہ ترا ای فدا یہ سب بیجا ہے
کیونکر بہ نصیب تری راحت کمبخت | قسمت مین تو تری رنج و غم لکھا ہے

ایضاً

یارب بچائیو تری ہین بندی | اس دام مین دہر کی ہین لاکھون پھندی
خالی نہین پیچ سی کوئی اسکا کام | دنیا کی معاملی ہین گورکھہ دہندی

ایضاً

تہی بندہ رب ہوی تیونکی بندی | ہین حضرت حق تعالی سی شرمندی
ہی ہجر و وصال کی سدا بیم و امید | کیا عشق کی ای فدا بری ہین پھندی

ایضاً

اونیس سو چودہ مین ہوئی یہ گردی | فرافون نی لوٹی شہر مراد مردی
گو جیٹھہ مین گوری ہاری جیتی لیکن | کاتک کی فدا لگی جو پڑنی سردی

قطعات

یارب گناہگار ہون مین | اغماض مری خطا سی رکہنا
دارین مین از پئی پیمبر | محفوظ ہراک بلا سی رکہنا

ایضاً

نہ جینی دینگی مجھی یہ بتان شاہ جہان | مراد آباد مین کچہ نہانہ کام گنگا کا
ابہی جو زندگی باقی ہی چندی اور ہی | نہان آئی الہی بنا رام گنگا کا

ایضاً

یا خدا زیست ہو بسر کیونکر | بت مرا مجہسی مونہہ کو موڑ گیا

اندمال ایسی زخم کا ہی محال   عشق کا تیر دل کو توڑ گیا

ایضاً

۴

شوق دیدار یار و ذوق وصال   غم رخسار و زلف کا سودا
درپی اک جان کی ہین سو ڈھنگ کی   ہین اکیلا بھلا کرون کیا کیا

ایضاً

۵

چین دم بھر نہین دیتی مجھی بیتابی دل   اضطراب و قلق جان حزین نی مارا
کسطرح ہای چھپاؤں غم پنہان اپنا   ای فدا محبوبت پردہ نشین نی مارا

ایضاً

۶

درکار ہی مدد تری ہر ایک کام پر   دنیا ہی یہ مقام خطرناک پر بلا
یارب جہان ہی جادۂ آشوب کنا   نا اہل رہزنان اہالی ہین ہر ملا

ایضاً

۷

شیدا ہی ترا وفا کرا دس سی   رہجائیگا نیک نام تیرا
دی وصل سے اوسکو پھر دن کی   ای جان ہی فدا غلام تیرا

ایضاً

۸

تنہا ہون مین اور ہجوم غم ہے   اللہ ہی ہی میری بیکسی کا
بدظن ہین سب اقربا و احباب   سچ ہی نہین یان کوئی کسی کا

ایضاً

۹

ہی تجکو محبت کسی سی الفت   یان کون ہوا فدا کسیکا
بیگانگی ہی جہان مین شایع   کوئی نہین آشنا کسیکا

ایضا

۱۰
کیون الکہ تیری رنج ہی جلد سی یاد و ج
صاحب نہ پوچھو حال مرا کیا بیان کرون
کیا کہون مین فدا اثر نقصان عمر گیا
سودای یار مین ضرر جان ہو گیا

ایضا

۱۱
سر پری موت اور نہین اصلا خیال موت
ہرگز نہین ہی خالق روزی رسان کی یاد
غافل کوئی جہان مین تجہسا نہین فدا
ہی رنج رات دن مجہی فکر معاش کا

ایضا

۱۲
کمبخت نقد عمر کو برباد کر نہ مفت
بیفائدہ ہی درہم و دینار کی تلاش
سودای حرص زر مین تو ایسا ہو مبتلا
عنقا سی کم جہان مین نہین سیم و زر فدا

ایضا

۱۳
صنم جان بلب ہون غم ہجر سے
نیاؤ گی ہرگز مجہی میری جان
خبر لو مری جلد بہر خدا
جو آنی مین تم نی توقف کیا

ایضا

۱۴
رات دن مانگتی گذری ہی دعائی الفت
ہاتہ سی ہاتہ ملانی مین بہی ہی تمکو دریغ
ہای پیری ہو نہین ہوا خواہ تمہارا کتنا
کب روا ہی تمہین طالب سی تکلف اتنا

ایضا

۱۵
طوف حرم کی شوق مین مدت تہا رات دن
واللہ رنج حسرت حج یہ ہوا جناب
کیا پوچہتی ہو حال فدا مجہ نحیف کا
جب قافلہ چلا تو مین بیمار ہو گیا

ایضا

۱۶
شائق ہون زیارت پیمبر کا بجان
ہی عشق مدینہ کا نہایت دسوا
سامان سفر بہم جو پہونچے مجکو
ممکن نہین ہند مین ٹھہرنا میرا

ایضاً

۱۷
نہ مجنون ہو کعبہ کی غم مین آپ
گرو عقل و دانش نہ گم ای فدا
لکھو ساری دنیا کی دہندون لپن
چلو جلد کعبہ کو تم ای فدا

ایضاً

۱۸
کچھہ رنج اوٹھاؤ گی اگر راہ خدا مین
لاؤ گی زبان پر نہ کسی رنج کا شکوا
ہر روز پڑہو بعد نماز سحر اوسکو
اورا دفتیحہ ہی فدا خوب وظیفا

ایضاً

۱۹
ای نالہ دل ذرا مدد کر
گر تو ہے رفیق جان ہمارا
ہان ٹال دی سر سی اس بلا کو
دشمن ہی یہ اسمان ہمارا

ایضاً

۲۰
پوچھو نہ مجسی کچھہ مری کیفیت مزاج
دشوار ہی جواب مجھی ہر سوال کا
خالق کسی بشر کو نہ دی یہ تردّدات
مین آج کل کہ ان ایسی معیبت مین مبتلا

ایضاً

۲۱
ای فدا کیون ہجر مین تم ہو گئی مرنیکے قریب
صبر کرنا چاہی سب دو زغم ہو جائیگا
شوق اگر آہن ہی تو مقصود یقینا ملینگے
لطف حق سی جلد باہم وہ صنم ہو جائیگا

ایضاً

۲۲
نسیم کرم سے تری ای کریم
کھلا ہے چمن رنگ ایجاد کا

تری خشم نے مرکزِ خاک سے ... اُٹھا یا نشان باغ شداد کا

ایضاً

۲۳
وہاں کسنی ہاتھوں سی باندہی حنا ... یہاں خون ہمارا جگر ہو گیا
وہاں اونکی ماتھی پہ صندل لگا ... یہاں ہمکو کیوں دردِ سر ہو گیا

ایضاً

۲۴
بہت گذری اہل سخن پیشتر ... نکین وقتیل و لقا و نوا
اب اس دور مین بہی ہین معنی اس آشنا ... نظامی و تفتہ سخا و فدا

ایضاً

۲۵
بزم سخن مین حاسد کمظرف ای فدا ... ناحق جو تیرے درپی الزام ہو گیا
کیا کسر شان شیر مین لایا ہے بہونکنے سے ... ہر چند خر مقابل ضر غام ہو گیا

ایضاً

۲۶
فدا ہون مین سودائی دردِ عشق ... مجہی قید ہے قید صوم و صلاۃ
مین کیا خاک فکر معیشت کرون ... نہین ہی مجہی اپنی غم سی نجات

ایضاً

۲۷
تو ایسا کریم ہے کہ یارب ... احسان کی تری نہین نہایت
بس ایک نگاہ فضل تیری ... دارین مین مجکو ہے کفایت

ایضاً

۲۸
مرتا ہون غم بتِ حسین مین ... ہی ہجر سے میری تنگ حالت
ہر دم سے خیال وصل جانان ... کیا خاک کرون فدا وکالت

ایضا

۲۹
شہیدی کا دیوان جو دیکھا فدا
کلام اوسکا آیا نہایت پسند
مضامین عالی لیے ہین رقم
حقیقت مین رکھتا تھا طبع بلند

ایضا

۳۰
لقا و نوا و ضیا و حیا
نظیر و نصیر و وزیر اور رند
مین کس کس کی دیوان کو دیکھون فدا
ہوی ہین سخنور بہت اہل ہند

ایضا

۳۱
مری نام کی او تری نام کی
برابر ہین ای رشک مہ سب عدد
رہین دونو ہم تم بہم متفق
کرے حق تعالی اب ایسی مدد

ایضا

۳۲
جیسے ہو گیا تھا کیا بین ازل سے
وحشت داری پہ لگا کر نی تہا اک گو کہ مند
چاک سینہ کو دیا پیر غم الفت نی فتا
بند ہی پایا تہا ابہی زخم جگر کا نہ کہر

ایضا

۳۳
جی جانتا ہی جو نمک اوسکی سخن مین ہی
موزون سخنوری کا ہی خطبہ بنام میر
دیوان تو بہت سے مین نی دیکہی مگر فدا
پایا کسی مین نہ شعر اعجز کلام میر

ایضا

۳۴
دیکھا دگر فکر سخن میری نظر نا صبا
گیا تبھی ان کا دشتون مین ملیا دل تو کر
زندہ ولی حضرت سلامت ہین نہ پاگا
جانونگا وار الفنا سی اپنا دیوان چھوڑ کر

ایضا

۳۵
یہ عمر شباب اور یہ حسرت | یہ دست تہی ہی اور یہ بازار
یارب ہی مری بہنور مین کشتی | بیڑا تری فضل سی ہو کچہ پار

ایضاً

۳۶
ای فدا ہر چند ہو نمین غمزدہ شیرین مذاق | تلخکامی مین مگر گذری ہی عمر مستعار
ایسی صدمی جان محزون پر رہی ہین دائماً | زندگی بہر مرگ کا رب ہی ہائین شکار

ایضاً

۳۷
باعثِ افتخار ہند ہے آج | ای فدا مطبع اور وہ اخبار
مطبع سی ہی جو لکہنو کو فروغ | مطبع ہے لکہنو سی پر انوار
اہل انصاف کا وہ مجمع ہے | گویا نوشیروان کا ہے دربار
چہاپہ خانہ نگار خانہ ہے | مانی چین ہی ہی جسپہ نثار
ہی عدن کا اگر پریس بہنور | سنگ ہی دانہ در شہوار

ایضاً

۳۸
اردو گویون مین چند اسیر ہوئی | سب مین افضل ہی لکہنو کا امیر
آفرین اوسکی نظم شیرین پر | گویا ہر نغز غزل ہی جوئی شیر

ایضاً

۳۹
عبث ہی یہ سیر چراغان کا ذکر | کرون کیا کہین ہی جو عرس مزار
مین جلتا ہون داغ غم ہجر سی | فدا دیکہو تم روشنی کی بہار

ایضاً

۴۰
کیا کیا نہ اس نحیف پہ احسان ہین ترے | کیونکر ادا کرون مین تری نعمتون کا شکر

یہ روسیاہ اور یہ انوار معرفت — یہ تیرہ بخت اور یہ کیفیتون کا شکر

الیضاً

۴۱
یہ راستی ہی انسان ہی باو ظرف فدا — کہ جسکے یمین سی یاں ہروان ہی ایار
اس ایک باتمین حاصل ہی مطلب دارین — حیہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

الیضاً

۴۲
فدا ہون مین مرد مصیبت زدہ — مجھی درد و ماتم سے ہے ساز و باز
مین دیوان کو کیونکر کرون مختصر — بہت میری غم کا ہے قصہ دراز

الیضاً

۴۳
کب رقم ہو فضیلت صدیق — کہ وہ ہے یار احمد مختار
دیکھو قرآن مین قول حضرت حق — ثانی اثنین اذہما فی الغار

الیضاً

۴۴
یہ وحشتین اور یہ تعلق — یہ جان نزار اور یہ افکار
یہ تنگ معاشی اور یہ صرف — یہ بیکسی اور یہ جور اغیار

الیضاً

۴۵
عبث ہے زمین پر یہ سر مارنا — نہین دل مین تیری جو سوز و گداز
فدا کیا لکھون اوسکی کیفیتین — کسی وقت پڑہتا ہو تمین جو نماز

الیضاً

۴۶
منشی نول کشور کا مطبع ہی وہ مقام — جسکی سواد خوش ہی خجل ہی فضای باغ
مطبع کی سرزمین ہی جو ہمسایہ یمین — ہر سنگ مطبع گویا ہی اک لعل شبچراغ

منشی نول کشور کی خدمت مین چل فدا — حاصل السبق رہی جوانمردوان انٰ سرانح
ادراک قوت روح بہی ہی نہجان فکر — کرتازہ اونکی نکہت اخلاق سی ناغ

۴۸ ایضا

لکہنو ای فدا گیا کیون تو — نکلا جو اسیر سے صد حیف
لکہنو جانیکا نہ پایا لطف — الیسی صرف کثیر سے صد حیف

۴۹ ایضا

کافی ہی مجکو کلبہ نی نیزہ ای فدا — حق نی دی ہین اہل عمارت کو جو رواق
گو تنگ ہی یہ وسعت دنیا دی سی کم نہین — یہ جہونپڑا فقیر کا ہے دافع مراق

۵۰ ایضا

مرتا ہون آرزوی طواف حرم مین ہے — بہر خدا کوئی مجہی پہونچا دو وہان تلک
یونان ہو گئی ہی دبائی سرشک سی — یارو سمجہہ تو دیکہو مین روؤن کہان تلک

۵۱ ایضا

کیسی ہون حسن بر شتہ یہ عشق — لگی ہی جگر مین محبت کی آگ
مین اپنی ہی جی سی اری تنگ ہون — کسی سوجہتا ہے فدا رنگ راگ

۵۲ ایضا

ہی یہ ہولی کی دہوم دہام فدا — ہر طرف آج کل ہی راگ اور رنگ
بج رہا ہی کہین رباب و ستار — کہین ڈہولک ہی اور کہین ڈہنگ
کوئی آتش کی گا رہا ہی غزل — کوئی گاتا ہی دیپک اور سارنگ
کوئی پڑہتا ہے چار بیت رند — کہین جو بلی بولتی مین دبنگ

کہین ہی ناچ اور کہین ہین سانگ
کہین ہی صلا اور کہین ہی جنگ
اوڑ رہا ہی کہین عبیر و گلال
کہین کیچڑ ہے اور کہین ہی رنگ
کہین لونڈی کا ناچ ہوتا ہے
کہین رنڈی کو آرہی ہی منگ
کہین سارنگی ہی کہین طبلا
کہین ہی بانسلی کہین مونہہ چنگ
کہین کہیتی ہے بادۂ انگور
کہین معجون بنی کا ہی ڈہنگ
بلبی اہل نشاط جوشش و خروش
چلتی ہی می تو گھٹ رہی ہی بنگ
زہرہ و مشتری ہین رامشگر
آسمان و زمین ہے پر آہنگ
بسنت کیا آج ہو گئی کشمیر
ہی کہر و مہ پہ زعفرانی رنگ
بعض لوگون کو نیند کا ہی خمار
ہی کسیکو کہین نشہ کی ترنگ
او تر اہی جا گئی سی بعض کا مونہہ
چڑہ گئی ہی کہین کسیکو بہنگ
دیکہکر ہندیون کی نیرنگی
ونگ ہین آج ساکنان فرنگ
رنگ پاشی ہی جابجا کیسی
شفق آسمان بہی ہی دنگ
اب کوئی دم مین جو رچو رہی یہ
شیشۂ می کی ساتہہ بہی ہی سنگ
چھوٹتا ہی پی نشانۂ عیش
کوئی دم مین کمان غم کا خدنگ
انقلاب زمانہ ہے درپیش
دریپی مرا ہوگی یہان ہی پلنگ
تہی جو ہولی بس آج وہ ہولی
خاک مین ملگیا ہے سارا رنگ

ایضاً

۵۱۵

اکثر مری شفیق کچہری مین ہین فدا
جی چاہتا ہی لکہون کچہ اون صاحبون کا حال
کافی ہون تا کہ یاد بقا کو وہ چند شعر
لیکن ہی اسقدر مجہی فرصت محال

۵۴ ایضاً

بخدا جیتے جی فدا اپنے
کسی بت پرنہ اب مرینگے ہم
ایسے نادان تونہین بالکل
اچھا جی کیون برا کرینگے ہم

۵۵ ایضاً

دور کر ای فدا خیال وصال
بیٹھ یاد خدا کرینگے ہم
بسکہ شدت سی بیوفا ہی وہ
ملکی اوس بت سی کیا کرینگے ہم

۵۶ ایضاً

ملی ہو بہت عرصہ مین تمسی آج
صنم حسرت دل نکالینگے ہم
برا مانو تم خواہ رنجیدہ ہو
ولی سینہ سی تو لگا لینگے ہم

۵۷ ایضاً

فدا مجکو اک بت سی ہی ربط
خدا سی لگی رہتی ہی لو مدام
محبت کی صاف اوسسے آتی ہی بو
نکلتا ہی مونہہ سی مری جو کلام

۵۸ ایضاً

یاد حق مین رہیگا جو مصروف
ہوگا اوسکا بخیر خوش انجام
ہوگا ناجی فدا بروز شمار
جو پڑہیگا سدا الو ونہ نام

۵۹ ایضاً

فدا سخت مشکل ہی باب نماز
سلیقہ کسی ہی جو لی حق کا نام
نہین دل مین تیری جو کچہہ ماہیت
یہ بیفائدہ ہے قعود و قیام

۶۰ ایضاً

مدعی ہی مرا اک بوم بشکل انسان	درحقیقت نہیں رتبہ وہ عزازیل سی کم
ہی بد اللہ کی انکار ولایت سی اوسے	کیونکر اوسکو نکہون بندۂ ابن ملجم

الیضا

۶۱ نجد کا بن ہی مگر دریای گانگن کا سواد	ہی جنون قیس میری خاطر ناشاد مین
رام گنگا مین نہیں جز گردباد کا نشان	خاک اوڑائی اس قدر بینی مرا آباد مین

الیضا

۶۲ ای فدا مجکو کہان ہی قسمت جانان نصیب	منزل مقصود سے اپنی ہین کوسون دور ہون
کچھ مری حال سراسیمہ کی کیفیت نہ پوچھ	زار ہون بیمار ہون مجبور ہون رنجور ہون

دیگر

۶۳ ہجوم فکر و نثر دو بین ہین یہان معترف	نہ خواب مجکو نہ حاکم کو ہی دوپہری مین
مقام ہی فدا بیش کس بری ترک	جو اہل عملہ تری نعش ہین سب کچہری مین

الیضا

۶۴ بباطن اور جگہہ ہی تعلق خاطر	بظاہر اسے علاقہ مرا کچہری مین
غرض نہ عملہ سے مجکو نہ کام سے کچھ کام	سوای درد ہی کون آشنا کچہری مین

دیگر

۶۵ کیونکر نہو پیچ و تاب جی کو	آشفتۂ گیسوی صنم ہون
اک بت سے معاملہ ہی مجکو	گویا مین وکیل درد و غم ہون

الیضا

۶۶ یا رب کچھ قبول تو بہ	از بسکہ گناہگار ہون مین

ہی تو تو کریم کو خدایا   شدت سی سیاہ کاریون مین

الیضاً

۶۷

غافلو ہی جای عبرت دیکھو کل کی بات ہے   تھا جلوس شاہ و زرین تاج قیصر باغ مین
کچھہ بہار عیش دنیا کا نہین ہی اعتبار   ہر طرف ویرانگی ہی آج قیصر باغ مین

الیضاً

۶۸

لالہ بہاری لال ہین اک دوست با وفا   جو آج کل وطن مین مری غمگسار ہین
منشی امت رام ہین گو کل مین ہمنشین   جو حال غم کے میری بڑی رازدار ہین
اکثر شفیق حال ہین میری یہان وہان   جو جو کہ لوگ اہل مروت شعار ہین
رکھی خدای پاک معزز او نہین مدام   خلق کریم سی جو مری دوستدار ہین
رکھتی ہین مجھسی رنج جو بیواسطہ حسود   نادان ہین بی ادب ہین دنی ہین گنوار ہین
دونو جہان مین رکھی خدا او نکو نامراد   مردود ہین شقی ہین سزاوار دار ہین

الیضاً

۶۹

بی زاد راہ شوق حرم دل مین رہگیا   نادار یون سی خاک مین ہی ملی ہو گئین
یعنی کہ چلکی کیجیے کچھہ روزگار اب   اس رشک ہی سی وارد میرٹھہ ہوا ہون مین

الیضاً

۷۰

کب تک نہ دون گالیان فلک کو   کب تک غم کعبہ کا اٹھاؤن
رد رہ کی یہ آتا ہی مجھے رشک   حرمت علی جاہین مین نجاؤن

الیضاً

۷۱

مزا ہی جو پڑھنی مین قرآن کے   کسی شئی مین باقی وہ لذت نہین

نماز نوافل پڑہون کیون فدا — تلاوت سی بہتر عبادت نہین

ایضاً

خدا اوسکا روشن ستارہ رکہی — مرا مہربان ہی جو کیول کشن
نصیب اوسکو ہر روز نوروز ہو — تا آیند دور سپہر کہن

ایضاً

اتفاقاً وقت بوقلمون سی اکدن ای فدا — پہنس گیا مین مرد ناداں ہونکی نرغہ مین
دیدۂ ناداں مین کیونکر سبک انا ہو — ہو سکی ہموزن کب پتہر کی موتی تول مین
سچ تو یہی جیند کیا جانی ہما کا مرتبہ — مین نی لوم نحس سی خفت اٹہائی کو مین

ایضاً

کچہہ شوق سا ہی شوق مجہی عزم عرب کا — دکہلائی فدا جلد مدینہ کی زمین کو
مرجاؤن ہی بیتاب تو مدینہ ہی مین جاؤن — جائی نہ کبہی روح مری خلد بریں کو

ایضاً

محسن علی جو دوست مری لکہنؤ مین تہی — کیا کیا نہ ملنی کی تہی مجہی اونکی آرزو
دنیا سی جب کہ سوی عدم وہ چلی گئی — افسوس ایسی وقت مین مین نہ تہا لکہنؤ

ایضاً

چہہ سو چہپن غزل لکہین تونی — لکہہ چکا اور بہی بہت سا تو
ای فدا باز رکہہ قلم کو اب — نہ کہین تا کہ اہل فن تیر گو

ایضاً

یہ ہچکیان جو مجہی آتی ہین فدا ہر شب — عجب نہین کہ وہ محبوب یاد کرتا ہو

وہ ہم سی گو نکھی پر کمال غم ہی ادسی — عجب نہیں کہ جو وہ آہین سرد بھرتا ہو

الیضا

۷۸

کالے بالون نی کسکے مار دیا — ہی جہان تیرہ خاکدان مجکو
ہون گرفتار صد پریشانی — زندگی ہے وبال جان مجکو

الیضا

۷۹

مرتا ہون تمھاری غم مین ای جان جہان — مکتوب و پیام سی مجھی شاد رکھو
جانی دو اگر نہین ہو راضی تو بھلا — دل سی تو خدا کی واسطی یاد رکھو

الیضا

۸۰

آگہ مری حال سی خدا ہے — جو جو ہین تردّدات مجکو
جو دیکھتا روے خاطر شاد — کب غم سے ملی نجات مجکو

الیضا

۸۱

ای چرخ تری ستم سی فریاد — اتنا تو نکر خراب مجکو
گردش سے مین تنگ ہو گیا ہون — کر بھیرہ و راب شتاب مجکو

الیضا

۸۲

ہجوم رنج و تردّد مین بیقیام وطن — قدا سفر کی مصیبت ہی کم نہین مجکو
کوئی نہ پرسان ہی حال زبون کا مری — ڈبا ہی وادی غربت سی کم نہین مجکو

الیضا

۸۳

کیا اپنی مین کدورت خاطر بیان کرون — کیونکر مین دل حزین سی نکالون غبار کو
اس تیرہ خاکدان مین مری لیجی خبر — یا ابو تراب حین نہین خاکسار کو

ایضاً

۵۴

دیرینہ آرزو مری حاصل ہوئی فدا — دیوان کی انطباع نی پہونچایا لکھنؤ
تا شد آسمان مجھی شوق اونکا ہوگیا — منشی نول کشور نے دکھلایا لکھنؤ

ایضاً

۵۵

شکر رب دولمن با اینہمہ دوری فدا — کردیا مجکو فریں کاملین لکھنؤ
کل تلک سوداتہا سر مین لکھنؤ کی سیر کا — آج زیر پا ہی میری سرزمین لکھنؤ

ایضاً

۵۶

بالکل یہ عود ہندی ہی کو گردیا ہی — ہر شعر ہی زبان ولایت کا ترجمہ
دیوان مرا کتاب تصوف ہی ای فدا — گویا ہی کیمیای سعادت کا ترجمہ

ایضاً

۵۷

ہستی اپنی ہی محض بی بنیاد — آج جو زندہ ہے وہ کل مردہ
خاک مجھی فدا ہو فکر معاش — دل ہے دنیا سی میرا افسردہ

ایضاً

۵۸

بتون سی ہی دل کا لگانا برا — بہت اس سی ہوتی ہی حالت تباہ
فدا مین نی بھگتا ہی یہ رنج و غم — خدا عشق کی درد سے دی پناہ

ایضاً

۵۹

کیون منتیں مین نی کین بتون کی — توبہ توبہ ہزار بار توبہ
یاد آتی ہین جب گناہ اپنے — کرتا ہون مین لاکھ بار توبہ

ایضاً

۹۰

یہ شوق زیارت ہی رسول مدنی کا
ہر وقت زبان پر ہی مری ہای مدینہ
دکھلائی خدا جلد وہ دن مجکو کہ بندہ
ہو آبلہ پا اور ہو صحرای مدینہ

ایضاً

۹۱

یہ لوگ تو گئی ہین فدا جانب حرم
ہوش و حواس آپکی لیکن کہان گئی
حضرت نپوچھو حال مرا کیا بیان کرون
مرتا ہون جب سی کعبہ کو وا فد خان گئی

ایضاً

۹۲

دنیا کی محبت ہی نہ جنت کی ہوس ہے
ہی واسطۂ انس مزار نبوی صلعم سے
یعنی مجھی پہونچا دی مدینہ کی زمین مین
طالب یہی رہتا ہون جناب احدی سے

ایضاً

۹۳

اللہ ری زیارت حضرت کی آرزو
آتا ہی خواب مین یہی مدینہ نظر مجھی
یہ محو ہو گیا ہون زیارت کی شوق مین
ہرگز نہین ہی ہند و عرب کی خبر مجھی

ایضاً

۹۴

ہی بمعنی پندنامہ گو ہی شعرون کی بیاض
نسخۂ دیوان نہین ہی نسخۂ عرفان ہی
اکثر ارباب سخن کا ہی لکھا ہی مین فی نام
تذکرہ کا تذکرہ دیوان کا دیوان ہی

ایضاً

۹۵

ای فدا فکر سخن کا تجکو جو بخشا تمیز
حضرت منعم کا تجپر کسقدر احسان ہی
مورد تحسین ارباب ہنر ہی آج تو
جابجا یارون کی پاس اکثر ترا دیوان ہی

ایضاً

۹۶

عبث ہین تجکو گلی یار سی فدای حسین
وہ کیا کری جو تو فرقت مین اوسکی مرتا ہے

کسال رکہتا ہی الفت وہ مجسی دیریدہ — غم فراق دہ بہی تو رنج کرتا ہے

ایضاً

۹۷

ماہ ماتم کی جو ولادت ہے — غم سب رنج مین کٹی میرے

تھا فدا عین روز عاشورہ — الیسی غم مین ہوئی چھٹی میرے

ایضاً

۹۸

کیا مجکو عمل کا ہی بھروسا — یارب ہے فقط امید تیری

دل مین مری لاکھون وسوسی ہین — کس کام کی ہی نماز میری

ایضاً

۹۹

نہ جاڑی کی سردی ہی ہو خوفناک — فدا خوف نار سقر چاہیے

نماز تہجد نہ کیجے قضا — مدام اوٹھنا پچھلی پہر چاہیے

ایضاً

۱۰۰

اک روز کیا جو مین نی اظہار — شوق اپنا حضور اوس پری کے

کہنی لگی سب یہ جھوٹ ہی ہم — قائل نہین ایسی مسخری کے

کیا مجسی فدا تمہین علاقہ — حیدری ہو تم اپنی نوکری کے

سوچو تو ذرا کب آئی تھی تم — دو روز گئی تھی جنوری کے

کچھ کم گذری ہیں دو مہینے — آئی جو اخیر فروری کے

غیرت کا مقام ہے نہ بولو — کیون شکوی ہین مجسی خودسری کے

سنتی ہی یہ بات نقش ہوا مین — بس کہل گئی معنی دلبری کے

ایضاً

۱۰۱

کہبرا ابھی نہ فکر سخن میں فدا حسین
سودا و میر و جرأت و ناسخ کہاں گئی
اس فن کا شوق ہی تو سحر کردی شاہی
باقی جہاں میں نام ہی فیض کلام سی

ایضاً

۱۰۲

ہیچ ہے کار دانے دانا
سچ مثل ہے جہان میں مشہور
ابلہ نزدیک جس رخ پر فن ہے
جسکو چاہے پیا سہاگن ہے

ایضاً

۱۰۳

لکھہ گیا ہی جو کچھ وہ رہنی دی
سخن خشک و نثر پہ قانع ہو
کیوں یہ اصلاح سے زبوں ہوتی ہی
ای فدا بدہ گیا جو ہوتی ہی

ایضاً

۱۰۴

سچ دہان تنگ تیرو قند سی ہی مثال
ای صنم وقت تکلم لعل جھڑتی ہیں مگر
گویا ہر ہر بات تیری گوہر یکدانہ ہی
کیا زبان تیری مقابلہ جواہر خانہ ہی

ایضاً

۱۰۵

ہیں تماشا دوست اور ویشت وحشت جگر
ایسی ویرانہ میں مجکو آپ خود لایا فدا
کیا شکایت کیجیی اس اپنی بخت شوم کی
روز سنتا ہوں جہان واز حضد اور بوم کی

ایضاً

۱۰۶

ہوں تنگ میں روباہ شرستان وطن سے
یا شیر خدا بہر خدا وقت مدد ہے
جوں گرگ ہر اک دشمن مجھ آئی کین سے
ہر شخص منافق یہاں اک تسم امین سے

ایضاً

۱۰۷

ہنس زعم زر میں اپنی نہ اہل کمال پر
پیش کمال خاک تیرا گنج و مال ہے

۱۰۶
ای نفت تری تسنین بجا پر ای دنی — کچھ بھی تجھی جہان میں خیال آل ہے
خاک سیہ زبانہ آتش ہی عاقبت — سرکش یہان بچشم زدن پائمال ہے

ایضاً

۱۰۸
خدایا تری شان ہی بس عظیم — ہر اک شی پہ حاصل ہی قدرت تجھی
دعا ہے مرے یہ کہ دارین میں — بچا لیجیو ہر بلا سے مجھی

ق

۱۰۹
سیکڑون جاندار کی بیجان تالے دیکھ لو — جسکو تم سمجھی ہو معمورہ یہ ویرانہ ہے
گویا ہی ارباب بینش کی لبی عبرتکدہ — نام انگریزون مین جس گھر کا عجائبخانہ ہے

نامہ

ای پرنزاد مایۂ خوبی — سر بسر دلبری و محبوبی
مرگیا مین تری تمنا مین — دیکھنی کچھ نہ پایا دنیا مین
نالی کرتا ہون شب کو اٹھ اٹھ کر — نہین جز گریہ کام آٹھ پہر
خون جو روتا ہون یہ نشانی ہے — رنگ چہرہ کا ارغوانی ہے
تاب غم اب مجھی نہین ہی ہے — تم کہین اور مین کہین ہی ہے
خانہ زاد بلای فرقت ہون — مین گرفتار صد مصیبت ہون
تنگ ہون ضعف و ناتوانی سے — یا غم و غصہ سخت جانی سے
ہا مری مجسی چلا نہین جاتا — ورنہ دروازہ تک تری آتا
درد فرقت سی کب مین سوتا ہون — راتدن زار زار روتا ہون
مجسا ہی کون خلق مین ناکام — ہی مری ضد پہ گردش ایام

جان بلب ہاین صنم تری غم مین | طاقت صبر اب نہین ہم مین
بیکس و زار و ناتوان ہوئین | رحم کر رحم نیم جان ہوئین
تم تو ہو عیش و شادمانی مین | مین ہون سو رنج سرگرانی مین
حیف عاشق پہ یہ بلا گذری | اور نہو یار کو خبر اوس سی
شدت ہجر سی موا مین تو | آخر ایجان بس ہوا مین تو
بات رہجائیگی صنم تیری | لی اگر لینی ہی خبر میری
آپکو ہی خیال بدنامی | مار ہی ڈالی ہی مجکو ناکامی
برق پڑجاے تیری عصمت پر | کر نظر میری رنج و محنت پر
راتدن نالون سی ہی کام مجھی | کچھ نہ میرا ہی پر ہی درد تجھی
ہوگیا آہ آہ مین ناکام | بوسہ لب کی آرزو مین تمام
تمکو کب تک خیال عصمت ہی | مجکو شدت سی رنج فرقت ہی
مین موا جاتا ہون جوان ایجان | ڈر خدا سی ذرا خدا کو مان
صبر میرا نہ تمپہ پڑ جاے | تمکو قہر خدا نہ دکھلاے
جان اتنا نہین ستاتی ہین | ستم ایسا نہین کہاتی ہین
بیوفائی پہ یہ کمر باندہی | کبھی لیتی نہین خبر میری
چاہیی آدمی کو خوف خدا | نہ ستاؤ غریبون کو ایسا
ہون مین عاشق مری خبر لیجی | درد دل کی مری دوا کیجی
اپنی طالب پہ رحم کرتی ہین | مرنی والی پہ اپنی مرتی ہین
یہی آتا ہی دلمین دہیان مرے | کہ صنم آؤن مین وطن سی تیرے

پہر یہی سوچ تم ہو بدنام
نہیں منشا باطن و ظاہر
میں تو • فقط رضای جانان ہوں
مجکو اپنا غلام سمجھو تم
کیجیے کچھ اب وصل کی تدبیر
شتابہ ایجاں یہ مین جی جاوب
میری تدبیر سب ہین لاحاصل
یعنی تم ای پری ہو پردہ نشین
ہی گذر کی بہی کچھ اگر تقریب
گر گذر بہی وہاں ہوا باری
میری چاہت کی بدگمانی ہی
ملی ایجان کہیں جیدا مجکو
مانی دیتی نہیں مری دشمن
بیٹھوں جا کر اگر تیری گہر مین
ہین اگر آؤن تو یہ ذلت ہی
آپ کیجی اگر اجی تدبیر
تمکو ملنا ہی مجسی گر منظور
ہوں جو دو شخص اگر بہم اتنی
یہی تدبیر ہای جی مین

مین بلا سی رہوں ہوں گا
یعنی تم ہو نہیں گران خاطر
لاکہہ فرقت سی گو پریشان ہون
نظر پرورش سی دیکہو تم
آگی ہے بدنصیب کی تقدیر
دہن مرگ سی امان پاؤن
میری تجہیز میں بیاری ہین باطل
کوئی قابو وہان گذر کا نہیں
کہ ادا کرتا ہوں مین شکر نصیب
ہائے کیا بات جو کروں آری
ہین نگہبان سب اقربا تیری
کہ سناؤن مین حال دل اپکا
میری جانب سی سب کو ہین بدظن
اشک بہر آئین دیدۂ تر مین
خوف رسوائی اک مصیبت ہی
سہل ہوتی ہی وصل کی تدبیر
سیرح کیا ہی کہ ہی مثل مشہور
نہین درکار رفتی و فانی
وصل کی جلد ٹہانیی جی مین

یا کسی طرح آپ آجا وکر | یا اشارے سے مجکو بلوا وہ
زیادہ کیا اس سی اور لکھی فدا | رکھی خوش تمکو خالق دوسرا

نامہ دیگر

بگوش دل ای محرم دل نواز | یہ سن میرا افسانہ غم طراز
کہ جبدن سی تجسی جدا مین ہوا | بلای مصیبت مین ہون مبتلا
نہ کہانیکی سدہ ہی نہ سونی کا ہوش | ٹہرا رہتا ہون مثل ہیجان خموش
یہ وحشت مجہی چین دیتی نہین | یہ ارمان ہی لوکہان مس کہین
خدا کی قسم وہ زبون حال ہے | جو دیکھی یکایک وہ رولی لگی
سناتی ہی کیا کیا مجہی بیکسی | رولانی ہی کیا کیا مجہی بیکسی
سدا رہتا ہی تیری ملنی کا غم | نہین چین مجکو کہین ایکدم
خبر لیجیے میری بہر خدا | نہین ہی تو اس رنج مین اب ہوا
تری یاد خاطر سی جاتی نہین | کوئی چیز دنیا کی بہاتی نہین
نماز اور وظیفے ہوی سب قضا | وظیفہ تیری نام کا ہے سدا
اسی بات کا مجکو ہی شور و شین | نہین تجکو یاد فدائے حسین
نہین کرتی پیغام و خط سی جو شاد | صنم رکھی دل سی تو مجکو یاد
لکھون اور کیا حرف نیاز و سلام | دعا پر مین کرتا ہون ختم کلام
غم از گردش روزگارت مباد | وز اندیشہ بر دل غبارت مباد

تمت

تتمہ دیوان فدا

مناجات بجناب حضرت قاضی الحاجات عز اسمہ

یارب اب سزا کا محل ہی قصور مین / لایا ہی التجا جو یہ بندہ حضور مین

حکم سزا نہ دیجے مجھے بارگاہ مین / آیا ہے تیرا چور جو تیری پناہ مین

ہی وقت مرحمت مجھی دل شاد کیجیے / تقصیر ہای جرم سی آزاد کیجیے

موقع ہی رحمت کا جو پھیلائی ہاتھ ہون / گو قابل سزا ہون پہ محو نجات ہون

فرمائی قبول جو مانگون مین اب دعا / یارب عفو ہو مہر و عطا نسی مری خطا

یارب ہی اس نحیف کی بس دم تیری ہاتھ / دونو جہان مین رکھیو مجھی آبرو کی ساتھ

لغزش ہی ہر قدم پہ خدایا سنبھالیو / ہون بسکہ ناتوان کہین مین پڑ نہ ڈالیو

دہکا لگی تو اپنی مدد سے بچائیو / گر بھی پڑون تو جلد زمین سی اوٹھائیو

اس ضعف مین مجھی ہی قوت کی آس ہے / مین دور تجھی ہون تو مگر میری پاس ہے

یارب مجکو اپنی محبت مین ماریئے / اپنا ہی کہکے مجکو ہمیشہ پکاریئے

دنیا سی دوستی مین تو اپنی اوٹھائیو / دشمن یہان بہت ہین خدایا بچائیو

ناپاکی گناہ مین نہ کیجو مجھی ہلاک / ای پاک مجکو کردی تو ابر کرم سی پاک

یارب مجھ نحیف کی ہو عاقبت بخیر / زیر زمین نصیب ہو باغ جنان کی سیر

سب سختی نزع مری آسان کیجیو / بجلی سے پل صراط پہ رفتار دیجیو

وقت اخیر بھی مری کیجیو مدد ضرور
مرنیکے بعد روضۂ جنت مقام ہو
صدمہ نہ جان کنی کا ذرہ میرے جان پہ ہو
جس دم کہ نکلے دم ترا نکلے زبان سے نام
کچہ کار نیک و بد کا نہ مجھسے حساب ہو
پوچھا کوئی سوال تو چھٹنی محال ہے
دشوار تو یہی ہے نا انکا کوئی جواب
یارب ذو المنن نہ مرا پردہ فاش ہو
ہر وقت مجکو رکھیو تو اپنی پناہ مین
دنیا مین ہر بلا سے خدایا بچائیو
طالب ہون نعمت ریاک کا ہر چند ذو دہون
اس کارساز یون پہ تری ناز ہے مجھی
شافی ہی تو اگرچہ یہ بندہ سقیم ہے
ہر دم تری جناب سے یارب ہی یہ دعا
جو یا کسی طبیب کا مجکو نہ کیجیو
یارب یہ التجا ہی کہ میری دہرا دوا
محفوظ مجکو رکھا ہی جیسے جہان مین
جتنی ہین مشکلین مری آسان کیجیو
دنیا و دین کی پوری ہی ساری کام ہون

سکرات موت مین مجھی حاصل ہی سرور
نکلی جو دم زبان پہ تیرا کلام ہو
وقت اخیر کلمۂ طیب زبان پہ ہو
ہو کلمۂ تشہد آخر مرا کلام
ویران بازپرس سے خرمن شتاب ہو
جنت حرام اور جہنم حلال ہے
چھٹکارا چاہتا ہون خدایا مین بیحساب
دربار عام مین نہ خطا کی تلاش ہو
پکڑا نہ جاؤن مین کبھی یارب گناہ مین
عقبی مین رنج حسرت نیکان نہ اٹھائیو
ہون سر بسر زبان پہ خریدار سود ہون
بندہ نوازیون پہ تری ناز ہی مجھی
خوف مرض نہین جو تو اپنا حکیم ہے
تا زیست تندرست مجھی رکھیو تو سدا
ہر درد کی خبر مری جلد آپ لیجیو
اوقات جسم خوش دل ہو سدا بسر
ایسی ہی بعد مرگ بھی رکھیو امان مین
ہر وقت اس نحیف پہ احسان کیجیو
جتنی ہین رزو مری حاصل تمام ہون

دونو جہان مین رکھیو مری سر پر اپنا ہاتہ
روز ازل سی پالا ہی تونی کرم کی ساتہ

تجسا مربی ہی جو مری سر پہ ای کریم
طفلی مین بہی آپ کو سمجہا نہین یتیم

رکھی ہی پرورش مری جسطرح آجتلک
ایسی ہی تا ابد رہی ای مالک الملک

طاقت ہی کیا زمانہ کی جو مجکو رنج دے
مانع ہی تیرا کون جو تو مجکو گنج دے

گو مجکو کچہ لیاقت دنیا و دین نہین
اس امر کی مگر تجہی پرسش کہین نہین

نادان کو تو خزانہ قارون عطا کرے
دانا ہمیشہ خون جگر ناشتا کرے

عاصی روسیاہ کو باغ نعیم دے
چاہی تو بیگناہ کو داغ جحیم دے

اس ضعف مین کہین مجہی گرنی نہ دیجیو
لغزش جو کہاون جلد مجہی تہام لیجیو

تو تو ہی دستگیر مین گو ناتوان سہی
عیسی ہی تیرا فضل مین گو نیمجان سہی

دنیا کی آفتون سی بچایا ہی جسطرح
آفات آخرت سی بچیو یگانہ اسطرح

کس زبان سی شکر گذاری کرون تری
سو بار تونی ٹالی ہی آئی بلا مری

کمبخت ہی جو تجسی مربی کو بہول جاے
افسوس تیری یاد سی غافل ہو ہاے ہاے

بندون کی پرورش تجہی منظور ہی مدام
ہر چند دیکہتا ہی تو ناقص ہمارے کام

یک لخت بہولتا ہون مین ہر خوف و بیم کو
جب دیکہتا ہون تری فضل عمیم کو

بیواسطہ ہی کاوش غم میری واسطی
کافی ہی تیرا فضل و کرم میری واسطی

کیونکر ہو تیری بندہ نوازی سی مجکو یاس
جس وقت تجکو ڈہونڈہا ہی پایا ہی اپنی پاس

بیجا ہی مجکو ہو جو کسی بات کا ہراس
تجسا مربی ہی جو مددگار میری پاس

محتاج غیر کا کبہی ہوگا نہ یہ غلام
سر پر مری مدد کا تری ہاتہ ہی مدام

ہر چند بی حضور رہون پر باحضور ہون
تو ہی قریب میری مین گو تجسی دور ہون

روزی تری خزانہ سی مجکو سدا ملی
نعمت سی مجہ بخیلکی عالمکا منہ سلی

یارب رزق کی ہو تردد تلاش مین
تا زندگی ہو میری ترقی معاش مین

سب دوستونکو میری خوشی ہو نصیب
اعدا کو میری ذلت و ادبار ہو نصیب

بدخواہ جو بلا مین مرا مبتلا رہے
ہر خیر خواہ تیری امان مین سدا رہے

سب مہربانون کو مری ممتاز رکھیو تو
دنیا و دین مین انکو باعزاز رکھیو تو

رکھیو مری عزیزونکو اپنی پناہ مین
کرسکا کسی طرح کا نہ وانکی راہ مین

خانہ خراب ہون مری اعدا رہے تباہ
پائین نہ جز دہان بلا اور کہین پناہ

یارب جو میری درپی آزار ہو بجان
دیکھون مین مبتلای بلا اوسکو جاودان

دونو جہان مین منہ مری دشمن کا کالا ہو
حاسد مرا دہان اجل کا نوالا ہو

رکھی جو مجھی رنج رہی دایما علیل
بدگو مرا ہمیشہ رہی خوار و ذلیل

مین بندۂ ضعیف مگر تو قوی تو ہے
کون آگی تیری زور و ستم مجھپہ کرسکے

سونپی ہین ہینی تجکو خدایا سب اپنی کام
ہر کام کا مری ہو عنایت سی انتظام

بیکس ہی بیوقوف ہی بیمار ہی یہ غلام
یارب ہین تیری ہاتہ مری ساری انتظام

ہر چند پر گناہ ہون پر رحم کیجیے
ہون قابل عذاب مگر بخش دیجیے

ہر چند ہی کہ ظاہر و باطن سراسر خراب
لیکن امید ہی کہ نہون مورد عذاب

ہر چند میری کام ہین سب قابل عذاب
لیکن تری کرم سی ہون مترصد صواب

سب کام میری ناقص اعمال ہین شنیع
لیکن ترا سماط کرم ہے بڑا وسیع

گر بخش دی مجھی تو تعجب نہین ذرا
فضل و کرم ترا مری عصیان سے ہی سوا

محض اپنی مجکو فضل و عنایات سی بچا
دیکھہ اپنا حوصلہ مری کامون پہ تو نہ جا

مالک مرا تو اور مین تیرا غلام ہون
کر طالب حلال جو مجکو حرام ہون
ہی شرم اس ضعیف تبہ کار کی تجھے
فریاد ہی کہ پیری مین طفلی شعار ہون
یارب مری زبونی اعمال پر نہ جا
محتاج کو تو دم مین کری صاحب سریر
یارب یہ وقت وہ ہی کہ بندہ ہی اور تو
ہی آدہی رات اور مین پہیلائی ہاتہ ہون
گر مجہہ پہ اب تری نظر مہر خاص ہو
ای آنکہ خاک را بنظر کیمیا کنی
ناپاک کو جو پاک کری تو عجب نہین
دشوار جو مجہی وہ سب آسان ہی تجہی
جو چیز مجہسے دور ہی نزدیک ہی ترے
یارب تو میری جان کو ترے فرقت
اس غم سی اپنی بندہ کو یارب نجات بخش
غمگین کو اپنی فضل سی دل شاد کیجیے
فریاد رس ہی تو مری سن لینا آہ کو
گو رنج ہی بلا سی کسی قسم کا مجھے
اب مین ہون اور تو ہی خداوندکار ساز

افتادہ در پہ تیری سلام صبح و شام ہون
تو پاک کر دی مجکو مین ناپاک تمام ہون
تیری سوا کسی کا بہروسا نہین مجھے
کر پختہ کار مجکو کہ مین خام کار ہون
اپنی حبیب پاک کی صدقی سی ہی بجا
تو بیمثل ہے اور تری شان بی نظیر
مین تیری سامنی ہون تو ہی میری روبرو
تو دیکہتا ہی خوب کہ مین تیری سامنے ہون
سب بندہ و جہان سی یہ بندہ خلاص ہو
آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنی
در کار تیری فضل و کرم کو سبب نہین
ہی کام تیری سامنی جو کچہ ہی مجہی
یارب وہ تو ہی جو ہمیشہ کرم کرے
جس سی نہین ہی بندۂ عاصی تری کو کل
یا دل کو میری صبر و سکون سی ثبات بخش
بندہ کو بند درد سے آزاد کیجیے
جہنکا نا کیا ضرور ہی اس روسیاہ کو
لیکن تری سوا مین نہ کہونگا اب مجھے
دامن ہی تیرا اور مرا ہاتہ ہی دراز

بگڑی ہوئی ہون بنتی ترا ہی کرم
جینی یہ کیا دار ہی مرنیکی بعد کبھی
اتنا نفس مصلحت سی جو کرتا ہی تو کبھی
اتنا نفس جز حساب نہو میری کام مین
بندہ ہین ہمکو چاہیے اظہار بندگی
پروا ہی کیا تجھی مری صوم و صلوٰۃ کی
ممکن نہین نجات صلوٰۃ و زکوٰۃ سی ہے
تکیہ نہین ہی مجکو صلوٰۃ و زکوٰۃ پر
ہی محض ہیچ کارہ ریاض ہزار سال
کلیہ سی مغفرت ہی حج سی نجات ہے
تو یہ قبول کر مری یارب بی نیاز
افسوس کیا کہون مین کہ بندہ ترا ہون مین
یارب وہ حوصلہ دی کہ بندہ ترا ہون
مین ہون فقیر اور تو رؤف اور کریم ہے
مین ہون مریض اور تو میرا حکیم ہی
تو ہی کریم اور مین درویش ہون ترا
مین بینوا ہون اور تو غنی کریم ہے
کب مجکو اپنی درد درونی سی بیم ہے
مین ہون گناہگار تو آمرزگار ہی
پہ چپا مجھ روز کا ترا جبتک ہی مین دم
جو اعتصام اب ہی رہیگا سب ابھی
بندہ ہہ تجھی یہ ہرنہین سکتا رو کبھی
انجام کی ہی تاب کہان اس غلام مین
گو تو نہین سیکا طلبگار بندگی
البتہ مجکو فکر ہی اپنی نجات کی
جھکار واقعی نظر مرحمت سی ہے
البتہ مار ہی تری فیضان ذات ہے
کام آئیگا مگر ترا افضال لایزال
جھکار نیک و بد کا فقط تیری ہاتھ ہے
سب ہیچ اس پلید کا زہد ہی او نماز
دنیا مین گویا بندہ دنیا ہوا ہون مین
از بہر حیف بندہ دنیا مین بنون
عصیان شعار مین تو غفور الرحیم ہے
بیمار مین تو چارہ گر ہر سقیم ہی
تو ہی حلیم اور مین دلریش ہون ترا
مین خستہ جان ہون اور تو حکیم سقیم ہے
تو چارہ ساز درد دل ہر سقیم ہے
مین ہرزہ درہون پناہ تو پردہ دار ہی

ہین وہ دل جو لا تو حق ہی خدا ہی کا ۔۔۔ کیا ہی عجب بادی ہو اکسیر خاک

مشکل ہی جو مجھی تر نی دیک سہل ہے ۔۔۔ ہر شی کا تجکو علم ہی اور مجکو جہل ہے

دانا ہی تو سمیع ہی تو اور بصیر ہے ۔۔۔ مالک ہی اور ملک ہی قدیم اور قدیر ہے

تو پاک اور لطیف معز اور جلیل ہی ۔۔۔ یہ بندہ خوار و خستہ نجس اور ذلیل ہی

کچھ آدمی نہین ہون مین گو آدمی ہی ۔۔۔ تو آدمی کرے مجھے ہی آرزو یہی

ظاہر مین آدمی ہون مین پر آدمی نہین ۔۔۔ خاصیت آدمی کی تو مجھ مین کوئی نہین

کتا ہی اپنی در کا اگر سمجھے تو مجھے ۔۔۔ دنیا و دین مین رتبہ مگر شیر کا ملے

جاہل ہون نا تواں ہون مین اور نابکار ہون ۔۔۔ ناقص ہون اور کثیف ہون اور تیرہ کار ہون

عاصی ہون روسیاہ ہون عصیان شعار ہون ۔۔۔ ناپاک ہون نجس ہون پلید اور خوار ہون

قادر ہی تو قدیر ہی تو اور عظیم ہی ۔۔۔ مومن ہی تو عزیز ہی تو اور علیم ہی

معبود ہی رحیم ہی رحمان ہی تو ہی ۔۔۔ مقصود ہی حلیم ہی منان ہی تو ہی

وارث ہی تو رشید ہی تو اور مجید ہے ۔۔۔ قدوس ہی علی ہی ولی اور حمید ہے

باری ہی تو کبیر ہے تو اور خبیر ہے ۔۔۔ سلطان ہی وہ کہ دل مرا تیرا سریر ہے

گر عرش اپنی دل کو کہون ہی بہت بجا ۔۔۔ سینہ مرا نہین ہی مگر تخت ہی ترا

ہی جسم اگرچہ خاک مگر گھر ترا ہی یہ ۔۔۔ کعبہ ہی یہ حطیم ہی یہ اور منا ہی یہ

کعبہ مین تو نہین مگر انسان کی دل مین ہے ۔۔۔ جلوہ ترا تمام مری آب و گل مین ہے

کعبہ مین تو کنشت مین تو بتکدہ مین تو ۔۔۔ ہر سمت ہر طرف تجھی پاتا ہون روبرو

ہر سنگ مین شرار ہی تیری ظہور کا ۔۔۔ موسی نہین جو سیر کری کوہ طور کو

ہم دیکھتی نہین ہین یہ اپنا قصور ہے ۔۔۔ ورنہ ہر ایک چیز مین تیرا ظہور ہے

خالی نہیں مقام کوئی تیری نور سے — غائب نہیں کوئی تری فیض حضور سے

برتر ہی نور تیرا تجلی و طور سے — سی ذات پاک تیری قیاس و شعور سے

نزدیک و دور سی ہی بری تیری ذات پاک — نطق اور کلام سی ہی منزہ صفات پاک

ہی پاک ہر بیان سی تری ذات لا کلام — ہی قید ہر مکان سے منزہ ترا مقام

توہی زمین مین ہی توہی آسمان مین ہے — توہی مکان مین ہی توہی لامکان مین ہے

جنگل مین تو پہاڑ مین تو باغ مین ہی تو — بستی مین تو اوجاڑ مین تو راغ مین ہی تو

گلزار مین توہی ہی توہی خارزار مین — بن مین توہی ہی اور توہی کوہسار مین

گل مین تو عندلیب مین صیاد مین ہی تو — قمری مین تو چمن مین تو شمشاد مین ہی تو

سورج مین تو ہی چاند مین تو کہکشان مین تو — کیوان مین تو زحل مین تو اور فرقدان مین تو

قرآن مین تو وحی مین تو انجیل مین ہی تو — احمد مین تو مسیح مین جبریل مین ہی تو

کرسی مین تو ہی عرش مین تو لوح مین ہی تو — جس شی کو دیکھتا ہون مین ہی تو ہو بہو

دریا مین تو ہی موج مین تو اور حباب مین — قطرہ مین تو ہی برق مین تو اور سحاب مین

تو برگ مین ہی شاخ مین گل مین شجر مین ہے — غنچہ مین برگ گل مین ہی بن مین ہی بر مین ہے

تو بر مین ہی ثمر مین ثمر کی مزی مین ہے — ہر شی سی تو بری ہی ہر ایک شی سی ہی قوی

آتش مین تو ہی آب مین تو خاک مین ہی تو — دریا مین تو ہی موج مین خاشاک مین ہی تو

عنصر مین تو ہی جسم مین تو جان مین ہی تو — دل مین ہی تو جگر مین تو ایمان مین ہی تو

ظاہر مین تو نہان ہی نہان مین جلی ہی تو — استار مین عیان ہی عیان مین خفی ہی تو

تو گل مین رنگ رنگ مین بو بو مین ہی مہک — تو حسن مین ہی نور تو ہی نور مین چمک

تو دور سی قریب ہی نزدیک سی پری — ہر شی سی تو بری ہی ہر اک شی سی ہی بری

جو مین تو عرش مین تو زمین تو کل مین تو | تو صوت مین تو [illegible] مین کل مین تو
عزت مین تو ہی چیز تو مرزمین ہی تو | ہر گرم مین تو ہی آتش اگر سرد مین ہی تو
راحت مین تو ہی [illegible] مین تو | [illegible] مین تو سوار مین تو گرد مین ہی تو
حرات مین تو ہی [illegible] مین تو | قلعہ مین تو فصیل مین خندق مین ہی تو
آہو مین تو پلنگ مین تو [illegible] ہی تو | یا رنگ مین ہی کہ ہر ایک رنگ مین ہی تو
تیری سو شی ہی تو سب مین چھپا ہی | زاہد گمان وہم سی تیرا سبیٹہ ہی
تو ہی بیان ہی محض گر زبان نہین | تو ہی بیان ہی محض کر ہی بیان نہین
وہ ہی تبا تری کہ تری انتہا نہین | وہ ہی قدیم تو کہ تری ابتدا نہین
تیری دشان ہی کہ تجھ [illegible] ہین سب | دیکھا نہین ہی پر تجھی پہچانتی ہین سب
اعلا ہی فدا [illegible] ہے | مین ڈھونڈتا ہون جسکو وہ میری بغل مین ہی
پردہ جو درمیان ہی یارب اوٹھا دی اب | ذرہ کو آفتاب سی جلدی ملا دی اب
دوری اور کر مری نزدیک کر مجھے | مجکو تو یہ بعید ہی نزدیک ہی تجھے
یارب مجھی محبت کا مل سوٹ کر اب | گذری ہی عمر نقش محبت مین میری سب
یارب مجکو اب تو مسلمان پاک کر | ہم سنگ زر اخیر مین تو میری خاک کر
ہر خوف ہر خطر کو مری جان سی دور کر | تا بت ہوا ہین عشق مرا ہر قصور کر

مناجات دیگر

خدایا جو ہین آرزوئین مری | کرم سی شتاب اونکو کر دی روا
پس از دستیاب طواف حرم | نظارہ کرون روضہ پاک کا
جو ہین کام فرض و حرب و سنن | کوئی اون مین مجھے نہووی قضا

جو ہیں میں کی کام دشوار سخت — وو یک لخت سب مجھی ہووین ادا
الٰہی مری عاقبت ہو بخیر — چلوں ساتھ لے توشہ ایمان کا
نہ دنیا کی ہی دل میں ارمان ہیں — نکال اونکو یا خالق دوسرا
نہ دنیا کی باقی رہے کچھ ہوس — نہ رہ جاے جی میں کوئی مدعا
کہ دان کیا تو ہے رازدان عیوب — مری دل کی مقصد مین سب تجھ یہ وا
غرض ہر طرح سی رہوں گا تباہ — بحق سب شفیع الوریٰ

ابیات مناجات

الٰہی میں ہوں بندہ روسیاہ — تری ہی کرم سے ہی میرا نباہ
گناہوں کا میرے ٹھکانا نہین — کوئے حکم بجے تیرا مانا نہین
بجالایا ہوں میں خدمت تری — نہ دل ہی ادا کی عبادت تری
عبادت مین تیری کیا ہی قصور — اطاعت مین تیری کیا ہی قصور
رہی بس میری سر پہ ہی بارگناہ — سبکدوش کیجو تو بار الٰہ
کرگیا تو سب دور رنج و محن — سخین فکر محجو بقول حسن
تجھی فضل کرتی نہیں لگتی بار — نہو تجھے مایوس امیدوار
الٰہی ہے ایسی امید کرم — نہین کوئی دارین کا رنج و غم
رہوں خلق مین بھی عزت کی ساتھ — اوٹھوں حشر کی دن بھی حضرت کی ساتھ
سر انجام ہوں کار دنیا تمام — ملی حشر کے دن بھی دار السلام
مری مشکلین ساری آسان ہوں — جو ہیں منزلیں ساری آسان ہوں
ستائی نہ مجکو عذاب زمین — نہ رحمت اوٹھاؤں دم واپسین

سر اطِ خطر پہ چلون تیز گام — مرے تن کو نار سقر سے ہو حرام

ایضاً

یا خداوند غنی مجکو تونگر کر دے — زر مقصود سے دامان تمنا بھر دے

دل دے ایسا کہ جو سوزان ہے تیرے غم مین — جسمین سج دا ہو تیرے درکا ایسا سر دے

بھر دے سینہ کو مرے حلق و محبت سے تمام — کینہ و بغض و حسد سے مجھے خالی کر دے

بخش یا رب مجھے مجکو مری شیطان سے نجات — زہد و تقوی طہارت کا مجھے افسر دے

رحمت خاص کی خلعت سے مجھے کر ملبوس — سرخروئی دو عالم کا مجھے زیور دے

ہنگی گہ کو دے وسعت باغ جنت — خاک مرقد کو مری بوی خوش عنبر دے

جوش الفت سے تری یاد نہ دم بھر آرام — سینہ سوزان و جگر زخمی و دل مضطر دے

رکھون باہر نہ قدم دائرۂ امر سے مین — عمل و علم کا یا رب تو مجھے جوہر دے

حشر کے دن بھی غلامان علی مین اٹھون — دو نو عالم مین مجھے مرتبہ قنبر دے

کر دے آسان ہی سب مشکلین یا رب کریم — فارغ البال ہر اک فکر سے مجکو کر دے

یا الٰہی کہین یہ حسرتین لیجاؤن نہ تہ — جیتے جی مجکو لقب خلق مین مقصد ور دے

آرزو ہے یہ مری جی کی کہ غم مین اپنے — لب خشکیدہ و دل سوختہ چشم تر دے

گرچہ لایق نہین اسکی یہ مجھے بھر لکفن — روضۂ پاک پیمبر کی کوئی چادر دے

مختصر یہ ہے کہ انجام فدا کا ہو بخیر
اور جنت مین اوسے جای پئے بستر دے

کلام در موعظت

نہ کر و زیست دم چند پہ تکیہ زنہار — عارضی ہے یہ مکان مجھ نہین جای قرار

کس قدر بھاتی ہی آرایش دنیا تمکو
موت اکرم مین مٹاوگی یہ سب نقش و نگار

یاد وہ وقت ہو کہ ہوگی جو تنہا تہ خاک
جز نکیرین نہوگا کوئی یار و غمخوار

توڑ دیگا ملک الموت خمار ہستی
نشۂ کبر و ریا سی جو ہوی ہو سرشار

اب جو کرنا ہی سو کر لو کہ ہی فرصت وقت
موت جب آگئی ہوجاؤگی سب ہم لاچار

اب جو لینا ہی تو لی لو کہ ہی سب کچھ موجود
ورنہ پھر نقد کہاں اور کہاں یہ بازار

چشم عبرت سی جو ہی دیکھنا دیکھو ورنہ
[illegible]

چھوڑ جاؤگی یہ سب قصر و مکانات بلند
ساتھ البتہ نباہیگا فقط گور کا غار

جانا کعبہ کا جو منظور ہی چل دو جلدی
آنا پھر ملک عدم سی ہی نہایت دشوار

اس سرا مین ہی بہت شور ہجوم زردان
وہ ہی لیجائیگا پونجی جو رہیگا بیدار

ہی یہی سوچ کہ حسنات کا کیا دیگی حساب
سامنی آئیگا جس روز کہ وہ روز شمار

کچھ نہ کر جاؤگی یہاں ہی تو کیا دیگی جواب
سامنی قاضی محشر کی جو ہوگا دربار

سرخرو ہونگی جب اوس سے کہ نیکی ہیچی
ورنہ بارے سیہ ہونگی وہان خر پہ سوار

باندھی پھرتی ہین عمامی جو ریا کی سر پہ
ماری جوتون کی کھوجائیگی پیچ دستار

صدق دل سی ہی جو کرنا تو عبادت کر لو
بندگی زور ریا کی تو وہان کب ہی درکار

ماری جاؤگی پڑہو گی جو نمایش کو نماز
خم محراب بنی قتل بنیگی تلوار

نیت نیک سی سب کام بجا لاؤ تم
نیت صدق و صفا ہی یہی عقبی کا مدار

پنجگانہ سی اگر ایک بھی کر دوگی قضا
لکھی جاؤگی گرفتار عذاب بسیار

وقت پر کرتی رہو سارے نمازون کو ادا
سستی کرنیمین ٹھکانا نہ لگیگا زنہار

ہی جو منظور تمہین منفعت دنیا کچھ
سب نماز اور وظیفی مین تمہاری ہیگا

صدق دل سی پڑھو دھیان اوسکی تیجی کی باز
جاگنا راتوں کا سب خاک میں ملجائیگا
مال تعویذ فتیلہ میں ہی ہر دم مصروف
دین کو بیچتے ندو واسطے دنیا کی کبھی
گوشت کھانیکو مسلمان جو کہلاتے ہیں
حج کا گر ذکر ہو مر جائیں کبھی دم نہ لیں
ایک کوڑی جو دین لے تو سبکے آگے
سر تو سجدہ میں ہی اور دھیان یہی ہی افسوس
رات کو لیتی ہیں دن کو میان صاحب ہیں
جانتی ہمتو توجہ میں ہیں لیکن اونکو
ہای مرجاؤگے دنیا کا یہ جھگڑا چھوڑو
تندرستی ہی جوانی میں عبادت کرلو
کیسی ہی رنج و مصیبت ہو نہ گھبراؤ تم
دینداری کا جو دنیا میں ہی کچھ تمکو خیال
شیخصاحب ہی جو کچھ عشق خدا کا دعوی
کام کرنا ہے جو کچھ کام خدا کا کرلو
کچھ بھی ہمراہ نہ چلیگا نہ بجز خیر و کرم
راہ مولی میں لٹا جاؤ سمجھکر اب بھی
پیچھے رہنے میں کبھی کیا نہ ملیگی روزی

روو او سوچتے کہتا ہوں یہ تمسے جو بار
نہ کبھی سامنے سکی کہ پڑے سب بیدار
شیخ جی ہیں کبھی ڈاڑھی کو بنا کر مکار
غفلتیں چھوڑ دو ہو جاؤ سمجھ کر ہشیار
ان مسلمانوں سی بہتر ہوں گے کیونکر کفار
گر دن جان پہ اندیشہ ضرب سو بار
دین اذان جاکی جو مسجد میں میان بانگا
آنکھ منہ میچ جاتی ہیں لیکن آئی ابھی تھیلی مار
کون کہتا ہی کہ یہ پیر جی ہونگے مینخوار
ہی یہی فکر کیا چاہیے کسب دنیا
دین کیواسطی کوشش کرو تم لیل و نہار
پھر انسان بڑہاپا بھی برا ہی آزار
لب شکایت کا بجز شکر نہ کھولو زنہار
جان او مال کو کر دو رہ مولی میں نثار
نام پر شاہد ازلی کی لٹا دو گھر بار
کچھ نہ کام آئینگی دنیا کی یہ دہندی نہار
چھوڑ جاؤگے جو کچھ ہوگا درم و دینار
واسطے کسکے فراہم کیے زر کے انبار
مفت کیواسطے بنجاؤ نہ اب بے مقدار

مفت برباد کرو نہ یہ سرمایۂ عمر — فائدہ جس سے اوٹھاؤ کرو ایسا بیوپار

کار دین میں نہو مصروف ذرا سمجھو تم — تمکو خالق نے کیا پیدا اسی باعث مختار

توشۂ راحلہ کا بھیجو پورا سامان — راہ عقبی کا سفر لیکہ ہے بار و دشوار

ہے محی اپنی کتر بیونت میں دنیا میں یہ سوچ — کہیں یہ رشتۂ تسبیح نہو جائے زنار

ہرگز اسواسطے پڑھا ہو کبھی ان میں نماز — کہ مجھی کہنے لگیں لوگ اسے اشراق گذار

اتنا کام آویگا بس بعد تمہاری یہ زر — قبر ہوا ئینگی اونچی تو دہ ہوگی ہموار

ات ۔ ن یکھتی ہو تم تفاسیر و حدیث — نکتہ چینی کرو دنیا میں قدا اپنا شعار

بس یہی دین ہے پیدا کرو خلق محسن — حسد و کبر و ریا کینہ کو کر دو فی النار

چھوڑ دو خشمہ و غضب حرص ہو کذب و عجب — کرتی انسان کو ہیں شیطان یہی ہیں ہر دو چار

قصیدہ بنام نامی جناب نواب محمد مصطفی خان صاحب بہادر مرحوم متخلص بہ شیفتہ

جوہر تیغ شیر جرات گوہر دریای شان — ناصب اعلام نصرت صاحب ایوان شان

آب صمصام شجاعت برق ابر کارزار — بہمن میدان ہمت آبروی سیستان

ناظم ملک عزیزی یوسف مصر جمال — وارث ملک لقا داغ دل کنعانیان

افسر فرق بلاغت خسرو دوران نظم — بادشاہ ملک معنی شاعر شیرین بیان

معدن جود و سخاوت مخزن فضل و کرم — حاجی مخدوم عالم قبلۂ اہل جہان

منبع لسن و طلاقت چشمۂ گفتار پاک — دفتر انشا طراز منشی عالی مکان

ماہی بحر تہور موج دریای ہمم — صاحب سیف و قلم ہم پنجہ شیر ژیان

طبیب طاہر امیر پاک ہے خوش الیقین — فخر ارباب سلوک و رشک عباد زمان

یاد ر اہل معانی یار ارباب سخن — خال روی شاہد معنی رئیس نکتہ دان

اختر برج فضیلت برج خورشید کمال — نور ماه عز و تمکین همه شکوه آسمان

جلوتش با صولت گردون اردبهتی — اوج شانش سرافزون ای فزون انجم رحمان

حشمتش با حشمت دارا و اسکندر بنیرو — بذل او هیچو حاتم عدل چون نوشیروان

بدر تابان سپهر نکته دانی و سخن — نادری اهل زبان امتحان فهمان

آفتاب نور ایمان نور خورشید یقین — درج مروارید عرفان واقف راز نهان

رنگ ریحان کرامت بوی از بار نوال — دستگیر عاجزان ملجای هر پیر و جوان

اسوهٔ ارباب دانش بدرهٔ اهل کلام — موجد طرز سخن رشک سپهر آسمان

این دعا گویم برای شیخ ایا لیل و نهار — قائمش دارد الهی تا قیامت در جهان

بحر جود لطف و انعام است بخواهم گر ز تو — ای خدا بخشد خدایش جاه کیکاوسیان

لطف توشیح کلامم را چه باشد ترجمه — هر سخنور پیش او دارد زبس نقص بیان

قطعه بر توشیح مذکورهٔ بالا

سعدن عالم و حلم صاحب شرع — والی ملک نسبت و تقوی

لب ارباب هنر مقرر یاغس — وارث کشور حیا و وفا

یادگار شریعت غرا — افضل الخلق احسن و یکتا

احسن و محسن شریف و کریم — بحر اکرام و معدن صفا

رهبر پاک راه دین مبین — اختر چرخ ملت بیضا

مظهر خلق سعد را و ثنا — منبع فیض هادی الاتقی

هندی اما طریقه عربی — ید موسای شرع را بیضا

عالم عامل شجاع زمان — یار احباب قاتل اعدا

نور پیشانی جمال و جلال — آفتاب سپہر عزت ہا
لب او موج بحر تفسیرست — دل او چشمہ ایست عرفان را
پاس از دور باد صد فرسنگ — نور مقصود در فزون بادا
نام تم را چہ می کنی توصیف — دور کن این خیال ناقص را
از سر مصرعہ حرف گیر فدا — نام نامیش تا شود پیدا

ایضاً

مجکو جس سے کمال انس ہی وہ — حرز بازوی شان رفعت ہی
میوہ ہے نخل ارجمندی کا — دوحۂ گلشن سعادت ہی
نور ہے دیدۂ کیاست کا — عین تمیز و فہم فطرت ہی
یم اقبال کا ہے در ثمین — معدن گوہر شرافت ہی
خوش رکھی اوسکو خلق مین خالق — ای فدا جب تلک یہ خلقت ہی
نام اوسکا کہ جن سے ہو پیدا — دیکھو ان تینون مین وہ صنعت ہی

ایضاً

ایک وارد ہی یہان مسیح نفس — حرز بازوی جان صحت ہی
مرض و درد رعب سی اوسکے — درد مند حذر از علت ہی
عالم ایسا ہے وہ کہ عالم مین — لب ارباب علم و حکمت ہی
یہ جو لکھی ہین مین نی شعر فدا — نام کی اوسکی ان مین صنعت ہی

قطعہ در اظہار القاب و اوصاف حضرت [illegible] جناب حاجی صاحب [illegible] تخلص

حامی دین سید ابرار — ضیغم غاب رفعت و [illegible]

روشن از جبہ اش تجلیہاست | تاب رویش لمعۂ دین مبین
شمع پرنور بزم عرفان است | یوسف مصرلت ست یقین
خاورِ آفتاب معنی ہاست | عین نور توجہ و تلقین
بلبل بوستان توحید است | دوحۂ تازۂ حدیقۂ دین
اسوۂ عارفین حق آگاہ | لب ارباب زہد دین متین
غرق گردید در یم توحید | فکر او گفتنہ غیر را توہین
والہ حسن لایزال کہ ہست | روضۂ قدس را لش گلچین
صابر و شاکر و شجاع و کریم | افسر فرق عاشقان حزین
حکمران دیار صولت ہاست | بندہ امر اوست چرخ برین
قیصر روم عقل و فرہنگ است | داور ہیچ فہم ورای زرین
سود عالم سری بخاک درش | ہر ملک میکند در آتھین
آفرین تو ای فدای حسین | مثل تو نیست کس فصیح و زہین
کہ نوشتی بوصف مرشد ما | نظم ہم سلک گوہر پروین
چون زہر مصرعہ حرف بیگیرم | می شود اسم پاک وی تعیین

ابیات در صنعت توشیح اسم گرامی حاجی شاہ غلام رسول صاحب سلمہ اللہ تعالی مقیم سرزمین کوہستان نواح ڈیالی

شاہ بیت قصیدۂ توحید | انتخاب صحیفۂ تجرید
ہرکہ پابوسیش بدست آورد | حسن و لطف لب مسیحا برد
آب آئینۂ شکوہ و وقار | جوہر تیغ معنی و اسرار

یا ارباب خلق علم و حیا | غیرت افزای اهل صدق و صفا
لولوی بحر جود و الطاف است | آب او یعنی عدل و انصاف است
مظهر نور مبدء فیاض | شبک ربابنه بد فقر و ریاض
سرور ملک نسبت و تقوی است | وارث حلم و صبر و شکر خصالست
لب او موج آب حیوانست | صدریش که آفتاب تابانست
آفتاب سپهر اکرام است | حاتم عهد جود و انعام است
بادشاه ولایت تحقیق | سرور ملک معنی و تدقیق
لب اهل کرامت و ارشاد | مسند فیضهای لاتعداد
هادی سالکان حق آگاه | اسوهٔ مرشدان فیض پناه
لایق مدحت و ستایش ها | هردم از نام او کشایش ها
توبه بار الیاقتی ست کجا | غرهٔ تنگیش چون کنیم ثنا
ای فدا فیض خدمتش انور | یعنی خورا نه و راو بر

نظم تاریخ سال جلوس صنعت توشیح

منصف عادل صاحب جود | نور جبینش ماه نمود
شاه سوار نصفت و داد | یار معاش اهل معاد
برق غیوم لطف و سخا | مهر سپهر جود و عطا
اختر برج خلق عظیم | روشن برج لطف عمیم
یلق قند علم و حیا | لاله کوه مهر و وفا
عادل منصف صاحب دام | لب گرده اهل و دام

صالح، نیک و خوش آئین — افسر فرق رای متین
حزن از وی یا رب مجید — باد احمد ز سنگ بعید
دو رخہ گلشن بخت سعید — آب ز ر الطاف مزید
مہر سمای جاہ و جلال — اوج گرائی فخر و کمال
قصر شکوہ و شان بلند — باد کش مینائہ بنا
آن داد داد شاہد حسن — نخلہ نسای معنی و سن
ہر کہ بہ بیند روی ورا — باب ز ر قش گردد وا
سال جلوسش گفت فدا — ای سر میم ای باد لقا
در سن ہجری پاک و عظیم — خوش باد یا رب علیم

قطعہ دعائیہ در صحت گوہر

مین بھی جناب شاعر شیوا بیان ہون — نظم سخن مین تجکو ہجی حصل اجلال
شعرین مین کہکی لایا ہون تحفہ تیری واسطے — ہمین نسیم لطف سی کردی مجھی نہال
گنبد جو تجہی رکہی خداوند سکو وہی بال — نکبت سد اکری تری دشمن کو پایمال
ہر دم تری بدد یہ رہی ورک سمان — یاور رہی ہمیشہ ترا جاہ او جلال
ایام خیر خواہ رہین تیری ذات کے — لیل و نہار عمر امر کا کرین سوال
افلاک بادوس کی آنکہین نکال کر — لیل و نہار دین ہی دشمن کو گوشمال
حسود کی تیری شیفتہ شان حشم رہے — اقبال رو برو رہی آئینہ کی مثال
حامی ترا مدام رہی کردگار پاک — بہبود یان دی تجکو خداوند ذوالجلال
سب عیش مین ہین تیری حباب و اقربا — راحت سی حسین کی رہین بال و عیال

جتنی شراب کی تری آگی سدا ہین
تنویر شہ سی ترا روشن ہی جمال

ہر اہل فکر ترا ثنا خوان رہی اہم
داد کرم سی تیری ہون ہلکو کشادہ حال

اس تیرہ بخت کو بھی عطا کیجی فراغ
روشن جہان مین ہی ترا نیر نوال

دولت رہی ہمیشہ محل کی تری کنیز
اقبال بھی مدام رہے زیر امتثال

محفوظ تا سب عزیز و یگانی تری ہین
اعدا رہین مدام غم و رنج سی نڈھال

قصر بلند پر تری ظل خدا رہے
شہباز پہ تیری سایہ فگن ہو ہما کا بال

ایام عیش مین تری اوقات ہو بسر
لائی کبھی نہ خاطر خرم تری ملال

ہر وقت تجکو نوشہ بنائی کہی فلک
دیکھا کری عروس تجمل ترا جمال

واقف اگر ہو صنعت توشیح سی کوئی
نظم فدا سی کیون نہ ترا نام لی نکال

ایضاً

دنیا مین تجکو کبھی جوان بخت روزگار
یاور رہی ترا فلک پیر روزگار

والی رہے تو کشور جاہ و جلال کا
افسر رہے تو تارک بال و منال کا

نوکر رہی ہمیشہ ترا دور روزگار
کاوش سپہر کی نہ تجکو ہو زینہار

منشہ سدا تجہی سے اقبال کا رہے
ہر جا پہ تذکرہ تری جلال کا رہے

یاور سدا افلاک تری کار کا رہی
اقبال مجرئی ترے دربار کا رہی

لب میری جو دعا کرین حق کو دی کر قبول
احباب تیری شاد ہون اعدا رہین ملول

لکھکر یہ شعر لایا ہون مین تیری واسطے
درکار جز کرم نہین کچہ میری واسطے

ایضاً

لایا ہون مین تری ہی لیے اشعار آبدار
ای لالۂ شگفتۂ گلزار افتخار

لوح جبین سی تری ہی آشکار
ہی آفتاب چرخ تری شکل پر نثار

بانی ہی تو بنا سی سخاوت کا حاتم بیت
داد کرم سی ہی تری حاتم بھی شرمسار

روشن ہی تیرا اقبال زیر چرخ
یاور ترا زمین پہ ہی سلطان روزگار

پروانہ مہر ہی سر پہ شمع جمال کا
روشن ہے تیری رای منیر سی روزگار

شاداب تیری ابر عطا سی ہی کشت خلق
آب کرم سی تازہ ہے گلزار روزگار

دیکھی جو تیری آئینہ نی شکل یکتا
صورت سی تیری پیدا ہمیں کیا صنعت کردگار

آشفتہ گل کی باغ مین ہین اک و عندلیب
حسن ملیح کے تری دیوانی ہین ہزار

بہبود روزگار رضا گو مدام ہے
وصاف تیری شان کا ہی بخت سازگار

کس اوج شان پر ہی ترا رتبہ بلند
یہ جاہ اور تزک تری جیسی کی ہین کہان

لب میری جو دعا کرین اب تیری واسطے
فوراً اوسی قبول کری کردگار

ابیات بنام دوستی

الف جو ہین نکی من ہی حق آگاہ
ہین وہی اشفق تجلیات مین سبحان الله

لام گویا ہی نہی اشفق کیات کی دلیل
ط تری طبیعت ظاہر ہی ہر وقت گواہ

ف تری فہم و فراست کی ہی برہان قوی
الف ای نام خدا گویا ہی خلاق بنا

خوبیان لام مشدد کی کرون کیا مین بیان
گاہ تحسین ہی کی لب پہ کبھی کلمہ واہ

یا فدا الکی تری اسم گرامی کی صفت
اسم اعظم ہی تری نام مین الله الله

ایضاً

میم ہی تیری لقب کی تو ہو ترقی کی دلیل
نون نی ہی کہت اشتاق کا گویا ہی کفیل

شین سی شادی خاطر ہی فلک منظور
یا سی یاور رہی سدا تیرا خداوند جلیل

کاف سی کشتہ ہی سو جو ترا دنیا مین — ان سی تحقیق ہی بدخواہ ترا خوار و ذلیل
جیم سی جعفری باغ فتوت ہی تو — یا سی ہی یاسمن گلشن فہم اجمیل
میم سی مظہر اشفاق و عنایت ہی تو — لام سی لطف سراپا ہی تو اخلاق جمیل

اشعار بہ اظہار تاثیر حروف نام نامی نواب کشور صاحب سلمہ اللہ

نام اور بھی نون جو ہی ترے نام مین — ہی واو بھی وقار کا افواہ عام مین
یہ لام کیا ہی گویا لیاقت کی ہی دلیل — ہی کاف بھی ترے کرم عام کا کفیل
ہی شین تیری شان و شباہت کا جو گواہ — واو دگر ہے وقت موافق کا خیر خواہ
ہی ری سی ہی فراز و ترا رونق و رواج — رفعت کو روز و شب ہے تری راسی احتیاج

قطعہ دعائیہ

بندہ کی یہ دعا تھی ہی بابت جناب — جسکو کری قبول خداوند کردگار
احباب سب ہمیشہ ترے کامران ہین — اعدا رہین مدام خراب و ذلیل و خوار
محفوظ تو سدا رہی ہر پیچ و تاب سے — عمر دراز ترے مانند زلف یار
اہل و عیال تری معزز سدا رہین — خدام بھی رہین ترے سب پالکی سوار
دور سپہر تیری مدد پر سدا رہی — تائید آسمان ہو مناصب کی جو ہو کار

قصیدہ مدح جناب مستطاب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر قلمرو ہند دام اقبالہ

آپ کا اسم مبارک ہی جو صاحب — لقب منصب عالی ہی گورنر صاحب
صاحبی آپکی ہی باعث ممتازی خلق — کشور ہند کی ہین آپ جو سرور صاحب
گویا ہی قصر فریدون تری بنگاہ حشم — فوج اسکندر و دارا ہی جو لشکر صاحب
صاحبا ماہ و دو ہفتہ ہی جو روی نشن — شب یلدا ہین تری موی معنبر صاحب

تجکو خالق نے دیا ہی وہ ہمایونی سہ
آج عنقا ہی جہان بیچ ترا ہمسر صاحب

داورا ہی ترا جمشید صراحی بردار
آئینہ دار ہے تیرا جو سکندر صاحب

بوستہ در کی بنا مین ہی معطر شب و روز
چرخ کہتا ہے جو در پر تری چاکر صاحب

گویا ہی جسکم خط لوح و قلم کا نقشہ
اگر بزمی تری دربار کا دفتر صاحب

عکس ہی جسکی سلاطین نی بنایا خم کو
ہی فروزان تری آتش کا مجمر صاحب

جلوہ رخ سے اگر ہی تری لیلی مجنون
فیض خدمت سی ہی مجنون بھی پریرو صاحب

آئنہ حیران ہر آئنہ چار آئینہ سے
ہی سکندر جو درو تیغی ہی ششدر صاحب

قابل اس منصب عالی کی تو ہی حقا
فرق خدام ہی کیا زینت افسر صاحب

زیب دیتا ہی تجھی شاہجہانی کا خطاب
بندہ کا آج تو ہی صاحب کشور صاحب

تری تدبیر کا قایل ہے اگر عالمگیر
تری اقبال کا مداح ہی اکبر صاحب

شاہ جاہج کو سکندر پہ نہو کیونکر فوق
رای تیری ہی ارسطو سی جو بہتر صاحب

شیر گویا پدر برز ہی تری نسل سے آج
بازخون ریز ہے جو آج کبوتر صاحب

ترا مداح ہے ہم مرتبۂ قاآنے
تاجور ہے تری ہیبت سی منور صاحب

موج دریا ہی لطافت ہی یہ نام اقدس
جو تری بات ہی گویا ہی وہ گوہر صاحب

ہی زیادہ جو عطا و صلہ سایل سے
ہی سخاوت تری اندازہ سی باہر صاحب

طرۂ حور کی تصویر ہی شب و ایال
پر پری کا ہی تری گھوڑی کا سر پر صاحب

حکمت آموزی کو دربان کی لیطیخ افلاطون
ایستادہ تری خیمہ کی ہے در پر صاحب

تیری سر سبز نہ کیون مرو جہ جنبان شیرین
مرتبہ ہی ترا خسرو کی برابر صاحب

تری گھوڑی کی فریدون سہی ہی رکان
ہی جو دارا تری دربار کا چاکر صاحب

ہی بہادر ہی تری ذات ہمایون لقب — ہی ترا طرف منقر رخ و مسند صاحب
آفتاب فلک جاہ و امارت ہی تو — تیری کوٹھی کا جو دروازہ ہی ثناور صاحب
خاک کو مرتبہ آب ملا ہی تجھسے — فیض سی تیری ہر اک خشک بہی ہی تر صاحب
کسقدر اس ہی بالیدہ ہی عالم کیا کیا — ہی تری دور مین فربہ جو ہی لاغر صاحب
لکھا ہی صنف جو کچہ تری گہر ریزی کا — سلک در ہی مری اشعار کا مسطر صاحب
برق ہی جان مخالف کو جو شمشیر تری — ہی مدد نور تری تیغ کا جوہر صاحب
سربلندی کا تری سرو ثنا خوان ہی علم — راستی کا تری بندہ ہے صنوبر صاحب
ہاتہ خونریزی خلقت سی اوٹہاتا جنگیر — دیکہہ پاتا جو تری خشم کا خنجر صاحب
جابجا ہین ہمہ حکام ضلع کف برکاب — ہین جلو مین تری جج اور کمشنر صاحب
ہی فدا کی یہ دعا تیری الہی ات اورون — جسکو منقب بول کر خلق اکبر صاحب

گیتی افروز رہے نیر اقبال ترا
جب تلک مطلع خورشید تجلی ور صاحب

مرتبہ کو جو تری ذات سی ہی فخر مدام — سو فریدون ہین تری مرتبہ کمالی کی غلام
تجکو خالق نے وہ بیدار کیا ہی پیدا — رشک صد جلوہ تفضل ہی ترا رنگ منام
بخت مین ہمسر اسکندر رومی ہی تو — رفعت رتبہ مین حاصل ہی دوارکا مقام
آبرو سی ہین تری در مین سب تہ گہ معاش — مفسدون کو ہی سر آئینہ خور و خواب حرام
لب کی جنبش ہی تری مثل جہ آب حیوان — عیسی ہی زندگی ظلم رسیدہ جو کلام
صولت حکم سی ہی مرحوج جنبان سر سر — ابہت کا تری چہلی کی تلی ہی جو قیام
حق تعالی سی فدا ہے جو دعا کو تیرا — بیکسی پر مری تجکو ہی ہی ای ہم دوام

مخمس بر غزل مولوی علی بخش خانصاحب بہادر متخلص بہ شرر صدر الصدور ضلع گورکھپور

کیون نہ وصاف ہو ہر ایک سخندان اپنا
بسکہ ہی پاک کلام گہر افشان اپنا
خطبۂ نسخۂ توحید ہی عنوان اپنا
حمد واحد مین جو حامہ ہی غزلخوان اپنا
قل ہو اللہ کی تفسیر ہی دیوان اپنا

سب غلط ہی کہ ہی جا کعبہ و مسجد مین اوسے
نہین تحقیق دلا کعبہ و مسجد مین اوسے
کون پاتا ہی بہلا کعبہ و مسجد مین اوسے
ڈہونڈہتی پہرتی ہین کیا کعبہ و مسجد مین اوسے
خانۂ دل ہی نہ کیون دیکہہ لین انسان اپنا

ہی وہ نزدیک مگر دور رہین ہم واحسرتا
ہی وہ موجود دلی ہمکو کہان وصل حبیب
سورۂ قاف مین ہم پڑہ چکی ہین شاید
رگ گردن سی بہی رہتا ہی نہایت وہ قریب
ہم نہ سمجہین تو سراسر ہی یہ نقصان اپنا

ظاہر انکو غم الفت کی نہین راز و نیاز
ملا یہ پوشیدہ محبت کی ہین ساری انداز
انکی رو پر جو در درد حقیقت ہو باز
چہوڑکر عشق حقیقی نہ کرین عشق مجاز
کیون یہ عشاق نہین جانتی جانان اپنا

راہ و رسم غم الفت یہ بہلا کیا جانین
سوزش دل کی حقیقت یہ بہلا کیا جانین
ذوق وصل و غم فرقت یہ بہلا کیا جانین
مذہب عشق و محبت یہ بہلا کیا جانین
قصہ ہمسی نہ کہین گبر و مسلمان اپنا

بارنہ کی اوسی مانند نہتا عقل و تمیز
تب زلیخا نہی بیجان حضرت یوسف کی کنیز
ماہ و خورشید ہین یان اپنی نظر مین ناچیز
ہم خبر اوسکے ہین جسکا ہی کہ بندہ وہ عزیز

حسن دکھلاتا ہی کیا یوسف کنعان اپنا

محض بی اصل نظر آیا ہمین یہ خراب ہی نما شا ترا ای دار فنا نقش بر آب
ہی جو پیدا و ہی جو ہی معدوم شتاب بحر ہستی مین نہ دم بہر ہی مجسم حباب

ہین فنا کہولتی ہی دیدۂ حیران اپنا

گو کہ تہا خلق مین از بسکہ فدا بد اعمال فضل خالق سی مگر باغ جنانمین ہی نہال
بخشش حضرت یزدان کا کہون کیا کچہ حال رحمت عام کا اوسکی جو گذرتا ہی خیال

لہر سمجہتا ہون تہر روضۂ رضوان اپنا

تاریخ وفات والد مرحوم فقیر

جب انتقال والد مرحوم نی کیا مین تہا بہت صغیر مجہی کیا تمیز تہا
دریافت گہر کی لوگون سی مینی کیا جو حال معلوم تب ہوا مجہی وہ ماہ او رسال
اب فکر سال فوت جو اونکی ہوئی فدا آئی ندای غیب کہ لکہہ رحمت خدا
۱۲۵۳

تاریخ ترتیب دیوان ریختہ منشی محمد نظام الدین صاحب نظامی نور اللہ مرقدہ

نظامی کی فدا نظم گزین پر نظامی کی فدا روح وروان ہے
نہین وہ بلبل شیراز کیونکر کہ دیوان نظامی بوستان ہے
وہ ناظم ہے کہ جسکی ہر سخن پر تصدق ناظم ہروی کی جان ہے
رقم ایسے کیے ہین جو قصاید نظامی ہے کہ عرفی زمان ہے
لکہا جو نثر ہے ہم اوج نثرہ نہین ہے نظم گویا کہکشان ہے
مضامین اوسکے ہم اوج فلک ہین معانی ہم شکوہ آسمان ہے
مرصع کیا کلام ریختہ ہے سراپا شکل معنی و بیان ہے

زبان ہی گر رگ ابر فصاحت
ملاحت طبع سی اونکی جہکان ہے

تعلی دیکھو ہی مضمون سے پیدا
تجلی صاف معنی سی عیان ہے

نہیں کم نغمۂ بلبل سے ہر شعر
غزل ہی یا نوای بلبلان ہے

سراپا سحر ہے ہر شعر دیوان
صحیفہ ہی مگر جادو بیان ہے

دکان جوہری ہے گویا دیوان
سخن کیا حاصل دریا و کان ہے

تہو تا سو لقب خسرو کا اوسکو
میں کہتا طوطی ہندوستان ہے

نہین مسکن و مولد ہی ایران
نوائی کا مگر ہمداستان ہے

گلوں رشک شمیم ضیمران ہو
سخن جو ہی دماغ افروز جان ہے

ہر اک مصرع ہی یادآورد گویا
جو مضمون ہی وہ گنج شایگان ہے

نہیں شعری سی کم ہر شعر عالی
زمین شعر گویا آسمان ہے

نہین کم چشمۂ کوثر سی ہر بحر
یہ دیوان کیا ہے گلزار جنان ہے

معانی و مضامین سی ہی رنگین
یہ نسخہ ہی جواب بوستان ہے

رقم کرتا نہ کیونکر اوسکی تاریخ
فدا ہی تو عزیز نکتہ دان ہے

لکہا ہوں بی سر آورد ببینے
کہ دیوان رو کش صد گلستان ہے
۱۲ ۶۶

تاریخ دیوان شرر الموسوم بتفریح شعر

دیوان شرر مین کیا مزا ہی
دیوانہ مجہی بنا دیا ہی

خالی نہین لطف سی کوئی شعر
جادو سا کلام مین بہرا ہی

ہیں دل ہی کو لذتین وہ معلوم
کیا کیجیے بیان کہ جو مزا ہی

اللہ ری یہ کلام شیرین
شعروں میں قرابات کا ہی

دلوان شعر نے مار ڈالا — دیوان ہی کیا یہ خوش ادا ہے
ہی چارہ گر غم نہانی — نسخہ ہی کہ درد کی دوا ہے
ہر بیت ہی گویا بیت ابرو — جو نقطہ ہی خال دلربا ہے
جو حرف ہی صاد ہیں نمازون — صاحب کوئی چشم فتنہ زا ہے
تنخرف کی حسن و خوبیوں کو — وہ بھی جو کشتۂ حنا ہے
بات آئی ہیں وسکی یہ مضمون — سودا اسی رنج مین موا ہے
اللہ ری بندش مضامین — دلطف کلام اب کھلا ہے
مضمون دہن مین سنگی جب یون — سکتہ کا سا حال ہوگیا ہے
عارض کا جہان لکھا ہی مضمون — دیکھو کیا پھول سا کھلا ہے
لکھی ہی جہان کمر کی تعریف — بس ملک عدم دکھا دیا ہے
ایک عضو کا ہی جہان بیان وصف — مضمون وہان نیا نیا ہے
مین سمجھا تھا سحر کی سی مضمون — اب دیکھا تو معجزہ بھرا ہے
مضمون حنا نہین سخن مین — عشاق کا گویا خون بہا ہے
گویا ہی وہ رشک طرۂ حور — جس مصرع مین ذکر زلف کا ہے
مضمون لب صنم مین دیکھو — جو لفظ ہی لعل بی بہا ہے
ہی غنچۂ گل کی گویا تصویر — مضمون دہن جہان بندھا ہے
مین ہی نہین اس شعر کا کیلا — عالم تری فکر پر فدا ہے
باندھا ہی جہان زنخ کو تو نی — اوس شعر مین سیب کا مزا ہے
لکھی ہی جہان صباحت حسن — اوس شعر سی نسترن اوگا ہے

ہر شعر ہی تیرا نکہت افروز — بیلا ہی جوہی ہی سوسیا ہے
یعنی کہ لکھون مین اسکی تاریخ — حی کا مری اب یہ مدعا ہے
دل اسکو دیا فدا صبا نی — دیوان ہی کہ باغ جانفزا ہے

۱۲۶۱ھ

ایضاً بسال عیسوی بزبان پارسی

وہ چہ گوہر ریختہ در ریختہ — شان آتش نیست ہم شان شرر
چون بنا شد فکر والا شین بین — منشی گردون ثنا خوان شرر
رتبہ اش بین در زبان ریختہ — جرات و سودا است دربان شرر
بی تکلف طعن بر واقف کند — در لطافت شعر آسان شرر
فکر چون کردم بسال عیسوی — از پی تاریخ بستان شرر
گفت ہاتف از سر یوش ای فدا — زعفران زار است دیوان شرر

۱۲۵۳ھ

تاریخ وفات مومن خان دہلوی

آبروی نکتہ سنجی شد بباد — مومن آتش زبان در خاک خفت
اشک می بارد ابر آسمان — آفتاب شاعری در گل نہفت
از برائی مقدمش حوران خلد — ساحت جنت بمژگان ہا برفت
سال فوتش از سر افغان فدا — مومن دیندار رحلت کرد گفت

۱۲۶۸ھ

تاریخ تذکرہ سراپا سخن

خوب لکھا تذکرہ محسن علی نی اندنون — ہی زبان نکتہ سنجان پر صدائی مرحبا
جان تازہ جسکی نظارہ سی آتی ہی حصول — کم کسی نی دیکھی ہی ایسی کتاب دلکشا
محسن اہل جہان ہی واقعی وہ نیکذات — جس نی نام شاعران ہند زندہ کر دیا

ہی اگر کچھ تجکو اسکی فکر سال اختتام ‏ گلشن بیخار نوتاریخ لکھہ اب ای فداؔ
۱۲۶۹ھ

ایضاً

کیا تذکرۂ لطیف و نادر ‏ محسن نے فدا رقم کیا ہی
کیا حسن معانی ہی سراپا ‏ ہر حرف پر اوسکی جان فدا ہی
گویا ہی خزینۂ جواہر ‏ جو لفظ ہی لعل بے بہا ہی
ہی دافع درد ہای عشاق ‏ نسخہ نہین نسخۂ شفا ہی
کیا تذکرہ ہی ریاض دلکش ‏ کیا نسخہ کہ باغ جانفزا ہی
خواہان نہون اسکی کیون سخنور ‏ ہر اہل سخن کا مدعا ہی
ہان چادر نور ہین جو اوراق ‏ ہر صفحہ بہی جامع ضیا ہی
کیا لکھون مدایح مصنف ‏ ارباب سخن کا پیشوا ہی
اللہ ری علو طبع اوسکی ‏ ہمرتبہ منشی سما ہی
ہی صاحب سکۂ معانی ‏ اقلیم سخن کا بادشا ہی
ہی نور بصارت سیادت ‏ گرد اوسکی قدم کی توتیا ہی
ہی محو رضای حق ہمہ تن ‏ کیا مومن پاک و پارسا ہی
ہی زبدۂ دودمان والا ‏ خورشید سپہر اعتلا ہی
ہی محسن شاعران دوران ‏ تب اوسنی یہ تذکرہ لکھا ہی
تہا جی مین کہ لکھون کوئی تاریخ ‏ جس سن مین یہ مختتم ہوا ہی
ہاتف نے کہا ز روی تحسین ‏ از بس یہ بیاض دلکشا ہی

تاریخ ضبط لکھنؤ
۱۲۶۹ھ

حسرت ہی بادشاہ او دو پرچہاں کو — کیا چرخ کینہ ور کی [illegible] نی قہر کی نگاہ
اہل فرنگ نی جو کیا لکہنؤ کو ضبط — کیا شہر یار ملک [illegible] نی کیا گناہ
لی تاج و تخت دور فلک نی ما گیا — واجد علی جو ہند مین باقی تہا بادشاہ
لکہا سر جزع سی فدائی نی یہ حال — سلطان لکہنؤ کی ہوئی سلطنت تباہ

تاریخ گردی

لکہتا ہون مین داستان گردی — ای ثبت قلم مری [illegible] کر
ناگہ بجہاں خام و ناحق — بگڑا جو فرنگیون کا لشکر
آفت ہوئی سرزمین پہ پیدا — برپا ہوا گویا شور محشر
برہم ہوا انتظام انگریز — کلکتہ کی حد سے تا پشاور
پنجاب نہ بگڑی تہی پر ایسی — بنگالہ مین تہا جو شور او ر شر
تہی ایسی جلی ہوے تلنگے — دی چہاونیون مین آتش آکر
یورپ والون کی سب سالی — آمادۂ قتل تہے برابر
دشوار تہا انسداد فتنہ — ارباب فرنگ تہے یہ مضطر
قزاقون نے مالدار لوٹے — محتاج ہوا ہر اک تونگر
سب لوٹ کی لیگئی سپاہی — چہوڑا نہ خزانہ مین کہین زر
آتش جو کچہریون مین دی دی — سب ہوگیا جل کی خاک دفتر
قیدی نہ رہا کسی ضلع مین — زندان کی جو توڑی فوج نی در
سرگشتہ تہی ہر ضلع کی حکام — ملتی تہی امان کی جا نہ کمتر
جیسی ہی یہ کار توس کمبخت — جبس سی ہوا حال خلق ابتر

کمپو جو ہر اک طرف سے آیا — دہلی مین ہوا ہجوم لشکر
انگریز پہاڑی پر تہی قایم — پنجاب کی فوج تہی مدد پر
کالون سی بہت رہی لڑائی — کوری ہوی آخرش مظفر
افواج نمک حرام یکسر — سب بہاگ گئی شکست پاکر
پوشیدہ جہان جہان تہی باغی — چہپ چہپ کی نکل کی بہاگی باہر
کچہہ تہوڑی سی عرصہ مین سب — سابق سی ہی انتظام بہتر
اٹہارہ سوا ورہفت وپنجاہ ۱۸۵۷ — اس گردی کا سال ہی برادر
انیس سو چہ دہین جو سمت — سن ہجری مین بارہ سو تہتر ۱۲۷۳

تاریخ وفات والدہ مرحومہ مصنف

فدا مجکو ہی وہ غم والدہ — کہ ہر وقت ہین مری نسو وان
رولاتی کیون شفقت مادری — کب ایسا ہی پیدا کوئی مہربان
نہین بہولتا ہو نہین وہ شفقتین — سدا میری لب پر ہی آہ وفغان
بجز صبر چارہ نہین کچہہ ولی — یہی سو ہی گریہ ہر زمان
محال اونکا ملنا ہو تا حشر تک — کہان ہین ہم اب اور وہ ہین کہان
بہت ہستی خلق موہوم ہے — نہین تا فلک کچہہ ثبات جہان
نہ چہوڑیگی زندہ کسیکو اجل — رہا ہی نہ کوئی رہیگا یہان
ہر اک شخص آمادہ ہی کوچ پر — غریب اور امیر اور پیر اور جوان
ہر سا کچہہ اس زندگی کا نہین — کہ یکدم ہی یک لحظہ یا ایک آن
جو پیدا ہو موت ہی اوسکی ساتہ — مقدم ہی جینی مرنا یہان

یہ دنیا ہی اتنہ مہمان سرای | مقام بشر قبر کاہی مکان
اجل ناگزیر ایسی ہی اس سی آہ | ہوئی ہی کسیکو نہ ہو گی امان
بجز ذات پاک خداوند گار | فنا ہی فنا ہی فنا ہی جہان
کچھ اب چاہئی فکر تاریخ سال | کہ مرنی کا اونکی رہی کچھ نشان
جدا از سر جسم ہو کر شتاب | گئین آج وہ سوی باغ جنان

تاریخ اجلاس مولوی علی بخش خان صاحب صدر امینی ضلع علیگدہ ۱۲۶۹ھ

حاکم شہر کول شد چو سرور | شد عدالت بمقدمش ممتاز
سال تاریخ صدر امینی او | ای فدا گفتہ ام غریب نواز

تاریخ وفات مولوی شاہ محمد فراز صاحب پشاوری ۱۲۷۱ھ

چون محمد فراز رحلت کرد | گفت ہر مرد و زن فدا لہیہات
از دل صبر گشتمش تاریخ | صاحب دل نمود ترک حیات
۱۲۷۶ھ

تاریخ قحط

ایک قطرہ بھی نہ برسایا فلک | اتنا کیون اہل زمین پر ہی ستم
ہو گیا دنیا سی ناپیدا اناج | کیون نہ کہائین اہل عالم رنج و غم
تنگی روزی سی عالم ہی تباہ | رزق مشکل سی پہونچتا ہی بہم
مدلی تفتہ کی زبان خلق پر | اشتہا کی ہی شکایت دمبدم
طالب نان ہی زن خبازہی | برہمن بہولاہی سب اپنا دہرم
پیٹ کی آگی نہین فکر معاد | زاہد و عابد کو ہی فکر شکم
اہل اسلام جہان فاقہ سی آج | سمجھی لنگر خانہ کو گو باحرم

قحط پہلی بہی ہوئی تہی گو بہت — ان مگر سنی مین آیا ایسا کم
سال اس قحط گران حال کا — ای فدا تخرب دنیا کر رقم
۱۳۱۲ھ

تاریخ موسم گرما

الامان جوش گرمی امسال — ہست ارض و سما بدوزخ جفت
حال گرمی فدا بہ سال مسیح — سخت گرمی فتاد ابدل گفت
۱۳۱۵ھ

تاریخ فرش مسجد

ہی تو یہ مسجد قدیم فرش بنا مگر جدید — خوب درست ہوگیا خانہ حضرت آلہ
مجکو ہوئی جو فکر سال ازسر آفرین فدا — بولی ملایک ای فدا فرش لسان عرش وا
۱۳۱۲ھ

ایضا

خوب مسجد کا فرش بنوایا — آفرین تمہیں ای صلاح الدین
بی سر جہد مین نی سال اسکا — لکہا فرش جدید بسر تزئین
۱۳۱۲ھ

ایضا

ہین جو شہری دیندار امین — سومن پاک صلاح الدین
فرش او نہوں نی مسجد کا — خوب مصفا بنوایا
مین نی لکہی تاریخ فدا — فرش جدید درست ہوا
۱۳۱۲ھ

تاریخ ترتیب دیوان سخا

شعر رنگین ہین سی گلہا تک بلبل ہی سخا — توہی گلزار جہان مین ہم نوائی عندلیب
کیا کیا دیوان مرتب تونی رشک صد بہار — گلشن شاداب ہی گویا ہرائی عندلیب
غش ہی گلہای مضامین شگفتہ برترنے — قدر کون اسکی سمجہتا ہی ورائی عندلیب

ہر غزل میں تیری ذکر عاشق و معشوق ہے	ناجرائی کل ہی ہائی ناجرائی عندلیب
عندلیب فکر رنگین تجھ ہی سا مد نشین	کہہ اٹھی چہچہی یہ ان فکر سائی عندلیب
بلبل فکر فدائی اس چمن کو دیکھ کر	لمعہ تاریخ کہا یا لمعہ ہائی عندلیب
	۱۲۷۷ ہجری

تاریخ تدوین دیوان فدا

کہی ہیں وہ مضمون روشن رسم	ہر اک شعر گویا ہے بدر منیر
فدا ہر دریافت تاریخ سال	لکھا میں نے دیوان ہے بے نظیر
	۱۲۰۳ ہجری

ایضا

بار دیگر شد چو دیوانم درست	باز اندیشہ سوے تاریخ رفت
زد رقم سال نظر ثانی فدا	یک ہزار و دو صد و ہشتاد و ہفت
	۱۲۸۷

تاریخ وفات حاجی نواب محمد مصطفیٰ خان صاحب بہادر شیفتہ نور اللہ مرقدہ

آفتاب سپہر شوکت و جاہ	مصطفیٰ خان صاحب تمکین
جلوہ فرما ہوے جو سوے حرم	تیرہ ہے آج عالم تکوین
سچ لکھا ہے فدائی سال وفات	ہائے خورشید چھپ گیا بزمین
	۱۲۸۶

تاریخ وفات میرزا اسد اللہ خان صاحب غالب

آفتاب سپہر نکتہ وری	میرزا نوشہ صاحب جوہر
از حضیض جہان چو بالا رفت	ریختم از اشک خوں ز دیدہ تر
بی تکلف فدا بلا کم و بیش	سال نوشتہ شدہ بلند اختر
	۱۲۸۶ ہجری

ایضاً

چو رفت از جہان شاعر نامدار	بخود جو بہ نکتہ سنجے ہنرور

مگر سال فوتش ز روی بکا	رقم زد فدا آه غالب بربا

قطعهٔ تاریخ وفات منشی محمد انتظام الدین صاحب مبین برادر مصنف خاکسار صاحب خطبهٔ دیوان ابرار غفر الله له
۱۳۰۱ ہجری

چون لطائے نظامی مرتبت	رفت از دنیا سوی باغ ارم
از قدوم پاک آن والا نهاد	بسکه مینازند ارباب عدم
سخت ماتم لاحق حالم شده	پاره پاره چون نی پیراهن کنم
این چنین استاد کی یابم دگر	هر قدر گریم درین غم هست کم
ای فدا سال وفاتش کن رقم	از سر فریاد و حسرت رنج و غم

(۱۲۹۹ ہجری)

تقریظ دیوان فدا از فدا

خدای پاک را هزاران سپاس و ثنا که این نامهٔ مشکین شمامه سر بانجام نهاد و رموز لطف
نامه سیاه را از بند کشاکش افکار رها نید چون ننازم نایید یزدان سخن آفرین را
که به نیروی کلک این جاده نورد مسالک بیچیدانی این کارنامه و انگاهی بر روی کار آمد
ورنه من پا به گل بر زبان نارسائی کجا و این خریطهٔ مروارید بهای بینائی کجا لاریب اینهمه
نوشته کارسازی آفریدگار ارض و سماست که از صلب سنگ لعل آبدار بیرون آرد و از
شکنج طیلسان ابر نیسان گوهر تر بر دیده وران بصیرت آشنا مخفی مباد که سالها
خون جگر خوردم تا این سرمایه گرد آوردم و پیدا است که گوینده بسیار از کلام رطب
و یابس معذور است و در نداز دم کشی آه رسا و نارسا محض مجبور این سیه دل از
دریوزه گر باب اهل معانی راه سری بزبان آوری بنموده بان هر آئنه لحن بد خوانان و تنها
سینه کاغذ را تیره و ملوث دوده ام ع می تراود ز قلم آنچه در او نهفت است ٭ اکنون ای بنده

والا همت ترا باید که عذر بیجایم را بپذیری حسب ترانهٔ بلبل تبریز ع جو هیچت پسند آیدت
از هزار ؛ به مردی که دست از تعنت بدار ؛ اگر جوهر شناسی جای غورست
هر دوی حوض معانی چها آویز شها بکاوشها میکند و خوی ریاضت از جبین میریزد
مضمون رنگین و معانی شگفته بدست می آرد معهذا با اینهمه جگر کاویدن خون جگر خوردن
باز اینچنین گفته اند ع شعر گر اعجاز باشد بی بلند و پست نیست ؛ در ید بیضا همه
انگشت یکدست نیست ؛ اگرچه جمله کلامم قابل داد و آفرین نیست ونه مرا بر صلهٔ
تحسین آن نظرست گر تا هم از روی آشتی خود احیانا شعری پسند کنی بتقابل آن
مهی را بهمین منت خود شمارد و داعی ناموس خویش پندارد و اگر خطائی که لازمهٔ بشریت
انسانیست ملحوظ نمائی از جانب قایل خصمت عامست که حتی الوسع باصلاح
کوشی یا کریمانه از آن درگذر و عیب پوشی را کار فرما قوله تعالی ان الله لا یضیع
اجر المحسنین بلند حوصلگان دانش پناه نیکو میدانند که بدگوئی و عیب جوئی
مذموم ترین خصلتهای بشریست که سباب المؤمن فسوق و اکل لحمه من معصیة الله
دربارهٔ آن وارد شده الحق ای فدای ژولیده بیان مناسب مصلحت وقت همین
بود که اتمام حجت نمودی و مدارج اظهار انکسار باحسن وجوه بجا آوردی ورنه با شماتت
رسیده که هژبران بیشهٔ مردانگی و جوان مردی و مردان ملکوتی صفات را با آهوگیری چکار
و سگان جیفه خوار و گرگان پوست مردم در او عادت خونخواری بر او دران نیازارد
ع نیش عقرب نه از پی کین است ؛ مقتضای طبیعتش اینست ؛ الله بس باقی هوس
بهر حال شل جان و مال کلام خود را بحافظ حقیقی سپار و آیه من یتوکل علی الله فهو حسبه
را ورد زبان کن و افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد ؛ بر صفحهٔ اختتام این صحیفه

مراد ما نصیحت بود گفتیم ٭ حوالت با خدا کردیم و رفتیم ۔۔ الحال که در اجابت باز است و دست دعا بآسمان فراز گاه آنست که بدعای خیر خاتمه سخن کنم رب استجب دعوتی یارب مصنف و جمله اجلا و احبا و رفقا و اعزا مصنف و جمله مؤمنین و مؤمنات را و هر کسی که در تحریک اشتهار دیوانم شریک شده و دست و زبان خود را در تدبیر ترویج و اشاعت و انصرام و اهتمام انطباع ان بجنبش آورده یا کتابت و نقل و تصحیح نموده یا بسعی حکمی یا مالی یا بدنی اعانت فرموده یا کسی با خطبه یا تقریظ یا تاریخ تدوین یا طبع نگاشته یا نگارد یا سوای خلاف خواهش جامع اوراق شعری کسی بر جولنده یا نوشته یا یا گرفته یا دبیع و شرا این متاع سخن توجهی مبذول داشته یا به نهجی سلیم این کار انطباع بوده یا بزمانه ماضی یا حال یا آینده به کلمه خیر را یاد فرموده یا فرماید یا مشتاق نظاره و خریداری یا خواهان جویان یا مستفسر حال این نامه بوده است کلهم اجمعین را تا در دنیا زبان را با سخن و سخن را با زبان و نامه را با خامه و خامه را با نامه و کلک را با دوات و دوات را با کلک و سیاهی را با کاغذ و کاغذ را با سیاهی و لفظ را با معنی و معنی را با لفظ و مضمون را با مطلب و مطلب را با مضمون و فهم را با ذهانت و ذهانت را با فهم و حافظه با یاد و یاد را با حافظه سروکار و علاقه اتحاد و ارتباط است کامیاب مقاصد دو جهان دارا و مکرین حوادث روزگار را ز حوالی گلشن اوقات اعمار ایشان صدها فرسنگ دور باد آمین ثم آمین العاقبت بالعافیت

تقریظ دیگر بزبان ریخته کلک مصنف لمؤلفه

ہے بوے گل جو پیرہن خاکسار میں	رنگ بہار خلد ہے سیرت غبار میں
کیونکر ادا ہو شکر خداوند کارساز	قیس حزیں کی آج ہے لیلی کنار میں

الحمد کہ دیوان تمام ہوا اور یہ نسخہ فرخندہ کا سرانجام ہوا۔ فکر سے خاطر ابھی آزاد
طبیعت تردد سے خالی ہوئی ، مدتوں خون جگر کھایا ، تب یہ سرمایہ ہاتھ آیا ،
حسرت دل کا نسخہ نامنظور تھا ، کلام درد سے ناطقہ معذور تھا ، بہ دو طلوع کہ
دل پر زخم کاری ہے ، ہنوز خوناب چشم سے جاری ہے ، نظامی کھلا سینہ پہ جیسے
سیا کل زخم جگر دیکھا ، یہ نادر گل ہے جب دیکھا اسے تب تازہ تر دیکھا ، نہاد
خاکی اپنا درد کا ہیولا ہے ، یا صرصر ہای سرگشتگی کا بگولا ہے ، حسرت میری
سرشت میں ہی ، حرمان سرنوشت میں ہی ، ابتدا سے جگر بریان ہے ،
ازل سے چشم گریان ہے ، جرات کچھ داغ جوانی میں نہیں عشق کا چمکا
طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو ستم کا ، یہ دیوان نہیں کلام دیوانہ ہے ، یا
وحشت ہای دل کا افسانہ ہے ، یہ سفینہ بحر غم کا سفینہ ہے ، یا طارم غم
زینہ ہے ، اکثر مضامین درد آمیز ہیں جو تحریر ہیں رقت خیز ہیں ، ہر مصرع
پردہ ساز سے کم نہیں ، یا بار بد کی آواز سے کم نہیں ، جو شعر ہے برجستہ ہے ،
یا گوہر اشک کا ہم رشتہ ہے ، ہیچمدانی سے ہمہ دانی پیدا ہے ، ہیزبانی کی باغ زبانی
شیدا ہے ، ہر ہر غزل کوزہ قند ہے ، جو شعر ہے شکرین آوند ہے ، ہر بیت
شیرین ہے ، ہر قافیہ نگین ہے ، جو وزن ہے سنجیدہ ہے ، جو کلام ہے
پسندیدہ ہے ، معانی شستہ الفاظ پاک ہین ، مضامین مسلسل اشعار دردناک
ہین ، شیفتہ ہی کا نامہ جیسے کلام اپنا شیفتہ ، تقویم سال رفتہ ہے
دیوان کلیم کا ، میرزا بیدل بہ کلام بیدل اگر رسی مگذر زجادۂ منعنی ،
کہ کسے رنمی رطلسہ زتو صنعت دگری نگر آفرین ، دیوان نہیں حسرت نامہ ہے ، مولف

ناکامیوں کا علاج ہے ؛ سب یہ سرمایہ عشق کی بدولت ہی ؛ جسکو جمیع علوم
ظاہر و باطن پر فضیلت ہی ورنہ اس کج مج زبان کو حوصلہ زبان آوری کا کہاں تہا ؛
حقیقت میں بڑا امیدوار میرا بہی شیخ وقت پیر مغان تہا ؛ انتہا عشق وہ چیز ہے
کہ خدا و رسول کو عزیز ہے ، انشاء اللہ خان صاحب کریم بہان ترا ہے
ہر ایک یہ مبتلا ؛ کہ اگر الست بربکم تو ابہی کہی تو کہین بلی ؛ قصہ میری غم کا دراز
ہے ؛ دل ہی اس درد دل کا دمساز ہے ؛ طول لفظ مجکو کسی لیے سی بہی بہت
ہی طول بہت میری کہانی ؛ کیا کیا نہ عشق نے رنج دیا ؛ انجام کار جوہر سخن کا
گنج دیا ؛ گمنام کو نامور کیا ؛ قطرہ کو گوہر کیا ؛ فکر سخن مین مشتاق اور فکر کا مو کیا
مضامین تلاش کرتی کرتی مین خود کہو گیا موسن الحمد لواہب العطایا ؛
اس شور نے کیا مزا چکہایا ؛ رو اشک بصار مسدس ، جسنی ہمین دی بنایا
عشق مجازی سے حقیقی ہاتہ آیا ؛ حسن احتشام نے کچہ اور جلوہ دکہلایا ؛
بت پرستی سی خداپرستی حاصل ہوئی ؛ تیرگی سی تیرگی دل زائل ہوئی ؛ تشنگی
سی سیرابی نصیب ہوئی ؛ ناکامی سے کامیابی قریب ہوئی ، عسرت حسرت
کشایش ہوگئی ؛ بیتابی دل آسایش ہوگئی ؛ حاجت سی مرتبہ غنا ملا ؛
تہی دستی سے زر ہاتہ لگا ، آوارگی سے جمعیت پائی ؛ توجہ گردی سی عزلت ہاتہ
آئی ؛ ہوس سی قناعت ؛ حرص سے توکل ؛ بلا سی صبر ؛ خواہش سے
رضا ؛ شکایت سے شکر ؛ خیرگی سے تسلیم ؛ اضطراب سے استقلال ؛
نقصان سے کمال ؛ آزار سے صحت ؛ گمنامی سے تندرستی ، ذلت سی
عزت ؛ خواری سے امتیاز ، ظلمت سی روشنی ؛ شب کو روز ہی ہی

ضعف سی قوت ، رنج سی راحت ؛ درد سی آرام ؛ عسرت سی مقام ؛ غم سی شادی ؛ قید سی آزادی ؛ خوف سے امن ۔ خواب سے بیداری ؛ غفلت سی ہشیاری ؛ جہالت سے علم ؛ نادانی سے دانائی ۔۔ تجاہل سے شناسائی ۔ گمنامی سے شہرت ؛ بدنامی سے نیکنامی ۔ خامی سے پختگی ؛ دوری سے حضوری ؛ مزدوری سے گنجوری ۔ عذاب سے ثواب ؛ گناہ سی اجتناب ؛ ادبار سے اقبال ؛ ذلت سے اجلال ؛ پستی سے بلندی ؛ نکبت سی ارجمندی ؛ بخل سے سخاوت ؛ شقاوت سے سعادت ؛ رشوت سے دیانت ؛ خیانت سی امانت ؛ پیری سے برنائی ؛ پژمردگی سے رعنائی ؛ کدورت سی صفا [illegible] رسائی حصول [illegible] سی بندہ ذلیل خوار [illegible] جناب حضرت [illegible] [illegible] ہوئی ؛ الحمد للہ رب العالمین [illegible] تجھی فضل [illegible] ہو تجھے ایس امیدوار [illegible]

استاد شکر [illegible] [illegible] شکر نعمتہای تو

چندانکہ نعمتہای تو [illegible] ایسی ہی [illegible] بیہوشی ہے ؛ ایسی کب [illegible] من شیرین [illegible] ان نعمت ہے مگر سکوت بھی بڑی دوا [illegible] ایس طوالت تقریر [illegible] کر اور کوئی قطعہ طبع دیوان ہذا [illegible] رقم کر

قطعۂ تاریخ طبع دیوان [illegible]

[illegible]

[illegible] نسیم فیض سے گلزار ہو گیا

[illegible] دیوانوار ہو گیا